اردو میں

دخیل یورپی الفاظ

از

محمد بن عمر۔ ام، اے
لکچرار جامعہ عثمانیہ

ملنے کا پتہ:- کتاب خانہ عابد روڈ حیدرآباد دکن

باراول ۱۹۵۵ء

قیمت دس روپیہ سکۂ ہند

فہرست

نوٹ چونکہ پرتگیزی ہندوستان میں فرانسیسیوں سے پہلے آئے اس لئے اس کتاب کا چوتھا باب تیسرے نمبر پر اور تیسرا چوتھے نمبر پر ہونا چاہئے تھا۔ ناظرین مطالعہ کے وقت طباعت کی اس سہو کو ملحوظ رکھیں

(۴) پرتگالی زبان کا اثر اردو پر

(۵) اردو میں بعض یورپی زبانوں کے عناصر

مقدمہ

یہ کتاب اردو میں دخیل یورپی لفظوں کی چھان بین کی ایک کوشش ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکے گا کہ اردو میں یورپ کی مختلف زبانوں سے براہ راست یا بالواسطہ کتنے لفظ ایسے آئے ہیں جو اردو بول چال، تقریروں اور تحریروں بلکہ بعض وقت ادب اور شعر میں استعمال ہو چکے ہیں۔ ان الفاظ کے علاوہ جو صرف بول چال میں مستعمل ہوتے ہیں دوسرے سارے لفظ اردو کے مستند لغات سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ماخذوں کے حوالے بھی جابجا دیئے گئے ہیں اور کتابیات میں بھی ایسے لغات کی فہرست دے دی گئی ہے۔ بعض یورپی الفاظ کا شعرا اردو کے کلام سے حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ دخیل یورپی الفاظ کے معنی عام طور پر مولوی عبدالحق صاحب کی مرتبہ ڈکشنری سے

لئے گئے ہیں۔ تشکیلیات میں اردو گرامر کی حد تک اصول بھی صاحب موصوف کی قواعد اردو سے اخذ کئے گئے ہیں تاکہ معین اصولوں کی تعریف میں غیر ضروری انفرادی کوششوں سے احتراز کیا جائے۔

اس کتاب کا مقصد ان یورپی الفاظ کا تحقیقاتی مطالعہ ہے جو اردو میں براہ راست یا انگریزی کے توسط سے داخل ہو چکے ہیں۔ بہت سے داخل شدہ یورپی الفاظ اردو زبان اور ادب کا ایک قیمتی جزبن چکے ہیں۔ یہ نہ صرف عام بول چال میں بلکہ علمی مضامین۔ افسانوں۔ ناولوں۔ ناٹکوں۔ تنقید اور شاعری میں بھی استعمال کئے جا رہے ہیں۔

اردو زبان کے بہت سے عالموں اور نثر نگاروں مثلاً سید احمد خاں۔ شبلی نعمانی۔ نذیر احمد۔ محمد حسین آزاد۔ ذکاءاللہ عبدالحلیم شرر وغیرہ نے کئی انگریزی الفاظ استعمال کئے۔ اردو کے بہت سے مایہ ناز شعراء مثلاً الطاف حسین حالی۔ اکبرالہ آبادی۔ انشاءاللہ خاں انشاء۔ امیر مینائی۔ نظیر اکبرآبادی رتن ناتھ سرشار۔ شاد عظیم آبادی۔ برج نارائن چکبست۔ درگا سہائے جہاں آبادی۔ ڈاکٹر اقبال۔ ظفر علی خاں ظفر۔ حسرت موہانی کے کلام میں کئی یورپی الفاظ پائے جاتے ہیں۔ دور جدید کے ادیبوں میں جنھوں نے الفاظ کے خزانے سے

کبھی کبھی استفادہ کیا ہے جوش ملیح آبادی۔ کیفی اعظمی۔ کرشن چندر۔ راجندر سنگھ بیدی۔ خواجہ احمد عباس۔ سلام مچھلی شہری اسرار الحق مجاز۔ ساغر نظامی۔ سردار جعفری۔ سعادت حسن منٹو۔ اختر انصاری اور یحییٰ اعظمی قابل ذکر ہیں۔

اردو زبان اور ادب کے ہر شعبے میں مغربی الفاظ کثرت سے ملتے ہیں۔ یہ ہماری زندگی کے ہر پہلو میں جلوہ فرما ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زبان کی مدافعت کی قوت بدیسی لفظوں کے ہمہ جہتی حملوں کی وجہ سے اور بھی کمزور پڑ گئی ہے۔

یورپی الفاظ کے اردو میں در آتے چلے آنے کے پس منظر میں حسب ذیل امور لائق ذکر ہیں۔

(۱) یورپی ملکوں اور ہندوستان کے گذشتہ ساڑھے چار سو سالہ تجارتی، سیاسی، سماجی، تہذیبی اور فوجی تعلقات۔

(۲) ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک انگریزی حکومت کی ہندوستان پر مسلسل عملداری اور سیادت اور اس کے منطقی نتیجے کے طور پر انگریزی زبان کی مقبولیت اور اشاعت۔

(۳) جدید علوم و فنون و سائنس اور میکانی و غیر میکانی مضامین کی اردو میں منتقلی کی وجہ سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں فنی اور غیر فنی نوعیت کے الفاظ، محاورے اور اصطلاحیں اردو میں آگئیں۔

(۴) نقالی کا انسانی جذبہ جس کی وجہ سے بہت سے یورپی الفاظ اہل مغرب کی زبانوں سے ہماری بول چال اور پھر تحریر اور تقریر میں آگئے ہیں۔

(۵) بعض انشا پردازوں کا احساس کمتری جو بالآخر مغربی زبانوں کے الفاظ کے استعمال پر منتج ہوا۔ علاوہ ازیں دوسروں کو اپنی انگریزی دانی سے مرعوب کرنے یا پھر انگریزی لفظوں کو تضحیک اور تفنن کی خاطر استعمال کرنے کا خیال ان کے جواز کے ایک پس منظر کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

(٦) انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کی کاہلی اور سستی جس کے باعث وہ اپنی زبان کے لفظی انبار سے موزوں الفاظ کو ٹٹول کر استعمال کرنے کی بجائے سہل الحصول انگریزی الفاظ پر اکتفاء کر جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا تاریخی، سیاسی، علمی اور نفسیاتی اسباب سے قطع نظر اس بات کا ہمیں اعتراف کر لینا چاہیئے کہ یورپی زبانوں کے الفاظ ہماری زبان کی وسعت، اشاعت اور ترقی میں اس قدر ممد و معاون ہوئے ہیں کہ اب وہ نازک ترین خیالات، لطیف ترین احساسات اور موجودہ زمانے کے صنعتی، فنی، میکانی اور سائینسی موضوعات کے اظہار پر دسترس رکھتی ہے۔ یہ عناصر اردو کی وسعت پذیر صلاحیتوں،

ترقی پسندانہ رجحانات اور اس کی بین الملی اور بین ملکی نوعیت کی نشاندھی کرتے ہیں۔

اردو نے جن یورپی زبانوں سے اپنے لفظی خزانہ کو مالامال کیا ہے اور جس مغربی رنگ و بو سے اپنی لسانی محفل کی سجاوٹ کی ہے اس کا ایک سرسری جائزہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

اردو میں یونانی اور لاطینی ماخذ کے الفاظ

جس طرح قدیم اور درمیانی زمانے کی انگریزی نے لاطینی اور یونانی زبانوں کے کئی لفظ مستعار لئے ہیں اسی طرح اردو نے بھی ان زبانوں کے کئی لفظ انگریزی کے توسط سے حاصل کئے ہیں۔ انگریزی میں جو لاطینی لفظ پائے جاتے ہیں ان کی ایک کثیر تعداد قدیم زمانے میں خود لاطینی میں یونانی سے آئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ چند یونانی لفظ قدیم انگریزی میں گاتھک اور جرمانی بولیوں کے ذریعہ راہ پائے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور یہ زیادہ تر مذہبی نوعیت کے ہیں۔ اس طرح کوئی یونانی لفظ شاذ ہی راست انگریزی میں آیا ہے۔ انگریزی کی طرح اردو میں بھی کوئی لفظ راست لاطینی یا یونانی سے نہیں آیا۔ جب ہم اردو میں یونانی

اور لاطینی عنصر کا ذکر کرتے ہیں تو اسکے مطالب حسب ذیل ہیں۔

(۱) یونانی ماخذ کے الفاظ جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ مثلاً ٹیلیفون۔ گراما فون۔ فوٹو۔ میکروفون۔ مانوگرام۔ نمونیہ۔ ہپناٹزم۔ مارفیا۔ ٹکنیکل۔ ٹانک وغیرہ۔

(۲) لاطینی ماخذ کے الفاظ جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں مثلاً۔ ایجنٹ۔ بس۔ آپریشن۔ الکشن۔ پکچر۔ پائپ۔ جونیر۔ سرکس۔ فیاکٹری۔ کانگریس۔ کانفرنس۔ کمیٹی۔ منٹ۔ ووٹ وغیرہ۔

(۳) یونانی ماخذ کے الفاظ جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں مثلاً انچ۔ بکس۔ ڈرامہ سے پوپ۔ تپائی۔ سین۔ کیمرہ۔ کورس وغیرہ۔

اردو میں پرتگالی عنصر

واسکوڈی گاما کی قیادت میں پرتگیزی ساحل مالابار پر کالی کٹ سے پرے ۱۴۹۸ء میں لنگر انداز ہوئے۔ ۱۴۹۸ء تا ۱۶۴۸ء تک انہوں نے ہندوستان کے مغربی ساحل پر کئی مقامات پر نہایت آب و تاب سے حکومت کی۔ مقامی لوگوں سے ان کے سیاسی، تجارتی، سماجی اور مذہبی

تعلقات کی وجہ سے اردو میں پرتگالی زبان کے کئی لفظ آچکے ہیں۔ سولہویں صدی عیسوی میں اور خاص طور پر سترہویں اور اٹھارویں صدی عیسوی کے نصف اول میں پرتگالی زبان ملک کے بعض حصوں میں بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ اردو زبان اپنی ترقی اور وسعت کے منازل طے کر رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اردو پرتگالی زبان سے بہت سے الفاظ مستعار لے سکی اور ان میں سے اکثر زبان کا ایک ضروری جز بن چکے ہیں۔ ان میں حسب ذیل الفاظ قابل ذکر ہیں۔

الپین ۔ الماری ۔ الفانسو ۔ اننناس ۔ آیا ۔ بوتام ۔ پاؤ ۔ تولیہ ۔ پادری ۔ چابی ۔ صوفہ ۔ صابن ۔ فالتو ۔ فرما ۔ کمرہ ۔ کاجو ۔ گرجا ۔ گودام ۔ مارتول ۔ میز ۔ نیلام ۔ ورانڈہ وغیرہ۔

اردو میں فرانسیسی عنصر

فرانسیسی ہندوستان میں پرتگیزیوں سے کچھ بعد آئے لیکن انہوں نے اپنے پیش رؤں کے مقابلہ میں ایک وسیع تر علاقہ پر اثر جمایا۔ ۱۷۵۱ء میں حیدرآباد سے راس کماری تک اُس کی قوت کا لوہا مانا جاتا تھا۔ فرانسیسی مشیر اور

فوجی ماہرین حیدر علی، ٹیپو سلطان، نظام، نوابوں، راجاؤں اور دوسرے نیم آزاد حکمرانوں کے درباروں کے ساتھ نہایت قریبی طور پر وابستہ تھے۔ ہندوستانی سپاہیوں اور حکمرانوں کے ساتھ قریبی روابط کی وجہ سے بہت سے فرانسیسی فوجی الفاظ مثلاً۔ ایڈی کانگ۔ باتری۔ پریڈ۔ پلول۔ تروپ۔ روند۔ کارتوس۔ کماں کمندان۔ کمیدان۔ بارک۔ بارکس۔ گارڈ۔ گارد۔ اردلی وغیرہ اردو زبان اور ادب میں داخل ہو چکے ہیں۔ مذکورہ بالا الفاظ کے علاوہ یونانی۔ لاطینی۔ جرمن۔ ایطالوی۔ ہسپانوی۔ ٹیوٹانی۔ کلٹی۔ سلاوانی اور اسکاینڈے نیویائی ماخذ کے کئی فرانسیسی لفظ اردو میں انگریزی زبان کے توسط سے گھر کر چکے ہیں۔

اردو میں ولندیزی عنصر

ولندیزی لوگ بھی ہندوستان کے ساتھ تقریباً دوسو سال تک راست روابط رکھتے تھے۔ ۱۶۰۲ء میں ہالینڈ میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی ہندوستان کے مشرقی اور مغربی ساحلوں سے تجارت کرنے کے لئے قایم ہوئی۔ یہ کمپنی ۱۸۲۴ء تک ہندوستان میں اپنے کاروبار جاری

رکھ سکی۔ ولندیزیوں کی آمرانہ پالیسی، استبدانہ طرزِ روش، مقامی باشندوں سے علیحدگی کا رجحان اور صرف چند مقامات پر اپنی نوآبادیوں کے ارتکاز کی مصلحت ـــــ یہ وہ عناصر تھے جن کی وجہ سے وہ ہند کے نقشہ پر کوئی مستقل سیاسی، سماجی یا تمدنی اثرات منقوش نہ کر سکے۔ علاوہ ازیں فرانسیسیوں، انگریزوں اور پرتگالیوں سے یورپ میں انکی لڑائیاں، مشرق میں ان کی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوئیں۔ ان نامساعد حالات کی وجہ سے بحرِ عرب اور بحرِ بنگال میں ان کی طاقت اور سیادت کو اتنا شدید دھکا پہنچا کہ پھر کبھی وہ ابھر نہ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کی زبانوں پر اپنے نقوش اور اثرات چھوڑ نہ سکے۔ لیکن چند ولندیزی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں آچکے ہیں۔ ان میں حسب ذیل مثال کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں۔

برانڈی۔ پلگ ۔ ڈرم۔ گیاس۔ گولف۔ لیتمس واگن۔ وغیرہ۔

اردو میں جرمن عنصر

جرمنوں کے تجارتی تعلقات ہندوستان سے آسٹنڈ کمپنی

کی وجہ سے ایک زمانے میں قائم تھے۔ یہ کمپنی ۲۳-۱۷ء میں جرمنی میں قائم ہوئی تھی۔ لیکن جرمنی اور ہندوستان کے رشتے اتنے کمزور اور اتنے مختصر ثابت ہوئے کہ ہند میں بولی جانے والی زبانوں نے جرمن زبان کے کوئی دیرپا اثرات قبول نہیں کئے۔ بریں ہم جرمن اور لو جرمن ماخذ کے چند لفظ مثلاً لینڈو۔ مسمیریزم۔ ڈرل۔ بریک۔ ٹویل۔ مگ۔ پیاکٹ۔ اسپرے۔ ٹب۔ سوئچ وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ لیکن یہ انگریزی کے ذریعے ہماری زبان میں داخل ہوئے۔

اردو میں اطالوی ہسپانوی اور کلٹی ماخذ کے الفاظ

بعض اطالوی لفظ مثلاً انفلوئنزا۔ ملیریا۔ گیابڈین۔ آپیرا۔ پیانو۔ پورٹیکو۔ سوڈا۔ لاٹری۔ لاوا۔ فیشیزم راکٹ ـــــ چند ہسپانوی لفظ جیسے سگار۔ لانچ۔ چاکلیٹ۔ ٹماٹر۔ شیری۔ فرم۔ کمپنی۔ کاگ ـــــ اور چند کلٹی الفاظ مثلاً ٹوڈی۔ فلالین۔ وہسکی۔ کراکری وغیرہ انگریزی کے ذریعہ اردو میں داخل ہوکر زبان اور ادب میں آزادی کے ساتھ استعمال کئے جا رہے ہیں۔

اردو میں اِسکانڈنیویائی ماخذ کے الفاظ

کئی اسکانڈنیویائی الفاظ مثلاً اکسل۔اسکاوٹ۔بیاگ۔ٹفن۔ٹرام۔جمپ۔جمپر۔جرسی۔ڈیری۔سیٹ۔ٹرسٹ۔فیلو۔فٹ۔کیک۔فلپ۔کلب۔گیر۔گن۔لفٹ۔لگیج۔کیتلی۔اردو میں انگریزی کے ذریعے مروج ہو چکے ہیں۔

اردو میں انگریزی عنصر

تمام یورپی زبانوں میں انگریزی ہی وہ زبان ہے جس کے اردو پر گہرے، وسیع اور بسیط اثرات مرتب ہوئے ہیں یہ نتیجہ ہے انگریزی زبان بولنے والے اور اردو جاننے والے لوگوں کے قریبی اور مسلسل روابط کا۔ان تعلقات کی وجہ سے ہزاروں انگریزی لفظ نہ صرف اردو میں داخل ہوئے ہیں بلکہ جذب ہو چکے ہیں۔یونانی۔لاطینی۔فرانسیسی۔پرتگیزی۔ولندیزی۔ایطالوی۔ہسپانوی۔جرمن۔سلاوانی اور اسکانڈنیویائی ماخذ کے لفظوں کے علاوہ انگلوسیکسن نسل کے کثیر الفاظ اردو میں در آئے ہیں۔ہماری زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں یہ نہ پائے جاتے

ہوں۔ یہ اردو زبان اور ادب کا جز لاینفک بن چکے ہیں۔ نہ صرف مفرد انگریزی لفظ بلکہ مرکبات، سابقے، لاحقے، محاورے، تشبیہات، استعارے اور اصطلاحیں بھی بغیر کسی بڑی تبدیلی کے اردو کے جسد میں پیوست ہو چکے ہیں۔ عربی، فارسی، ہندی اور اردو کے سابقوں اور لاحقوں کو انگریزی الفاظ کے آگے اور پیچھے لگا کر اردو میں نئے نئے مرکبات بنا لیے گئے ہیں۔ چند انگریزی الفاظ اس قدر بگڑ کر اردو میں رائج ہو چکے ہیں کہ ان کی پہچان مشکل ہو گئی ہے۔ اس قسم کے الفاظ میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں۔

تام لوٹ۔ ترپال۔ گلڈانگ۔ برجس۔ پاون ٹوٹی۔ کنٹر۔ اگن بوٹ۔ گنگلے کا چک۔ لنکلاٹ۔ سکتر۔ پنیر۔ سفینہ۔ کمتدان۔ سفر مینا وغیرہ۔

دخیل الفاظ کے صرفیاتی اور اشتقاقی مطالعہ کے وقت ان کی ابتدائی شکل وصورت ومفہوم وماخذ کا بھی پتہ چلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ادبیات، تاریخ اور جغرافیہ کی مدد سے دخیل الفاظ کی درامدات کے زمانہ کا بھی اندازہ لگایا گیا ہے۔ الفاظ سے بحث کرتے وقت ان کے تلفظ، ان کی صوتی، معنیاتی اور اہم تبدیلیوں کا جائزہ بھی لینا

ضروری تھا۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو سکا ان کا بھی سُراغ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں دخیل الفاظ کی جو شکلیں دوسری ہند آریائی اور غیر ہند آریائی زبانوں میں ملتی ہیں۔ انھیں بھی واضح کیا گیا ہے تاکہ تقابلی مطالعہ میں سہولت ہو۔ دخیل لفظ کے جو روپ یورپی زبانوں میں رائج ہیں انھیں بھی پیش کیا گیا ہے تاکہ لفظ میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کا بھی اندازہ ہو سکے۔ بعض بدیسی الفاظ اپنے سابقوں، لاحقوں اور مرکبات کے ساتھ اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ الفاظ سے بحث کرتے وقت اس قسم کے مرکبات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یورپی الفاظ اردو میں داخل ہونے کے بعد ایسے نئے مرکبات اور مشتقات بنائے ہیں جو اصل زبان میں نہیں پائے جاتے۔ اس قسم کے مرکبات اور مشتقات کی اس کتاب میں صراحت کر دی گئی ہے۔ وہ یورپی الفاظ جو اردو میں مسخ ہو گئے ہیں یا بگڑ گئے ہیں یا بالکل بدل گئے ہیں ان سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

زیر نظر کتاب کے آخری حصے میں دخیل یورپی الفاظ کا لسانیات کے بعض اہم شعبوں مثلاً تشکیلیات، صوتیات اور معنیات کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

تشکیلیات ۔ دوسری ہند آریائی زبانوں کی طرح

اردو میں بھی عدد، جنس اور صفت کے قواعد متعین ہیں۔ داخل شدہ یورپی الفاظ بھی اردو میں تعداد، جنس اور صفت کے قواعد کی پابندی کرتے ہیں۔ اردو قواعد کے اصولوں کی پابندی کی وجہ سے ان کی شکل وصورت میں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان تشکیلی تبدیلیوں کا اندازہ حسب ذیل مثالوں سے ہوسکتا ہے۔

(ا) انگریزی میں واحد اردو میں جمع

آرٹیکل.......... آرٹیکلوں

لیڈی.......... لیڈیاں

پارک.......... پارکوں

بوتل.......... بوتلوں۔ بوتلیں

مس.......... مسوں ۔ مسیں

(ب) انگریزی میں مذکر اردو میں مونث

ڈاکٹر.......... ڈاکٹرنی

انگریز.......... انگریزنی ۔ انگریزن

گارد...... گاردن

(ج) یورپی اسماء (اسم خاص وعام) کی ایک کثیر تعداد سے اردو قواعد کی مطابقت میں صفات نسبتی بنائے گئے ہیں۔

اردو میں صفت	انگریزی اسماء
لیڈری	لیڈر
بیرسٹری	بیرسٹر
اسکولی	اسکول
ڈکٹیٹری	ڈکٹیٹر
میکانکی	میکانک
یورپی	یورپ
روسی	رشین
سائنسی	سائنس

صوتیات یورپی الفاظ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کئی صوتی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ارتقائی صوتیات کے باب میں ان تبدیلیوں کا تفصیلی جایزہ لیا گیا ہے۔ داخل شدہ یورپی الفاظ کے حروف علت اور حروف صحیح میں جو صوتی تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کی بھی تشریح کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں یورپی الفاظ کے مختلف ارکین ہجی میں اردو میں جو صوتی تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کا اور دوسری نوعیتوں کی تبدیلیوں کا مختلف عنوانات کے تحت مثلاً ابتدائی حذف، درمیانی حذف، اسقاط آخر، ابتدائی اضافہ، اندراج، تقلیب،

رکنی تسہیل وغیرہ تجزیہ کیا گیا ہے۔

داخل شدہ یورپی الفاظ کے حروف کی آوازوں یا تکرار کے ساتھ جو تبدیلیاں ہوئی ہیں انھیں خاص طور پر نوٹ کیا گیا ہے۔ مثلاً بعض یورپی الفاظ کے نون (ن) کی صوت اردو میں لام (ل) میں بدل گئی ہے۔ مثال کے طور پر انگریزی لفظ لینٹرن (آخری نون غیر متاثر رہی ہے) کی درمیانی "ن" کی صوت "ل" میں بدل کر لالٹن ہو گئی ہے۔ یہی حال انگریزی لفظ نمبر کی ابتدائی "ن" کا ہوا۔ اس لفظ میں نون کی صوت لام میں بدل جانے کی وجہ سے "لمبر" وجود میں آیا جو نہ صرف دیہاتی بولی میں چالو ہے بلکہ اردو کے بعض شعرا نے بھی اسے استعمال کیا ہے۔ چند دخیل یورپی الفاظ کے حرف "وی" کی "ی" میں تبدیلی سے اردو میں بعض دلچسپ الفاظ بن گئے ہیں۔ مثلاً والنیٹر اور لوٹین کے ابتدائی حرف "وی" کی "بی" میں تبدیلی سے بلم ٹیر اور بلبل ٹین اور روٹ کے درمیان "وی" کی "بی" میں تبدیلی سے یہ ربٹ بن گیا ہے جو زبان اور ادب میں مروج ہے۔

صوتی تبدیلیوں کے سلسلہ میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض یورپی الفاظ کے تلفظ کے وقت سہولت ادا کی خاطر

بعض ایسی اصوات کا اضافہ کیا گیا ہے جو ان الفاظ میں پہلے سے واضح طور پر موجود نہ تھیں مثلاً اردو زبان میں اسکول، اسٹیشن، اصطبل میں ا کی معین صوت اسی لسانیاتی رجحان کو ظاہر کرتی ہے۔ مذکورہ بالا نوعیت کی تبدیلیوں کی وجہ سے اور دوسری صوتی تبدیلیوں کے باعث جیسا کہ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے بہت سے منفرد یورپی الفاظ اور مرکبات میں نمایاں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان صوتی تبدیلیوں کی بدولت بعض داخل شدہ الفاظ اس حد تک بدل گئے ہیں کہ ٹھیٹ اردو کے معلوم ہوتے ہیں۔

معنیات

بعض دخیل یورپی الفاظ کی نہ صرف شکل و صورت، ہیئت و ترکیب اور تلفظ میں تبدیلیاں ہوئی ہیں بلکہ ان کے معنوں میں بھی نمایاں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان معنوی تبدیلیوں کا معنیات کے عنوان سے اس کتاب میں جائزہ لیا گیا ہے۔ الفاظ کے ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہونے کے دوران میں نیز ماحول کی تبدیلی اور امتداد زمانہ کے باعث بدیسی الفاظ کے معنوں میں یا تو اضافے ہوتے ہیں یا کمی یا منتقلی۔ اس قسم کی تمام تبدیلیوں پر (۱) معنوی عمومیت (۲) معنوی تخصیص (۳) اور منتقلی معنی کے تحت اس

کتاب میں بحث کی گئی ہے۔

اس طرح یہ واضح ہے کہ اردو میں دخیل یورپی الفاظ کا لسانیاتی مطالعہ اپنے اندر ماضی، حال اور مستقبل کے وسیع امکانات کا حامل ہے۔ اس سے نہ صرف یورپ کی مختلف اقوام سے ہندوستان کے اردو داں لوگوں کے تمدنی، سیاسی، سماجی، تاریخی، معاشی، قومی اور علمی تعلقات پر روشنی پڑتی ہے بلکہ وہ ہزاروں الفاظ، مرکبات، اصطلاحیں، تصورات اور خیالات بھی ہمارے علم میں آجاتے ہیں جو ہماری زبان، ادب اور زندگی کے نہ مٹنے والے جز ہیں۔ اب تک عام طور پر اردو پر فارسی، عربی، ترکی، ہندی اور سنسکرت زبانوں کے اثرات کو اہمیت دی جاتی رہی لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ہماری زبان پر یورپی زبانوں کے جو اثرات پڑے ہیں ان کی تشریح، توضیح اور تحقیق کی جائے۔ یہ کتاب اس سمت میں پہلا قدم ہے جو منزل کی نشاندہی کرتا ہے۔ امید کہ زیر نظر کتاب نہ صرف اردو داں طبقے بلکہ لسانیات کے شیدائیوں اور اردو کی وسعت، عظمت، ہمہ گیری اور بین قومی نوعیت پر ایقان رکھنے والوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔

اس کام کی نوعیت اردو میں غالباً نئی ہے کیوں کہ اس نمونے کی کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گذری۔ اس لئے اس کتاب کا خاکہ بنانے میں بعض انگریزی کتابوں کے خاکوں سے کسی حد تک مدد ملی۔ ایسی کتابیں جن سے اس کتاب کا خاکہ مرتب کرنے میں مدد لی گئی ہے ان کی تفصیل کتابیات میں دے دی گئی ہے۔ تاہم یہ ظاہر ہے کہ میں ان میں سے کسی کتاب کے خاکے کو پورے طور پر اس کتاب کے لئے استعمال نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میری معلومات، مواد، حالات اور دخیل الفاظ نئی تشکیلوں کے بننے کے اصول اور ان کی تاریخ جداگانہ تھی یہاں مجھے اپنے ذاتی مطالعہ، مشاہدہ، اور تجربہ سے کام لینا اور نتائج اخذ کرنا تھا اور اس کی کوشش میں نے اپنی بساط بھر کی ہے۔

اس کتاب میں انگریزی دنوں اور مہینوں کے نام شامل نہیں کئے گئے کیوں کہ ان سے سب واقف ہیں حالانکہ انگریزی مہینوں نے ہندوستانی اور اسلامی مہینوں کو ہٹا کر ان کی جگہ لے لی ہے۔ اور یہ نام اردو میں آنے کے بعد تھوڑے تبدیل بھی ہو گئے ہیں۔ جیسے فبروری کی بجائے فروری۔ مئے کے بجائے مئی۔ سپٹمبر کی بجائے۔

ستمبر۔ اکٹوبر کی بجائے اکتوبر مستعمل ہیں۔ ناپ، تول اوزان کے نام بھی عموماً چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح اسمائے خاص کو بھی داخل نہیں کیا گیا سوائے اس کے کہ ان سے کچھ عام نوعیت کے لفظ بنتے ہوں۔ جیسے بائیکاٹ، راجس، جرسی، سینڈوچ وغیرہ، گیسول، دھاتول، ادھاتول، ترشول، قلیول اور سائینس کی بعض اصطلاحیں بھی پوری شامل نہیں کی گئیں کیونکہ وہ بھی عام طور پر مروج ہیں۔

تاریخی پس منظر

ہندوستان اور یورپی اقوام

اُردو کے یورپی زبانوں سے ربط اور ان سے اثر پذیری کے پس منظر کے طور پر ہم کو ہندوستان سے یورپی ممالک کے روابط اور تعلقات کا سرسری جایزہ لینا ضروری ہے۔ یورپی ملکوں سے ہندوستان کے خارجی تعلقات کا علم ہم کو یوں تو ۳۰۰۰ ق۔م سے ہوتا ہے لیکن یہ قدیم ترین روابط جو ہمارے موضوع سے قریبی تعلق نہیں رکھتے زیادہ تر ایشیائی اور افریقی نسل کے یورپی زبانیں بولنے والوں کے ساتھ تھے۔ یورپی نسل کے باشندوں سے اہل ہند کے راست تعلقات چوتھی صدی قبل مسیح سے

شروع ہوتے ہیں۔ یونانی مورخوں[1] ہیکاٹیاس (Hekataios سنہ ۴۸۶ ق۔م) اور ہیرودوٹس (Herodotus. سنہ ۴۵۰ ق۔م) اور یونانی طبیبوں اور سیاحوں مثلاً کیتیسیاس (Ktesias. سنہ ۴۰۱ ق۔م) نے ہندوستان کے شمال مغرب میں چند شہروں پیداوار اور جانوروں وغیرہ کا سرسری ذکر کیا ہے۔ مگر ان سب کی معلومات دریاے سندہ کے مغرب تک ہی محدود تھیں۔

ہندوستان میں یونانیوں کی آمد (سنہ ۳۲۷ ق۔م تا سنہ ۱۴۴ ق۔م)

ہندوستان کے وسطی اور مشرقی علاقوں کا علم اہل یورپ کو مستند طریقے پر سب سے پہلے ان تاریخ دانوں اور ارباب علم وفضل کے ذریعہ ہوا جو سکندر اعظم (سنہ ۳۵۶ ق۔م تا سنہ ۳۲۳ ق۔م) کی افواج کے ساتھ ہمارے ملک میں داخل ہوئے۔

سکندر اعظم سنہ ۳۲۷ ق۔م میں خشکی کے راستے ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ اسی سال وہ دریائے سندہ کو پار کر کے پنجاب میں داخل ہوا۔ پنجاب کے ایک راجا پورس کو جیہلم ندی کے پاس شکست فاش دی۔ اپنی

(I) The Indian Empire by Sir Williams Hunter p. 210

شاندار فتح کی یادگار میں اس نے ایک شہر جہلم کے مغرب میں (موجودہ جلال پور کے قریب) اور دوسرا مشرق میں (موجودہ مونگ) تعمیر کروایا۔ دوآبہ گنگ وجمن کو فتح کرنے کے ارادے سے امرتسر کو پار کر کے بیاس ندی تک پہنچا تھا کہ سپاہیوں نے پنجاب کی لو، طوفانی ہواؤں اور بیماریوں اور سفر کی مصیبتوں سے تنگ آکر

سکندر اعظم

اسے واپس ہونے پر مجبور کر دیا۔ واپسی میں اس نے پنجاب کی پانچ ندیوں (ستلج۔ چناب۔ بیاس راوی۔ جہلم) کے سنگم کے قریب اپنے نام پر شہر اسکندریہ (الگزینڈریا) بنایا اور ۳۲۵ ق۔م میں جنوبی بلوچستان کے راستے واپس ہوگیا۔ اس دو سال کے عرصے میں اس نے موجودہ صوبۂ سرحد مغربی پنجاب اور جنوبی بلوچستان کے کئی سرداروں کو اپنا مطیع بنایا اور کئی راجاؤں سے دوستانہ معاہدے بھی کیئے۔ چند شہروں کو بسایا۔ اور بعض کو اجاڑا۔ اکثر مقامات پر اس نے اپنے فوجی جتھے قایم کر دیئے ۳۲۷ تا ۳۲۵ ق۔م کا زمانہ اہل ہند اور اہل یورپ کے تعلقات کے آغاز کا ایک مختصر لیکن نتائج کے لحاظ سے کافی اہم تاریخی واقعہ ہے۔ سکندر اعظم کی موت[1] کے بعد ہندوستان کا مقبوضہ علاقہ اس کے

---

[1] ۲۹ جون ۳۲۳ ق۔م

ایک جنرل سیلوکس (Seleucus. ۳۵۸ء تا ۲۸۰ء ق-م) کے حصے میں آیا جو شامی سلطنت کا بانی گزرا ہے۔ شام کی حکومت کو مستحکم بنیادوں پر قایم کرنے کے بعد سیلوکس اوّل نے ہندوستان کا رُخ کیا لیکن اب حالات بدل چکے تھے۔ طوائف الملوکی باقی نہ تھی۔ ملک میں ایک طاقتور شہنشاہیت قایم ہو گئی تھی۔

سیلوکس اوّل و چندرگپت موریا

سیلوکس کو ایک جوان بخت اور اولوالعزم راجا کے مقابلے میں صف آرا ہونا پڑا۔ یہ موریا خاندان کا بانی چندرگپت (عہد حکومت ۳۱۶ء تا ۲۹۲ء ق-م) تھا جس کے خاندان کی حکومت ۱۸۴ء ق-م تک آب و تاب کے ساتھ جاری رہی اور جس کے پوتے شہنشاہ اشوک (عہد حکومت ۲۶۴ء تا ۲۲۸ء ق-م) نے (۳۶) سال تک ہندوستان کے ایک وسیع حصّے پر نہایت امن اور شانتی سے حکومت کی۔ سکندر اعظم کے ہندوستان سے چلے جانے کے بعد ہی چندرگپت نے اپنی طاقت آہستہ آہستہ بڑھانی شروع کر دی تھی۔ تقریباً ۳۱۶ء ق-م میں اس نے مگدھ (موجودہ بہار) پر قبضہ جمایا اور پاٹلی پتر (موجودہ پٹنہ) پر حملہ کر کے اسے اپنا پایۂ تخت بنا لیا۔ ہندوستان کے شمال مغرب کے یونانی سرداروں اور مقامی راجاؤں نے اس کی

فوجی طاقت اور صلاحیتوں سے مرعوب ہو کر اس کی بادشاہت تسلیم کر لی۔ سیلوکس اوّل اور چندر گپت موریا ۳۰۵ ق۔م میں ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ مقابلہ مساوی ٹکر کا تھا۔ اس لیے دونوں نے مصلحت اسی میں سمجھی کہ آپس میں صلح کر لیں۔ چنانچہ تحفہ تحائف کے تبادلے کے بعد دونوں اپنی اپنی راجدھانیوں کو واپس چلے گئے۔ چندر گپت نے اپنے یونانی حلیف کو (۵۰۰) ہاتھی پیش کیے اور سیلوکس نے اپنے ہندوستانی دوست کو نہ صرف شمال مغربی ہند کے یونانی علاقے پیش کیے بلکہ اپنی لڑکی بھی اس سے بیاہ دی۔

ہندوستان سے خوشگوار تعلقات برقرار رکھنے کی خاطر سیلوکس نے میگستھنیز (Megasthenes.) کو چندر گپت موریا کے دربار میں اپنا سفیر مقرر کیا۔ میگستھنیز نے ۳۰۶ ق۔م سے ۲۹۸ ق۔م تک سفارت کے فرائض انجام دیے۔ اس (۸) سال کے عرصے میں اس یونانی سفیر کو دربار اور عوام کی زندگی کو نہایت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور اس نے اپنے تاثرات نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ ایک کتاب میں قلمبند کیے ہیں جو اِندکا کے نام سے موسوم ہے۔

اگرچہ اس کتاب[1] کے بعض حصے اب دستیاب نہیں ہوتے تاہم اس سے ہندوستانی قوم کی ایک جیتی جاگتی تصویر آنکھوں کے سامنے

میگستھینز

پھر جاتی ہے میگستھینز کی ان تحریروں کے ذریعہ اہل یورپ مشرقی ہندوستان سے پہلی مرتبہ واقف ہوئے۔

سیلوکس کے بعد یونان، شام و باختر (موجودہ بلخ) کے بادشاہوں[2] کا ۳۲۷ء سے ۱۱۴ء ق۔م تک شمال مغربی سرحدی صوبہ پنجاب و سندھ کے کسی نہ کسی حصے سے راست تعلق رہا۔ اس کا ثبوت ان سکوں سے ملتا ہے جو مذکورۂ بالا مقامات سے برآمد ہوئے ہیں۔ (۱۸۳) برس کے ان تعلقات کی وجہ سے ان دو تہذیبوں کا ایک دوسرے پر اثر انداز ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ قدیم ہندو فن تعمیر اور بت تراشی میں اہل یونان کی فنی جھلک موجود ہے۔ ہندوستان کی بعض قدیم

---

(1) Ancient India as described by Megasthenes and Aryian ed. by J. W. Crindle p. 40

(2) The Chronology of India by c. Mabel Duff pp. 13-16 (a) Suthydewos-220 b. c.
(b) Antiokhos. 206 b. c. (c) Demetrios-206 b. c.
(d) Eukratides. 181 b. c.
(e) Menduder. 144 b. c.

لاٹوں اور کتبوں پر یونانی بادشاہوں اور یونانی خاندانوں کے نام مسخ شدہ حالت میں اب بھی موجود ہیں۔ دوسری طرف ہندوستان کے لوگوں، ذات پات، رسم ورواج، پھل پھول اور جانوروں کے متعلق چند معلومات یونانی سفرناموں اور تاریخوں سے حاصل ہوتی ہیں۔

مہاراجا اشوک کے ۲۳۲ء ق۔م میں گزر جانے کے بعد تقریباً ۵۰ برس تک ملک میں طوائف الملوکی کا دور دورہ رہا۔ موریا سلطنت کی خاک سے کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں کھڑی ہوگئیں جو آپس میں لڑتی رہیں۔ موریا خاندان کے زوال کے بعد ۱۷۸ء ق۔م میں راجا پشیامیتر (Pushyamitra) نے شنگ (singa) خاندان کی بنیاد ڈالی تھی جو ایک سو بارہ برس کے بعد ۶۶ء ق۔م میں تباہ ہوجاتا ہے۔ حکومتوں کے بننے اور بگڑنے کا یہ درمیانی زمانہ اتنا پریشان کن ثابت ہوا کہ غیر ملکی (یونانی) تو کیا خود اہل ہند کی زندگی بھی اجیرن بن گئی۔ چونکہ موریا سلطنت کے ختم ہوجانے کے بعد کوئی طاقتور مرکزی حکومت نہیں قائم ہوئی اس لیے ہندوستان کے شمال مغرب میں بچے کچھے یونانیوں پر عرصۂ حیات تنگ ہونا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ ۱۴۲ء ق۔م کے بعد

ہندوستان سے وہ ہمیشہ کے لئے مٹ گئے۔ لیکن ان کی چند تمدنی نشانیاں باقی رہ گئیں۔ یونانیوں نے جہاں کچھ تہذیبی اثرات چھوڑے ہیں وہیں ان کے کچھ لسانی اثرات بھی اس زمانے کی ہندوستانی بولیوں اور خاص طور پر سنسکرت زبان میں نفوذ پا گئے۔ ان میں سے کچھ اثرات ایسے بھی ہیں جو اُردو کے آغاز اور ارتقا کی طویل صدیوں کی راہیں پار کرتے ہوئے خود اُردو زبان تک بھی پہنچے جن کی تفصیل آگے آئے گی۔ بحیثیت مجموعی ہند اور یونان کے یہ تاریخی تعلقات (۳۲۷ق۔م تا ۱۴۴ ق۔م) ہمارے موضوع کے لئے اتنے اہم نہیں ہیں کیوں کہ ان کے جو لسانی اثرات اس زمانے میں نفوذ پذیر ہوئے ان کا تعلق راست اُردو سے نہیں ہے۔

ہندوستان کے شمال مغرب میں یونانیوں کے اقتدار کے خاتمے کے بعد (۱۴۴ق۔م) اہل ہند اور اہل یورپ کے درمیان تقریباً سولہ سو برس کی ایک وسیع خلیج حائل ہوتی ہے۔ یہ خلیج ۱۴۹۸ء میں پرتگالیوں کی ہندوستان میں آمد سے پر ہوتی ہے۔ ۱۴۴ق۔م سے ۱۴۹۸ب۔م تک مغربی دنیا کی جانب سے ہندوستان پہنچنے کی کوئی اجتماعی کوشش نہیں

کی گئی[1]

عرب ۶۳۶ء سے ۷۱۱ء تک خشکی اور سمندر کے راستے ہندوستان پر چھوٹے پیمانے پر کئی حملے کرتے رہے۔ چنانچہ خلیفہ امیر معاویہ (۶۶۱ء تا ۶۸۰ء) کے زمانے میں عبدالرحمٰن ابن شمر کی فوج کا ایک جری عہدہ دار مہلب[2] ابن خضرا ۶۶۴ء مطابق ۴۴ھ ہندوستان کی سرحد پر حملہ کرکے ملتان تک بڑھ جاتا ہے اور پھر اسی تیزی سے مال غنیمت کے ساتھ خراسان واپس ہو جاتا ہے۔ بالآخر خلیفہ ولید اوّل (۷۰۵ء تا ۷۱۵ء) کے عہد حکومت میں (۱۷) سالہ عرب جنرل محمد بن قاسم نے مکران (جنوبی بلوچستان) کے راستے[3] سے ۷۱۲ء مطابق ۹۳ھ میں تین ہزار کی پیدل اور چھ ہزار اونٹ سوار فوج کے ساتھ ہندوستان پر باضابطہ حملہ کیا۔ عربوں کی یہ حکومت ہندوستان کے شمال مغرب میں تقریباً (۳۰۰) سال تک باقی رہی۔

---

[1] البتہ چند یونانی، فرانسیسی، پرتگالی اور عرب سیاحوں نے تھوڑی سی مدت کے لئے اس وسیع ملک کے چند مقامات کا سفر کیا۔

[2] The Chronology of India by C. Mabel Duff. p. 56

[3] The Gates of India by Sir Thomas Holdich. p. 293

اُردو میں یُونانی اَلفاظ

اب ایسے یونانی الفاظ سے بحث کی جائے گی جو انگریزی کے ذریعے اُردو زبان میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر لفظ سائنٹفک نوعیت کے ہیں :-

الوپیتھی (allopathy) یونانی طب۔ اس سے الوپیتھک جیسے الوپیتھک علاج۔ **اٹلس** (atlas) اُردو میں نقشوں کی کتاب کے لیے مستعمل ہے۔ یونانی اور انگریزی زبانوں میں یہ لفظ نقشے کے علاوہ (۱) دیوہیکل (۲) اور شمالی افریقہ کے پہاڑوں کے سلسلے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اوّل الذکر مفہوم کا ماخذ یونانی صنمیات کا ایک مشہور قصہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب قوی ہیکل دیو اٹلس نے یونانی صنمیات کے سب سے بڑے دیو زیوس (Zeus.) سے بغاوت کی تو اسے دنیا کو ہمیشہ اپنے کاندھوں کا

سہارا دینے کی سزا دی گئی۔ نقشوں کی کتابوں کے سرورق دیو اٹلس کی مورت کھینچی جاتی تھی۔ اس لیے دنیا کے نقشوں کا نام ہی اٹلس پڑ گیا۔ آٹو بیوگرافی (autobiography) خود نوشتہ سوانح عمری کے لیے اُردو میں رائج ہے۔ اس سے آٹو بیا گرافیکل نکلا ہے۔ یونانی زبان میں آٹو (auto) بطور سابقہ کے خود یا ذات یا اپنے تئیں کے لیے مستعمل ہے۔ اس سابقے سے کئی مرکب لفظ جیسے آٹو گراف۔ آٹو رکشا۔ آٹو میٹک پستول وغیرہ بن گئے ہیں اِکزیما (eczema) جلد کی ایک بیماری۔ آکسیجن (oxygen) یہ عام ہے۔ کسی شے میں آکسیجن ملانا یا کسی جاندار میں آکسیجن داخل کرنا یا تنفس کے ذریعہ خون میں آکسیجن شامل کرنا جیسی اصطلاحیں عام ہیں۔ اِسٹینوگرافی (stenography) فن مختصر نویسی۔ اس کے مرکبات مثلاً اِسٹینوگرافر۔ اِسٹینو ٹائپسٹ اور اِسٹینو گراف بھی مروج ہیں۔ اِسٹینو (steno) اس لفظ میں جز ترکیبی ہے جس کے معنی تنگ یا مختصر کے ہیں۔

آئیوڈین (iodine) عام ہے اس کا ایک کیمیائی مرکب ایڈو فارم بھی اردو میں رائج ہے۔ ایسبتوس یا اسبسٹاس (asbestos) ایک قسم کا معدنی اور غیر اشتعال پذیر

مادّہ ہے جس سے پلیٹ ۔ تختے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ الاسٹک (elastic) لچک دار شے کے لیے اُردو میں زیادہ تر اصطلاح کے مفہوم میں آتا ہے ۔ انیستھیسیا (anasesthesia) بے حس یا سُن کرنے والی دوا کے لیے طبی اصطلاح ہے اور بات چیت میں بھی مروج ہے ۔

بارومیٹر (barometer) ایک سائنٹفک آلہ جو ہوا کے دباؤ کو ناپنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ اسے بارپیما بھی کہا جاتا ہے

ببلیوگرافی (bibliography) کتابیات ۔ کتابوں ۔ ان کے مصنفوں اور ان کے نسخوں وغیرہ کی تاریخ ۔ اس یونانی لفظ میں ببلیو (biblio) بطور سابقے کے اور بمعنی "کتابوں کا یا کی یا کے" مستعمل ہے ۔ اس کے علاوہ ببلیوگراف ۔ ببلیوگرافر ۔ ببلیوگرافیکل بھی کتابیات کی فنی اصطلاحوں کے طور پر اردو میں رائج ہیں ۔ بیوگرافی (biography) ۔ سوانح عمری ۔ تذکرہ یا سرگزشت کے لیے اُردو میں مروج ہے ۔ بیو (bio) یونانی زبان کا سابقہ ہے جس کے معنی "حیاتی" ہے ۔ اس ترکیبی سابقے سے مرکب الفاظ مثلاً بیوگرافر ۔ بیوگرافیکل ۔ بائسکوپ ۔ بیالوجی ۔ بیالوجسٹ ۔ بیالوجیک ۔ بیالوجیکل وغیرہ بنے ہیں جو اُردو میں بھی مستعمل ہیں ۔

برومین (bromine) ایک قسم کا غیر معدنی عنصر جو مختلف مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں "این" (ine) بطور لاحقے کے مستعمل ہے۔ برومین کے علاوہ برومیٹ۔ برومائڈ وغیرہ علم کیمیا میں مروج ہیں۔

پیتھالوجی (pathology.) تشخیص امراض کے لیے اُردو میں رائج ہے۔ اس کا اسم فاعل پیتھالوجسٹ بھی مروج ہے۔

تھرمامیٹر (thermometer) یہ یونانی لفظ اردو میں بیحد عام ہے۔ اس کا ترجمہ اردو میں "تپش پیما" کیا گیا۔ لیکن زیادہ مقبول نہ ہو سکا۔ انگریزی کے توسط سے آیا ہوا یہ یونانی لفظ ہی عوام اور خاص کی زبان پر ہے۔ اس یونانی لفظ میں جزو ترکیبی "تھرمو" (thermo.) "گرم یا گرمی" کے معنی اور "میٹر" "ناپنے" کے معنی دیتا ہے۔ اس طرح یہ مرکب لفظ لفظیاتی حیثیت سے گرمی ناپنے کا آلہ یا آلہ حرارت کے طور پر مستعمل ہے۔ اس یونانی لفظ کے جزو اوّل ترکیبی یعنی تھرمو سے تھرماس (thermos.) بنایا گیا ہے۔ تھرماس جو چیزوں کو گرم رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اسی مفہوم کو ادا کرتا ہے۔ اس یونانی سابقے سے کئی مرکب الفاظ مثلاً تھرمو بارومیٹر۔ تھرموڈی نامکس۔ تھرمو الکٹری سٹی۔ تھرموموٹر۔ تھرمو اسٹاٹک وغیرہ بن گئے ہیں جو اُردو میں سائنس، انجنیرنگ

اور بید کائنات کی اصطلاحوں کے طور پر مستعمل ہیں۔
ٹانک (tonic) انگریزی مقوی دوا کو کہتے ہیں ٹیلسکوپ (telescope) دوربین کے معنی دیتا ہے۔ یونانی اور انگریزی میں ایک چیز کا دوسری چیز میں گھس جانا۔ بیٹھ جانا یا ان کا متصادم ہونا ٹیلسکوپ کہلاتا ہے۔ لیکن اردو میں یہ معنی رواج نہ پا سکے۔ اس یونانی مرکب لفظ کے اجزائے ترکیبی یعنی ٹیلی "دور" اور اسکوپ "دیکھنا" کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ جن سے دور سے دیکھنے کا آلہ مراد ہے۔ ٹیلیگراف (telegraph) تار یا تار برقی یا ایک مقام سے دوسرے مقام تک تار کے ذریعے اشارہ یا اطلاع پہنچنے کے آلے کو کہتے ہیں۔ اس کے مرکبات ٹیلی گرافی۔ ٹیلی گرافر۔ ٹیلی گرافک بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ اس یونانی لفظ کے اجزائے ترکیبی ٹیلی (دور) اور گراف (لکھنا) ہیں۔ جس کے معنی دور سے لکھنے کی چیز یا آلہ ہیں۔ یہ یونانی جزو اوّل یعنی "ٹیلی" بہت سے دوسرے الفاظ مثلاً ٹیلی گرام۔ ٹیلی فون۔ ٹیلی ویژن۔ ٹیلی پیتھی اور ٹیلسکوپ میں پایا جاتا ہے اور یہ سب کے سب اردو میں مستعمل ہیں۔ ان میں سے ٹیلی گرام اور ٹیلیفون انیسویں صدی اور ٹیلی پیتھی اور ٹیلی ویژن بیسویں صدی سے ہماری زبان میں

رائج ہیں۔

ٹیکنیکل (technical) اردو میں عام لفظ ہے اور کسی خاص فن صنعت یا حرفت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا مشتق "ٹکنیک" طرز ادا یا صنعت گری کے معنی میں زبان اور ادب میں رائج ہے۔ ترقی پسند تنقید نگاروں نے "ٹکنیک" استعمال کیا ہے۔ صنعت و حرفت کے علم کے لیے ٹیکنالوجی کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔

ٹریگنامیٹری (trignometry) علم مثلث کے لیے استعمال میں آتا ہے۔ ٹیلیفون (telephone) خاص و عام میں رائج ہے۔ اس کے دونوں جز "ٹیلی" یعنی دور دراز اور "فون" یعنی آواز یونانی سے ماخوذ ہیں۔ اس کے مرکبات ٹیلیفون سسٹم اور ٹیلیفون ایکسچینج بھی رائج ہیں۔ ظفر کہتے ہیں ؎

سنو دہلی سے ٹیلیفون کی آواز آتی ہے

ہمارے ساتھ یہ بھی شاید اپنا سر ہلاتی ہے

ٹیلی پیتھی (telepathy.) بات چیت میں اس علم کے لیے آتا ہے جس کے ذریعہ ایک قلب دوسرے قلب پر کسی مادی واسطے کے بغیر اثر انداز ہوتا ہے۔ اردو زبان اور ادب میں اس کے لیے اشراق بھی مستعمل ہے۔ مذکورہ بالا یونانی لفظ

دراصل ایک دوسرے یونانی لفظ[1] ٹیلسکوپ سے ماخوذ ہے۔

ڈفتھیریا (diphtheria) ایک بیماری کا نام ہے جسے خناق بھی کہتے ہیں۔ ڈائنمو (dynamo) برقی رو پیدا کرنے والی مشین کے لئے اردو میں رائج ہے۔ ڈائنمو اور ڈائنامیٹ دونوں یونانی لفظ ڈائنامک (dynamic) سے بنے ہیں۔

سائکیاٹری (psychiatery) دماغ کے طبی معالجے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔

فوٹو (photo) اردو زبان اور ادب میں عام ہے۔ اکبر کا شعر ہے۔

مدتوں قایم رہیں گی اب دلوں میں گرمیاں
میں نے فوٹو لے لیا اس نے نظر پہچان لی

فوٹو ایک یونانی سابقہ ہے جو روشنی کے معنی دیتا ہے۔ اس کے کئی مرکبات مثلاً گروپ فوٹو۔ فوٹوگراف۔ فوٹوگرافر۔ فوٹوگرافی وغیرہ رائج ہیں۔ فون (phone) اردو میں عام ہے اور ٹیلیفون کے خلاصے یا اختصار کے طور پر مستعمل ہے۔

---

[1] اسکٹ اکبر (۶۳۴)

کلورین (chlorine) ایک دھاتی عنصر ہے۔ یہ سبز اور بدبودار گیس کے لیے بھی مستعمل ہے۔ برومین کی طرح کلورین میں بھی این (in) بطور یونانی لاحقے کے پایا جاتا ہے۔ کلورین کا ایک مرکب کلورائیڈ ہے اور کلورائیڈ سے کئی کیمیاوی اصطلاحیں مثلاً چونے کا کلورائیڈ۔ پٹاش کا کلورائیڈ۔ سوڈے کا کلورائیڈ بن گئی ہیں۔ خود کلورین سے کئی اصطلاحیں مثلاً کلورین دار۔ کلورین کا۔ کلوروڈائین بن گئی ہیں۔ کرومیم (chromium) کیمیا میں ایک دھاتی عنصر ہے۔ کرومیم کا مرکب کرومیٹ ہے۔ کرومیم پلیٹنگ بھی اردو میں رائج ہے۔ کاسمٹک (cosmetic) اردو میں اس سامان زیبائش اور آرائش کے لیے مستعمل ہے جس سے خوبصورتی میں اضافہ ہو۔ کروٹن (croton) عام ہے۔ کروم (chrome) زرد رنگ کے لیے بول چال میں مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب کروم بید تحریر میں بھی مستعمل ہے۔ کروم کے علاوہ کرومیم۔ کرومیم پلیٹنگ وغیرہ بھی مروج ہیں۔ کلوروفارم (chloroform) عام لفظ ہے۔ کیتھوڈ (cathode) برقی رو کے منفی قطب کے لیے رائج ہے۔ جیسے انوڈ (anode) مثبت قطب کے لیے مستعمل ہے۔ کرانوگراف (chronograph) وقت بتانے والا آلہ یعنی وقت نگار

کے لئے بات چیت میں آتا ہے۔ اس ترکیب کے دونوں جز "کرانو" اور "گراف" یونانی زبان سے ماخوذ ہیں۔

گرام (gram) تنہا غیر مروج ہے۔ لیکن سنٹی گرام (گرام کا سوواں حصہ) کی ترکیب رائج ہے۔ گراموفون (gramophone) عام ہے۔ اس ترکیب کے اجزا "گرامو" اور "فون" دونوں یونانی ہیں۔

گردن توڑ بخار (meningitis) یہ اصطلاح یونانی لفظ کے مفہوم کو اردو میں ادا کرتی ہے۔

لیتھوگرافی (lithography) وہ فن طباعت جس میں پتھر پر نقش کے ذریعے چھاپنے کا کام کیا جاتا ہے۔ لیتھوگرافر، لیتھوگراف۔ لیتھو اور لیتھو پریس بھی اردو میں رائج ہیں۔ اس لفظ کا پہلا جز ترکیبی یعنی "لیتھو" بطور سابقے کے ہے۔ یونانی اور انگریزی میں یہ سابقہ (۱) پتھری کے علاج کے متعلق (۲) اور پتھر کے چھاپے کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن اردو میں صرف آخرالذکر مفہوم میں مستعمل ہے۔

لوگارتم (logarithm) یہ حساب کا ایک قاعدہ ہے۔ اس سے ریاضی کی کئی اصطلاحیں جیسے لوگارتمی اساس۔ لوگارتمی سلسلے۔ لوگارتمی جدول۔ طبعی لوگارتم وغیرہ اردو میں بن گئی ہیں۔

مارفیا (morphia) افیون یا افیم کے ست یا جوہر کے لئے

یہ لفظ رائج ہے۔

میگافون (megaphone) اس آلے کے لئے اردو میں رائج ہے جو آواز کو دور تک پہنچائے۔ میگافون میں میگا (-mega) بحیثیت یونانی سابقہ اور بہ معنی بڑا یا کملاں استعمال ہوا ہے۔ اور فون جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے یونانی میں آواز کے لیے مستعمل ہے۔ میکرا اسکوپ (microscope) خردبین کے لیے اردو میں مروج ہے ۔ اس مرکب لفظ میں "میکرو" اور "اسکوپ" دونوں یونانی ہیں۔ میکرو حقیقت میں ایک یونانی سابقہ ہے جو یونانی لفظ میکروس (mikros) سے ماخوذ ہے اور چھوٹا یا خرد کے معنی دیتا ہے ۔ اس سابقے سے ایک دوسرا مرکب میکروفون (microphone) بنا ہے جو اردو تحریر اور تقریر میں عام ہے۔

مانوگرام (monogram) عام لفظ ہے۔ اس میں "مانو" یونانی سابقہ ہے جو واحد یا ایک کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اسی طرح صرف ایک موضوع پر لکھے ہوئے رسالے کو مانوگراف (monograph) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

نمونیا (pneumonia) شُش کے ورم کی بیماری کے نام کی حیثیت سے رواج پایا ہے۔ اس کا مرکب ڈبل نمونیا بھی رائج ہے۔

ہومیوپیتھی (homoeopathy) ایک قسم کا طریقۂ علاج جسے جرمنی کے ڈاکٹر ہانیمن نے ایجاد کیا۔ اسے علاج بالمثل بھی کہتے ہیں۔ اس سے ہومیوپیتھک۔ ہومیوپیتھسٹ وغیرہ نکلے ہیں جو اردو میں رائج ہیں۔ اس یونانی لفظ میں ہومیو (homo) بطور سابقہ اور بمعنی "ہم" یا "یکساں" مستعمل ہے۔ ہائیڈروجن (hydorogen) ایک قسم کی گیس جو آکسیجن کے ساتھ پانی میں موجود ہے۔ اسے پانی سے آسانی سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور تجربہ خانوں میں کیمیائی اشیا کی مدد سے اسے بڑے پیمانے پر تجارتی اور صنعتی اغراض کے لیے تیار بھی کیا جاتا ہے۔ ہائیڈروجن کے مرکبات مثلاً ہائیڈروکاربن ہائیڈروکلورک گیس۔ ہائیڈروکلورک ترشہ وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔ اس لفظ میں ہائیڈرو (hydro) کی نوعیت سابقے کی ہے۔ جو یونانی زبان میں اور انگریزی میں "پانی کے یا پانی سے متعلق" کے لیے آتا ہے۔ ہائیڈرواسٹاٹکس (hydrostatics) (جمع) علم سکون سیالات۔ اس لفظ میں بھی "ہائیڈرو" کی نوعیت سابقے کی ہے۔ ہپناٹزم (hypnotism) وہ علم ہے جس سے نیند کی سی حالت پیدا کی جاتی ہے۔ اس علم کے عالم کو ہپناٹسٹ کہتے ہیں۔ اس لفظ میں ہپنو (hypno.) بطور سابقہ

اور بہ معنی "نیند یا خواب" مستعمل ہے۔

ہائیگرومیٹر (hygrometer) مقیاس یا رطوبت پیما کے لیے اصطلاح کے طور پر بات چیت میں آتا ہے۔ اس ترکیب میں ہائیگرو (hygro) ایک یونانی سابقہ ہے اور رطوبت کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہیلی کاپٹر (helicopter) تھوڑی سی جگہ پر سے ہوا میں اڑنے والے ایک خاص قسم کے چھوٹے ہوائی جہاز کے لیے اردو میں عام لفظ ہے۔

یوکلپٹس یا یوک لپٹس (eucalyptus) ایک قسم کا درخت ہے جس کا عرق دوا کے طور پر لگایا جاتا ہے۔ اس سے یوک لپٹس آئل نکلا ہے جو اردو میں رائج ہے۔

اُردو میں لاطینی الفاظ

یورپی زبانوں کے جو الفاظ اردو میں داخل ہوئے ہیں ان میں سے ایک کثیر تعداد کا ماخذ لاطینی زبان ہے۔ لاطینی سے انگریزی میں ہزاروں الفاظ داخل ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے چند انگریزی کے ذریعے اُردو میں آئے ہیں چونکہ ہندوستان اور روم کے راست تعلقات نہ تھے۔ اس لیے جو بھی لاطینی الفاظ اُردو میں آئے ہیں وہ انگریزی کے ذریعے آئے ہیں۔ حسب ذیل لاطینی الفاظ انگریزی زبان کے توسط سے اردو میں داخل ہو چکے ہیں:۔

اسیڈ (acid) ترشہ۔ کھٹا یا تیزاب کو اسیڈ کہتے ہیں۔ اس کے کئی مرکبات مثلاً ہیڈرو کلورک اسیڈ۔ سلفیورک اسیڈ وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ اسٹریٹ (street) سڑک کیلئے اردو میں رائج ہے۔ جیسے اکسفورڈ اسٹریٹ۔ جیمس اسٹریٹ۔

وال اسٹریٹ (لنڈن میں صراف کا مشہور مرکز) وغیرہ۔ اسٹوڈنٹ (student) تنہا تحریر میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکبات کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اسٹوڈنٹ فیڈریشن میں۔ یہی حال آفر (offer) کا ہے جو صرف بول چال میں آتا ہے۔ ایڈوکیٹ (advocate) اس وکیل کو کہتے ہیں جس نے چند معینہ برس پیشہ وکالت میں گزارے ہوں۔ یہ ایک سرکاری خطاب ہے جو وکلا کو دیا جاتا ہے۔ لاطینی اور انگریزی میں ایڈوکیٹ تائید کرنے والے۔ حامی یا مؤید کیلیے بھی مستعمل ہے۔ ان معنوں میں یہ لفظ فرانسیسی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن اردو میں صرف مشیر قانونی کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کا مرکب ایڈوکیٹ جنرل بھی اردو میں مروج ہے۔ ایجنٹ (agent) کارکن۔ نیم۔ فاعل۔ عامل۔ گماشتہ۔ نائب۔ مختار۔ دلال۔ کارندہ۔ کارپرداز کے مفہوم میں اردو میں استعمال کیا جاتا ہے۔ "ایجنسی" جو ایجنٹ سے مشتق ہے اردو میں عام طور پر مستعمل ہے۔ جیسے موٹروں کی ایجنسی۔ تجارتی ایجنسی۔ جنرل ایجنسی وغیرہ۔ ایجنٹ کا ایک مرکب "ایجنٹ جنرل" سفارتی اصطلاح میں اردو میں رائج ہے۔ کثرت استعمال کے باعث اور عام لوگوں کی انگریزی سے ناواقفیت کی وجہ سے ایجنٹ بگڑ کر "اجنٹ"

ہو گیا ہے۔ اس بگڑے ہوئے لفظ ایجنٹ سے اردو میں ایک دوسرا لفظ "اجنٹی" بن گیا ہے جو ایجنٹ کے دائرہ حکومت کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے "اس اجنٹی میں کئی ریاستیں ہیں" یا "زمیندار نے مجبور ہو کر اجنٹی کرادی"۔[۱]

البم (album) مرقع یا بیاض ہے جس میں ٹکٹ یا تصویریں یا لوگوں کی تحریریں رکھی جاتی ہیں۔ البومن (albumen) انڈے کی سفیدی کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ لاطینی "البم" سے نکلا ہے۔ جس کے لغوی معنی سفیدی کے ہیں۔ ایریا (area) بول چال میں مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات ایریا آفیسر اور ایریا کمانڈر وغیرہ تحریر میں آتے ہیں۔ آکشن (auction) نیلام۔ لیلام یا ہراج کو کہتے ہیں۔ ہراج کرنے والے کو آکشنر اور جہاں آکشن ہوتا ہے اسے آکشن ہال کہتے ہیں۔ آکشن کا ایک مرکب "آکشن برج" بھی اردو میں رائج ہے جو گنجفہ کی ایک مشہور اصطلاح ہے۔ اگزٹ (exit)۔ ہر سینما گھر میں اندر کی طرف "اگزٹ" کی تختی لگی رہتی ہے جہاں سے لوگ کھیل

---

[۱] ن (۲۳۵)

دیکھنے کے بعد باہر جاتے ہیں۔ یہ لفظ زبانوں پر ہے ادب میں نہیں۔ **اکسٹرا** (extra) زاید۔ فاضل۔ مستزاد کے مفہوم میں بول چال میں مستعمل ہے۔ جیسے کرکٹ کی اکسٹرا دوڑیں"۔ یہ اٹھارویں صدی کے نصف آخر (۱۷۷۶ء) میں لاطینی سے انگریزی میں اور ۱۹ ویں صدی میں انگریزی سے اردو میں داخل ہوا۔ **انڈکس** (index) کتاب کے خاص الفاظ یا مضامین یا مصنفین کی حروف تہجی میں مرتب کی ہوئی فہرست جو آخر میں دی جاتی ہے۔ اسے اشاریہ بھی کہتے ہیں۔ **انسپکٹ** (inspect) تحریر میں رائج نہیں مگر اس کے مرکبات انسپکٹر۔ انسپکٹر جنرل۔ انسپکشن وغیرہ زبان اور ادب میں مروج ہیں۔ **انسٹیٹیوٹ** (institue) علمی مجلس۔ ادارہ یا ان کے مکان یا دفتر کے لئے رائج ہے۔ یہ لفظ اردو افعال مثلاً قایم کرنا۔ جاری کرنا۔ بنیاد رکھنا۔ افتتاح کرنا یا کرانا کے ساتھ آتا ہے۔ انسٹیٹیوشن جیسا ثقیل مرکب بھی اردو زبان میں رواج پاچکا ہے۔ **آڈٹ** (audit) جانچ یا تنقیح حسابات کے معنوں میں رائج ہے۔ اس کا مشتق آڈیٹر اور مرکبات آڈٹ آفس اور

آڈیٹر جنرل وغیرہ بھی مروج ہیں۔ آپریٹر (operator) مشین چلانے والے کے لیے مروج ہے۔ آپریشن (operation) عمل جراحی کے مفہوم میں عام لفظ ہے۔ اس کا مرکب آپریشن تھیٹر بھی رائج ہے۔ ایجنسی (agency) لاطینی لفظ ایجنٹ سے ماخوذ ہے۔ اور کارندہ یا گماشتہ کی تجارتی اصطلاح میں مستعمل ہے۔ اس کا بگڑا ہوا روپ "اجنٹی" بھی رائج ہے۔ لفظ ایجنسی بالعموم اردو الفاظ لینا یا دینا کے ساتھ آتا ہے۔ اس کا مرکب جنرل ایجنسی بھی مروج ہے۔ ایجوکیشن (education) تعلیم کے لیے سرسیّد۔ حالی اکبر۔ نظیر احمد وغیرہ کی تحریروں میں اکثر استعمال ہوا ہے۔ اس کے مرکبات جیسے ایجوکیشنل کانفرنس اور ایجوکیشنل سوسائٹی بھی استعمال میں آتے ہیں۔ الٹی میٹم (ultimatum) لڑائی سے پہلے کی آخری تنبیہ۔ شرط یا تجویز کے معنوں میں تقریر اور تحریر دونوں میں آتا ہے۔ جیسے ؎

یہ گلہ سنکر فرشتوں نے کہا بد دل نہ ہو
ہم نے آج ان کو بھی اپنا الٹی میٹم دیدیا

(ظفر)

ایلکشن (election) انتخاب کے معنی میں تقریر اور تحریر

ہیں رائج ہے۔ اس کا مرکب الیکشن افسر بھی مروج ہے۔ ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں۔

الیکشن سر پہ آیا کامیابی اس کو کہتے ہیں
کہ ہر تقریر آزادی کے سانچے میں ڈھلی نکلی

(ظفر)

الکشن ممبری کونسل صدارت
بنائے خوب آزادی نے پھندے

(اقبال)

اڈھاک (ad hoc) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب اڈھاک کمیٹی تحریر اور تقریر میں مخصوص یا مختص یا کسی خاص کام کیلئے بنائی ہوئی کمیٹی کے مفہوم میں مروج ہے۔ اگزی بٹ (exhibit) قانونی اصطلاح میں اس دستاویز یا شئے کو کہتے ہیں جو عدالت میں کوئی فریق اپنے بچاؤ کے لئے ثبوت میں پیش کرے۔ اسٹیڈیم (stadium) کھیلوں کے میدان کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ جیسے مہدی جنگ اسٹیڈیم (حیدرآباد)۔ بیرابورن اسٹیڈیم (بمبئی) وغیرہ۔ اسٹوڈیو (studio) نقاش فوٹو گرافر۔ ریڈیو۔ فلم کمپنی وغیرہ کی اصطلاح ہے جس کے

یعنی اس کمرے کے ہیں جہاں فن کار کام کرتے ہیں۔ الٹرا (ultra) بول چال اور تحریر دونوں میں رائج نہیں ہے۔ لیکن اس کا مرکب الٹراوائلٹ (شعاع) سائنس میں شعبۂ نور کی ایک خاص اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ اکسی لیٹر (accelerator) موٹر، موٹرسیکل یا کسی انجن یا مشین کا وہ آلہ ہے جس کے ذریعے اس کی رفتار تیز کی جاتی ہے۔ اکیوملیٹر (accumulator) برقی کی اصطلاح میں وہ مخزن یا خانہ ہے جس میں برقی رو جمع کی جاتی ہے۔ ایکچیوری (actuary) شعبہ ریاضی کی ایک اصطلاح ہے جو ایسے اعلیٰ ریاضی دان کے لئے استعمال کی جاتی ہے جو معاشی، تجارتی یا صنعتی اعداد و شمار جانچنے میں مہارت رکھتا ہو۔ اپنڈی سائٹس (appendicites) انتڑیوں کی ایک بیماری کے لیے رائج ہے۔ ایکویریم (acquarium) بہ مچھلیوں کے نمایش گھر کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اگزاسٹ (exhaust) تنہا مستعمل نہیں۔ لیکن اس کا مرکب اگزاسٹ پائپ مکانیات کی ایک اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اگنیشن (ignition) علم کیمیا میں جل اٹھنے یا آگ لگنے کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ زیادہ تر

بول چال میں آتا ہے۔

بلٹ (belt) کمر بند۔ پیٹی یا تسمہ کے معنی دیتا ہے۔ یہ لفظ اردو کے علاوہ آئرش۔ گیلک۔ قدیم ہائی جرمن۔ سویڈن اور ڈنمارک کی زبانوں میں بھی مستعمل ہے۔ مگر ان سب کا ماخذ لاطینی لفظ بالٹیس (balteus) ہے۔[1] یہ لفظ عام طور پر اردو افعال لگانا اور باندھنا کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جیسے بلٹ لگانا۔ بلٹ کمر کے اطراف باندھنا وغیرہ۔ بس (bus) ایک عام لفظ ہے۔ یہ درحقیقت لاطینی لفظ آمنی بس (omnibus) کا مخفف ہے۔ لاطینی میں آمنی بس ایسی سواری کو کہتے ہیں جو سب کے استعمال کی ہو۔ آمنی (omni) لاطینی میں بطور سابقہ "سب یا تمام" کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں بس کے علاوہ بس ڈرائیور۔ بس کلینر۔ بس کنڈکٹر بس ڈپو۔ بس اسٹانڈ بھی عام طور پر مستعمل ہیں۔

بونس (bonus) اردو میں عام طور پر رائج ہے اور دو معنوں میں مستعمل ہے۔ (۱) بیمہ کرانے والوں کا منافع (۲) وہ زاید

---

[1] اسک (۴۵)

منافع جو کسی مشترکہ سرمایہ کی لیمیٹیڈ کمپنی کے حصہ داروں یا مزدوروں کو ملے۔

کون بونس کون مہنگائی دلائے گا ہمیں
کوئی قوت ہم سے یہ جھنڈا چھڑا سکتی نہیں
(کیفی اعظمی)

بائی فوکل (bifocal) دوھرے ماسکہ کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس مرکب کے دونوں جز "بائی" اور "فوکل" لاطینی ہیں۔ "بائی" سابقہ کے طور پر اور دو کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ "فوکل" لاطینی "فوکس" سے ماخوذ صفت ہے اور عربی لفظ ماسکہ کے معنی رکھتا ہے۔ بیرسٹر (barrister) انگلستان کے "انسو" (inns) میں قانون کی تربیت پائے ہوئے شخص کے لئے عام طور پر اردو میں مستعمل ہے۔ ایسے قانون داں کو "بیرسٹرایٹ لا" یا "بار۔ ایٹ۔ لا" بھی کہتے ہیں جو حقیقت میں مذکورہ بالا سند کا مخفف روپ ہے۔ بیرسٹر سے اردو میں تشکیلیاتی تبدیلی کے ساتھ بیرسٹری بن گیا ہے۔ اکبر نے یہ لفظ اس طرح استعمال کیا ہے

شرف ہے جبۂ بیرسٹری سے جن کو یہاں
مقدموں ہی کی وہ دیکھتے ہیں راہ فقط

پراپگنڈا (propaganda) خاص مسلک کی نشرواشاعت کے مفہوم میں مستعمل ہے ۔ اردو صحافت میں یہ لفظ زیادہ تر پروپگنڈا کے روپ میں رائج ہے ۔ "پروپاغنڈا" بھی استعمال ہوا ہے ۔

پین (pen) زبان پر ہے تحریر میں نہیں ۔ البتہ اس کا مرکب فونٹن پن اردو میں رائج ہے ۔ پنڈولم (pendulum) لٹکن ۔ لنگر یا شاقول کو کہتے ہیں ۔ علم طبیعیات کے شعبۂ "آواز" میں رقاصہ ساعت کو پنڈولم سے موسوم کیا جاتا ہے پینی (penny) انگلستان کا وہ سکّہ جو شلنگ کے بارہویں حصہ کے برابر ہے ۔

پرمٹ (permit) اجازت ۔ اجازت نامہ ۔ رخصت ۔ پروانہ یا پروانہ راہ داری کے لیے اردو میں رائج ہے ۔ لاطینی لفظ پرمٹ میں "پر" (per) بہ معنی "واسطہ" اور میٹری (mittere) بہ معنی "روانہ کرنا" مستعمل ہیں ۔ لاطینی زبان میں "پرمشن" پرمٹ سے نکلا ہے جو اردو میں غیر مستعمل ہے ۔ پرمٹ کے مرکبات مثلاً پرمٹ آفس ۔ پرمٹ آفیسر ۔ روڈ پرمٹ وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں ۔ اردو زبان کی اصطلاح "اگر موسم موافق رہے تو ......" انگریزی اصطلاح "......weather permitting" سے ماخوذ معلوم ہوتی ہے پکچر (picture) اردو میں عام ہے اور

کئی معنوں میں مثلاً تصویر۔ مصوری۔ نقش۔ تصویر کشی۔ نگار۔ منظر۔ شبیہ۔ سینما وغیرہ مستعمل ہے۔ اس کے بعض مرکبات پکچر ہاوز۔ پکچر پیالیس۔ موشن پکچرس اور مشتق "پکٹوریل" اردو میں مروج ہیں۔ یہ لاطینی لفظ اردو زبان اور ادب میں کافی اہم ہے کیونکہ اس کی بدولت ہماری زبان میں کئی اصطلاحوں، تصورات اور خیالات کا اضافہ ہوا ہے۔ اس لفظ کے بعض انگریزی محاوروں اور اصطلاحوں کے ترجمے جیسے متحرک تصویریں (moving pictures)۔ تصویروں کی کتاب (picture book)۔ تصویری کارڈ (picture card)۔ تصویر گھر یا نگار خانہ (picture gallery)۔ تصویری پوسٹ کارڈ (picture post card)۔ تصویری خط (picture writing)۔ صحت کی کامل تصویر (looks the very picture of hea lth)۔ سینما (the picture) اردو میں رائج ہیں۔ پن (pin) کھونٹی۔ میخ یا کیلی کو کہتے ہیں۔ اس کے مرکب الپن۔ ڈرائنگ پن ہیرپن۔ پن کشن۔ بھی اردو میں مروج ہیں۔ پائپ (pipe) لاطینی پیپا (pipa) سے نکلا ہے۔ قدیم درمیانی اور موجودہ دور کی انگریزی میں یہ "پائیپ" کی شکل میں ہے۔ یہ لفظ

اردو میں مختلف معنوں میں مستعمل ہے۔ جیسے نلی (۱)، نالی (۲)، نل (۳)، غذا۔ پسینہ دھواں نکالنے کی نالی۔ پائپ سے بنے ہوئے مرکبات اور اصطلاحیں مثلاً پائپ لائن۔ پائپ دار۔ پائپ والا۔ بے پائپ۔ پائپ بھر۔ ہوز پائپ۔ تمباکو کا پائپ وغیرہ اردو میں استعمال کئے جاتے ہیں پِچ (pitch) کرکٹ کی ایک اصطلاح ہے جو وکٹوں کے درمیانی یا گردو پیش کے فاصلہ کو ظاہر کرتی ہے۔

پول (pole) اسم کے طور پر کھمبا۔ چوب۔ بلی۔ بانس کے لئے مستعمل ہے۔ یہ اردو افعال کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جیسے پول نصب کرنا۔ پول گاڑھنا وغیرہ۔ زمین ناپنے کے (۱/۲ ۵) گز کے پیمانے کو بھی پول کہتے ہیں۔ جیسے روڈ پول۔ بات چیت میں یہ لفظ محور ارض کے شمالی یا جنوبی سرے کے لیے بھی چالو ہے۔ بیٹری کے مثبت اور منفی سرے بھی اس سے مراد ہیں۔ حیاتیات میں پول کسی کروی یا بیضاوی عضو کے محور کے سرے کو کہتے ہیں۔ پول کے مرکبات مثلاً پول جمپ اور پول والٹ بھی اردو میں رائج ہیں۔ پوسٹ (post) ٹپہ یا ڈاک کے مفہوم میں عام ہے۔ یہ لفظ کھمبا یا چوبی ستون کے معنی میں بھی اردو میں رائج ہے جیسے پوسٹ لیمپ۔ "پوسٹ" لاطینی زبان میں

بطور سابقہ اور بمعنی "پیچھے یا مابعد" کے بھی مستعمل ہے جیسے پوسٹ گراجویٹ اور پوسٹ ڈیٹیڈ چیک وغیرہ۔ ان مرکب الفاظ میں سے پہلا اردو تحریر اور تقریر میں اور دوسرا صرف بول چال میں رائج ہے۔ اس لفظ کے کثرت استعمال کی وجہ سے اردو میں کئی اصطلاحیں اور محاورے بن گئے ہیں جو انگریزی اصطلاحوں اور محاوروں سے ماخوذ معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً سب سے پہلی ڈاک یا بواپسی ٹپہ (by return post.)۔ انتہائی سرعت یا تیزی سے ڈاک کی روانگی (post haste.)۔ ڈاک کا گھوڑا یا وہ گھوڑا جو سرائے میں کرایہ کے لیے تیار رہتا ہے (post horse.)۔ ڈاک کی کشتی یا ڈاک کا جہاز (post doat)۔ ڈاک کی گاڑی یا کرایہ کی گاڑی جو دو منزلوں کے درمیان آتی جاتی ہے (post chaise)۔ تجارتی چوکی ایک ملک کسی دوسرے ملک میں قایم کرے (trading post)۔ محصول ڈاک (postage)۔ ڈاک کا ٹکٹ (post stamp)۔ محکمہ ڈاک اور اسٹامپ (post & stamp offce) وغیرہ۔ اس لفظ کے کئی مرکبات جیسے پوسٹ کارڈ۔ سائن پوسٹ۔ جنرل پوسٹ۔ جنرل پوسٹ آفس۔ پوسٹ بیاگ۔ پوسٹ مین۔ پوسٹ مارک۔ پوسٹ ماسٹر۔ پوسٹ ماسٹر جنرل۔ پوسٹ آفس۔ پوسٹ بکس

پوسٹ آفس بکس۔ پوسٹ آفس آڈر۔ پوسٹل آڈر۔ پوسٹل ڈپارٹمنٹ۔ پوسٹل یونین۔ پوسٹل گائیڈ۔ پوسٹل اسٹامپ۔ پوسٹل منی آرڈر۔ پوسٹ آفس کلرک۔ پوسٹ آفس گائیڈ وغیرہ اُردو میں مستعمل ہیں۔ پوسٹ مارٹم (post-mortem) مرنے کے بعد نعش کے طبی معائنہ یا تجزیہ کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ لاطینی سابقہ "پوسٹ" (بہ معنی بعد) اور "مارٹم" (بہ معنی موت) سے مل کر بنا ہے۔ پونڈ (poun) وزن کے پیمانے کے طور پر مستعمل ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو اسباب خانہ داری کے تولنے کا پونڈ جو (۱۶) اونس یا آدھ سیر کا ہوتا ہے اور دوسرا قیمتی اشیا تولنے کا پونڈ جو (۱۲) اونس کا ہوتا ہے۔ پونڈ زرحسابی کے مفہوم میں عام طور پر مستعمل ہے۔ اس مفہوم میں یہ بیس شلنگ کے مساوی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں "پونڈ اسٹرلنگ" بھی اردو میں رائج ہے۔ پریمیم (premium) بیمہ کی اصطلاح میں صرف اقساط کے لیے بول چال میں مروج ہے۔ اس لفظ میں لاطینی سابقہ "پری" (pre-) جز ترکیبی کے طور پر موجود ہے۔ پرائیوٹ (private) خانگی۔ مخفی۔ ذاتی یا غیر سرکاری کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات پرائیوٹ سکرٹری، پرائیوٹ پارٹی وغیرہ بھی اردو میں مروج ہے۔

پراکٹر (proctor) جامعہ کا عہدہ دار جو طلبا کی نگرانی اور علمی اور انتظامی فرائض ادا کرتا ہے۔ اس کے مرکبات پراکٹوریل۔ پراکٹوریل سسٹم۔ پراکٹوریل مانیٹر اور مشتق پراکٹری اردو میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ پرووسٹ (provost) کالج یا یونیورسٹی کا عہدہ دار۔ آکسفورڈ اور کیمرج کے بعض کالجوں کے صدور پرووسٹ کہلاتے ہیں۔ فوجی اصطلاح میں پرووسٹ مارشل اور پرووسٹ سارجنٹ مستعمل ہیں۔ پلس (pulse) نبض کے لئے اور پس (pus) پیپ کیلئے بول چال میں چالو ہیں تحریریں نہیں۔ پراکسی (proxy) نیابت کرنا یا کسی کے عوض رائے دینا یا جماعت میں حاضری دینا کا مفہوم رکھتا ہے۔ پراسپکٹس (prospectus) وہ کتابچہ ہے جو کسی تجارتی یا صنعتی کمپنی یا کسی معاشی ادارہ کے حالات اور کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ پیرس (pears) ناشپاتی کے لئے واحد اور جمع دونوں طرح مستعمل ہے۔ پنکچر (puncture) سوراخ کے معنوں میں عام لفظ ہے۔ پنلٹی میٹ (penultimate) ماقبل آخر کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہ مرکب لفظ ۱۹۴۷ء کے بعد سے جب سے کہ حکومت ہند نے ہر ماہ کے تیسرے سنیچر کو دفاتر میں تعطیل کا اعلان کیا اردو میں کافی رواج پاچکا ہے پراویڈنٹ (provident)

تنہا رائج نہیں ہے لیکن اس کا مرکب پراویڈنٹ فنڈ تقریر اور تحریر دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پرو (-pro) ایک لاطینی سابقہ ہے جو دوسرے الفاظ کے آگے آتا ہے۔ جیسے پرونوٹ۔ پروفارما۔ پروچانسلر۔

تارپیڈو (torpedo) سگار کی شکل کا ایک مہلک ہتھیار جو بحری جنگ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لفظ کی معنوی تبدیلیاں دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ لاطینی میں یہ لفظ ایک تو نمی (سردی) اور دوسرے ایک خاص قسم کی مچھلی کے لئے مستعمل ہے جو شکار کو اپنی برقی یا مقناطیسی قوت سے بے حس[1] کر کے مار ڈالتی ہے۔ یہ لفظ انگریزی زبان میں ۱۵۲۰ء تک مچھلی کے معنی میں رائج رہا۔ اور ۱۷۷۵ء سے توپ خانہ کی اصطلاح کے طور پر مچھلی نما ہتھیار کے لیے رائج ہو گیا۔ انیسویں صدی سے اس لفظ کے جدید مفہوم کا آغاز ہوتا ہے۔ اردو زبان میں یہ لفظ مچھلی کے معنی میں نہیں بلکہ یہ خاص وضع کے پھٹنے والے گولے کے مفہوم میں نافذ ہے جو جہاز سے ٹکرائے اور اسے پاش پاش کر دے۔ تارپیڈو کے مرکبات تارپیڈو کشتی

---

[1] سر ۲۶۴ -

تارپیڈو بوٹ۔ تارپیڈو گن بوٹ۔ ہوائی تارپیڈو بھی اردو میں رائج ہیں۔ اس کے افعال تارپیڈو مارنا یا تارپیڈو سے اڑانا بھی مستعمل ہیں۔ یہ لفظ مجازاً کسی تحریک یا ادارے کو بیکار یا تباہ و برباد کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ٹراڈیشن (tradition) اور ٹرانسفر (transfer) صرف انگریزی داں طبقہ کی زبان پر پائے جاتے ہیں تحریر میں نہیں۔ ٹکسٹائل (textile) کپڑا بننے یا پارچہ بافی کے لئے مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات ٹکسٹائل کمشنر اور ٹکسٹائل ملز بھی رائج ہیں۔ ٹنکچر (tinctur) انفرادی حیثیت سے مستعمل نہیں ہے۔ البتہ مرکب کی شکل میں جیسے ٹنکچر آیوڈین اردو میں مروج ہے۔ ٹن (ton) اردو میں عام ہے۔ یہ وزن کا پیمانہ ہے جو (۲۲۴۰) پونڈ کے مساوی ہوتا ہے۔ ٹیوٹر (turor) خانگی طور پر گھر پر پڑھانے والا استاد یا یونیورسٹی میں چند طالب علموں کی تعلیم و تربیت کا نگران۔ اس کا مشتق ٹیوٹوریل اور مرکب ٹیوٹوریل سسٹم بھی رائج ہے۔ ٹریکٹر (tractor) عام ہے۔ ٹائل (tile) کویلو یا کھپریل یا فرش کے لئے سمنٹ وغیرہ سے بنائے ہوئے چوکور ٹکڑوں کے واسطے بول چال میں ہے۔ لیکن اس کا مرکب منگلور ٹائل تحریر میں بھی

مستعمل ہے۔ ٹیمپر (temper) فنی اصطلاح کے طور پر اور عموماً لوہے یا فولاد کو پکا کرنے کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے بنائے ہوئے افعال ٹیمپر دینا یا ٹیمپر ختم ہو جانا وغیرہ بھی مروج ہیں۔ ٹرمینس (terminus) کسی ریلوے لائن کے آخری اسٹیشن کو کہتے ہیں جیسے وکٹوریہ ٹرمینس (بمبئی) وغیرہ۔ ٹرانسمیٹر (transmitter) ٹیلیفون۔ برقی یا لاسلکی کے آلۂ ترسیل کے لئے مستعمل ہے۔

جنکشن (junction) مقام اتصال کے معنی دیتا ہے۔ جیسے ریل کا جنکشن۔ واڑی جنکشن۔ جنکشن بگڑ کر (ک گ سے بدلکر) جنگشن ہو گیا ہے۔ چنانچہ اردو میں جنگشن بھی رائج ہے۔ جونیر (junior) ایک عام لفظ ہے جو چھوٹے یا کم درجہ یا کم تجربہ والے آدمی کے لئے یا ایسے شخص کے لئے جس کی مدت ملازمت کم ہو مستعمل ہے۔ جیسے جونیر وکیل۔ جونیر گریڈ وغیرہ۔ جنین (genuine) اصلی سچے یا کھرے کے مفہوم میں بول چال میں مروج ہے۔ یہ انگریزی لفظ کے تلفظ کی بگڑی ہوئی صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔ چاک (chalk) ایک عام لفظ ہے۔ جس سے ہندوستان کا ہر تعلیم یافتہ یا نوالا بچہ اچھی طرح واقف ہے۔ اگرچہ کہ اس لفظ کے لیے اردو میں کھریا۔ کھر۔ مٹی۔ رام کھلی وغیرہ رائج ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا لاطینی لفظ

(چاک) جو انگریزی کے ذریعہ ہماری زبان میں آیا ہے زبان زد خاص و عام ہے۔ چیز (cheese) پنیر کو کہتے ہیں۔ گو تحریر میں پنیر رائج ہے لیکن زبانوں پر زیادہ تر "چیز" ہی رائج ہے۔

ڈبینچر (debenture) کسی کمپنی یا کسی روبار میں لگائے ہوئے سرمایہ کی دستاویز کو کہتے ہیں۔ اس کے مرکب ڈبینچر سرٹیفکٹ اور ڈبینچر ہولڈر بھی رائج ہیں۔ ڈینٹسٹ (dentist) دندان ساز کیلئے زبانوں پر رائج ہے ادب میں نہیں۔ یہی حال ڈسک (desk) اور ڈوپلیکیٹ (duplicate) کا ہے۔ ڈاکٹروں کے حلقہ میں ڈسکٹ (dissect) اور ڈسکشن تشریح یا چیر پھاڑ کے لئے بات چیت میں رائج ہیں۔ ڈائری (diary) ایک عام لفظ ہے جو اردو زبان اور ادب میں روزنامچہ کے لئے مروج ہے۔

ڈائرکٹر (director) کسی تجارتی ادارہ کی انتظامی جماعت کے رکن یا کسی محکمہ کے ناظم کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب ڈائرکٹر جنرل بھی مروج ہے۔ ڈائیل (dial) بڑی گھڑی کا سامنے کا حصہ جس پر ہندسے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ڈکشنری (dictionary) فرہنگ یا لغت کے معنی میں کبھی کبھی بولا جاتا ہے۔ ڈویژن (division) فوجی اصطلاح میں سپاہیوں

کی وہ جماعت ہے جو دو یا تین بریگیڈوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ڈکٹیٹر (dictator) مطلق العنان حاکم یا آمر کے مفہوم میں اردو میں استعمال ہوتا ہے۔اس کا مشتق ڈکٹیٹری اور مرکب ڈکٹیٹر شپ بھی رائج ہیں۔ ڈائرکٹری (directory) تفصیلات کی فہرست کے لئے اردو میں عام ہے۔جیسے ٹیلیفون ڈائرکٹری وغیرہ۔ڈیکاکشن (decoction) جوشاندہ یا گاڑھا عرق کے معنوں میں بول چال میں چالو ہے تحریر میں نہیں آتا۔ڈکٹافون (dictaphone) وہ آلہ ہے جس میں تقریر محفوظ کی جاتی ہے اور بعد میں ٹائپ کی جاسکتی ہے۔اس مرکب لفظ کا پہلا جز "ڈکٹا" لاطینی ہے اور جز آخر یعنی "فون" یونانی ہے۔ڈاکٹوگراف (dictograph) مذکورہ بالا قسم کے آلہ کے لئے اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔یہ مرکب لفظ بھی دو مختلف اجزائے ترکیبی "ڈکٹو" اور "گراف" سے مل کر بنا ہے جو بہ ترتیب لاطینی اور یونانی زبانوں سے ماخوذ ہیں۔

ریگولر (regular) جو کہ لاطینی لفظ ہے اردو تحریر اور تقریر میں مروج نہیں۔البتہ اس کا ایک مرکب یعنی ریگولیٹر (regulator) ایک ایسے پرزہ کے لیے اردو میں مستعمل ہے جس سے کل یا پرزہ کی رفتار حسب منشا کم یا زیادہ کی جاسکے۔ریفنڈ (refund) سے

رقم کی واپسی یا بے باقی مراد ہے۔ یہ لفظ عام طور پر مالیاتی محکموں میں مستعمل ہے۔ ریلاپس (relapse) بیماری میں خصوصاً ٹائیفائڈ میں دوبارہ مبتلا ہونے کے مفہوم میں صرف بات چیت میں مستعمل ہے۔ رزولیوشن (resolution) قرارداد یا تجویز یا تحریک کے معنوں میں عام ہے۔ جیسے رزولیوشن پاس کرنا یا رزولیوشن بنانا یا پیش کرنا، منظور کرنا یا نامنظور کرنا وغیرہ۔ ظفر علی خاں کے ایک شعر میں یہ استعمال ہوا ہے ؎

کام جلسوں سے چلے گا نہ رزولیوشن سے
ہم نشیں کاٹ ہے آہن کی فقط آہن سے

ریفری (referee) پنچ کے مفہوم میں اور خاص کر فٹبال کے کھیل میں حکم کے معنی میں عام ہے۔ ریڈیکل (radical) اصلی۔ بنیادی یا اساسی کے مفہوم میں شاذ ہے۔ لیکن انتہا پسند سیاسی گروہوں یا پارٹیوں کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے ریڈیکل پارٹی یا ریڈیکل ڈیموکراٹک پارٹی وغیرہ۔ ریگولیٹر (regulator) میکانیات کی اصطلاح میں وہ پرزہ ہے جس سے کسی کل کی رفتار کم یا زیادہ کی جا سکے۔ رفریجریٹر (refrigerator) ٹھنڈا کرنے والا آلہ یعنی خنک ساز کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ ریوالور (revolver)

عام طور پر مستعمل ہے۔ ریڈیٹر (radiator) میکانیات کی اصطلاح
میں موٹر کا وہ آلہ جس کے ذریعے انجن کی حرارت کم کی جاتی ہے۔
سل (cell) طبعیات کی اصطلاح میں برقی خانہ کو کہتے ہیں۔
یہ لفظ اردو میں زیادہ تر دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔
جیسے ٹارچ کا سل۔ بیاٹری کے سل وغیرہ۔ سنٹ (cent) امریکی
ڈالر کے ۱۰۰ ویں حصہ کا نام ہے۔ یہ سو یا صد یا سینکڑے کے معنی
میں بھی مستعمل ہے۔ اور جزو ترکیبی کے طور پر سنٹی میٹر۔ سنٹی گریڈ اور
سنٹ پر سنٹ (٪) یعنی صد فی صد میں موجود ہے۔ سرکس (circus)
آدمیوں اور جانوروں کے کمالات اور تماشہ کے معنوں میں عام طور پر
استعمال ہوتا ہے۔ سیول (civil) اردو میں کئی معنوں میں
جیسے (۱) شہری (۲) غیر فوجی (۳) دیوانی اور (۴) قانونی مستعمل ہے۔
اس کے مرکبات مثلاً سیول لا۔ سیول لسٹ۔ سیول میرج۔ سیول
سروس۔ سیویلین۔ سیول اینڈ ملٹری گزٹ وغیرہ اردو میں رائج
ہیں۔ اردو کی اصطلاحیں جیسے قانون دیوانی۔ شہری آزادیاں۔
ناظم دیوانی۔ شہری حقوق۔ خانہ جنگی حقیقت میں انگریزی اصطلاحوں
سیول لا (c. law) سیول لبرٹیز (c. liberties)۔
سیول مجسٹریٹ (c. magistrate) سیول رائٹس (c. rights)۔

سیول وار (c. war) کا ترجمہ ہیں۔ اس کا ایک گنگا جمنی مرکب سیول نافرمانی سیاسی مفہوم میں مقاطعہ یا بائیکاٹ کے لئے مستعمل ہے۔ سیلیوٹ (salute) سلام۔ سلامی۔ سلامی دینے یا لینے۔ کورنش وغیرہ کے لیے آتا ہے۔ اردو زبان کی اصطلاح "سات توپوں کی سلامی" انگریزی اصطلاح (s. of seven guns) کا ترجمہ ہے۔ سینیر (senior) ایک عام لفظ ہے جو اردو میں بزرگ۔ بڑا۔ متقدم یا اعلیٰ کے لئے آتا ہے۔ یہ "جونیر" کی ضد ہے۔ سینیر سے کئی مرکبات اور اصطلاحیں جیسے سنیارٹی۔ سینیر گریڈ۔ سینیر افسر۔ سینیر طالب علم اردو تحریر اور تقریر میں عام ہیں۔ سنگل (single) اکیلا۔ تنہا۔ مفرد یا واحد کے لئے مستعمل ہے۔ اردو میں یہ لفظ کئی اصطلاحوں اور ترکیبوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے سنگل پیالی چائے یا صرف "سنگل"۔ سنگل بڈ۔ سنگل روم۔ سنگلز کا گیم (ٹینس کا کھیل جس میں دونوں طرف ایک ایک کھلاڑی ہو) سنگل برسٹیڈ (اکہرے صدر کا کوٹ) سنگل لوڈر (توڑے دار بندوق) وغیرہ۔ "یک چشمی عینک" انگریزی اصطلاح (s. eye glass) کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے۔ سلفر (sulphur) گندک کے لئے اردو میں رائج ہے۔ سلفر کے چند مرکبات جیسے سلفر سوپ۔ سلفیورک ایسڈ سلفیورک ایسڈ گیس۔ سلفر ڈائی آکسائیڈ وغیرہ بھی مروج ہیں۔

سمپچوئری (sumptuary) اردو میں رائج نہ ہو سکا۔ مگر اس کا ایک مرکب سمپچوئری الونس (s. allowance) یعنی ایسا الونس جو کسی بڑے سرکاری عہدہ دار کو دوسروں کی خاطر مدارات کے لئے دیا جائے اردو میں بات چیت میں رائج ہے۔ سٹ (set) اردو میں جوڑ مجموعہ یا جماعت کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ٹینس کا سٹ (جس میں چھ گیم کھیلے جاتے ہیں) ٹینس کی اصطلاح میں "سٹ جیتنا" کھیل جیتنے کے مترادف ہے۔ اس کے مرکبات ڈنر سٹ اور سوفا سٹ بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ "سٹ" پروفیسر[1] اسکیٹ کے مطابق بالآخر لاطینی لفظ سکٹا (secta) کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ سنسر (censor) احتساب کرنے والا وہ شخص جو تقریروں۔ کتابوں۔ فلموں۔ خبروں یا اخباروں کے مضامین کو باغیانہ یا مفاد عامہ کے خلاف قرار دے۔ ظفر کے شعر میں یہ لفظ اور دوسرے کئی لفظ بیک وقت استعمال ہوئے ہیں ؎

کیا تھا بند ریوٹر کو قفس میں نو مہینے تک
دیا تھا کاٹ پر سنسر نے اس بجلی کے طائر کا

---

[1] اسک ۴۷۶۔

سوشلزم (socialism) اشتراکیت کے معنی میں عام لفظ ہے اس کا مشتق سوشلسٹ بھی رائج ہے۔ یہ لفظ سیاسی اصطلاح کی حیثیت سے کئی مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے سوشلسٹ نظام حکومت۔ سوشلسٹ تحریک وغیرہ۔ ظفر نے "سوشلسٹ" کا استعمال اپنے ایک شعر میں اس طرح کیا ہے ؎

بنا کے اپنی طرح سوشلسٹ ان سب کو
گناہ گار کو بھی بے گناہ کر دے گا

سنٹی میٹر (oentimeter) اور سنتی میٹر دونوں رائج ہیں۔ یہ میٹری نظام کا ایک پیمانہ ہے جو میٹر کے سنواں حصہ کے برابر ہوتا ہے۔ سینیٹری (sanitary) تنہا بات چیت میں بھی غیر مستعمل ہے۔ مگر اس کا ایک مرکب سینیٹری ٹاول بول چال میں رائج ہے اور دوسرا مرکب سینیٹری انسپکٹر عہدہ کے نام کے لئے تقریر اور تحریر دونوں میں مروج ہے۔ سینٹوریم (sanitorium) صحت کے تحفظ کی خاطر اور حفظان صحت کی رو سے بنایا ہوا انگریزی دواخانہ۔ سوپروایزر (supervisor) نگران کے مفہوم میں خاصکر محکمہ تعمیرات میں استعمال ہوتا ہے۔ اس مرکب لفظ میں "سوپر" لاطینی سابقہ ہے جو اوپر۔ بالا" یا فوق کے مفہوم میں استعمال کیا گیا ہے۔ سب (- sub) بھی ایک لاطینی سابقہ ہے

جو تحت یا نیچے کے معنی دیتا ہے۔ جیسے سب اڈیٹر۔ سب اوورسیر وغیرہ۔

فیملی (family) ایک ہی نسل۔ خاندان۔ قوم۔ قبیلہ یا گھر کے لوگوں کے لئے بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات فیملی پنشن۔ فیملی الونس بات چیت کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہیں۔

فارمولا (formula) میں حقایق، قاعدے یا اصول، اعداد، نقشوں یا علامتوں کے ذریعے ظاہر کیے جاتے ہیں۔ فارمولا لاطینی لفظ فارما (forma) سے نکلا ہے۔ جس کے معنی "فارم" کے ہیں۔ اس سے کئی اصطلاحیں جیسے سیاسی فارمولا۔ معاشی فارمولا۔ ریاضی کا فارمولا سائنس کے فارمولے وغیرہ بن گئے ہیں۔ فائن (fine) بول چال میں دو معنوں میں رائج ہے۔ ایک تو جرمانہ کے معنی میں دوسرے نفیس۔ باریک۔ لطیف کے مفہوم میں۔ اس کے مرکبات فائن آرٹ فائن آرٹ سوسائٹی احاطہ تحریر میں داخل ہیں۔ فارک (fork) کھانا کھانے کے کانٹے کے معنی میں جب یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس کا تلفظ "فورک" جیسا کیا جاتا ہے۔ جب یہ لفظ بیسکل کی ایک اصطلاح کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو اس کا روپ اردو میں "فارک" ہو جاتا ہے۔ جیسے سیکل کا فارک فیوز (fuse)

فتیلہ کے معنی دیتا ہے۔ اس کے مرکبات اور اصطلاحیں جیسے موٹر کا فیوز۔ لائیٹ کا فیوز۔ فیوز بورڈ۔ فیوز آف ہونا (یو) وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ مذکورہ بالا الفاظ کے علاوہ بعض لاطینی الفاظ ایسے ہیں جو صرف بول چال میں چالو ہیں۔ جیسے فیان (fan) فیور (fever) فوکس (focus) اور فورم (forum) وغیرہ ....

....

فیاکٹری (factory) کارخانہ کے مفہوم میں عام ہے۔ بعض ترقی پسند شعرا کے اشعار میں یہ لفظ بہ کثرت استعمال ہوا ہے جیسے

روح زندان غلامی میں پھڑکتی ہے اٹھو
چھاتی ہر فیکٹری کی آج دھڑکتی ہے اٹھو
(کیفی اعظمی)

سیاہ فیکٹری کی سیاہ چمنی پر
سیاہ دھویں کے سیاہ ابر تھرائے ہوئے
(سردار جعفری)

فولیو (folio) بڑی تقطیع کی جلد۔ کاپی یا کتاب یا کاغذ کا تختہ جس کی صرف ایک تہہ بنائی گئی ہو۔

قونصل (consul) سفیر سے کم درجہ کے عہدہ دار کو کہتے ہیں

اس کا مشتق قونصلہ اور مرکب قونصل خانہ بھی رائج ہیں۔

کوٹا (quota) حصہ یا حصہ رسد کے معنی میں عام طور پر رائج ہے۔ جیسے کپڑے کا کوٹا۔ کورم (quorum) کسی انجمن مجلس یا اجتماع کے معینہ نصاب کے لئے بول چال میں مستعمل ہے ادب میں نہیں۔

باورچی خانہ کے لئے کچن (kitchen) بات چیت میں رائج ہے۔

کیلنڈر (calendar) جنتری یا تقویم کے لئے مستعمل ہے۔ کیلنڈر کے اردو میں بگڑے ہوئے روپ "کاندرا"[1] اور "کلندرہ"[2] ہیں۔ یہ دونوں بگڑے ہوئے لفظ جنتری کے علاوہ فہرست جرایم یا فرد جرایم کے مفہوم میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ اردو اور انگریزی کے کیلنڈر کا ماخذ لاطینی کیا لنڈریم[3] (calendarium) ہے۔ لاطینی زبان میں کیا لنڈریم اس فرد حساب کو کہتے ہیں جسے روپیہ کا لین دین کرنے والے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ چونکہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ یعنی کیلنڈس (calends) کو سود کا حساب کیا جاتا تھا، اس حساب کے رجسٹر کا نام ہی بعد میں کیلنڈر ہو گیا۔ لاطینی سے جب یہ لفظ انگریزی

---

[1] ن م - ۱۱۸

[2] ف - ۹۳۹۔

[3] اسک - ۷۱

میں آیا تو فردِ حساب کی بجائے فردِ جرائم۔ فہرست جرائم یا جرائم کے رجسٹر کے لیے استعمال ہونے لگا۔ ۱۷۵۲ء سے یہ لفظ[1] انگریزی میں تقویم یا جنتری کے معنی میں مروج ہوا۔ اردو میں یہ لفظ مذکورہ بالا دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ کینڈل (candle) شمع یا موم بتی کے مفہوم میں بول چال میں رائج ہے۔ طبیعیات کی ایک عام اصطلاح "بتی طاقت" جو اردو تحریر میں مروج ہے اس لفظ کے ایک مرکب "کینڈل پاور" کا لفظی ترجمہ ہے۔ "نور" کی پیمائش کی اکائی کو بھی علم طبیعیات میں "کینڈل پاور" کہتے ہیں۔ یہ لفظ لاطینی زبان سے ۱۵۷۲ء میں انگریزی میں داخل ہوا۔ اور انیسویں صدی کے نصف آخر میں انگریزی سے اردو میں آیا۔ کاربالک (carbolic) تنہا اردو میں نہیں آتا۔ البتہ یہ مرکبات میں رائج ہے۔ جیسے کاربالک ترشہ۔ کاربالک صابن کاربالک آئیل وغیرہ۔ کارڈینل (cardinal) اور کردنال[2] دونوں مذہبی مفہوم میں صدر گرجہ کے لیئے مروج ہیں۔ کیسل (castle) منفرد شکل میں بات چیت میں بھی رائج نہیں البتہ تھری کیسل سگریٹ" سے بعض سگریٹ پینے والے حضرات اچھی طرح واقف ہیں۔ کالم

---

[1] او۔ ای۔ ڈی ص ۱۵۷

[2] حق ۱۲۸۰۔

(column) اردو میں (۱) اخبار کے صفحہ کے ایک حصّے اور (۲) سپاہیوں کی صف کے لیئے (جیسے فوجی کالم) رائج ہے۔ یہ لاطینی لفظ فرانسیسی میں بھی مستعمل ہے۔ کمپونڈ (compound) اردو زبان اور ادب میں "احاطہ" کے مفہوم میں رائج ہے۔ جیسے کالج کمپونڈ یا گھر کا کمپونڈ۔ یہ لفظ "کمپوں" کے روپ میں فرانسیسی میں بھی موجود ہے۔ اس کا مشتق کمپونڈر دوا ساز کے معنی میں اردو میں عام ہے۔

کانگریس (congress) ایک عام لفظ ہے۔ ہندوستان کی جد و جہد آزادی میں آل انڈیا کانگریس" یا "انڈین نیشنل کانگریس" کے نمایاں حصّے کی وجہ سے یہ لفظ اور اس کے مرکبات زبان زد عام و خاص ہو گئے ہیں۔ ان اصطلاحات کے علاوہ یہ لفظ بہت سے مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے کانگریس کمیٹی۔ کانگریسی حکومت، کانگریس راج کانگریس پارٹی وغیرہ۔ اس کا مشتق کانگریسی بھی بہت عام ہے۔

کوپ (cup) "کپ" سے بگڑ کر بنا ہے اور یہی بگاڑ روپ اردو زبان و ادب میں رائج ہے۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اصل انگریزی لفظ یعنی کپ صرف بات چیت کی حد تک محدود ہے۔

کسٹوڈی (custody) تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ اس کا ایک مشتق کسٹوڈین اور کسٹوڈین سے بنا ہوا مرکب کسٹوڈین آفس

(محکمہ نگرانی جایداد) دونوں اردو میں ۱۹۴۷ء کے بعد سے مروج ہیں
کف[1] (cuff) کپڑے کی وہ پٹّی ہے جو آستین پر سلی ہوئی ہوتی
ہے۔"قمیص کا کف" اور "کف دار قمیص" کی اصطلاحیں اردو میں عام ہیں۔
کاربیٹر یا کاربوریٹر (carburetter) موٹر کے اجزا کی اصطلاحوں
میں سے ایک عام اصطلاح ہے۔ کارونیشن (caronation)
تاجپوشی کے معنی میں یہ لفظ اردو میں آتا ہے۔ کانفرنس (conference)
عام لفظ ہے۔ کروڈ (crude.) تنہا بات چیت میں بھی رائج نہیں
لیکن اس کا ایک مرکب کروڈ آئیل تحریر اور تقریر دونوں میں مروج
ہے۔ کمشنر (commissioner) عام لفظ ہے۔ جیسے پولیس کمشنر
وغیرہ۔ حالی کا شعر ہے

کیا کلکٹر کیا کمشنر کیا سپاہی کیا عسس
اس کی ہمت کے ہیں سب مداح بے رو و ریا

اکبر کے شعر میں اس کا استعمال ملاحظہ ہو ؎

گرجا میں تو کرنیل و کمشنر بھی ہیں موجود
مسجد میں کوئی ڈپٹی و منصف بھی نہیں

---

[1] اس لفظ کے ماخذ کے متعلق قطعیت کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ اسکا ماخذ غالباً لاطینی ہے۔

کمیٹی (committee) بھی ایک عام لفظ ہے (بعض اسے پیش سے بولتے ہیں)۔ اس کا مرکب سب کمیٹی بھی رائج ہے ۔

مُسلم دعائیں دیتے ہیں صاحب کی جان کو
فارغ ہوئے غریب کمیٹی کے کام سے

(ظفر)

عمل عاشقوں کے ہیں بے طور سارے
نہیں اس کمیٹی کا کوئی اجنڈا

(اقبال)

کنٹنجنٹ (contingent) امدادی فوج کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ کنڈکٹر (conductor) طبعیات کی اصطلاح میں "موصل" کے لئے آتا ہے لیکن اس معنی میں یہ بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ البتہ بس یا ٹرام کے نگران کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ جیسے بس کنڈکٹر وغیرہ۔ کنٹراکٹ (contract) ٹھیکے یا ٹھیکے کے معنی میں رائج ہے۔ اس کا اسم فاعل کنٹراکٹر بھی مروج ہے۔ اس کا ایک مرکب "کنٹراکٹ برج" تاش کا وہ مشہور اور دلچسپ کھیل ہے جس میں کھلاڑی اتنے ہی پٹ بناتا ہے جتنے کی اس نے ذمہ داری لی ہے اور اگر نہ بنائے تو ہرجانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ کمیونزم (communism) اشتمالیت

کے معنی میں مستعمل ہے۔ کنفیڈریشن (confederation) مختلف ریاستوں کی گروہ بندی کے معنی میں رائج ہے۔ کیوریٹر (curator) کسی عجائب خانہ یا آثار قدیمہ کے محافظ یا مہتمم کے لئے آتا ہے۔ جیسے عجائب گھر کا کیوریٹر یا کیوریٹر غار ہائے ایلورا یا اجنتا وغیرہ۔

گریجویٹ (graduate) ایسے شخص کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس نے کوئی علمی یا فنی ڈگری حاصل کی ہو۔

لیبارٹری (laboratory) تجربہ خانہ، معمل یا دارالتجربہ کے معنوں میں مستعمل ہے۔ لینن (linen) ایک خاص قسم کے سوتی کپڑے کے لئے عام ہے۔ لیننگ (lining) استر کے معنی میں عام ہے۔ جیسے کوٹ کی لیننگ وغیرہ۔ لوشن (lotion) ایک کیمیائی مرکب یا زخم دھونے کی دوا کے لئے استعمال کیا جانے والا ادویاتی مایع۔ لیجسلیٹو (legislative) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکبات میں اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ جیسے لیجسلیٹو اسمبلی لیجسلیٹو کونسل وغیرہ۔ لیک (lake) جھیل کا مترادف ہے لیکن تنہا نہیں آتا۔ البتہ بعض ناموں میں آتا ہے۔ جیسے لیک ویو۔ لیک ڈسٹرکٹ وغیرہ۔

میجر (major) اس فوجی عہدہ دار کو کہتے ہیں جو کپتان سے

بڑا اور لفٹننٹ کرنل سے چھوٹا ہو۔ میجر کے عہدہ کو اردو میں "میجری" سے موسوم کیا جاتا ہے۔ میجر کے مرکبات سارجنٹ میجر۔ میجر جنرل۔ وردی میجر۔ میجر ڈومو (محل کا میر سامان) وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔ میٹرک (matric) ثانوی درجہ کی آخری جماعت یا دسویں جماعت کے لئے عام طور پر مستعمل ہے۔ اس کا ایک مشتق میٹریکلیٹ (matriculate) وہ جو امتحان میٹرک میں کامیاب ہو بھی رائج ہے۔ امتحان میٹرک کے لئے میٹریکیولیشن بھی ہے۔ مڈیسن (medicine) علم طب اور خاص کر مغربی طب اس کا مشتق "مڈیکل" بعض اسما کے ساتھ مستعمل ہے۔ جیسے مڈیکل کالج۔ مڈیکل سائنس۔ مڈیکل ڈپارٹمنٹ۔ مڈیکل اسٹور وغیرہ۔ میڈیم (medium) بول چال میں اوسط، درمیانی درجہ، منزل یا چیز کو کہتے ہیں۔ اس کا ایک مرکب "میڈیم بولر" جو تحریر میں آتا ہے کرکٹ کی اصطلاح میں اس کھلاڑی کو کہتے ہیں جو گیند نہ زیادہ تیز رفتار سے پھینکے اور نہ بہت سست رفتار سے۔ اردو کی اصطلاح "ذریعہ تعلیم" انگریزی اصطلاح (m. of instruction) کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے۔ میل (mile) ۱۷۶۰ گز کے فاصلہ کو کہتے ہیں۔ اس لاطینی لفظ کے اردو مرکبات سنگ میل۔ جغرافی میل (۶۰۸۰) فٹ اور بحری میل بھی رائج ہیں۔ لفظ "ویرانہ" کے وزن پر اردو میں "میلانہ" بنا لیا گیا ہے جو تحریر اور تقریر میں

مروج ہے۔ لفظ "میلیچ" بات چیت میں آتا ہے تحریر میں نہیں۔ مل (mill) کارخانہ۔ گرنی۔ مشین۔ چکی یا پن چکی کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس لفظ کی جمع "ملز" بھی مرکبات میں رائج ہے۔ جیسے اعظم جاہی ملز رولر فلور ملز وغیرہ۔ مل کے مرکبات ملز اونر یا ملز اونرس اسوسیشن بھی بات چیت میں مستعمل ہیں۔ میجر کی ضد مینر (minor) جو لاطینی ماخذ کا حامل ہے صرف بول چال میں رائج ہے۔ منٹ (mint) ٹکسال یا دار الضرب کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب منٹ ماسٹر بھی اردو میں مروج ہے۔ منٹ (minute) ایک گھنٹے کے ساٹھویں حصے یا ساٹھ سکنڈ یا ایک لمحہ کے مفہوم میں اردو میں مستعمل ہے۔ انگریزی میں (minutes) "رُوئیداد" کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اردو میں اس معنی میں رائج نہیں۔ مشن (mission) اردو میں کئی معنوں میں رائج ہے مثلاً (۱) سفارت وفد (۲) کوئی تبلیغی جماعت (۳) پیغمبری یا رسالت (۴) پادریوں کے رہنے کی جگہ۔ اس لفظ کے مرکبات جیسے مشنری (پادری)، مشن اسکول مشن ہسپتال۔ اردو زبان و ادب میں مروج ہیں۔ مارٹر (mortar) فوجی اصطلاح میں گولہ پھینکنے کے آلے کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مارجین (margin) حاشیہ کے لئے صرف بول چال میں ہے تحریر میں نہیں۔

ملٹری (military) فوج اور فوجی (اسم اور صفت) دونوں کیلئے رائج ہے بعض اسمائے خاص میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے سیول اینڈ ملٹری گزٹ وغیرہ۔ میمورنڈم (memorandum) یادداشت کے لئے متبادل طور پر رائج ہے۔ اس مفہوم میں اس لفظ کا مخفف میمو (momo) بھی اردو میں رائج ہے۔ منڈیمس (mandamus) قانونی اصطلاح میں وہ حکم ہے جو عدالت عالیہ کی جانب سے تحت کی عدالت کے نام صادر ہوتا ہے۔ میگریشن (migration) تنہا بات چیت میں بھی استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ اس کا مرکب میگریشن سرٹیفکٹ اردو میں متداول ہے۔ مکسچر (mixture) ایک یا ایک سے زاید دواؤں کے مرکب کے مفہوم میں مستعمل ہے۔

نیوٹر (neuter) میکانیات کی اصطلاح میں رائج ہے۔ جیسے گاڑی کو نیوٹرل کرنا۔ موٹر کے کلچ کو نیوٹرل کرنا یا نیوٹر میں لانا۔ نارمل (normal) حسب معمول۔ باقاعدہ یا درست کے معنی دیتا ہے طبعیات کی اصطلاح میں اوسط مقدار کے لئے مروج ہے۔ اس کے مرکبات نارمل اسکول۔ نارمل ٹمپریچر یا بخار یا ٹمپریچر اردو میں رائج ہیں۔ لفظ "بخار" یا "حرارت" کے بعد افعال ماضی۔ حال اور مستقبل کے ساتھ بالعموم مستعمل ہے جیسے بخار نارمل ہو چکا۔ بخار نارمل ہوا ہے۔ بخار نارمل ہو گا۔

نن (nun) راہبہ کے لیے بات چیت میں آتا ہے نہلسٹ (nihllist) مذہب اور مروجہ اخلاق کے منکر کے لئے رائج ہے۔ نان کوآپریشن (non co-oporation) تحریک عدم تعاون کے لئے بیسویں صدی کے ربع دوم سے اردو میں رائج ہے۔ اس مرکب لفظ کے دونوں جز "نان" اور "کواپریشن" کا ماخذ لاطینی زبان ہے۔ "نان" دراصل لاطینی سابقہ ہے جو "نہیں" یا "نا" کے معنی دیتا ہے۔ یہ سابقہ مذکورہ بالا ترکیب کے علاوہ بعض دوسرے مرکب الفاظ میں بھی پایا جاتا ہے۔ جیسے نان گزیٹیڈ۔ نان کمشنڈ افسر وغیرہ۔

ووٹ (vote) اردو میں ایک عام لفظ ہے جو "رائے" کے مفہوم میں مستعمل ہے اور خاص طور پر اس رائے کے لئے جو کسی کو منتخب کرنے دی جائے۔ بعض وقت یہ لفظ اس پرچے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جس پر اس شخص کا نام یا نشان ہو جس کو رائے دہندہ منتخب کرنا چاہتا ہے۔ اس کے مرکبات ووٹر۔ ووٹنگ۔ ووٹر لسٹ۔ کاسٹنگ ووٹ بھی رائج ہیں۔ یہ لفظ اردو میں کئی اصطلاحوں میں مروج ہے جیسے اعتماد کا ووٹ یا عدم اعتماد کا ووٹ۔ ووٹ اردو کے

کئی افعال کے ساتھ آتا ہے مثلاً دیا۔ دینا۔ پڑنا۔ لڑنا۔ ڈالنا
تقسیم کرنا وغیرہ کے ساتھ۔ اردو کی بعض مروجہ اصطلاحیں جیسے
حق رائے دہی سے محروم شخص (voteless)۔ ووٹ دیکر
منتخب کرنا (v. in)۔ کثرت رائے دہی سے مسترد کرنا
(v. down)۔ غیر پابند رائیں (floating v.) وغیرہ
انگریزی اصطلاحوں کا ترجمہ ہیں۔ ویٹو (veto) حق تنسیخ یا
حکم نامنظوری کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ خاص طور پر پانچ بڑی طاقتوں
کے اس حق تنسیخ کے لئے اردو میں رائج ہے جو انھیں مجلس
اقوام متحدہ کے دستور کی روسے حاصل ہے۔ ویھیکل (vehicle)
سواری کے لئے اور ورناکیولر (vernacular) دیسی یا
ملکی زبان کے لئے بات چیت میں رائج ہے۔ وائسرائے
(viceroy) اردو میں عام ہے۔ ویکسین (vaccine)
چیچک وغیرہ کے ٹیکے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ ویٹامن (vitamin)
بھی اردو زبان اور ادب میں رائج ہے اور "حیاتین" کا مترادف
ہے۔ وژن (vision) ایک لاطینی لفظ ہے۔ یہ تنہا غیر مستعمل
ہے۔ اس کے آگے یونانی زبان کے سابقے ٹیلی (tele-)
کے اضافے سے ٹیلی وژن بنا ہے جو انگریزی کی طرح اردو میں

بھی لاسلکی کے ذریعے ان واقعات یا اشیا کا مشاہدہ کرانیوالے آلے کو کہتے ہیں جو فاصلے کی وجہ سے آنکھوں سے اوجھل ہیں۔

ہرنیا (hernia) فتق کی بیماری کے لئے بول چال میں چالو ہے۔

اردو میں لاطینی الفاظ جن کا ماخذ یونانی ہے

حسب ذیل الفاظ یونانی زبان سے لاطینی (یا ما بعد لاطینی) میں آئے ہیں اور لاطینی (یا ما بعد) سے انگریزی میں اور انگریزی سے اردو زبان و ادب میں داخل ہوئے ہیں:-

انچ (inch) ایک عام لفظ ہے جو گز کے (۳۶) ویں اور فٹ کے (۱۲) ویں حصہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے مرکبات مربع انچ یا مکعب انچ اردو میں رائج ہیں۔ اس لفظ سے کئی اصطلاحیں جیسے "ایک ایک انچ زمیں کے لیے لڑنا" یا "ایک ایک انچ کرکے سرکنا یا سرکانا" بھی رائج ہیں۔ ہماری زبان کی اصطلاح "اتنے کوڑے لگانا کہ بس جان نکلنے کی کسر رہ جائے" انگریزی زبان کے ایک مشہور محاورے (

(to flag one within an i. of his life)

کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے۔ اسکیم (scheme) نقشے۔ خاکے یا منصوبے کے لئے مستعمل ہے۔ اس سے اردو میں کئی اصطلاحیں بن گئی ہیں۔ جیسے اسکیم بنانا۔ اسکیم تیار کرنا۔ اسکیم سوچنا۔ اسکیم پر عمل کرنا۔ اسکیم پر عمل پیرا ہونا وغیرہ۔ اسکیم کا مشتق اردو میں "اسکیمی" اکبر نے بنایا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

اللہ ہی ہے ان لڑکیوں کا فرفر بھی بنیں حدیں بھی رہیں

ہے کورس بھی ان کا اسکیمی اور پاس شدہ استانی بھی

انسائیکلوپیڈیا (encyclopaedia) لغت کے لئے بات چیت میں رائج ہے۔ ایتھر (ether) عام لفظ ہے۔ الکٹرک (electric) تنہا غیر مستعمل ہے البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ رائج ہے۔ جیسے الکٹرک کمپنی۔ الکٹرک اسٹور۔ الکٹرک لائیٹ۔ الکٹرک شاک۔ الکٹرک ٹرین وغیرہ۔ الکٹرک کا مشتق الکٹریکل بھی مروج ہے جیسے الکٹریکل انجنیر۔ الکٹریکل ورکشاپ وغیرہ میں۔

الکٹرو (electro) برقی سے متعلق ہے اور یونانی جز ترکیبی ہے۔ لیکن یہ تنہا نہیں آتا۔ مگر بعض دوسرے اجزائے

ترکیبی کے ساتھ استعمال میں آتا ہے جیسے الکٹرو پلیٹنگ وغیرہ۔ امپوریم (emporium) بڑی دوکان کے مفہوم میں رائج ہے۔ ایرو (aero) اکیلا رائج نہیں۔ مگر بطور یونانی سابقہ کے "ہوا" کے معنی میں بعض الفاظ کے آگے آتا ہے جیسے ایروپلین ایروڈروم وغیرہ۔ ایروناٹکس شاذ ہے۔ ایریل (aerial) ریڈیو کے تار کے مفہوم میں عام لفظ ہے۔ ایمفی (amphi) انفرادی حیثیت سے غیر مروج ہے۔ البتہ ایمفی تھیٹر کی ترکیب یونانی یا رومی طرز کی گول تماشا گاہ کے مفہوم میں رائج ہے۔ اینیمیا (anaemia) خون کی کمی کی بیماری کے لیے مستعمل ہے۔

بشپ (bishop) گرجہ کے اعلیٰ عہدہ دار کو کہتے ہیں۔ بشپ کے علاوہ اردو میں آرچ بشپ بھی مستعمل ہے۔ جیسے آرچ بشپ آف کنٹربری۔ بکس (box) اردو میں لکڑی کے صندوق کے لیے رائج ہے۔ یونانی اور لاطینی میں خاص قسم کے درخت کو "بکس" کہتے ہیں۔ لاطینی میں یہ لفظ بکسس (buxus) کے روپ میں موجود ہے۔ چنانچہ وہ تمام صندوق جو اس لکڑی سے بنائے جاتے تھے ان کا نام "بکس" ہوگیا۔

قدیم انگریزی میں بھی بکس مذکورہ بالا معنوی تبدیلی کی وجہ سے صندوق کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ اردو نے بھی بکس کو صندوق۔ ڈبے یا ڈبیا کے مفہوم میں انگریزی سے حاصل کیا ہے۔ اردو میں یہ لاطینی لفظ انگریزی تلفظ کے ساتھ "باکس" کے روپ میں بھی مروج ہے۔ درمیانی زمانہ کی انگریزی میں یہ لفظ بطور فعل کے مارنے یا گھونسے لگانے کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔ اردو میں باکس کے علاوہ باکسنگ بھی مستعمل ہے۔ اس کا مرکب باکسنگ میچ تحریر اور تقریر میں رائج ہے۔ ان معنوں میں (گھونسے بازی) یہ لفظ انگریزی سے ماخوذ ہے یونانی سے نہیں۔ بکس کے کئی مرکبات رائج ہیں مثلاً بکس(۱) والا بہ معنی پھیری والا (۲) باکس آفس بہ معنی سینما یا تھیٹر کا ٹکٹ گھر (۳) کوچ بکس یا کوچ بخش یعنی وہ بکس جس پر کوچوان بیٹھتا ہے۔ برسری (bursary) وظیفہ کے مفہوم میں رائج ہے۔

پٹرولیم (petroleum) معدنی تیل جو چٹانوں یا سطح

آب پر پایا جاتا ہے۔ مشینوں میں کام آتا ہے۔ اس کے مرکب پٹرولیم کمپنی سے اردو آشنا ہے۔ اس کا مشتق پٹرول اردو زبان اور ادب میں داخل ہے۔ پٹرول پر ظفر علی خاں کا ایک شعر یہاں درج کیا جاتا ہے۔؎

ان تین خداؤں میں بڑا سب سے ہے پٹرول
کرتے ہیں جسے سجدہ زمانے کے سلاطین

پلاسٹر (plaster) اردو میں ضماد یا لیپ یا استرکاری کے مسالے کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ پلاسٹر کا بگڑا ہوا روپ اردو میں پلستر ہے اور پلستر کا ایک مرکب پیرس کا پلستر ہے۔ پلاسٹر سے اردو میں کئی اصطلاحیں بن گئی ہیں۔ جیسے پلاسٹر لگانا۔ پلاسٹر چڑھانا وغیرہ۔ اس سے ایک دلچسپ محاورہ بھی بن گیا ہے۔ مثلاً "پلاسٹر اڑا دینا" یعنی مارتے مارتے کسی کی کھال ادھیڑ دینا۔ جو شخص پلاسٹر کا کام کرتا ہے اسے پلاسٹر کار یا پلاسٹر کرنے والا کہتے ہیں۔ **پلاسٹک** (plastic) کا ماخذ یونانی لفظ پلاسٹر ہے۔ یہ اردو میں

؎ صفحہ ۱۴۹۔

لکچدار یا چکیلی چیز کے لئے رائج ہے۔ اس کا ایک مرکب "پلاسٹک سرجری" فن جراحی کی اصطلاح میں اردو زبان میں مروج ہے۔
پلم (plum) کشمش منقی یا سوکھے انگور کے معنی رکھتا ہے اور انفرادی طور پر غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب پلم کیک عام ہے۔ پوپ (pope) عیسائیوں کے مذہبی پیشوا کے لئے مستعمل ہے۔ ظفر کا شعر ہے ؎

نری تعلیم نے ان کو بنایا گرگ مردم در
تجھے اے پوپ دیں پطرس نے جو بھیڑیں چرانے کو

پلم (plum) تنہا نہیں آتا۔ البتہ اس کا ایک مرکب پلم کیک تحریر اور تقریر دونوں میں خاص مٹھائی کے لئے رائج ہے۔
پالی (poly-) یونانی لفظ پولس (polus) سے ماخوذ ہے اور متعدد یا کثیر کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ یہ یونانی سابقہ تنہا اردو میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکب کی شکل میں آتا ہے۔ جیسے پالی ٹیکنیک یا پالی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ وغیرہ۔ پرس (purse) بات چیت میں آتا ہے تحریر میں نہیں۔ اس کا ایک مرکب منی پرس بھی بول چال میں مستعمل ہے۔
تھیسس (thesis) علمی مقالہ کے لئے بات چیت میں

مستعمل ہے۔ تپائی (tripod) ایک عام لفظ ہے جو انگریزی لفظ سے بگڑ کر بنا ہے اور اب اپنی صورت سے ٹھیٹ اردو کا معلوم ہوتا ہے۔ تھیاسوفی (theosophy) اس فلسفیانہ عقیدہ کے لئے رائج ہے جس میں ہر شخص باور کرتا ہے کہ بغیر کسی توسط کے وہ خدا سے روحانی وجدان حاصل کر سکتا ہے۔ اس یونانی لفظ کی دوسری ترکیبیں تھیاسوفیانہ اور تھیاسوفیکل بھی مروج ہیں۔

ٹیپ (tape) پیمائش یا ناپنے کے فیتے کو کہتے ہیں۔ اس لفظ کے ابتدائی معنوں میں خاص تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ لاطینی میں ٹیپ ایک قسم کے کپڑے کو کہتے ہیں۔ درمیانی زمانے کی انگریزی میں ٹیپ کپڑے کے پتلے اور لمبے ٹکڑوں یا دھجیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جدید انگریزی میں یہی لفظ کپڑے کی دھجیوں کے بجائے لمبی ڈوری یا فیتے کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ اردو میں ٹیپ رسی کے مفہوم میں رائج ہے۔ چنانچہ "درزی کے ٹیپ" سے وہ نشان زدہ فیتہ مراد ہے جس سے بدن کا ناپ لیا جاتا ہے۔ ٹول (toll) تہ بازاری محصول یا چنگی کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے۔ اس کے مرکبات ٹول گیٹ اور ٹول ٹیکس تحریر میں اور ٹول کلکٹر بات چیت میں مستعمل ہیں۔

جمنازیم (gymnasium) وہ مقام ہے جہاں جسمانی ورزش کی جاتی ہے۔ اسے جمناسٹک گھر بھی کہا جاتا ہے۔[1] یونانی زبان میں یہ لفظ اسکول کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں لوگ برہنہ ہوکر جسمانی ورزش کرتے ہیں۔ لاطینی میں یہ لفظ برہنگی کے مفہوم کے اخراج کے ساتھ مذکورہ بالا روپ میں موجود ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ ورزش کی درسگاہ کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات مثلاً جمناسٹک۔ جمناسٹک ہال۔ جمناسٹک بار جمنازیم ہال وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔

چارٹ (chart) نقشہ۔ جدول یا اعداد و شمار کے خاص معلومات کے تختے کو کہتے ہیں۔ یونانی میں یہ لفظ کاغذ کے ورق کے معنی دیتا ہے۔ لاطینی میں چارٹا (charta) ایک خاص قسم کے کاغذ کے لئے مستعمل ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ عام طور پر اس کاغذ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس پر اعداد و شمار کا اندراج ہو۔ اردو میں یہ لاطینی لفظ انگریزی زبان کے "چارٹ" کے معنی میں رائج ہے۔ چارٹ اور چارٹر ہم مخرج ہیں۔

---

[1] حق ۵۰۴۔

ڈپلوما (diploma) سرٹیفکٹ یا ایسی سند جو ڈگری سے کم درجہ کی ہو۔ ڈش (dish) بات چیت میں مشقاب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ البتہ اس لفظ سے بنی ہوئی بعض اصطلاحیں جیسے ترکاری کی ڈش۔ میٹھے کی ڈش۔ سائیڈ ڈش تحریر میں بھی آتی ہیں۔ ڈرامہ (drama) ایک عام لفظ ہے۔ اس کے کئی مرکبات جیسے فن ڈرامہ۔ ڈرامہ نویسی۔ ڈرامہ نگار۔ ڈرامائی انداز۔ ڈرامائی ٹکنیک۔ ڈرامائیت وغیرہ اردو میں مروج ہیں۔

سارڈین (sardine) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی کا نام ہے جو بحیرہ روم میں جزیرہ سارڈینیا کے قریب پائی جاتی ہے اور بند ڈبوں میں فروخت کی جاتی ہے۔ سین (scene) اردو میں انگریزی کی طرح مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے (۱) نظارہ۔ منظر (۲) محل وقوع (۳) ڈرامہ کے ایکٹ کا حصہ۔ سین کے مرکبات مثلاً سینری (فضا۔ بہار یا سامان جس سے تھیٹر کا اسٹیج سجایا جاتا ہے) ڈرامائی سین۔ ڈراپ سین (آخری سین) بھی اردو میں رائج ہیں۔ "سین" اور "سینری" کے ملنے سے ایک مرکب "سین سینری" بن گیا ہے جو مفرد معنی (منظر)

دیتا ہے۔ اس لفظ کی بدولت اردو میں کئی اصطلاحیں عام ہو گئی ہیں جیسے سین اتارنا۔ سین کھینچنا۔ سین پیدا کرنا (لڑائی جھگڑا کرنا) خوشی یا غم کا سین وغیرہ سیرن (siren) اردو میں اس تیز آواز کو کہتے ہیں جو ایک قسم کے آلہ سے نکلتی ہے۔ اردو میں سیرن کا یہ مفہوم معنیاتی تغیرات کی کڑی کا ایک آخری سلسلہ ہے جس سے آگاہی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ یونانی صنمیات میں سیرن سے وہ ساحرہ مراد ہے (ان کی تعداد دو یا تین تھی) جو اٹلی کے جنوب مغربی ساحل کے پرے ایک جزیرہ میں اپنی موسیقی سے مسافروں کو ہمیشہ کے لئے پھانس لیتی تھی۔ یونانی شاعر اعظم ہومر کی شہرہ آفاق مثنوی میں بھی اس کا ذکر ہے۔ جب[۱] مشہور یونانی ہیرو آڈیسس (odysseus) اس جزیرہ سے گزر رہا تھا تو اس نے اپنے سپاہیوں کو کانوں میں موم ٹھونس لینے کا حکم دیا اور خود کو جہاز کے مستول سے مضبوطی سے باندھ لیا تاکہ ساحرانہ موسیقی اس کے

---

۱ the compact encyclopaedia & the new standard p.86 vol. VI. encyclopaedia p.1136

اور اس کے رفیقوں کے عزایم میں مزاحم نہ ہو۔ رومی دیومالا میں بھی سیرن کا یہی مفہوم ہے۔ انگریزی میں سیرن ایسی خوش آواز مغنیہ کے لئے استعمال ہونے لگا جو لوگوں کو لبھا کر پھانس لے۔ بعد ازاں شیریں آواز کی حسینہ کو بھی سیرن سے تعبیر کیا جانے لگا۔ جب انگریزوں نے اٹھارویں صدی میں تیز آواز پیدا کرنے کا ایک آلہ ایجاد کیا تو اس کا نام سیرن رکھدیا۔ اردو میں سیرن اسی معنی میں مستعمل ہے۔ فیاکٹریوں اور ملوں میں مقررہ اوقات پر سیرن بجائی جاتی ہے۔ جنگ کے زمانہ میں ہوائی حملہ کے موقع پر بچاؤ کے لئے سیرن بجائی جاتی تھی۔ بعض مقامات پر رمضان میں سیرن کی آواز کے ذریعے سحری کی ابتدا اور انتہا کے وقت سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

سسٹم (system) اصول، قاعدہ یا ضابطہ کے لئے بول چال میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ لاطینی سے انگریزی میں ۱۷ ویں صدی میں رائج ہوا۔ اردو تحریر میں اس کے بعض مرکبات نظر آتے ہیں جیسے لیوی سسٹم۔ کیوسسٹم وغیرہ۔ سمپوزیم (symposium) کسی ایک موضوع پر مذاکرہ کے لئے اردو میں مستعمل ہے۔ سنتھیٹک (synthetic) تنہا غیر مروج ہے۔

البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ اردو میں آتا ہے۔ جیسے سنتھیٹک ربر، سنتھیٹک ڈرگ وغیرہ۔ سائکیک (psychic) ایک قسم کی روحانی قوت کے لئے مستعمل ہے۔

فاسفورس (phosphorus) ایک غیر نامیاتی مادہ ہے۔ یونانی اور لاطینی زبانوں میں جل اٹھنے والے مادہ کو فاسفورس کہتے ہیں۔ "فاسفوری" فاسفورس سے مشتق ہے۔ فاسفورس کے مرکبات مثلاً فاسفوری ترشہ۔ فاسفوری روگ (جبڑے کی ہڈی کا مرض جو دیا سلائی کے کارخانے میں کام کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے) فاسفورک ایسڈ گیس وغیرہ اردو زبان میں مستعمل ہیں۔

کیمرہ (camera) فوٹو کھینچنے کے آلہ کا نام ہے۔ لاطینی میں کیمرہ "چیمبر" کے لئے مروج ہے لیکن اردو میں صرف عکس کشی کے آلہ کے لئے مخصوص ہے۔ کیرکٹر (character) چال چلن سیرت یا خصوصیت کے لئے اردو میں رائج ہے۔ کالرا (cholera) ہیضہ کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ دواؤں کے ناموں کے مرکبات میں جیسے کالرا ڈراپس وغیرہ۔ کرانی (christian) اردو میں نہ صرف اس دیسی

شخص کے لئے مستعمل ہے جو عیسائی ہو گیا ہو بلکہ انگریزی دفتر کے منشی کے لئے بھی۔ کرانی "کرسچین" سے بگڑ کر بنا ہے اور خود کرسچین لفظ "کرائسٹ" سے اسم نسبت ہے۔ کرانی کی وجہ سے اردو میں دو فقرے داخل ہو گئے ہیں۔ ایک تو کرانی[1] اردو (وہ اردو جسے انگریز قاعدے اور لہجے کے خلاف بگاڑ کر بولتے ہیں) اور دوسرا "کرانی خانہ" (انگریزی دفتر) کرانی کا اسم تصغیر کرنٹا[2] بھی ہماری زبان میں متداول ہے۔ کرانی کے علاوہ "کرسٹان"[3] بھی اردو زبان اور ادب میں عام طور پر مستعمل ہے۔ کرسٹان بھی کرسچین کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ انگریزی زبان سے ناواقف لوگوں میں کرسچین کے بجائے کرشٹان[4] اور کرسچین بھی رائج ہیں۔ چنانچہ کرشٹان کرنا بطور فعل متعدی یعنی عیسائی بنانا اور کرشٹان ہونا بطور فعل لازم عیسائی بننا کے لئے مستعمل ہیں۔ کرشٹان کی بیوی یا کرسچین عورت کے لئے "کرشٹانی" مروج ہے۔ انگریزی وضع کا جوتا یعنی بوٹ کے لئے کرشٹانی جوتا

---

[1] ج ۴ — ۹۵
[2] ج ۴ — ۱۰۳
[3] ف ۴ — ۷۹
[4] ف ۳ — ۴۹۴

کی ترکیب بھی استعمال کی جاتی ہے۔ کرسمس (christmas) یونانی زبان کے لفظ کرائسٹ سے ماخوذ ہے۔ اس کے مرکب کرسمس ڈے اور کرسمس کی عید بھی مروج ہیں۔ عیسائیوں کے بڑے دن کے لیے "کشمشی دن[۱]" بھی اردو میں رائج ہے۔ "کشمشی[۲]" کرسمس کا بگڑا ہوا روپ ہے۔ کنستر (canister) یونانی اور لاطینی زبانوں میں اس دھاتی برتن کو کہتے ہیں جس میں قدیم زمانے میں نیاز کی پتلی روٹی رکھی جاتی تھی۔ انگریزی میں یہ یونانی لفظ اس ٹین کے بکس کے لیے مستعمل ہے جس میں مٹی کا تیل رکھا جاتا ہے۔ اردو زبان میں بھی یہ لفظ گھی اور مٹی کے تیل والے بکس یا برتن کے لئے مروج ہے۔ ظفر علی خاں ایک شعر میں کنستر باندھے ہیں ؎

واے ناکامی کہ چشمے تیل کے سوکھے تمام
لے کے جب لائیڈ جارج دوڑے کنستر ٹین کا

کورس (chorus) اردو زبان اور ادب میں عام ہے۔ کاوی کاسٹک (caustic) کا اردو روپ ہے۔ اردو میں کاسٹک اور کاوی

۱ف ۳-۵۲۷
۲ج ۴-۱۵۶

دونوں آتے ہیں جیسے کاسٹک سوڈا۔ کلوری سوڈا۔

گراف (graph) ترسیم کے مفہوم میں رائج ہے۔ گراف یونانی لاحقہ کے طور پر "تحریر یا تحریر سے متعلق" کے مفہوم کو ادا کرتا ہے۔ ان معنوں میں یہ لاحقہ بعض مرکبات مثلاً آٹو گراف۔ مانو گراف۔ پیراگراف۔ اسٹینو گراف وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ گراف کا اسم فاعل "گرافر" بھی "اسٹینو گرافر" جیسے مرکب میں استعمال ہوتا ہے۔

للی (lily) سوسن یا سوسن کے قسم کے پودے کے لئے زیادہ تر بات چیت میں آتا ہے۔

میگنیشیا (magnesia) میگنیشیم کا ایک مرکب ہے جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔ دانتوں کی صفائی کے لیے ملک آف میگنیشیا ٹوتھ پیسٹ کافی مشہور ہے۔ میوزیم (museum) عجائب خانہ کے لئے اردو میں عام لفظ ہے۔ جیسے برٹش میوزیم۔ سالارجنگ میوزیم وغیرہ۔ میتھل (methyl) بہت سے کاربنی مرکبوں کی زمین یا اساس کے لئے علم کیمیا میں رائج ہے۔ اس کے مشتقات میتھلی اور میتھلک بھی مروج ہیں۔

اردو میں ایک روسی لفظ انگریزی کے توسط سے داخل ہوا ہے۔ لیکن یہ خود روسی میں ٹیوٹانی سے اور ٹیوٹانی میں لاطینی

زبان سے آیا ہے۔ یہ زار (czar) ہے جو روس کے بادشاہ کے لقب کے طور پر مستعمل ہے جیسے زار روس۔ یہ دراصل لاطینی لفظ ہے جو رومن شہنشاہوں کا لقب تھا۔ یہی لفظ گاتھک زبان میں قیصر (Kaisar) اور لاطینی میں سیزر (Caesar) کے روپ میں موجود ہے۔ یہ ٹیوٹانی کی راہ روسی زبان میں داخل ہوا اور فارسی اور انگریزی زبانوں کے توسط سے ہندوستان پہنچا۔ زار کے علاوہ زارینہ (Czarina) بھی اردو میں مستعمل ہے جو روس کی ملکہ کا لقب تھا۔ زارینہ کی ساخت پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس کے اجزائے ترکیبی "زار" اور "ینہ" (-ina) ہیں۔ متاخر جز ترکیبی یعنی "ینہ" (-ina) حقیقت میں ایک ایطالوی لاحقہ ہے جو خود جرمن مونث لاحقہ ان (-in) سے ماخوذ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ "زار" فارسی سے بھی ہماری زبان میں آیا ہے اور غالباً انگریزی سے بہت پہلے۔ فارسی زبان میں زار فریفتگی اور کثرت کے لئے آتا ہے۔

لہ اسک ۱۲۶۔

جیسے لالہ زار۔ گلزار وغیرہ۔ علاوہ ازیں یہ کمزوری اور ضعف کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے تن زار اور زار ونزار ہیں۔ اردو زبان میں یہ لفظ فارسی کی اتباع میں ان تمام معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن لاطینی اور ٹیوٹانی زبانیں اس لفظ کے ان مطالب سے ناآشنا ہیں۔ علاوہ ازیں اس کا مرکب "زار و قطار" اور ایک دوسرا مرکب (بہ تجدد) "زار زار" پھوٹ کر رونے کے لئے آتا ہے۔ اس معنی میں یہ لفظ نہ تو فارسی میں مستعمل ہے اور نہ انگریزی میں۔ غالب نے اسی مفہوم میں "زار زار" باندھا ہے ؎

غالب خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیوں کیجئے ہائے ہائے کیوں

زار کا ایک مرکب "زار نالی" جو فریاد کے مفہوم میں مستعمل ہے قدر نے اس طرح شعر میں باندھا ہے ؎

بیشک وہ ہوتے راضی ناحق تھی زار نالی
کیوں بولے حضرت دل کیا تم میری زباں تھے

مابعد لاطینی ماخذ کا ایک لفظ انگریزی کے توسط سے اردو

میں داخل ہوا ہے۔ یہ فلاسک (fla sk) ہے جو دھات یا شیشہ کی بنی ہوئی تنگ گردن کی بوتل کے لئے اردو میں بیسویں صدی کی ابتدا سے مستعمل ہے۔

اردو میں یونانی الفاظ

الف

الوپیتھی

اٹلس

آٹوبیاگرافی

آٹو

اکزیما

آکسیجن

اسٹینوگرافی

آیوڈین

اسبٹاس

الاسٹک

اینستھیسیا

ب

بارومیٹر

ببلیوگرافی

ببلو

بیوگرافی

ببو

برومین

پ

پیتھالوجی

ت

تھرمامیٹر

تھرمو

تھرماس

ٹ

ٹانک

ٹیلسکوپ

ٹیلیگراف

ٹیکنیکل

ٹرگنامیٹری

ٹیلیفون

ٹیلی پیتھی

ڈ

ڈفتھیریا

ڈائنمو

ڈائنامک

س

سائکیاٹری

ف

فوٹو

فون

ک

کلورین

کرومیم

کاسمیٹک

کروٹن

کروم

کلورافارم

کیتھوڈ

کرانوگراف

گ

گرام

گراموفون

ل

لیتھوگرافی
لوکارتم

م

مارفیا
میگافون

میکراسکوپ
میکروس
میکرونون
مانوگرام
مانوگراف

ن

نمونیہ

ھ

ہومیوپیتھی
ہومیو
ہائیڈروجن
ہائیڈرو
ہائیڈرواسٹاٹکس
ہپناٹزم
ہپنو
ہیگرومیٹر
ہیگرو
ہیلی کاپٹر

ی

یوکلپٹس یا یوک لپٹس

اردو میں لاطینی الفاظ

الف

اسیڈ

اسٹریٹ

اسٹوڈنٹ

آفر

ایڈوکیٹ

ایجنٹ

البم

البومن

ایریا

آکشن

اکزٹ

اکسٹرا

انڈکس

انپکٹ

انسٹیٹیوٹ

آڈٹ

آپریٹر

آپریشن

ایجنسی

ایجوکیشن

الٹی میٹم

ایلکشن

اڈہاک

اکزی بٹ

اسٹیڈیم

اسٹوڈیو

الٹرا

ایکسی لیٹر

ایکیوملیٹر

ایکچیوری
اینڈی سائیٹس
ایکویریم
اکزاسٹ
اگنیشن

ب

بلٹ
بس
بونس
بائی فوکل
بیرسٹر

پ

پراپگنڈا
پن
پنڈولم
پینی
پرمٹ
پکچر
پن
پائپ
پچ
پول
پوسٹ
پوسٹ مارٹم
پونڈ
پریمیم
پرائیوٹ
پراکٹر
پرووسٹ
پلس
پیس
پراکسی

پراسپکٹس
پیرس
پنکچر
پن الٹی میٹ
پراویڈنٹ

ت

تارپیڈو

ٹ

ٹراڈیشن
ٹرانسفر
ٹکسٹائل
ٹنکچر
ٹن
ٹیوٹر
ٹریکٹر
ٹائیل
ٹمپر
ٹمپنیس
ٹرانسمیٹر

ج

جنکشن
جونیر
جنین

چ

چاک
چینر

ڈ

ڈینجیر
ڈنٹسٹ
ڈسک
ڈوپلیکیٹ
ڈسکٹ
ڈائری
ڈائرکٹر
ڈائیل

ڈکشنری
ڈویژن
ڈکیٹر
ڈائرکٹری
ڈیکاکشن
ڈکٹافون
ڈکٹوگراف

ر

ریگولر
ریگولیٹر
ریفنڈ
ریلائیس
رزولیوشن
ریفری
ریڈیکل
ریگویٹر
رفریجریٹر
ریوالور
ریڈیٹر

س

سل
سنٹ
سرکس
سیول
سلیوٹ
سینیر
سنگل
سلفر
سپچویری
سٹ
ستمبر
سوشلزم
سنٹی میٹر

سیکریٹری
سینیٹوریم
سوپروایزر
سب

ف

فیملی
فارمولا

فائن
فارک
فیوز
فیان
فیور
فوکس
فورم
فیاکٹری
فولیو

ق

قونصل

ک

کوٹا
کورم
کچن
کیلنڈر

کینڈل
کاربالک
کارڈینل
کیسل
کالم
کمپونڈ
کانگریس
کوپ

کسٹوڈی
کف
کاربیٹر یا کاربوریٹر
کارونیشن
کانفرنس
کروڈ
کمشنر
کمیٹی
کنٹنجنٹ
کنڈکٹر
کنٹراکٹ
کمیونزم
کنفیڈریشن
کیوریٹر

گ

گریجویٹ

ل

لیباریٹری
لینن
لیننگ
لوشن
لیجسلیٹو
لیگ

م

میجر
میاٹرک
میٹریکلیٹ
مڈیین
میڈیم
میل
مِل
مینر
مِنٹ
مِنَٹ

مشین

مارٹر

مارجن

ملٹری

میمورنڈم

میمو

منڈیمس

میگریشن

مکسچر

ن

نیوٹر

نارمل

نن

نہلسٹ

نان کوآپریشن

و

ووٹ

ویٹو

وھیکیل

ورناکیولر

وائسرائے

ویکسین

وٹامن

وژن

ھ

ھرنیا

اردو میں یونانی ماخذ کے لاطینی الفاظ

الف

ایچ
اسکیم
انسائیکلوپیڈیا
ایتھر
الکٹرک
الکٹرو (پلیٹنگ)
امپوریم
ایرو (پلین)
ایریل
ایمفی (تھیٹر)
اینیمیا

ب

بشپ
بکس
بربری

پ

پٹرولیم
پلاسٹر
پلاسٹک
پلم
پوپ
پالی (ٹیکنک)
پرس

ت

تھیسس
تپائی
تھیاسوفی

ٹ

ٹیپ
ٹول

ج

جمنازیم	**ک**
چ	کیمرہ
چارٹ	کیرکٹر
ڈ	کالرا
ڈپلوما	کرانی
ڈش	کرسمس
ڈرامہ	کنستر
س	کورس
سارڈین	کاوی
سین	**گ**
سیرن	گراف
سسٹم	**ل**
سمپوزیم	للی
سنتھیٹک	**م**
سائکیک	میگنیشیا
ف	میوزیم
فاسفورس	مینتھل

فرانسیسی الفاظ

تاریخی پس منظر

سنہ ۱۶۰۴ء تا سنہ ۱۷۸۰ء

انگریزی، پرتگیزی اور ولندیزی کے علاوہ جس یورپی زبان نے اردو زبان پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں وہ فرانسیسی ہے۔ فرانسیسیوں نے بھی مثل دوسری یورپی قوموں کے تجارت کی خاطر ہندوستان کا رخ کیا۔ یوں تو سنہ ۱۵۲۹ء میں ژان پارمنتیر (Jean Parmentier) اور راول (Raoul) راس امید کی جانب سے ہوتے ہوئے مڈگاسکر (Madagascar) مولیوکس (Moluccas) اور سماترا (Sumatra) پہنچے۔ لیکن ان سیاحوں کی مشرق میں آمد سے ۷۵ سال بعد فرانسیسیوں نے منظم طریقہ پر ہندوستان سے تجارت شروع کی۔ چنانچہ سنہ ۱۶۰۴ء میں انھوں نے ہند سے تجارت کیلئے پہلی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی۔ سنہ ۱۶۱۱ء میں دوسری، سنہ ۱۶۱۵ء میں تیسری، سنہ ۱۶۴۲ء میں چوتھی، سنہ ۱۶۶۴ء میں پانچویں اور سنہ ۱۷۱۹ء میں چھٹی اور آخری

کمپنی قائم کی۔ فرانسیسیوں نے ۱۶۶۸ء میں سورت میں تجارت کے لئے ایک فیاکٹری بنائی اور دوسری فیاکٹری ۱۶۶۹ء میں مسولی پٹم میں۔ انھوں نے ۱۶۷۴ء میں جنوب مشرقی ہند میں پانڈیچری حاصل کیا اور ۱۶۸۸ء میں شمال مشرقی ہند میں چندر نگر۔ ۱۶۷۳ء میں سان تھوم ساحل کارامنڈل پر فرانسیسی کمپنی نے قبضہ جمایا۔ ۱۷۲۵ء میں ساحل مالابار پر ماہی (Mahe) حاصل کیا اور ۱۷۳۹ء میں مغربی ساحل پر کاریکل (Karikal)۔

فرانسیسیوں اور انگریزوں کی ہند میں پہلی لڑائی ۱۷۴۶ء تا ۱۷۴۸ء

اورنگ زیب کی وفات (مارچ ۱۷۰۷ء) کے بعد مغلیہ سلطنت کا شیرازہ بکھرنا شروع ہوا۔ جنوبی ہند میں کئی نیم آزاد حکومتیں قائم ہوگئیں جن میں وسطی دکن کی آصف جاہی اور شمالی و مغربی دکن کی مرہٹہ سلطنتیں قابل ذکر ہیں۔ ساحل کارومنڈل میں یورپی طاقتیں قدم جمانے لگیں۔ ۱۷۳۵ء میں جب ڈوما (Dumas) پانڈیچری کا گورنر مقرر ہوا تو اس نے جنوبی ہند کے سیاسی معاملات میں مداخلت کی پالیسی اختیار کی۔ چنانچہ اس نے تنجور اور کرناٹک کی سیاسیات میں عملی حصہ لیا۔ ۱۷۴۱ء میں جب دوپلے (Duplex) پانڈیچری کا گورنر بنا تو اس نے اپنے پیشرو کی پالیسی نہ صرف جاری رکھی بلکہ اسے عملی جامہ بھی پہنایا۔ دو سال بھی گورنری کرنے نہ پایا تھا کہ ۱۷۴۳ء میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان یورپ میں جنگ چھڑ گئی۔ بدیں وجہ

مشرق میں بھی انگریز اور فرانسیسی ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ ان دونوں قوموں کی ہندوستان میں یہ پہلی باقاعدہ جنگ تھی۔ ۱۷۴۵ء میں کموڈر بارنٹ کی سرکردگی میں ایک انگریزی بحری بیڑہ فرانسیسی مقبوضہ علاقوں پر حملہ کی غرض سے ساحل کارامنڈل پر نمودار ہوا۔ دوپلے نے بڑی ہوشیاری سے آرکاٹ کے قدیم نواب کو فرانسیسیوں کی مدد کے لئے راضی کر لیا۔ نواب آف آرکاٹ نے انگریزوں کو سمجھایا کہ ہندوستان کے مشرقی ساحل پر انگریزوں کی فوج کشی جنوب میں مغلیہ سلطنت پر فوج کشی کے مترادف ہوگی۔ اس طرح دوپلے نے ایک طرف انگریزی بیڑے سے نجات حاصل کی اور دوسری طرف لابوردونے (La Bourdonnais) فرانسیسی بحری کمانڈر کو مدراس پر حملہ کرنے کی ہدایت کی۔ لابوردونے بغیر کسی نقصان کے ۲۱ ستمبر ۱۷۴۶ء کو مدراس پر قابض ہوگیا۔ لابوردونے انگریزوں سے چار لاکھ پونڈ تاوان جنگ لے کر مدراس انھیں واپس کر دینا چاہتا تھا۔ لیکن دوپلے شہر کی فوجی قلعہ بندیوں کو مسمار کر کے اسے انورالدین شہامت جنگ نواب آف آرکاٹ کے حوالے کرنا چاہتا تھا۔ جب نواب کو لابوردونے کی بدنیتی کا پتہ چلا تو اس نے مدراس پر فوج کشی کی مگر فرانسیسیوں نے اسے مار بھگایا۔ اکتوبر ۱۷۴۶ء میں ساحل مدراس پر ایک تباہ کن طوفان کی وجہ سے لابوردونے کے جہاز منتشر ہو گئے تو دوپلے نے موقع کو غنیمت جان کر مدراس میں اپنی فوجیں گھسا دیں اور بہت سامال غنیمت اور کئی انگریز جنگی قیدی لے کر پانڈیچری واپس آیا۔ پانڈیچری سے چند میل کے فاصلہ پر انگریزوں کے

ایک دوسرے مضبوط قلعہ یعنی فورٹ سینٹ ڈیوڈ پر بھی حملہ کیا گیا۔ لیکن فرانسیسیوں کا یہ حملہ پسپا کر دیا گیا۔ انگریزوں کا ایک بیڑا امیرالبحر بوس کاون (Boscawen) کی قیادت میں ۱۷۴۸ء میں پانڈیچری کو محاصرہ میں لے لیا اور خشکی کے راستے میجر سٹرنگر لارنس (Stringer Lawrence) نے اس شہر پر حملہ کر دیا۔ لیکن دو پلے نے ان دونوں حملوں کو پسپا کر دیا۔ اس اثناء میں یورپ میں انگریزوں اور فرانسیسیوں میں صلح ہو گئی تو ہندوستان میں بھی ان دونوں قوموں نے اپنی تلواریں نیام میں کر لیں اور صلح نامہ (Aix-La-Chapelle) کے ذریعہ فرانسیسیوں کو مدراس انگریزوں کے حوالے کرنا پڑا اور لوئز برگ (Louisburg) انگریزوں کو شمالی امریکہ میں فرانسیسیوں کو واپس کرنا پڑا۔ اس طرح ہند میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی یہ پہلی لڑائی ۱۷۴۸ء میں ختم ہوئی۔

فرانسیسیوں اور انگریزوں کی ہند میں دوسری لڑائی ۱۷۵۰ء تا ۱۷۶۱ء

فرانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان ہند میں دو سال تک جو لڑائی ہوئی وہ یورپ میں ان قوموں کے تصادم کا نتیجہ تھی۔ فرانسیسیوں اور انگریزوں کی ہند میں دوسری لڑائی جس کا آغاز ۱۷۵۰ء سے ہوا، یورپ میں ان کے مابین کسی جنگ کے باعث نہیں ہوئی بلکہ اس کا سبب یہ تھا کہ یہ لوگ ہند کے سیاسی معاملات میں عملی

مداخلت کرتے تھے اور جنوبی ہند کی سیاسی کمزوری اور انتشار سے فائدہ اُٹھا کر اپنے حلقہ اثر کو وسیع تر کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ یورپ میں ان دونوں قوموں کے درمیان صلح و آشتی تھی اس لئے یہ براہ راست ہندوستان میں ایک دوسرے سے لڑ نہیں سکتے تھے۔ انھوں نے آرکاٹ اور حیدرآباد کے مختلف حکمرانوں کی پشت پناہی شروع کی جو ایک دوسرے کے رقیب تھے اور تخت کا دعویٰ کرتے تھے جب دو عویداران تخت لڑنے لگے تو انکی تائید میں انگریز اور فرانسیسی بھی لڑ پڑے۔ دوپلے نے حسین دولت خاں چندہ صاحب کو آرکاٹ کا نواب بنایا جس کا تعلق پرانے نواب خاندان سے تھا اور مظفر جنگ (آصف جاہ اول کے نواسے) کو حیدرآباد کا حکمران ۱۷۴۸ء میں جب نظام الملک کا انتقال ہو گیا تو ان کی جگہ ان کے دوسرے بیٹے ناصر جنگ ان کے جانشین ہوئے لیکن نظام الملک کا نواسہ مظفر جنگ بھی تخت کا دعویدار ہو گیا اور فرانسیسیوں سے مل گیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورنر کلائیو (Clive) نے چندہ صاحب کے مقابلہ میں محمد علی (والاجاہ) کی تائید کی جو شہامت جنگ کا بیٹا تھا اور مظفر جنگ کے مقابلہ میں ناصر جنگ کی اعانت کی جو آصف جاہ اول کے دوسرے فرزند تھے۔ ۱۷۵۰ء میں فرانسیسیوں کو ان دونوں مقاصد میں شاندار کامیابی ہوئی اور انگریزوں کو بھاری شکست۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوپلے کی سازش سے ناصر جنگ کرناٹک میں شہید ہو گئے تو دوپلے نے مظفر جنگ کو حیدرآباد کا نظام بنا دیا۔ لیکن یہ بھی کرنول کے پاس مارا گیا تو پھر ناصر جنگ کے بھائی صلابت جنگ کو

نظام بنایا۔ چندہ صاحب نے فرانسیسیوں کو پانڈیچری کے اطراف تجارت وحکومت کے لئے ۸۰ گاؤں دے دیئے۔ حیدرآباد کے پایہ تخت اورنگ آباد میں دو پلے کا مشہور باتحت عہدہ دار بسے (Bussy) والی دکن صلابت جنگ کی مدد کے لئے فرانسیسی فوج کے ساتھ آ گیا۔ فرانسیسی فوج کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری حکومت حیدرآباد پر عاید کی گئی۔ صلابت جنگ نے حیدرآباد کے مشرقی و ساحلی اضلاع جو "شمالی سرکار" کہلاتے ہیں اور جن کا رقبہ ۶۰۰ میل ہے فوج کے اخراجات کی بابجائی کے لئے فرانسیسیوں کے حوالے کر دیا۔ علاوہ ازیں فرانسیسیوں نے قلعہ جینجی (Jingi) فتح کر لیا جو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا اور مسولی پٹم اور واندے واش (Wandewash) پر بھی قبضہ کر لیا۔ ان مسلسل فتوحات کی بدولت ۱۷۵۱ء کے اوائل میں فرانسیسی طاقت حیدرآباد سے لے کر راس کماری تک تمام جنوبی ہند پر چھا گئی۔ لیکن فرانسیسیوں کی ان پے درپے کامیابیوں سے انگریزوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ انھوں نے پہلے سے زیادہ ساز و سامان، استقلال اور بہادری سے فرانسیسیوں کا مقابلہ شروع کر دیا۔ ۱۷۵۱ء کے اواخر سے کرناٹک میں فرانسیسیوں کے خلاف پانسہ پلٹنے لگا۔ کیونکہ اس سال ارکاٹ کا محاصرہ کیا گیا جو کلائیو کا بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لڑائی میں فرانسیسی ہار گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۷۵۲ء سے ۱۷۵۴ء تک یعنی دو سال کے عرصہ میں انگریزوں نے فرانسیسیوں اور چندہ صاحب کی فوجوں کو شکست دیکر انکی کمر توڑ دی۔ ارکاٹ پر قبضہ کر لیا اور ترچناپلی پر فرانسیسیوں کے

دو سخت حملے پسپا کر دیئے۔ اس طرح کرناٹک کا علاقہ محمد علی والا جاہ کی حکومت میں آ گیا۔ تاہم بسے کی فراست اور تدبر کی وجہ سے ۱۷۵۸ء تک حیدر آباد کی سیاست فرانسیسیوں کے ہاتھ میں رہی۔

تیسری جنگ اور فرانسیسی طاقت کا زوال ۱۷۵۸ء تا ۱۷۶۱ء

اگسٹ ۱۷۵۴ء میں دوپلے کی بجائے جب گوڈھیو (Godeheu) فرانسیسی مقبوضات کا گورنر بنا تو اس نے انگریزوں سے جنوری ۱۷۵۵ء میں صلح کر لی۔ لیکن یہ صلح عارضی ثابت ہوئی۔ جب یورپ میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان ۷ سالہ جنگ (۱۷۵۶ء تا ۱۷۶۳ء) مئی ۱۷۵۶ء میں شروع ہوئی تو ہندوستان میں بھی ان دونوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ گوڈھیو کے بعد ڈی لیری (De Leyrit) پانڈیچری کا گورنر مقرر ہوا۔ فرانس نے کونٹ ڈی لالی (Count de Lally) کے تحت ایک بڑی فوج روانہ کی تاکہ جنوبی ہند سے انگریزوں کو بے دخل کر دیا جائے۔ لالی بہادر سپاہی تو تھا مگر اس میں سیاسی تدبر اور دور اندیشی کی کمی تھی۔ چند ہی دنوں میں بحری اور بری عہدہ داروں سے اس کے اختلافات شروع ہو گئے۔ جلد بازی میں اس نے اپنی قوت بجائے مدراس فتح کرنے کے تنجور اور ترچناپلی کے آگے صرف کر دی۔ اس نے بسے کو حیدر آباد سے اور مورآسین (Moracin) کو شمالی سرکاروں سے اپنی مدد کیلئے

بلالیا۔ جوں ہی فرانسیسی فوجیں حیدرآباد اور شمالی سرکار کو چھوڑ کر پانڈیچری کی طرف روانہ ہوئیں تو انگریزوں کو اور موقع مل گیا۔ کرنل فورڈے (Col. Forde) نے جو کلائیو کا ایک لائق عہدہ دار تھا، شمالی سرکار کے علاقہ کوندور (Condore) پر ۱۷۵۸ء میں فرانسیسیوں کی رہی سہی طاقت توڑ دی اور جنوب میں راجمندری پر قابض ہو گیا۔ یہاں سے کرنل فورڈے نے مسولی پٹم کا رخ کیا اور ۱۷۵۹ء میں اس پر قبضہ کر لیا۔ اس اثناء میں لیلی نے مدراس کا محاصرہ کیا لیکن ناکام ہوا۔ فرانسیسیوں کی ان متواتر پسپائیوں کی وجہ سے دکن کے حکمران صلابت جنگ نے بھی ان سے آنکھیں پھیر لیں اور مئی ۱۷۵۹ء میں انگریزوں سے دوستی کا معاہدہ کر لیا۔ اس معاہدہ کی رو سے نہ صرف مسولی پٹم بلکہ اس کے اطراف کے علاقے بھی انگریزوں کے سپرد کر دیئے گئے۔ فرانسیسیوں کو حیدرآباد سے نکال دیا گیا اور انکی جگہ انگریزوں نے لے لی۔ انگریزوں کے نئے کمانڈار کرنل کوٹ (Col. Coote) نے ۱۷۶۰ء میں فرانسیسیوں سے وانڈے واش کا مضبوط قلعہ حاصل کر لیا۔ اس لڑائی میں خود لیبے انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔ اگست ۱۷۶۰ء میں کرنل کوٹ نے پانڈیچری کا محاصرہ شروع کر دیا۔ اب فرانسیسی اتنے محصور ہو گئے کہ آخر کار ۱۵ر جنوری ۱۷۶۱ء کو انگریزوں کے سامنے ہتیار ڈال دیئے۔ پانڈیچری کے بعد جنجی اور ماہی بھی فرانسیسیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے۔

یہاں تک کہ اپریل ۱۷۶۱ء میں فرانسیسیوں کے قبضہ میں ایک شہر بھی نہ رہا۔ اس طرح انگریز جنوبی ہند پر پوری طرح چھا گئے۔

اس میں شک نہیں کہ یورپ میں فرانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان سات سالہ جنگ کے خاتمہ پر معاہدہ پیرس (۱۷۶۳ء) کے بموجب نہ صرف پانڈیچری بلکہ دوسرے مقبوضہ علاقے چند شرائط کیساتھ فرانسیسیوں کو واپس کر دیئے گئے۔ لیکن فرانسیسیوں کو فوجی، معاشی اور سیاسی قوت پھر حاصل نہیں ہوئی۔ ۱۷۷۸ء میں جب ان دونوں قوموں میں یورپ میں پھر لڑائی شروع ہوئی تو انگریزوں نے نہ صرف چندر نگر، کاریکل اور ماہی بلکہ پانڈیچری پر بھی آسانی سے قبضہ کر لیا اور اس کی تمام قلعہ بندیوں کو مسمار کر دیا۔ ۱۷۸۱ء میں فرانس سے ایک طاقتور بحری بیڑہ ہندوستان آیا۔ ۱۷۸۳ء میں بسے نے حیدر علی کی مدد کے لئے جو اس وقت انگریزوں سے رزم آرا تھا کڈلور (Cuddalore) پر ایسے وقت فوجیں اتار دیں جب کہ میسور کے حکمران کا انتقال ہو چکا تھا۔ لیکن ۱۷۸۳ء میں جب فرانس اور انگلستان کے درمیان صلح ہو گئی اور معاہدہ ورسائی پر دستخط ہو گئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنوبی ہند میں بھی ان قوموں کے درمیان چند دنوں کے لئے کشمکش ختم ہو گئی۔

فرانس اور ہند کے گہرے روابط

انقلاب فرانس کے بعد ان دونوں قوموں میں

پھر لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ چنانچہ انقلاب کے چار سال بعد یعنی ۱۷۹۳ء میں فرانس نے انگلستان پر حملہ کر دیا۔ ہندوستان میں بھی یہ لڑنے لگے۔ انگریزوں نے پانڈیچری کچھ مقاومت کے بعد اور دوسرے فرانسیسی مقبوضات بغیر کسی مقاومت کے حاصل کر لئے۔ ان لڑائیوں کی وجہ سے ہندوستان میں فرانسیسی سامراجی حکومت کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ تاہم ان شکستوں کے باوجود مرہٹہ پیشوا اور ٹیپو سلطان سے فرانسیسیوں کے تعلقات باقی تھے۔ اور ان کے درباروں میں فرانسیسی افسر بھی موجود تھے۔ نپولین کے زمانہ میں انھوں نے روسیوں سے سازباز شروع کر دی تھی، تاکہ ہند میں اپنی کھوئی ہوئی سلطنت کو دوبارہ حاصل کر لیں گو انھیں اس میں کوئی کامیابی نہ ہوئی تاہم ایک زمانہ تک ہندوستان کے نیم آزاد راجاؤں، نوابوں، مرہٹوں، راجپوتوں اور سکھوں کے پاس فرانسیسی عہدہ دار فوجی تربیت کے لئے مامور تھے۔ اور فرانسیسیوں کے اثرات بالکلیہ زائل نہیں ہوئے۔ ۱۶۰۴ء سے ۱۸۰۰ء تک تقریباً ۱۹۶ برس فرانسیسیوں کے ہندوستان کے کئی مقامات سے سیاسی، معاشی، سماجی اور فوجی تعلقات رہے ہیں۔ انیسویں صدی میں بھی یہ تعلقات منقطع نہیں ہوئے۔ بلکہ آج تک جاری ہیں۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں جبکہ ہندوستان آزاد ہوگیا مشرقی ساحل پر کاریکل، پانڈیچری، چندر نگر اور مغربی ساحل پر ماہی فرانسیسی

حکومت کے قبضہ میں تھے۔ ان واقعات کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسیوں اور اہل ہند کے تجارتی اور ثقافتی تعلقات آج سے نہیں بلکہ (۳۵۰) برس سے ہیں۔ ان گہرے اور وسیع تعلقات کی وجہ سے فرانسیسی الفاظ کا ہندوستانی زبانوں میں داخل ہونا ایک لازمی امر تھا۔ چنانچہ اردو زبان نے پوری فراخدلی کے ساتھ کئی فرانسیسی الفاظ اپنے میں جذب کر لئے ہیں۔

فرانسیسی الفاظ

ذیل کے الفاظ وہ ہیں جن کے بارے میں قیاس ہے کہ وہ فرانسیسی زبان سے براہ راست اردو زبان اور ادب میں داخل ہوئے ہیں۔ اردو کی وسعت اور دوسری زبانوں کے الفاظ اپنانے کی صلاحیت کا اندازہ ان مرکب الفاظ، اصطلاحوں اور محاروں سے ہو سکتا ہے جو فرانسیسی الفاظ سے بنائے گئے ہیں۔

اجیٹن (adjutant) لاطینی زبان میں یہ لفظ مددگار کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ فرانسیسی میں یہ "اڑودان" کی شکل میں موجود ہے۔ اردو میں یہ اس فوجی عہدہ دار کے لئے مستعمل ہے۔ جو کسی بڑے فوجی افسر کے احکام یا خط و کتابت کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اجیٹن کے علاوہ "جنرل اجیٹن" بھی آج سے ایک سو ستر برس پہلے اردو میں رائج تھا[1]۔ لیکن اب "اجیٹن جنرل" مروج ہے۔

بارک (barrack) یہ لفظ بھی فرانسیسی بارک (baraque) سے راست اردو میں آیا ہے۔ فرانسیسی زبان میں یہ سپاہیوں کی رہائش کے لئے مستعمل ہے۔ اس کا ماخذ ایطالوی

---

[1] انڈکس فتح المجاہدین۔

بارکّا (baracca) ہے۔ ایطالوی زبان میں فوجیوں کے ڈیرے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ انگریزی میں بیرکس (barracks) ۱۶۸۶ء میں ایطالوی سے آیا۔ اردو میں بارک اور اس کی بگڑی ہوئی شکل "بارگ" دونوں سپاہیوں کے مکانوں یا چھاؤنی کے لئے رائج ہیں۔ مکانوں کے فوجی محافظ کے لئے بارک یا بارگ ماسٹر بنایا گیا ہے۔ محافظی کے اس پیشہ کے لئے اردو میں بارک ماسٹری یا بارگ ماسٹری رائج ہوا۔ علی گڈھ یونیورسٹی میں طلباء کے اقامت خانوں کے نام "کچی بارک" اور "پکی بارک" اب بھی رائج ہیں۔ بارک سے جمع کی صورت "بارکس" بھی بنی لیکن اس کا تلفظ "بارکس" چل پڑا۔ آج سے تقریباً سو سال پہلے جنوبی ہند میں بارکس کا لفظ رائج ہو چکا تھا چنانچہ شہر حیدر آباد دکن میں سپاہیوں کی ایک قدیم چھاؤنی کا نام ہی "بارکس" ہے۔ ظفر علیخاں ظفرؔ نے بارک کی جمع بارکوں استعمال کی ہے ؎

دیکھے دریا کی موجوں کو   دیکھے بارکوں میں فوجوں کو

(بہارستان)

باتری (battery) یہ لفظ توپ خانہ یا مورچہ کے مفہوم میں فرانسیسی زبان سے براہ راست اردو میں داخل ہوا ہے۔ فرانسیسی میں یہ بجنسہ باتری (baterie or batterie) کے

لہ سر ۱۹۰

روپ میں موجود ہے۔ اس فرانیسی لفظ کا ماخذ لاطینی ہے۔ اردو میں باتری کے علاوہ "بیاٹری" بھی بعد میں انگریزی کے اثر سے مستعمل ہوا۔ باتری سے ایک تاریخی لفظ "بتیری" بن گیا جو جنوب میں زیادہ رائج ہے۔ چنانچہ سرنگ پٹن[1] کے پرانے شہر میں حیدر علی اور ٹیپو سلطان کے بنائے ہوئے مورچے اب بھی "سلطان بتیری" سے موسوم ہیں۔ باتری اور بیاٹری سے کئی مرکبات جیسے فیلڈ بیٹری، خچر باتری، بیاٹری چارجنگ وغیرہ بنائے گئے ہیں۔ برقی مورچہ کے مفہوم میں بیاٹری انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ چنانچہ اکبر الہ آبادی کا شعر ہے۔

آنکھیں دکھا رہی ہیں کہ ہے دل میں بیٹری
عارض اگرچہ گل کی طرح ہیں کھلے ہوئے

پریڈ (parade) اس فرانیسی لفظ کا ماخذ لاطینی ہے۔ یہ لاطینی سے ہسپانوی میں پہنچا۔ بعد ازاں ہسپانوی سے فرانیسی اور فرانیسی سے اردو میں داخل ہوا۔ فرانیسی زبان میں یہ لفظ پراد (parade) کے روپ میں موجود ہے۔ اردو کا پریڈ فرانیسی پراد کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ یہ لفظ دہلی میں مذکر اور لکھنو میں مونث مستعمل ہے۔ پریڈ سے پریڈ، پریڈ گراونڈ یا پریڈ گراونڈ بھی بن گئے ہیں۔ ٹیپو سلطان[2] (۱۷۴۹ء تا ۱۷۹۹ء) کی

---

[1] تاریخ سلطنت خداداد [2] فتح

فوجوں میں "پریٹ" کا عام رواج تھا۔ پرول (parole)
قیدی کو مقررہ وقت پر قید خانہ واپس آنے کا حتمی وعدہ کرنے پر
"پرول" پر رہا کیا جاتا ہے۔ اس فرانسیسی لفظ کا ماخذ یونانی زبان ہے۔
یونانی سے یہ لاطینی میں پیرابولا (parabola) کے روپ
میں آیا ہے۔ فرانسیسی اور انگریزی میں یہ پرول کی شکل میں پایا
جاتا ہے۔ لیکن انگریزی میں یہ فرانسیسی سے آیا ہے اور فرانسیسی سے
اردو میں کیونکہ جنوبی ہند میں فرانسیسیوں کے زیر اثر افواج میں
یہ لفظ عام ہو چکا تھا۔[الف] پرول سے بگڑ کر اردو میں دوسرا لفظ "پلول"[ب]
بھی بن گیا ہے جس کے معنی وہ مقررہ الفاظ یا راز کی باتیں ہیں جو
سپاہیوں کو بتا دی جاتی ہیں۔ اس مخرب لفظ سے اردو میں
دو محاورے "پلول ملانا" (سازش کرنا یا ہمراز بنانا) اور "پلول ملنا"
(سازش ہونا یا ہمراز ہونا) بنائے گئے ہیں۔

ٹروپ (troop) سپاہیوں کے گروہ، جمع یا
فوج کے معنوں میں اردو میں اٹھارویں صدی عیسوی سے
رائج ہے۔ ٹیپو سلطان کے لشکر میں یہ لفظ "ٹرپ" کے روپ
میں رائج تھا۔ فارسی میں اس کا مترادف لفظ "یوز" بھی استعمال
کیا جاتا تھا۔ شہر حیدر آباد دکن کے ایک محلہ کا نام ترپ بازار ہے

[الف] الف۔ فتح المجاہدین نسخہ (۸۲۹) ص ۱۳۷ کتب خانہ آصفیہ
ب۔ فتح المجاہدین ۱۷۵۲ء دار الکتب خلیلیہ۔ [ب] ۵ ف ۱۔ ۳۷۰

کیوں کہ قدیم زمانہ میں یہاں نہ صرف اسلحہ کا کارخانہ تھا بلکہ سپاہی بھی متعین تھے۔ اس کا مرکب ٹروپ لیڈر بھی مستعمل ہے۔ لیکن یہ ترکیب انگریزی سے لی گئی ہے فرانسیسی سے نہیں۔

رپورٹ (report) اردو میں اطلاع خبر یا روئیداد کے لئے عام لفظ ہے۔ جیسے سالانہ رپورٹ اور لارپورٹ وغیرہ۔ رپورٹ سے بگڑ کر رپٹ اور رپوٹ بن گئے ہیں۔ رپوٹ کے مقابلہ میں رپٹ زیادہ قدامیت کا حامل ہے۔ کیونکہ رپٹ ٹیپو سلطان کی فوجوں میں ۱۷۸۳ء سے پہلے[1] سے رائج تھا۔ رپورٹ کے یہ دونوں روپ اردو زبان اور ادب میں رائج ہیں مثلاً اکبر نے "رپٹ" اپنے ایک شعر میں باندھی ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جاجا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

بحر نے "رپوٹ" بحیثیت فعل ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

مختار ہیں وہ لکھیں نہ لکھیں جواب خط
صاحب کو روز اپنا عریضہ رپوٹ ہے[2]

اردو میں رپٹ سے ایک نئی شکل "رپٹی" یعنی رپٹ دہندہ یا چوکیدار بنائی گئی ہے۔ رپٹی کے علاوہ رپورٹر بھی اردو میں مستعمل ہے۔ جیسے پریس رپورٹر یا نیوز رپورٹر وغیرہ۔ رپٹ

---

[1] فتح المجاہدین نسخہ ۸۲۹ کتب خانہ آصفیہ ص ۱۳۷

[2] ج ۳ - ۱۸۷ -

ایک خاص موقع پر بھی مستعمل ہے۔ جب ڈھلوان راستے پر کہار سواری لیجاتے ہیں تو اگلا پچھلے کو احتیاط برتنے کے لئے "رپٹ" کہتا ہے۔ رپورٹ کے مرکب افعال مثلاً رپورٹ پڑھنا، لکھنا، لکھانا، بھیجنا، دینا، جانا، چلا جانا، تحریر کرنا، تحریر کرانا وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔

راونڈ (round) یہ فرانسیسی لفظ لاطینی زبان کے لفظ روٹنڈس (rotundus) سے نکلا ہے۔ اور روٹنڈس کا ماخذ روٹا (rota) ہے جس کے معنی لاطینی میں گول چکر کے ہیں۔ اس روٹا سے انگریزی میں روٹری بنا ہے۔ روٹری کا مرکب روٹری کلب اردو میں مستعمل ہے۔ فرانسیسی زبان میں لاطینی روٹنڈس "رون" (rond) کے روپ میں موجود ہے۔ رون کا مونث فرانسیسی میں روند (ronde) ہے۔ اسم مذکر رون اور اسم مونث روند دونوں فرانسیسی میں گول یا دائرہ کے لئے مستعمل ہیں۔ فرانسیسی زبان کا روند فوجی گشت کے مفہوم میں اردو میں رونڈ ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ انیسویں صدی میں انگریزی سے بھی اردو میں رونڈ آچکا تھا۔ لیکن اس سے ایک سو سال پہلے یعنی اٹھارویں صدی عیسوی میں فرانسیسیوں کے جنوبی ہند سے تجارتی، سیاسی اور فوجی تعلقات کی وجہ سے یہ لفظ اردو میں رائج ہو چکا تھا۔ چنانچہ ٹیپو سلطان[1] کی فوج میں رونڈ طلایہ گردی کے معنی میں مستعمل تھا۔ اس کے بعض مرکبات مثلاً

---

[1] فتح المجاہدین۔

گرانڈ رونڈ، اجیٹنٹ رونڈ اور ریپٹ رونڈ بھی اس زمانہ میں (۱۷۸۳ء سے پہلے) رواج پا چکے تھے جن کا فارسی میں علی الترتیب ترجمہ کیوان اول، کیوان دوم، اور کیوان سوم کیا گیا تھا۔ اردو میں رونڈ (۱) گول چکر کے مفہوم میں اور (۲) طلایہ گردی کی فوجی اصطلاح میں مستعمل ہے۔ اس سے ایک مرکب "رونڈ گشتی" بنا لیا گیا ہے۔ "رونڈ لگانا" اور "رونڈ مارنا" کی اصطلاحیں بھی عام ہو چکی ہیں۔ فرانسیسی رونڈ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اردو میں دو طرح سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایک تو گھوڑے کی دھیمی چال (راہوار یا راہوال) کے معنی میں اور دوسرے سپاہیوں کی رات کی گشت، چوکیداری یا طلایہ کے قدیم مفہوم میں۔ چنانچہ اس لفظ کی بدولت اردو میں ایک دلچسپ کہاوت "میاں گئے رونڈ بیوی گئیں بیرونڈ" بن گئی ہے۔

سلاد (salad) لاطینی ماخذ رکھتا ہے اور ایطالوی اور فرانسیسی سے ہٹ کر یہ لفظ ایک خاص قسم کی ترکاری کے مفہوم میں اردو میں پہنچا۔ اردو اور فرانسیسی سلاد کے تلفظ اور معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کچی یا اُبلی ہوئی ترکاری کے چھوٹے ٹکڑوں والی اس ڈش کو ہم نے فرانسیسی زبان سے حاصل کیا ہے۔ انگریزی میں اس ترکاری کا تلفظ مختلف ہے۔ انگریزی زبان میں یہ لفظ خود فرانسیسی سے آیا ہے۔ سلاد کا بگڑا ہوا روپ "سلات" ہے۔ اور مرکب "فروٹ سلاد"۔

---

[1] پیشہ ۵ - ۲۱ -

فیئل (file) لاطینی زبان کا لفظ ہے جو فرانسیسی سے ہوتے ہوئے اردو میں پہنچا۔ مترادف فرانسیسی لفظ بھی فیئل[1] (file) ہے جو سپاہیوں کی صف یا قطار کے لئے مستعمل ہے۔ اس معنی میں ٹیپو سلطان[2] کے عہد کے فوجی اس لفظ کو اردو میں استعمال کرتے تھے۔ یہ لفظ انگریزی سے بھی ہماری زبان میں آیا ہے۔ لیکن دوسرے معنی میں۔ چنانچہ دفتروں میں کاغذوں، اخباروں، مثلوں کو باقاعدگی سے ٹانکنے یا رکھنے کے لئے فیئل کرنے کی اصطلاح رائج ہے۔

قرابین (carabin) ایک قسم کی بندوق کے لئے اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔ اس کا ماخذ فرانسیسی زبان کا لفظ کرابین[3] (carabin) ہے۔ فرانسیسی زبان میں یہ لفظ بندوق کے مفہوم میں مروج ہے۔ قدیم فرانسیسی میں یہ "کلبرن" (calabrin) کی شکل میں موجود ہے۔ خود فرانسیسی میں یہ یونانی زبان سے آیا ہے "ک" کی "ق" میں تبدیلی سے اردو میں یہ لفظ قرابین ہو جانے کے باعث اس کے عربی نژاد ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ لیکن عربی میں اس کا واحد[4] "قربانہ" اور جمع "قربان" ہے۔ معنوی اعتبار سے بھی یہ اردو کے قرابین سے مختلف ہے۔ چنانچہ عربی[5] میں بطرس البستانی کے بموجب قربان کی

---

[1] اس کا تلفظ انگریزی (feel) جیسا ہے۔ [2] فتح [3] اسک ۷۸۔

[4] Dictionaires Arabes by R. Dozy Vol. II P. 322

[5] محیط المحیط (بطرس البستانی) حصہ دوم ص ۱۶۸۲۔

جمع الجمع "قرابین" بادشاہ کے مصاحب خاص یعنی قربت کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ ان مبینہ صوتی اور معنیاتی اختلافات کے باعث اس لفظ کا عربی کے مقابلہ میں راست فرانسیسی سے اردو میں آنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ اردو کے علاوہ یہ فرانسیسی لفظ ہندوستان کی بعض زبانوں میں مستعمل ہے۔ چنانچہ ملاوی میں کری بن (carebin)، سندھی میں کرابینو (carabinu) اور ہندی میں کرابین (carabin) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ مرہٹی اور پنجابی میں کرابین (karabin) رائج ہے۔ پنجابی میں قرابین والے کے لئے کرابینی (karabini) اسم فاعل کے طور پر مروج ہے۔ قرابین کا اسم تصغیر قرابینچی بھی استعمال میں آتا ہے۔ سحر نے قرابین کو شعر میں اس طرح استعمال کیا ہے۔

قرابین باتوں پہ چلنے لگی بھوں پر سروہی نکلنے لگی

نظیر اکبر آبادی نے بھی اسے باندھا ہے۔

جب گھور کے قضا کے بانکے نے آکے جھانکا

ٹیڑھا رہا نہ ترچھا گنڈا رہا نہ بانکا

تیغا سپر قرابیں جمدھر ہوا تو پھر کیا

کارتوس (cartridge) کارتوس کا ماخذ فرانسیسی زبان کا لفظ کارتوش (cartouche) ہے جو انگریزی میں بگڑ کر کارٹرج ہوگیا۔ پرتگالی میں یہ کارتوچو (cartucho) کی شکل

---

۱ ۵ ڈا ۷۸ ۲ ۵ اسک ۷۶

میں ہے۔ یہ لفظ فرانسیسی میں ایطالوی زبان کے کارتوچیو (cartoccio) سے آیا ہے۔ ایطالوی میں یہ لاطینی کارتا (carta) سے داخل ہوا ہے۔ لاطینی میں کارتا ایک خاص قسم کے موٹے کاغذ کو کہتے ہیں جس سے کارڈ (card) بنتا ہے۔ لاطینی میں یہ یونانی زبان کے لفظ پیپرس (papyrus) سے نکلا ہے اور پیپرس نرسل کی قسم کا ایک درخت ہوتا ہے جو پانی میں اُگتا ہے اور اس سے قدیم زمانہ میں کاغذ بنایا جاتا تھا۔ چنانچہ یونانی اور مصری پیپرس سے بنا ہوا کاغذ لکھنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اردو کے لفظ کارتوس کے مخرج کی لسانی کڑیوں کو اس طرح واضح کیا جا سکتا ہے۔

یونانی ــــ کارتا (carta) لاطینی ــــ کارتوچیو (cartoccio) ایطالوی ــــ کارتوش (cartouche) فرانسیسی ــــ کارتوس (اردو) ــــ کارٹرج (انگریزی)

معنوی اعتبار سے بھی اس میں کئی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ یونانی میں اس کے معنی ایک ایسے پودے کے ہیں جس سے کاغذ بنایا جاتا ہے۔ لاطینی اور ایطالوی زبانوں میں یہ کاغذ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ فرانسیسی میں یہ لفظ کاغذ کے ایک ایسے کیس کے مفہوم میں رائج ہے جس کے اندر دھماکو اشیاء رکھ کر بندوق سے اُڑا دی جائیں۔ چونکہ کارتوس کو ایک خاص قسم کے کاغذ میں لپیٹا جاتا ہے اس لئے اردو کارتوس اور انگریزی کارٹرج میں کاغذ کی رعایت موجود ہے۔ موٹا اور کھردرا کاغذ

جو نقشوں اور لفافوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اسے اردو میں "کارٹج کاغذ" کہتے ہیں۔ جامع اللغات[1] میں اردو زبان کے کارتوس کو انگریزی کارٹرج کی بگڑی ہوئی شکل قرار دیا گیا ہے جو صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ انگریزی لفظ بعد کو آیا۔ اس سے کئی سال پہلے فرانس اور جنوبی ہند کے قدیم فوجی تعلقات اور اس سے زیادہ کارتوش اور کارتوس کی قربت کی وجہ سے اس لفظ کے انگریزی لفظ سے بگڑ کر آنے کی بجائے راست فرانسیسی زبان سے اردو زبان میں آنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ "کارٹرج" سے "کارتوس" کا اشتقاق ممکن بھی نہیں ہے۔

کمان (command) اردو میں کمان اور کماں دونوں رائج ہیں۔ لاطینی فعل (commendāre) سے قدیم فرانسیسی میں (Comander یا commander) بن گیا۔ جدید فرانسیسی میں یہ لفظ کماں (Command) اسم مذکر اور کماند (Commande) اسم مونث کی شکل میں موجود ہے۔ فوجی اصطلاح میں اردو "کمان" فرانسیسی "کماں" سے اس قدر قریب ہے کہ ہماری زبان کے اس یورپی لفظ کا ماخذ فرانسیسی ہو سکتا ہے نہ کہ انگریزی۔ اس نظریہ کی تائید تاریخی شواہد[2] سے بھی ہوتی ہے۔ اردو میں یہ لفظ حکم یا فرمان، حکومت یا سرداری یا فوج یا فوج کے کسی مہم پر جانے کے لئے مستعمل ہے۔ اس لفظ سے بنے ہوئے فوجی عہدے مثلاً کمان افسر۔ کمانڈر۔ ونگ کمانڈر۔ کمانڈنگ افسر۔

---

[1] ج ۴ - ۴۷ [2] فتح۔

کمانڈر انچیف بھی اردو میں رائج ہیں جو انگریزی سے لئے گئے ہیں۔
سوائے اول الذکر عہدے کے جو اردو میں فرانسیسی اور انگریزی اجزائے ترکیبی سے تشکیل پایا ہے اس فرانسیسی لفظ کی بدولت کئی اصطلاحیں اور محاورے اردو میں مروج ہیں جیسے کمان دغنا (بندوق سر ہونا، حکم ہو جانا، کام مل جانا)۔ کمان پر جانا (نوکری پر جانا)۔ کمان چڑھنا۔ (جینا۔ شراب خوب پی کر تند و تیز ہو جانا۔ گھوڑے پر بالکل سیدھا بیٹھنا)۔ کمان نکلنا (فوج کا جنگ کے لئے نکل جانا) جیسے

فوج مژہ کا جانب ابرو جو رخ پھرا
بولی گئی کمان مگر اس سپاہ کی (ہنر)

محسن نے کمان کو "حکم" کے معنی میں اس طرح باندھا ہے۔

تیر مژہ کو تولتے رہیں مردمان چشم
کہد و کمان ہے دل خانہ خراب کا

کمندان (commandant) یہ لفظ بھی راست فرانسیسی سے اردو میں آیا ہے۔ فرانسیسی زبان میں یہ لفظ "کمندان" کا روپ رکھتا ہے اور یہ ایک فوجی اصطلاح ہے۔ اردو میں بھی یہ لفظ فوج کے ایک خاص عہدہ دار کے لئے مستعمل ہے۔ اس سے اردو میں ایک نیا لفظ "کمندانی" بنا ہے جو اردو قواعد کے مطابق کمندان کا اسم صفت ہے۔ یہ روپ فرانسیسی میں نہیں ہے۔ کمندان بگڑ کر اردو میں "کمیدان" ہو گیا ہے

۱۔ فتح

کمنڈان اور کمیدان دونوں جنوبی ہند میں ایک زمانہ سے رائج ہیں لیکن معنی میں خفیف سے تبدیلی ہوگئی ہے۔ اب یہ بجائے فوجی عہدہ دار کے سیول اور موروثی عہدہ دار کے مفہوم میں رائج ہیں۔ لوگ ان کی فوجی اصلیت فراموش کر چکے ہیں۔ کمپنی (company) یہ لفظ فرانسیسی میں لاطینی زبان سے آیا ہے اور انگریزی میں فرانسیسی سے۔ اردو میں یہ (۱) فوجی اصطلاح (۲) تجارتی کوٹھی (۳) اور نیم حکومتی ادارہ کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ فوجی اصطلاح میں "کمپنی" پیدل فوج کے اس دستہ کو کہتے ہیں جو ۶ افسر اور ۲۲۱ سپاہیوں پر مشتمل ہو۔ صنعت، تجارت و حرفت میں "کمپنی" عام طور پر رائج ہے جیسے لمٹیڈ کمپنی۔ اس لفظ کے مختلف مرکبات جیسے کمپنی راج۔ کمپنی بہادر۔ کمپنی باغ وغیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد حکومت کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ کمپنی مارک اور کمپنی کا سکہ بھی مروج ہیں۔

کمیساریہ (commiss ariat) فوج کے محکمہ رسد کو کمیساریہ کہتے ہیں۔ اس فرانسیسی لفظ کا ماخذ لاطینی زبان کا فعل (committere) ہے۔ یہ لفظ ایسے تعلیم یافتہ اردو داں طبقہ کی وجہ سے بیسویں صدی میں ہماری زبان میں داخل ہوا جو فرانسیسی زبان سے واقف تھا۔ اسی طرح فوجی محکمۂ رسد کے عہدہ دار اعلیٰ کو کمیسیر (commissaire) کہتے ہیں۔

گارڈ (guard) یہ لفظ فرانسیسی زبان میں

"گارد"[1] (garde) کی شکل میں موجود ہے اور خود فرانسیسی میں قدیم لوجرمن سے داخل ہوا ہے۔ پرتگالی میں یہ لفظ گاردا (guarda) کے روپ میں مستعمل ہے۔ گارد سے اردو میں ایک دلچسپ لفظ "گاردن" بنا ہے جو حیدرآباد دکن میں اس عورت خدمت گار کو کہتے ہیں جو ڈیوڑھیوں پر دربانی کے فرائض انجام دیتی ہے۔ یہ گارد سے مونث بنانے کی عجیب صورت ہے۔ تاریخ ہند میں پیشواؤں کے عہد میں ہمیں ابراہیم خاں گاردی (تاریخ گلزار آصفیہ ص ۷۳) کا نام ملتا ہے۔ "یہ گاردی" فرانسیسی گارد سے مشتق ہے۔[2] ۱۷۸۳ء سے پہلے یہ لفظ ٹیپو سلطان کی افواج[3] میں "کاٹ" کی بگڑی ہوئی شکل میں اردو میں رائج تھا۔ اس زمانہ میں "کاٹ" کا مترادف لفظ فارسی میں "منقلا" تھا۔ گارڈ سے تین الفاظ میکاڈ (van-guard) ۔ دریگارڈ (derrier guard) اور کوت (quarter guard) بنا لئے گئے تھے اور ان کے فارسی مترادفات منقلائی پیش۔ منقلائی عقب اور نجم تھے۔ بعد میں انگریزی زبان کے زیر اثر کاٹ، میکاڈ اور کوت کا رواج ختم ہو گیا اور ان کے بدلے گارڈ، ویان گارڈ اور کواٹر گارڈ رائج ہو گئے۔ دکھنی میں فوجی گارڈ کیلئے گاٹ[4] اور گارڈ کے لئے گاڈ استعمال کئے جاتے تھے۔ حیدرآباد دکن میں مذکورہ بالا گاٹ، "گیاٹ" کی شکل میں اب بھی رائج ہے۔ بلدہ حیدرآباد کے ایک محلہ کا نام ہی "بازار گیاٹ" ہے۔ گارڈ سے قدیم زمانہ میں دکن میں

[1] لاروس ۴۴۳ - [2] اسک ۲۲۵ - [3] فتح [4] شیک ۱۶۷۷ -

ایک دلچسپ مرکب "گارڈی" بقول شیکسپیئر بنایا گیا تھا۔ چنانچہ غلام حسین خاں مولف گلزار آصفیہ نے گارڈی[1] کی جمع "گارڈیاں" چوبداروں سے کم درجے کے لوگوں کے لئے استعمال کی ہے۔ انیسویں صدی کے نصف آخر میں انگریزی کے زیر اثر لفظ گارڈ نہ صرف سپاہیوں کے محافظ دستے اور پہرہ دینے والوں کے لئے بلکہ ریل کے اس عہدہ دار کیلئے بھی استعمال ہونے لگا جو عام طور پر ریل گاڑی کے آخری ڈبے میں نگرانی کرتا ہے۔ گارڈ سے ایک دوسرا مرکب گارڈ روم بھی بن چکا ہے۔ گارڈ کا مشتق گارڈین یا گارجین بات چیت میں رائج ہے تحریر میں نہیں۔

وردی۔ سپاہیوں کی پوشاک یا یونیفارم کو وردی کہتے ہیں۔ یہ لفظ فرانسیسی میں لاطینی سے آیا ہے اور اردو میں فرانسیسی سے داخل ہوا ہے۔ اس اردو لفظ کا ماخذ فرانسیسی لفظ اردری (ordre) ہے جس سے بگڑ کر وردی[2] بن گیا ہے۔ فیالن[3] کا خیال ہے کہ یہ لفظ انگریزی زبان کے آڈر (order) سے بگڑ کر بنا ہے۔ مولف نور اللغات[4] کی رائے میں یہ لاطینی ورد بالفتح سے نیلے رنگ کے معنوں میں نکلا ہے۔ یہ ہندی زبان میں بھی رائج ہے۔ اردو میں وردی نہ صرف سپاہیوں اور پولس والوں کی پوشاک بلکہ چوکیداروں اور چپراسیوں کے سرکاری لباس کے لئے بھی مستعمل ہے۔ لباس کے معنی میں اس لفظ نے اتنی عمومیت حاصل کر لی ہے کہ اب یہ کسی پیشہ ور یا ہنرمند یا ملازم کی خاص پوشاک کیلئے بھی

---

[1] گلزار آصفیہ ص ۲۸۸۔ [2] ج ۹ ۷۸ (۳ و ۴) [3] ن ۴ ۔ ۹۱۲

مستعمل ہے۔ فوجی اصطلاح میں وردی اس بگل کو کہتے ہیں جو فوج یا پولس والے رات میں سونے کے وقت یا صبح میں جاگنے کے وقت بجاتے ہیں۔ وردی سے "ورد" فوجی لباس کے لئے مستعمل ہے۔ وردی عام طور پر بعض افعال جیسے پھاڑنا۔ پھٹنا۔ پہننا۔ ہونا۔ دینا۔ سلانا۔ سینا۔ لینا۔ ملنا وغیرہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ وردی سے کئی محاورے اردو میں بنا لئے گئے ہیں۔ مثلاً وردی میجر (وہ ہندوستانی فوجی افسر جو فوج کو احکام سناتا ہے اور تنخواہ تقسیم کرتا ہے)۔ (۲) وردی بچھانا یا بچھنا (وردی کی تمام اشیاء کا چارپائی پر لگایا جانا) ۔(۳) وردی تقسیم کرنا، سپاہیوں، ملازموں یا چپراسیوں کو سرکاری لباس دینا) (۴) وردی بولنا (رپورٹ دینا یا کرنا یا جاسوس کا کسی خاص واقعہ کی خبر دینا) اس مفہوم میں بحر کا ایک شعر ہے۔

کیا رموز عشق کہتا میں فرشتے ساتھ تھے
بحر وردی کل یہ ہرکارے مقرر بولتے

(۵) وردی بجانا (شاہی محل پر تنور یا تاشہ یا نوبت بجانا یا کسی فوجی مقام پر باجا بجانا) ان معنوں میں شاد اور منیر کے دو شعر درج کئے جاتے ہیں۔

شام فراق وہ ہے مری جس میں عمر بھر
وردی کبھی بجی نہ بجا یا گیا گجر (شاد)

نگہ کہتی ہے پہلے میں گئی ہوں پیشوائی کو صف مژگاں نے بھی وردی سلامی کی بجائی ہے
(منیر)

(۱) فرانسیسی الفاظ جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے

بعض فرانسیسی اور انگریزی الفاظ کے تلفظ اور تشکیلی خصوصیات میں اتنا کم فرق ہے کہ قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اردو میں انگریزی سے آئے ہیں یا فرانسیسی سے۔ نیچے دیئے ہوئے الفاظ کا ماخذ فرانسیسی زبان ہے۔ یہ الفاظ انگریزی میں بھی فرانسیسی سے آئے ہیں۔

امپیر (ampere) برقی رو کی اکائی کے معنی میں رائج ہے۔

اینلارجمنٹ (enlargement) فوٹوگرافی کی ایک اصطلاح کے طور پر بات چیت میں مستعمل ہے۔

ایڈی کانگ (aide-de-camp) ایسے عہدہ دار کیلئے مستعمل ہے جو فوج کے ایک اعلیٰ عہدہ دار مثلاً جنرل کے احکام کی ترسیل اور تعمیل میں مدد دے۔ ہندوستان میں حکمران یا امراء کی پیشی کے آدمی کے لئے بھی بولا جاتا تھا۔ چونکہ فرانسیسی فوجی مشیر اور عہدہ دار ہندوستانی حکمرانوں کی افواج میں انگریزوں کے مقابلہ میں بہت پہلے سے مامور تھے اس لئے قیاس ہے کہ یہ لفظ براہ راست فرانسیسی زبان سے اردو میں آیا ہے۔ اس لفظ کے تلفظ صوتی اور تشکیلی خصوصیات سے بھی اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔

بیاج (badge) بِلّا یا نشانِ امتیازی کے مفہوم میں

اردو میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے کانفرنس کے بیاج۔ بعض اوقات اس کی جمع بیاجز بھی آئی ہے۔ اردو میں اس کا جس طرح تلفظ ہوتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ انگریزی کے ذریعے اردو میں آیا ہے۔

بار (bar) شراب خانہ اور وکلاء کی جماعت کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اول الذکر مفہوم میں جوش نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

چھپ چھپ کے پینے والوں کو ملتا نہیں ہے بار
مرمر کے جینے والوں کی پرسش نہیں ہے آج

اس کے مرکبات مثلاً بنچ اور بار۔ ملک بار۔ بار روم۔ بار ایسوسی ایشن اور بار لائبریری بھی اردو میں رائج ہیں۔ بیارل (barrel) پیپا یا بندوق کی نالی کے معنی میں اردو میں مستعمل ہے۔ بوفے (buffet) اور بوفے ڈنر پہلی جنگ عظیم کے بعد ہماری زبان میں رواج پائے۔

بیانٹ (bayonet) فوجی اصطلاح میں اس تیز ہتھیار یا کرچ کو کہتے ہیں جو بندوق کو لگی رہتی ہے۔ یہ فرانسیسی لفظ بیائنے (bayonne) سے نکلا ہے جو فرانس کے ایک شہر کا نام ہے جہاں اس قسم کا ہتیار ابتدا میں بنایا گیا۔ فرانسیسی زبان میں یہ لفظ ۱۶۹۲ء سے پایا جاتا ہے۔ بلیرڈ (billiard) ایک عام لفظ ہے جو ایک خاص قسم کے فرانسیسی کھیل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں ایک بڑے ٹیبل پر رکھے ہوئے گولوں کو ایک لکڑی (فرانسیسی billard) سے

کھیلا جاتا ہے۔ اس کے مرکبات بلیرڈ ٹیبل۔ بلیرڈ ٹورنمنٹ۔ بلیرڈ کلب بھی اردو میں رائج ہیں۔ انگریزی میں شکسپیر نے بلیرڈس[1] استعمال کیا ہے لیکن اردو میں بلیرڈ ہی عام ہے۔ **بسکٹ** (basket) اس کا ادب میں رواج نہیں۔ البتہ بول چال میں رائج ہے اور کھیل میں بسکٹ بال سے اردو آشنا ہے۔ **بابن** (bobbin) چرخی یا ریل یا فیتہ کے معنوں میں مروج ہے۔ اس کا ایک مرکب بابنٹ تکیے کے اوپر کے جالی دار بیل بوٹوں یا جالی دار کپڑے کیلئے مروج ہے۔ اس مرکب کا ایک دوسرا روپ "بابن لیٹ" بھی رائج ہے۔ **بلوز** (blouse) عورتوں کے لباس کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔

پٹرول (patrol) طلایہ، گشت یا فوجی نگرانی کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ **پاپلین** (poplin) ایک قسم کے کپڑے کے مفہوم میں عام لفظ ہے۔ **ڈرگ** (drug) تنہا غیر مروج ہے البتہ "کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ" میں آتا ہے۔

شوفر (chauffeur) موٹر چلانے والے آدمی یعنی موٹر ڈرائیور کا مترادف ہے۔ ظفر علیخاں کا ایک شعر ہے۔

سر ایڈورڈ آجکل پنجاب کی موٹر کے شوفر ہیں
نہیں ہے سنگِ استبداد سنگِ راہ ٹائیر کا

---

[1] Antony and Cleopatra II.5.3

شیسی (chassis) گاڑیوں کے ڈھانچے اور خاص طور پر موٹر، لاری یا ٹرک کے نچلے حصہ کے لئے مستعمل ہے۔ اس لفظ کی بگاڑ و شکل "چیسی" بات چیت میں چالو ہے۔

فرنیچر (furniture) ایک عام لفظ ہے۔

فینس (finesse) برج کے کھیل کی ایک اصطلاح ہے جس میں بڑا پتہ ہاتھ میں رکھتے ہوئے چھوٹے پتے سے پٹ جیتنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ **فلوٹ** (flute) انگریزی داں طبقہ میں بول چال کی حد تک محدود ہے۔

کیبینٹ (cabinet) وزراء کی جماعت کیلئے رائج ہے۔ اس کا مترادف لفظ "کابینہ" زیادہ رواج پا چکا ہے۔ چنانچہ اس کے مرکبات اور اصطلاحیں کابینی وزراء۔ کابینی جماعت۔ وزرائے کابینہ۔ کابینہ کا اجلاس وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔

کمیونکے (communique) سرکاری اعلان کے معنی میں عام ہے۔ جیسے حکومت کا کمیونکے وغیرہ۔ **کیفے** (cafe) ہوٹل یا قہوہ خانہ کے مفہوم میں مروج ہے۔ ساغر نظامی نے یہ لفظ اسطرح استعمال کیا ہے۔

یہ رقص گاہ یہ کیفے یہ ان کے مست نہ پوچھ
نظام دہر کے اے جاں! بلند و پست نہ پوچھ

کیفین (caffeine) قہوہ یا چاء کے ایک نباتی جزء کے معنی میں مستعمل ہے۔

گیریج (garage) موٹر خانہ کے لئے اردو میں ایک عام لفظ ہے۔

گیالن (gallon) اردو میں عام ہے اور پیٹرول کے ساتھ عام طور پر مستعمل ہے۔ جیسے۔ ایک گیالن پیٹرول وغیرہ۔

نکوٹین (nicotine) تمباکو کے زہر کے معنی میں مستعمل ہے۔

ربن (ribbon) اردو میں عام لفظ ہے۔ رف (ruff) برج کی اصطلاح میں اردو میں داخل ہو چکا ہے۔ سخت محنتی، مضبوط یا کھردرا کے مفہوم میں اسی تلفظ کا ایک دوسرا لفظ "رف" (rough) صرف بول چال میں رائج ہے لیکن اس کا ماخذ انگریزی ہے۔

لان (lawn) ہریالی کا تختہ یا چمن اس معنی میں تحریر میں رائج نہ ہو سکا مگر اس کے مرکبات "لان ٹینس" اور لان ٹینس اسوسی ایشن تحریر میں بھی رائج ہیں۔

وارنش (varnish) کا استعمال عام ہو چکا ہے۔ یہ فرانسیسی لفظ نہ صرف زبان زد خاص و عام ہے بلکہ ادب میں بھی اس کا مقام ہے۔ یہ لفظ اطالوی زبان میں ورنس (vernice) کے روپ میں ہے اور پرتگالی میں ورنز (verniz) کی شکل میں موجود ہے۔ ہسپانوی زبان میں "و" "ب" سے بدل گئی ہے اور تلفظ برنز (berniz) ہو گیا ہے۔ یہ لفظ مابعد لاطینی لفظ ورنیسیم[1] (vernicium) سے نکلا ہے جس کا ماخذ غالباً یونانی زبان ہے۔

ہلو (hallo) فرانسیسی زبان کا ایک صوتی لفظ ہے۔ فرانسیسی اور انگریزی کی طرح اردو میں بھی یہ کسی کو پکارنے یا متوجہ کرنے کیلئے رائج ہو چکا ہے۔

---

[1] اسنگ ۵۸۸

(۲) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ لاطینی ہے!

اب ایسے فرانسیسی الفاظ پیش کئے جائیں گے جو انگریزی کے ذریعے اردو زبان اور ادب میں آئے ہیں۔ لیکن یہ خود لاطینی سے فرانسیسی زبان میں زمانہ قدیم میں آئے تھے۔

اکونٹ (account)۔ حساب اور جمع خرچ وغیرہ کے معنوں میں۔ اس کے بعض مرکبات اور مشتقات جیسے۔ اکونٹنٹ۔ اکاونٹس اکاونٹنسی، اکاونٹس ڈپارٹمنٹ اور اکونٹنٹ جنرل بھی اردو میں رائج ہیں۔ ایکٹ (act)۔ قانون اور ڈرامہ کی متعلقہ اصطلاحوں میں مستعمل ہے۔ ایکٹ سے دوسری تشکیلیں ایکٹر۔ ایکٹریس۔ ایکٹنگ بھی عام ہیں۔ اپیل (appeal)۔ عدالت کی اصطلاح میں مرافعہ کے لئے اور اثر آفریں انداز بیان وغیرہ کے معنوں میں اردو میں رائج ہے۔ آرٹ (art)۔ فن، کلا یا ہنر کے مفہوم میں عام ہے۔ آرٹ کے ساتھ فائن آرٹ۔ آرٹسٹ۔ آرٹ سوسائٹی بھی رائج ہیں۔ آرمی (army)۔ تنہا غیر مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات مثلاً آرمی کواٹر اور آرمی ہیڈ کواٹر اردو میں رائج ہیں۔ آرمی انگریزی زبان میں سب سے پہلے ۱۶۴۷ء[1] میں کرامول کی پارلیمانی فوجوں کیلئے استعمال ہوا۔ آرمیچر (armature)۔ میکانیات

۱؎ پیر ۱۸۸۔

کی اصطلاح میں عام ہے۔ جیسے موٹر کار آر میچر وغیرہ۔ اونس (ounce) بہ حیثیت وزن کی اکائی یا وزن کے پیمانے کے اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ اڈریس (address) ۔ سپاس نامہ یا مخاطبت کے مفہوم میں عام ہے۔ اس کا مرکب اڈریس ہال بھی اردو میں مروج ہے۔ جوش نے "شعلہ و شبنم" میں "ایڈریس" استعمال کیا ہے۔

وہ جماعت شرم سے نام اپنا لے سکتی نہیں
ایڈریس سی چیز جو شاعر کو دے سکتی نہیں

اڈیشن (edition) ۔ کتاب یا اخبار کی اشاعت کے لئے رائج ہے۔ اس کے علاوہ ڈاک اڈیشن بھی مستعمل ہے۔ انجن (engine) ۔ ریل اور دوسری مشینوں کے لئے۔ اس کے مرکبات انجن ڈرائیور اور انجن شیڈ بھی چالو ہیں۔ ظفر نے بہارستان میں یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

اپنی کلیں اپنے ہی انجن سے چلی ہیں
دل اور زباں کیوں نہ کریں شکر خدا آج

اکسچینج (exchange) ۔ سکہ کے تبادلے اور دوسرے فنی مفہوم میں، جیسے اکسچینج بنک۔ اسٹاک اکسچینج اور ٹیلیفون اکسچینج۔

انٹرویو (interview) ۔ امیدواروں کو جانچنے یا منتخب کرنے کے لئے ملاقات کے معنوں میں آتا ہے۔

انوائس (invoice) ۔ اشیائے مرسلہ کی فہرست معہ قیمت وغیرہ کے لئے آتا ہے۔ یہ تجارت کی ایک عام اصطلاح ہے۔

انسٹیٹیوٹ (institute) ادارے کے معنی ہیں۔ جیسے انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ۔ ٹاٹا انسٹیٹیوٹ آف سائنس وغیرہ۔

اسپیشل (special خاص یا مخصوص کے لئے اردو میں رائج ہے۔ جیسے اسپیشل شو۔ اسپیشل کلاس۔ اسپیشل یا اسپیشل ٹرین۔ اسپیشل چائے۔ اسپیشل میٹنی شو۔

اسپرٹ (spirit)۔ بھک سے جل اٹھنے والے مادے کے معنی میں عام ہے۔ اس کے مرکبات موٹر اسپرٹ۔ اسپرٹ لیمپ۔ اسپرٹ لیول (آلہ) میتھی لیٹیڈ اسپرٹ بھی مروج ہیں۔

اسپورٹ (sport)۔ میدانی کھیلوں کے مفہوم میں عام ہے۔ اس کی اصطلاحیں اور مرکبات مثلاً اسپورٹسمین۔ اسپورٹنگ کلب گیمس اینڈ اسپورٹس وغیرہ بھی رائج ہیں۔ امپائر (umpire) ریفری کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ اسکول (school) بیحد عام ہے۔ اس کے مرکبات اسکول ٹیچر۔ اسکول ماسٹر۔ اسکول مسٹرس۔ اسکولی۔ اسکولی بہو۔ جیسے اکبر کے کلام میں

اپنی اسکولی بہو پر ناز ہے ان کو بہت
کیمپ میں ناچے کسی دن انکی پوتی تو سہی

جوش نے مشن اسکول کی ترکیب استعمال کی ہے۔

اک مشن اسکول کی لیڈی بصد انداز و ناز
دختران ہند سے ہے دیکھ سرگرم نیاز (شعلہ و شبنم)

اسکالر (scholar) لاطینی زبان کے اسکول سے مشتق اور اردو میں رائج ہے۔ اس کا مرکب اسکالرشپ بھی مستعمل ہے۔ اس سے بنی ہوئی ایک اصطلاح اسکالرشپ کمیٹی بھی استعمال میں آتی ہے۔

اسٹاچو (statue) مورتی یا مجسمہ کے معنیٰ میں۔

اسٹور (store) اردو میں عام لفظ ہے۔ اس کے مرکبات اسٹورکیپر۔ لکی اسٹور۔ اسٹور ہاوس بھی مروج ہیں۔

اسٹائل (style) اردو میں وضع طرز یا اسلوب کیلئے مستعمل ہے۔ اصطبل (stable) عام ہے۔ اسٹیج (stage) یہ بھی عام طور پر مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات اسٹیج مینیجر اور اسٹیج ڈائرکٹر بھی مروج ہیں۔ یہ لفظ اردو افعال کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جیسے ڈرامہ اسٹیج کرنا وغیرہ۔ اسٹیشن (station) یہ فرانسیسی لفظ لاطینی زبان کے اسٹیشنم (statiōnam) سے نکلا ہے۔ اسٹیشنر اور اسٹیشنری بھی اسی لاطینی لفظ سے ماخوذ ہیں۔ اردو بولنے والوں نے لفظ اسٹیشن کو بگاڑ کر ایک نیا لیکن مختصر لفظ ٹیسن بنالیا جو زباں زد خاص و عام ہے۔ روسی زبان میں بھی اردو کے ٹیسن کی طرح ایک لفظ[۱] ٹیسن (tesan) اسی مفہوم میں موجود ہے۔ اس لفظ کے مرکبات اسٹیشن ماسٹر۔ پولیس اسٹیشن اور ریلوے اسٹیشن بھی اردو میں مروج ہیں۔ جوش نے اسٹیشن کا لفظ اس طرح استعمال کیا ہے۔

---

[۱] فیالن ۸۸۔

ہر اسٹیشن پہ دو اک زخم کاری دل پہ کھاتے ہیں (روح ادب)
سفر کرتے ہیں یا ہم جنگ کے میداں میں جاتے ہیں

اکبرالہ آبادی نے اسٹیشن کو فارسی اضافت کے ساتھ بھی باندھا ہے۔

اسٹیشنِ فنا کی بھی کیا خوب ریل ہے
اس راہ میں ہر ایک پسنجر کا میل ہے

آرٹیکل (article)۔ فقرہ یا دفعہ کے مفہوم میں بات چیت میں اور مضمون کے معنی میں تحریر میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اکبر کہتے ہیں۔

چرچے ہیں نہ مذہب کے نہ وہ قصۂ دل ہے
پرچے ہیں اب اخبار کے روز آرٹیکل ہے

سرسید احمد خاں نے تہذیب الاخلاق میں آرٹیکل کی جمع آرٹیکلوں بھی استعمال کی ہے[1]۔ آفس آرڈر سرکاری محکموں میں زباں زد خاص و عام ہے۔ اس سے اسم فاعل آفیسر اور صفت آفیشل اردو تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں۔ اکبر نے آفیشل کا استعمال اس طرح کیا ہے۔

آفیشلِ اعمالنامے کی نہ ہوگی کچھ سند
حشر میں تو نامۂ اعمال دیکھا جائے گا

آفس کا گنوار ورو پ "ہافس" ہے۔ اٹرنی (attorney)۔ مختار یا وکیل کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب اٹرنی جنرل بھی عہدہ کے نام کے طور پر اردو میں رائج ہے۔ آرڈر (order) حکم یا

---

[1] ص ۶۸ جلد دوم

فرمایش کے معنی میں بات چیت اور تحریر میں رائج ہے جیسے ظفر کے اس شعر میں۔

وزارت پنت کی ہے خیر سے آج محافظ آرڈر کی اور لا کی

آرڈر میں "ر" کے حذف ہونیکے باعث اردو میں اس لفظ کا دوسرا روپ آڈر بھی رائج ہے۔ یہ لفظ اردو افعال دینا۔ کرنا۔ لینا وغیرہ کے ساتھ آتا ہے۔ اس کا مرکب آڈر بک اور فعل آڈر بک کرنا یا کرانا تجارتی حلقوں میں عام ہیں۔ بعض اصطلاحات میں بھی یہ لفظ پایا جاتا ہے جیسے پائنٹ آف آرڈر وغیرہ۔ اردلی (orderly) انگریزی لفظ سے بگڑ کر بنا ہے۔ یہ اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے مثلاً (۱) احکام پہنچانے والا یا احکام کی تعمیل کرانے والا سپاہی (۲) وہ چپراسی جو حکام کے اجلاس پر حکم پہنچانے اور اہتمام کرنے یا رکھنے کے لئے مقرر ہوتا ہے (۳) سواری کے جلوس یا سواری کا ساتھ دینے والا سپاہی (۴) فوجی ہسپتال کا شاگرد پیشہ (۵) معیت، ہمراہی یا جلوس کے معنی میں جیساکہ سحر نے اپنے ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

اڑتا ہے عاشقوں کا تری اردلی میں رنگ
ہولی کا جیسے کھیلتے ہیں ہر گلی میں رنگ

اردلی کا مرکب "اردلی بازار" اس بازار کو کہتے ہیں جو سفر میں شاہان دہلی کے ساتھ ساتھ رہتا تھا تاکہ سپاہیوں اور دوسرے لوگوں کو ضرورت کی چیزیں ملجائیں"۔ "اردلی میں چلنا" یا "اردلی میں رہنا" ہیں رہنا جیسے

فقرے بھی اردو میں رائج ہیں۔ اس لفظ سے ایک رکیک قسم کی اصطلاح "اردلی اتارنا" بھی اردو میں بن گئی ہے۔ جس کے معنی کئی لشکریوں کا ایک ہی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ہے۔ اس کا فعل لازم "اردلی اترنا" بھی مستعمل ہے۔

اڈوانس (advance) ۔ پیشگی ادائی کے مفہوم میں مروج ہے۔

اسٹیٹ (state) ریاست کے معنی میں رائج ہے۔ اس کا مرکب اسٹیٹ بنک عام ہے۔

اسسٹنٹ (assistant) ۔ مددگار کے لئے عام لفظ ہے جیسے اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ۔ آرم (arm) ۔ ہتیار کے مفہوم میں اس لفظ کا ماخذ لاطینی زبان ہے۔ فوجی اصطلاح میں یہ لفظ لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں آیا ہے۔ اس کا مرکب آرم سلوٹ رائج ہے۔ آرم بازو یا ہاتھ کے معنی میں بھی انگریزی زبان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک مرکب آرم چیر بات چیت میں آتا ہے۔ لیکن ہاتھ یا بازو کے مفہوم میں آرم کا ماخذ انگریزی ہے لاطینی نہیں۔ اسیسر (assessor) محصول وغیرہ کا تخمینہ یا تشخیص کرنے والا۔ الونس (allowance) بھتّہ، راتب یا مقررہ مقدار میں کوئی چیز دینے یا لینے کے مفہوم میں اردو میں عام لفظ ہے۔ انٹرنس (entrance) داخلہ کے مفہوم میں

۱؎ ف ۱ - ۵۱ -

بات چیت میں مستعمل ہے اور انٹر (enter) سے ماخوذ ہے۔ اس لفظ کے مقابلہ میں اس کا مرکب "انٹرنس فیس" بول چال میں زیادہ رائج ہے۔ اکبر نے انٹرنس کے لفظ کا استعمال اس طرح کیا ہے۔

ہم سے شب وصال وہ بے میل ہو گئے
افسوس انٹرنس میں ہم فیل ہو گئے

انجنیر (engineer) ۔ اردو میں عام ہے۔ اس کے مشتقات انجنیرنگ اور انجنیری بھی رائج ہیں۔ انفارمیشن (information)۔ تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب انفارمیشن بیورو زیادہ تر بات چیت میں آتا ہے۔ انشورنس (insurance) ۔ بیمہ کے مترادف ہے اور تحریر اور تقریر میں رائج ہے۔ امبولنس (ambulance)۔ بیماروں یا زخمیوں کو لانے یا لیجانے والی موٹر گاڑی کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کا مرکب امبولنس کار بھی مروج ہے۔

اوریینٹ (orient)۔ تنہا غیر مروج ہے۔ یہی حال اسکے مشتق اورنٹیل (oriental) کا ہے۔ یہ دونوں دوسرے الفاظ کے ساتھ ملکر مرکبات بناتے ہیں جو اردو میں رائج ہیں۔ جیسے اورنٹیل ہوٹل اورنٹیل کانفرنس وغیرہ۔ ایڈ (aid) اکیلا بات چیت میں نہیں آتا۔ البتہ اس کا مرکب فرسٹ ایڈ اور ایڈ سے بنی ہوئی ایک فوجی اصطلاح ایڈی کانگ تقریر اور تحریر میں رائج ہیں۔ اڈوائزر (adviser)۔ مشیر کے معنی میں بول چال میں آتا ہے۔ اس کا

مشتق اڈوایزری بھی مستعمل ہے۔ جیسے اڈوایزری کونسل وغیرہ۔
اکسپریس (express)۔اردو میں نقل وحمل کی اصطلاح کے طور پر
مستعمل ہے۔کسی تیز رفتار گاڑی کے لئے" اکسپریس ٹرین" کی ترکیب
استعمال کی جاتی ہے۔جب تار بہت جلد بھیجنا ہوتا ہے تو مقررہ
رقم سے زیادہ رقم خرچ کر کے اسے" اکسپریس تار" کے ذریعے روانہ کیا جاتا
ہے۔آملٹ (omelette)۔اردو میں عام ہے اور انڈوں کے
چیلے کے لئے مستعمل ہے جس میں باریک پیاز یا سبزی کی پتیاں نمک
مرچ کے ساتھ ڈالی جاتی ہیں۔ امپلیفائیر (amplifier)۔وہ
آلہ ہے جس کے ذریعہ آواز کو بلند کیا جاتا ہے۔امپیریل (imperial)۔
سلطانی یا شہنشاہی کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔جیسے امپیریل مجسٹی۔
امپیریل کانفرنس۔ امپیریل کونسل وغیرہ۔اقبال نے ایک شعر میں
اس کا استعمال کیا ہے

ممبری امپیریل کونسل کی کچھ مشکل نہیں
ووٹ تو مل جائینگے پیسے بھی دلوائیں گے کیا

انٹرول (interval)۔وقفہ کے معنی میں اردو میں عام لفظ ہے۔
آرڈینینس (ordinance)۔ضابطہ کے مفہوم میں مروج ہے۔
آرڈننس (ord nance)۔زیادہ تر فوجی اصطلاح کے طور پر
سامان حرب کے ذخیرے کے معنی میں مستعمل ہے جیسے آرڈننس فیکٹری
وغیرہ۔اسٹینڈرڈ (standard)پیمانہ یا معیار کیلئے بات چیت میں

رائج ہے۔ البتہ اس کا مرکب اسٹینڈرڈ بیاٹری تقریر اور تحریر دونوں میں مستعمل ہے۔ ایکس رے (x-ray) طبعیات کی اصطلاح میں ایک خاص قسم کی شعاع (لا شعاع) کے لئے مروج ہے۔

امیلشن (emulsion) کیمیائی اصطلاح کے طور پر گاڑھے شیرہ کیلئے شاذ ہے۔ اسٹیشنری (stationary) - اردو میں صرف سامان تحریر یعنی کاغذ۔ قلم۔ دوات کیلئے بحیثیت مجموعی استعمال ہوتا ہے انگریزی میں یہ لفظ مقیم۔ بے حرکت اور غیر متغیر کے لئے بھی آتا ہے لیکن ان معنوں میں یہ اردو میں مستعمل نہیں۔

بیارن (baron) اور بیرونٹ (baronēt) انگریزوں کے خطاب ہیں۔ بسکوٹ (biscuit) - عام ہے۔ لیکن انگریزی پڑھے لکھے لوگ "بسکٹ" عام طور پر کہتے ہیں۔ اس کے مرکبات بسکٹ فیکٹری۔ روز بسکٹ۔ گلوکوز بسکٹ بھی رائج ہیں۔ یہ اردو اسماء صفت کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے کھارے بسکٹ۔ میٹھے بسکٹ وغیرہ۔

بگل (bugle) - عام لفظ ہے۔ اس کا اصلی تلفظ انگریزی میں "بیوگل" ہے۔ اس لفظ کو اردو کے ایک شاعر قدر نے اسطرح باندھا ہے۔

کیا ملائے ہیں درختوں نے قدم گلشن میں
گلِ شبو بھی لگائے ہے کھڑا منہ سے بگل

بیسن (basin) - یہ ایک قسم کے چلمچی جیسے برتن کے لئے مستعمل ہے اس لفظ کا ماخذ مابعد لاطینی زبان ہے۔ یہ لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے

انگریزی اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ بائلر (boiler)۔ پانی گرم کرنے کے آلہ کے لئے اردو میں رائج ہے۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں اس کا استعمال عام ہے۔ برانچ (branch)۔ بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب برانچ لائن ریلوے کی ایک اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ برانچ آفس کی ترکیب بول چال میں آتی ہے۔ علاوہ ازیں برنچ بھی رائج ہے۔ بکل (buckle)۔ بکسوئے کے معنی میں مروج ہے۔ بل (bill)۔ اردو میں عام ہے اور کئی معنوں میں مستعمل ہے جیسے (۱) مسودہ قانون (۲) فرد حساب (۳) ہنڈی۔ بل بہت سے اردو افعال کے ساتھ بھی مستعمل ہے جیسے بل بنانا۔ تیار کرنا۔ جاری کرنا۔ پاس کرنا۔ دینا۔ لینا۔ وغیرہ۔ بلبل ٹین[1] (velveteen) یورپی لفظ کے مکمل بگاڑ کی یہ غیر معمولی مثال ہے۔ اردو میں یہ مرکب لفظ نقلی مخمل یا سوتی مخمل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بیس بال (baseball) اردو میں عام ہے۔ یہ امریکہ کا قومی کھیل تصور کیا جاتا ہے۔ بولر (bowler) کرکٹ کے کھیل میں گیند پھینکنے والے کو کہتے ہیں۔ بلم ٹیر[2] (volunteer) بھی یوروپی لفظ کے اردو میں مسخ ہونے کی دلچسپ مثال ہے۔ اردو میں بلم ٹیر اور والنیٹر دونوں رضا کار یعنی ایک ایسے شخص کے لئے مستعمل ہیں جو فوجی خدمت یا کوئی دوسرا غیر فوجی

۱ف ۱-۷-۲۰۷۔ ۲ ج ۹۰م-اورن ۶۲۰۔ ۳ ج ۴-۹-۷۷۹۔

کام اپنی خوشی سے اعزازی طور پر انجام دے۔ بیچلر (bachelor)۔
بن بیاہا، ناکتخدا یا کنوارا کے لئے بعض وقت اردو میں بھی استعمال ہوا ہے۔
حالی نے اس لفظ کو ایک شعر میں باندھا ہے۔

ہزاروں ہم میں ہونگے بیچلر اور ماسٹر پیدا
مگر اے قوم پھر یہ صورتیں پیدا کہاں ہم میں

اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح بیچلر آف آرٹس یا سائنس
بی، اے۔ یا بی، ایس، سی کی ڈگری رکھنے والے گراجویٹ کے لئے
بول چال میں استعمال کی جاتی ہے۔ حالی نے اسی علمی مفہوم میں
"بیچلر" کا استعمال مذکورہ بالا شعر میں کیا ہے۔

پینٹ (paint)۔ روغنی رنگ کی نقش کاری یا سادہ
رنگ۔ اس کے مرکب اور مشتق مثلاً پینٹنگ ہاؤس اور پینٹر بھی مروج ہیں
ملاحظہ ہو اکبر کا یہ شعر۔

ہر رنگ میں ہیں پاتے بندے خدا کی روزی
ہے پینٹر تو پھر کیا رنگریز ہے تو پھر کیا

پیراشوٹ (parachute)۔ ہوائی چھتری۔ اس سے
پیراشوٹی بھی بنا ہے۔ پیرافن (paraffine) - ایک بے رنگ اور
بے بو چکنا سیال۔ پیرافن کا تیل بھی مستعمل ہے۔

پارسل (parcel)۔ عام ہے۔ مختلف افعال کے ساتھ آتا
ہے۔ جیسے پارسل کرنا۔ پارسل چھڑانا۔ پارسل لانا وغیرہ۔

پارٹ (part) - مخصوص افراد کے کام کے معنوں میں -
فن ڈرامہ میں یہ لفظ عام ہے جیسے ہیرو یا ہیروین کا پارٹ - کا مک پارٹ -
پارٹ ادا کرنا وغیرہ - پارٹی (party) عام ہے - اس کے علاوہ
(۱) بی پارٹی جیسے اس شعر میں

بی پارٹی بہانہ تحصیل ووٹ ہے (ظفر)
بسکٹ جو ہیں سطور تو بین السطور ووٹ

(۲) اسمبلی پارٹی (۳) کانگریس پارٹی وغیرہ - پاس (pass)
اجازت نامہ کے لئے عام لفظ ہے - گیٹ پاس اور پاس بک بھی اردو
میں رائج ہیں - پاسپورٹ (passport) عام ہے -
پیٹینٹ (patent) کے علاوہ پیٹینٹ لیدر - پیٹینٹ شوز -
پیٹینٹ دوا - پیٹینٹ بدمعاش (بازاری) بھی مستعمل ہیں - پویلین
(pavilion) کھیل کے میدان میں عمارت کے آگے نکلا ہوا
حصہ جو عام طور پر تماشائیوں کے لئے بنا ہوا ہوتا ہے - جیسے کرکٹ
پویلین - پے (pay) مفرد لفظ کی حیثیت سے تحریر میں نہیں -
البتہ بعض مرکبات جیسے پے ماسٹر اور پے اینڈ سروس کمیشن کی
شکل میں رائج ہے - پاپا (papa) بچوں کی زبان پر عام ہے -
اس کے علاوہ پاپائے روم اور پاپائے مقدس بھی مسیحی مذہبی اصطلاح
کے طور پر مستعمل ہیں - پنسل (pencil) روزمرہ استعمال میں
آتا ہے - پنشن (pension) وظیفہ حسن خدمت کے معنوں میں

اس کا ایک گنوار روپ پنچن بھی استعمال ہوتا ہے۔ داغ نے پنشن اپنے ایک شعر میں باندھا ہے۔

فلک دیتا ہے ہم کو درہم داغ
یہ پنشن ہو گئی ہے عمر بھر کی

چکبست لکھنوی نے "صبح وطن" میں یہ لفظ اس طرح استعمال کیا ہے۔

فکر زر سے نہیں پیری میں بھی رہتے غافل
ترک کرتے ہیں وکالت نہ ہیں لیتے پنشن

پلیگ (plague) ۔ عام لفظ ہے۔ پلیٹ فارم (platform)۔ جہاں سے تقریر کی جاتی ہے۔ ریل کے اسٹیشن کا پلیٹ فارم۔ سیاسی پارٹیاں بھی پلیٹ فارم کہتی ہیں۔ بول چال میں پلیٹ فارم کا رواج ہے۔ "پلیٹ فام ٹکٹ یا پلیٹ فارم ٹکٹ" کی اصطلاح عام ہے۔ پلاٹون (platoon) ۔ پیدل فوج کی ایک چھوٹی جماعت جس میں تقریباً ۶۰ سپاہی ہوتے ہیں۔ یہ لفظ فرانسیسی[1] سے انگریزی میں ۱۶۳۷ء میں آیا۔ پلٹن (platoon) ۔ پیادہ فوج کا ایک دستہ ۔ پلٹن اور پلاٹون دونوں کا ماخذ فرانسیسی لفظ پیلوٹوں (peloton) ہے۔ فرانسیسی میں اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو ٹینس بال کے اور دوسرے سپاہیوں کی جماعت کے۔ جب یہ لفظ فرانسیسی سے انگریزی میں آیا تو ٹینس بال کا مفہوم جاتا رہا۔ اسلئے اردو میں یہ صرف ایک ہی معنی یعنے

---

[1] سر ۱۶۲

فوجیوں کے ایک چھوٹے گروہ یا جماعت کے لئے مستعمل ہے۔ پلٹن کا لفظ اردو میں آج سے سو سال پہلے سے رائج رہا ہے۔ چنانچہ مورخ غلام حسین خاں نے[1] گلزار آصفیہ میں پلٹن کی جمع "پلاٹن" بھی استعمال کی ہے۔ فیالن[2] کا خیال ہے کہ پلٹن فرانسیسی بٹالین سے بگڑ کر بنا ہے۔ لیکن یہ خیال ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ فرانسیسی زبان میں یہ لفظ بتایون (bataillon) کی شکل میں ہے اور اس کا ماخذ بتائی (battle) ہے۔ ان تشکیلی اور صوتی اختلافات کی وجہ سے یہ واضح ہے کہ پلٹن بٹالین کا بگڑا ہوا روپ نہیں ہو سکتا۔ پلٹن سے ایک مرکب گھاگرا پلٹن یا گھگرا پلٹن نکلا ہے۔ اس سے اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی گوروں کی وہ پلٹن مراد ہے جس کی وردی کا ایک جز گھاگرا ہوتا ہے۔ نوجوانوں کی پلٹن کے لئے "بچھر پلٹن" رائج ہے۔ پلٹن لیس ہونا۔ فوج تیار ہونے سے متعلق ایک فوجی اصطلاح ہے۔ داغ نے پلٹن کو اس طرح باندھا ہے کہ آخرالذکر اصطلاح کا مفہوم بھی واضح ہو جاتا ہے۔

دل پہ دھاوا کرے گی یہ بے شک
لیس پلٹن ہے تیری مژگاں کی

انشاء اللہ خاں انشاء نے بھی یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

سبھی مل مل کے بجاویں گے فرنگی طنبور
لالہ لاوے گا سلامی کو بنا کر پلٹن

پلاٹ (plot) ۔ یہ اردو میں تین مختلف معنوں (۱) ڈرامہ کے

---

[1] گل ۲۱۹، پلاٹن ہائے بار، [2] فیالن ۳۶۶

خاکے (۲) سازش (۳) اور زمین کے قطعہ کے لئے مستعمل ہے۔ یہ لفظ صرف اول الذکر معنی میں ادبی نوعیت کا حامل ہے۔ پوائنٹ (point) نکتہ کے مفہوم میں پوائنٹ بات چیت میں رائج ہے لیکن پوائنٹ آف آڈر اور پائنٹر (نمایندہ۔ طبعیات کی اصطلاح ہیں) تحریر میں بھی مستعمل ہیں۔ اس کے انگریزی مرکب یعنی "پوائنٹ آف ویو" کا اردو ترجمہ "نقطۂ نظر" بھی عام ہو گیا ہے۔ تھرمامیٹر کے نشانوں یا درجوں کو بھی پائنٹ سے موسوم کرتے ہیں۔ پالش (polish) جلا یا صیقل کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے پیتل پالش نکل پالش۔ سلور پالش۔ بحوک پالش وغیرہ۔ پورٹ (port) بندرگاہ کے معنی میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات پورٹ آرتھر، پورٹ سعید اور پورٹ آرم (بندوق اٹھاؤ) بھی اردو میں رائج ہیں۔ پورٹر (porter)۔ حمال یا قلی کے مفہوم میں۔ پوزیشن (position)۔ عہدہ یا مرتبہ کے معنی میں اردو ادب کے جدید دور کے بعض مصنفین جیسے سر سید اور حالی وغیرہ نے اس کا استعمال بے تکلف کیا ہے۔ پوسٹ (post)۔ ڈاک۔ یہ لفظ دوسرے الفاظ کے ساتھ اردو میں رائج ہے۔ مثلاً پوسٹ کارڈ۔ پوسٹ آفس۔ پوسٹ ماسٹر۔ پوسٹ ماسٹر جنرل۔ پوسٹ بکس۔ پوسٹ من۔ پوسٹل اسٹامپ۔ پوسٹ بیگ۔ پوسٹ مارک۔ پوسٹل منی آرڈر۔ پوسٹل ڈیپارٹمنٹ۔ پوسٹل گائیڈ۔

پوسٹ آفس کلرک۔ پوسٹ آفس گائیڈ۔ پوسٹ آفس بکس۔ پوسٹ اینڈ اسٹامپ۔ محکمہ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف۔ پاوڈر (powder)- غازہ۔ اس کا گنوار روپ "پوڈر" بھی رائج ہے۔ پریس (press) چھاپہ خانہ اور داب کے سانچہ کے لئے اردو میں مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ پریس اٹاچی۔ فری پریس۔ پریس رپورٹر۔ اسٹاپ پریس بھی مروج ہیں۔ پرنس (prince)۔ شہزادہ۔ جیسے پرنس آف ویلز۔ پرنس آف برار وغیرہ۔ پرائیوٹ (private) زیادہ تر بول چال میں آتا ہے۔ جیسے پرائیوٹ پارٹی۔ پرائیوٹ کام۔ لیکن پرائیوٹ سکریٹری تحریر میں بھی نظر آتا ہے۔ پروف (proof) چھپائی کی اصطلاح ہے۔ اس کے مرکبات پروف ریڈر۔ پروف ریڈنگ۔ پروف اٹھانا بھی مروج ہیں۔ پبلک (public)۔ عام اور عوام کے معنوں میں۔ اس کے مرکبات مثلاً پبلک ورکس۔ پبلک لیڈر۔ پبلک اعلان۔ پبلک انسٹرکشن ڈپارٹمنٹ۔ پبلک ریلیشن آفیسر۔ پبلک لائبریری وغیرہ مستعمل ہیں۔ پاور (power)۔ تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کے بعض مرکبات مثلاً پاور ہاوز۔ پاور اسٹیشن۔ پاور میٹر تحریر اور تقریر میں رائج ہیں۔ کیفی اعظمی نے "ویٹو پاور"[1] کی سیاسی اصطلاح ایک شعر میں استعمال کی ہے۔ لیکن یہ ترکیب رائج نہیں ہے۔

---

[1] آخر شب ص ۱۱۹۔

راست اقدام کی ہم ٹھان چکے ہیں دل سے
"ویٹو پاور" نہیں لے سکتا کوئی ویول سے

پیٹیشن (petition) عرضی یا مشترکہ درخواست کے مفہوم میں یہ لفظ بات چیت میں کبھی کبھی استعمال ہوتا ہے۔
پراٹسٹنٹ (protestant) عیسائیوں کے ایک مشہور اور اہم فرقہ کے نام کے لئے اردو میں آ گیا ہے۔ اس کے مرکبات پراٹسٹنٹ چرچ، پراٹسٹنٹ بشپ وغیرہ بھی رائج ہیں۔
پرامیسری (promissory) اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس کا مرکب پرامیسری نوٹ اردو میں مروج ہے۔ پرامیسری کا مخفف "پرو" کے ساتھ ایک مرکب "پرونوٹ" بھی استعمال ہوتا ہے۔
پرائز (prize) اور پرائز ہولڈر انعام اور انعام یافتہ کے مفہوم میں بول چال میں کبھی کبھی آتے ہیں۔ لیکن "نوبل پرائز" اردو زبان اور ادب میں آ گیا ہے۔ پرائمری (primary) ابتدائی کے لئے اردو میں رائج ہے۔ جیسے پرائمری اسکول۔ پرائمری کلاس وغیرہ۔
پرسنل (personal) منفرد غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کے مرکبات پرسنل لا۔ پرسنل سکریٹری وغیرہ اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ پرنٹ (print) نقش یا چھاپہ کے معنوں میں مروج ہے۔ اس کا اسم فاعل پرنٹر مالک مطبع یا کتابیں چھاپنے والا کے مفہوم میں رائج ہے۔ پرنٹ کا مشتق پرنٹنگ بھی رائج ہے جیسے

پرنٹنگ ورکس وغیرہ۔ یونانی سابقہ ٹیلی (- tele) کے اضافہ سے صحافت میں کام آنے والی ایک جدید مشین ٹیلی پرنٹر کا اردو زبان میں حال میں اضافہ ہوا ہے۔ پرنسپل (principal) اردو میں اسکول یا کالج کے صدر کے لئے مستعمل ہے۔ اس کی ایک تشکیل پرنسپلی بھی رائج ہے۔ لڑکیوں کے اسکول یا کالج کی صدر معلمہ کے لئے لیڈی پرنسپل کا مرکب بھی مروج ہے۔

پروسیشن (procession) جلوس یا سواری کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے۔ پروفیسر (professor) عام ہے۔ پروفیسر کے علاوہ پروفیسری بھی اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔ پریسیڈنٹ (president) صدر یا صدر نشیں کیلئے زباں زد خاص وعام ہے۔ اس کا مشتق پریزیڈنسی بھی رائج ہے۔ جیسے مدراس پریزیڈنسی۔ بمبئی پریزیڈنسی وغیرہ۔ پریوی (privy) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب پریوی کونسل (جو تاج برطانیہ کو اہم ترین امور میں مشورہ دیتی ہے) اردو میں رائج ہے — پولٹس (poultice) لئی یا پیڑی کے معنوں میں مروج ہے۔

پلیٹ (plate) عام لفظ ہے اور کئی طرح سے مستعمل ہے۔ جیسے (۱) نام کی پلیٹ (۲) فوٹو گرافی کی پلیٹ (۳) کھانے کی پلیٹ (۴) آئسکریم کی پلیٹ (۵) ہاف پلیٹ وغیرہ۔ اس کے مرکبات فش پلیٹ اور الکٹرو پلیٹ اردو میں رائج ہیں۔ پلیٹ کا

مشتق پلیٹنگ بھی دوسرے الفاظ کے ساتھ مستعمل ہے۔ جیسے الکٹرو پلیٹنگ وغیرہ۔ پلیڈر (pleader) وکیل، مختار یا پیروکار کے معنوں میں بات چیت میں مروج ہے۔ پنچ (punch) چھیدنے یا سوراخ کرنے کے آلہ کے مفہوم میں رائج ہے۔ خمریات کی اصطلاح میں "پنچ" مختلف اشیاء مثلاً برانڈی۔ رم۔ شکر۔ لیمو۔ پانی یا دودھ کا آمیزہ ہوتا ہے۔ پائنٹ (pint) سیال چیزوں کی مقدار ناپنے کے پیمانے کے لئے رائج ہے اور پنٹ سے بگڑ کر بنا ہے۔ پراجکٹ (project) منصوبہ، خاکہ یا تجویز کے معنوں میں بات چیت میں آتا ہے۔ لیکن دوسرے الفاظ کے ساتھ یہ تحریر میں بھی ملتا ہے۔ جیسے تنگبھدرا پراجکٹ وغیرہ۔ پلمب (plumb) بات چیت میں نہیں آتا۔ لیکن اس کا اسم فاعل پلمبر نل ساز کے معنی میں کبھی کبھی بول چال میں آتا ہے۔ پورٹ فولیو (portfolio) قلمدان وزارت کے مفہوم میں زبانوں پر ہے تحریر میں نہیں۔ پبلشر (publisher) ناشر یا شائع کنندہ کے معنی میں اردو زبان اور ادب میں رائج ہے

"لاہور ہی میں ایک دوسرا پبلشر میرے سات سو روپئے ہضم کرنا چاہتا ہے۔ "پردہ مجاز" ابھی تک پبلشر نے نہیں بھیجا۔"

(پریم چند)

توس (toast) ڈبل روٹی کے سینکے ہوئے ٹکڑے کے معنی میں

اردو زبان اور ادب میں عام ہے۔

کسی کے خوان پر ہیں چاء، مکھن توس اور انڈے
نہیں ملتی کسی کو جو کی روکھی سوکھی روٹی بھی (ظفر)

توس بعض اردو مصادر کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جیسے توس بھنّا۔ بنانا سینکنا وغیرہ۔ تریل (trail) غالباً توس میں دیئے ہوئے انگریزی لفظ سے بگڑ کر بنا ہے جو خود انگریزی میں فرانسیسی سے اور فرانسیسی میں لاطینی زبان سے آیا ہے۔ اردو میں تریل تاش کی ایک اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ تھیئٹر (theatre) اور ٹھیٹر دونوں روپ اردو میں رائج ہیں۔ یہ ناٹک کے معنی میں مروج ہے۔ جیسے تھیٹریکل کمپنی تھیٹریکل انداز مغربی طب کی ایک اصطلاح کے طور پر بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔ جیسے آپریشن تھیٹر۔ منشی درگا سہائے سرور نے لفظ تھیٹر یوں استعمال کیا ہے۔

لب پہ مطرب کے ہوں ہیں نیچر کی دلکش راگنی
اور پس پردہ کبھی تھیٹر میں ہوں ہیں نغمہ خواں (خمکدہ سرور)

ٹیکس (tax) محصول کے معنی میں۔ اس کے مرکبات سیلیس ٹیکس۔ سوپر ٹیکس۔ ٹول ٹیکس۔ انکم ٹیکس بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ ٹینس (tennis) ایک مشہور کھیل ہے جو انگریزوں کے ذریعہ ہندوستان آیا۔ اس سلسلہ کے لفظوں میں ٹینس کورٹ۔ ٹینس ریاکٹ۔ ٹینس بال۔ ٹینس کلب بھی مستعمل ہیں۔

ٹسٹ (test) آزمائش اور امتحان کے لئے۔ اس کے مرکبات ٹسٹ ٹیوب اور ٹسٹ میاچ بھی رائج ہیں۔ ٹرین (train) اردو میں صرف ریل گاڑی کے معنی میں۔ درمیانی دور کی فرانسیسی میں ٹرین کا لفظ کسی بڑے آدمی کے مصاحبین کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ قدیم زمانہ میں انگریزی زبان میں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال کیا جاتا۔ بعد ازاں یہ ریل گاڑی کے لئے رواج پایا۔ اردو میں یہ لفظ اسی مفہوم کے لئے آتا ہے۔ ٹرین کے علاوہ ٹریننگ اور ٹرینڈ بھی اردو میں مروج ہیں۔ ٹرانسپورٹ (transport) حمل و نقل کے لئے آتا ہے۔ جیسے روڈ ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ۔ ٹراٹ (trot)۔ گھوڑے کی چال۔ مجازاً انسان کی تیز چال یا تیز خیالی کے لئے بھی۔ ٹیوب (tube) عام طور پر سائیکل اور موٹر کے ٹیوب کے لئے۔ اس کے مرکبات میں ٹسٹ ٹیوب اور ٹیوب ول (ایک قسم کا کنواں جس میں لوہے کی نالی زمین میں گاڑ کر پانی نکالتے ہیں) شامل ہیں۔ ٹیوشن (tiution) بچوں کو گھر پر خانگی تعلیم دینے کے لئے مستعمل ہے۔ اس سے بنا ہوا لفظ ٹیوٹر بھی رائج ہے۔ ٹورنمنٹ (tournament) کھیلوں کے مقابلے کے لئے۔ ٹاور (towet) مینار کے معنوں میں شاذ ہے۔ یہ زیادہ تر بول چال میں چالو ہے۔ اس کے مرکبات میں سے ٹاور بولٹ اور ٹاور آف لندن (اسم خاص) تحریر میں رائج ہیں۔

ٹریجڈی (tragedy) ڈرامہ کی ایک صنف جو حزنیہ یا المیہ کے لئے مستعمل ہے اور اس کا متخرج ٹریجک بھی اردو میں مروج ہے۔ ٹرافی (trophy) اور ٹروفی دونوں روپ بھی کسی کامیابی کی یادگار یا نشانی کے مفہوم میں مستعمل ہیں۔ ٹائیپ (type) عام ہے۔ اس کے مرکبات اور مشتقات جیسے ٹائیپ رائٹر۔ ٹائپ رائٹنگ۔ ٹائپسٹ۔ ٹائپنگ بھی اردو میں عام ہیں۔ یہ لفظ اردو افعال کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ جیسے ٹائیپ کرنا ٹائیپ کروانا۔ ٹائیپ سیکھنا وغیرہ۔ ٹریلر (trailer) فلم کے اس منتخب حصّے کے لئے جو اشتہار یا نمونے کے طور پر پہلے دکھایا جاتا ہے، اصطلاح کی حیثیت سے مستعمل ہے۔ ٹائیٹل (title) بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ مگر اس کا مرکب ٹائیٹل پیج سرورق کے معنی میں بول چال اور تحریر دونوں میں رائج ہے — ٹریس (trace) چربہ اُتارنے یا نقش پر مہین کاغذ رکھ کر اس کی نقل آتارنے کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کا اسم فاعل ٹریسر، مشتق ٹریسنگ اور مرکب ٹریسنگ پیپر بھی رائج ہیں۔ ٹنڈر (tender) ٹھیکے کے تخمینی نرخ کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے یہ اردو افعال مثلاً بھیجنا۔ دینا۔ مانگنا۔ لینا داخل کرنا کے ساتھ آتا ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ نرم و ملایم اور ایک قسم کی ایندھن گاڑی کے لئے بھی مستعمل ہے۔ لیکن ان معنوں میں یہ لفظ اردو میں استعمال میں نہیں آتا — لوٹل

(total) کل، جمع یا میزان کے معنوں میں انگریزی لکھے پڑھے لوگوں کی زبان پر ہے۔ ٹیبل (table)۔ میز۔ مجازاً دسترخوان کے مفہوم میں عام لفظ ہے۔ اس کے مرکبات ٹیبل ٹینس، بلیرڈ ٹیبل تحریر میں اور ٹیبل کلاتھ، ڈنر ٹیبل وغیرہ بات چیت میں مستعمل ہیں۔ ٹرایمف (triumph) ایک خاص کارخانے کی بنی ہوئی موٹر سیکل کیلئے رائج ہے۔ ٹمپریچر (temperature) درجۂ حرارت کے مفہوم میں عام ہے۔ اس کا مرکب نارمل ٹمپریچر بھی آتا ہے۔ ٹارچ (torch) اور اس کا مرکب ٹارچ لائیٹ دونوں زباں زد خاص و عام ہیں۔ ٹرم (term) میعاد یا میقات کے معنوں میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ ٹربائن (turbine) میکانیات کی اصطلاح میں ایک قسم کا پہیا ہوتا ہے جو ہوا، پانی اور بھاپ کے زور سے چلتا ہے۔ یہ لفظ بگڑ کر تربان ہو گیا ہے۔ اصلی اور بگڑا ہوا روپ دونوں اردو میں مستعمل ہیں۔ ٹائلٹ (toilet) آرائش، زیبائش یا سنگار کے مفہوم میں بات چیت میں مروج ہے۔ تحریر میں نہیں آتا۔ ٹیبلٹ (tablet) قرص یا ٹکیا کے معنوں میں بول چال میں چالو ہے۔ ٹانسل (tonsil) گلے کی گلٹی یا غدود کے معنی میں طبی اصطلاح کی حیثیت سے بول چال میں آتا ہے۔ ٹنشن (tension) یعنی تناؤ۔ بات چیت میں بھی شاذ و نادر

ا؎ ج ۲۰۲

آتا ہے۔ البتہ ریاکٹ کا ٹنشن اور اسپرنگ کا ٹنشن بول چال میں مروج ہیں۔ ٹیکسٹ (text) انگریزی زبان میں نصابی کتاب کیلئے مستعمل ہے۔ یہ اور اس کا مرکب ٹکسٹ بک اور اصطلاح ٹکسٹ بک کمیٹی بول چال کی حد تک محدود ہیں۔ ٹیشو (tissue) تانت یا کسی باریک ترین بنی ہوئی چیز کے لئے صرف بول چال میں آتا ہے۔ ٹورسٹ (tourist) سیاح یا سیر و سفر کرنے والے کے لئے مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات جیسے ٹورسٹ بیوریو، ٹورسٹ ٹکٹ وغیرہ بھی آتے ہیں۔ ٹرانس فارمر (transformer) ایک قسم کے برقی آلہ کے معنی میں رائج ہے۔

جنرل (general) انگریزی کی طرح اردو میں یہ لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہے۔ ایک تو عام معنی ہیں۔ جیسے جنرل مرچنٹ۔ دوسرے فوجی مفہوم میں جیسے جنرل، لفٹنٹ جنرل اور میجر جنرل وغیرہ۔ یحییٰ اعظمی کی "نوائے حیات" میں یہ لفظ اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔

عقیدت سے جگہ آنکھوں میں دیگی ایسے جنرل کو
بھلائے گی بھلا تاریخ کیوں کر فاتح ٹل کو

یہ لفظ بعض عہدوں کے ناموں کے آخر میں بطور لاحقے کے بھی مستعمل ہے جیسے پوسٹ ماسٹر جنرل، اکونٹنٹ جنرل وغیرہ۔ جنرل سے بگڑ کر ایک دوسرا لفظ "جرنل" بن گیا ہے جو اسی مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے انشاد کے اس شعر میں۔

جب تلک چرخ کہن شکل گورنر میں رہے
صاحب شرق میں جب تک کہ ہو جرنل کی چلن
(کلیات انشاء ۱۸۹۴ء ص ۲۷۱)

بعض لوگ "جرنیل" بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے ظفر کے اس شعر میں۔

قدم گاہِ رسولِ مجتبیٰ پر
مسلط ہو گئے یورپ کے جرنیل
بہارستان ص ۲۷۰

جرم (germ) جراثیم کے لئے۔ جن (gin) ایک شراب کا نام ہے۔ جیل (jail) قید خانہ۔ اس سے اردو مرکبات جیل خانہ۔ جیل خانہ دیوانی۔ جیل خانہ فوجداری۔ داروغہ جیل۔ جیلر وغیرہ۔ ایک شعر میں جیل یوں استعمال ہوا ہے۔

آج جنکی یہ خطا ہے کہ ذرا کالے ہیں
پی رہے ان کا لہو جیل کے متوالے ہیں
(ظفر)

جیلی (jelly) مربے کی ایک قسم۔ جٹ (jet) میکانیات کی ایک اصطلاح۔ جیسے جٹ طیارہ۔ جٹ بمبار۔ جٹ پلین۔ کاربوریٹر کا جٹ وغیرہ۔ جائینٹ (joint) جوڑ مثلاً موٹر کا جائینٹ۔ جیوری (jury) ایک عام عدالتی اصطلاح جو اردو میں رائج ہے۔ ظفر نے جیوری اور جج دونوں لفظ ایک ہی شعر میں استعمال کئے ہیں۔

انگریز کی مین دوں گا دھائی جو خود ہی جج ہے اور خود ہی جیوری
(بہارستان)

جج کا مشتق ججی بھی ادب میں استعمال ہوا ہے جیسے۔

ہم کو ابرو کی کجی نے مارا شیخ صاحب کو ججی نے مارا

جنٹلمین (gentleman) انیسویں صدی کے آخر تک بول چال اور ادب دونوں میں رائج تھا۔ اب زیادہ تر بول چال میں مستعمل ہے۔ جوڈیشیل (judicial) اسم صفت کے طور پر "عدالتی" کے مفہوم میں مروج ہے جیسے جوڈیشل آفیسر۔ جوڈیشل فیصلہ جوڈیشل کمیٹی وغیرہ۔ جیٹی (jetty) اس پل کے لئے مستعمل ہے جس کے ذریعے جہاز سے اتر کر کنارے پر آتے ہیں۔ جویل (jewel) تنہا اس کا استعمال شاذ ہے۔ البتہ گھڑی کے جویل کی اصطلاح مثلاً بارہ جویل کی گھڑی وغیرہ میں مروج ہے۔ اس کا اسم فاعل جولر اور مشتق جویلری جواہرات یا جڑاوی زیورات کے معنوں میں رائج ہے۔ جرنل (journal) اخبار یا روزنامچہ کے لئے بات چیت میں آتا ہے۔ اس کا اسم فاعل جرنلسٹ تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہے۔ علاوہ ازیں "جرنلزم" بھی اردو میں مروج ہے۔ ظفر کا ایک شعر ہے۔

میداں جرنلزم[1] کے جتنے سوار ہیں

تنگ آ گئے ہیں اس فرسِ بدلگام سے

چانسلر (chancellor) یونیورسٹی کے اعلیٰ ترین عہدہ دار کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ انفرادی حیثیت کے علاوہ یہ

[1] جرنل - جنرل کے معنوں میں بھی رائج ہے۔

مرکبات اور اصطلاحات میں بھی مروج ہے۔ مثلاً لارڈ چانسلر۔ (دارالامراء کا میر مجلس) پرو چانسلر۔ وائس چانسلر۔ پرو وائس چانسلر وغیرہ۔ چیف (chief) کسی محکمہ کے افسر۔ سردار۔ لیڈر۔ یا رہبر کے لئے اردو میں مروج ہے اور اس کے مرکبات جیسے چیف جسٹس۔ چیف آف دی اسٹاف۔ کمانڈر ان چیف وغیرہ بھی آتے ہیں۔ چیالنج (challenge) مبارزت کے معنی میں آتا ہے۔ اکثر اردو افعال کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے چیالنج دینا قبول کرنا رد کرنا وغیرہ۔ چیمپین (champion) بھی چیالنج کی طرح اردو زبان اور ادب میں عام ہے۔ جیسے کالج چیمپین، چیمپین کھلاڑی۔ اور چیمپین شپ وغیرہ۔ چیرز (cheers) جمع کی شکل میں بول چال میں رائج ہے۔ چین (chain) زنجیر کے معنی میں رائج ہے۔

ڈگری (degree) اردو میں (۱) علمی یا اعزازی سند جیسے بی۔ اے یا ام۔ اے کی ڈگری (۲) قانون کی اصطلاح میں کسی فریق کے خلاف عدالت سے مطلوبہ رقم کی ذات یا جائداد سے فراہمی کا حکم جیسے ڈگری کا حکم صادر ہونا یا ڈگری گھر پر آنا وغیرہ (۳) تھرمامیٹر کی اکائی (۴) دائرہ کے محیط کا ۳۶۰ واں حصہ۔ اس کا بگڑا ہوا روپ "ڈبری" بات چیت میں چالو ہے۔ اس کے دو غلے مرکبات ڈگری دار اور ڈگری دار یہ (مونث) ہیں۔ میر کے

ایک شعر میں عدالت کے حکم نامہ کے معنوں میں ڈگری کا لفظ اس طرح آیا ہے۔

عدالت سے ملی ہے چغد بوم وزاغ کو ڈگری
ہوئی ہے ضبط ملک بلبل و طاوس بستانی

ڈپازٹ (deposit) بنک کاری میں امانت کے مفہوم میں۔ ڈپو (depot) یہ لفظ فرانسیسی[1] زبان سے انگریزی میں ۱۷۹۴ء میں لیا گیا۔ ڈسکونٹ (discount) وضعات کے معنوں میں۔ ڈاکٹر (doctor) اردو میں عام لفظ ہے جو طبیب اور جراح کے لیے مستعمل ہے۔ اس لفظ سے اردو میں "ڈاکٹری" (صفت) اور "ڈاکٹرنی" (اسم مونث) بنا لئے گئے ہیں۔ علمی اسناد کے ناموں میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر آف لاز۔ ڈاکٹر آف فلاسفی۔ ڈاکٹر آف لٹریچر۔ ڈاکٹر آف سائنس۔ ڈاکٹر آف مڈیسن۔ ڈاکٹر آف میوزک وغیرہ۔ ڈنر (dinner) عام لفظ ہے

قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ

ڈبل (double) دہرا۔ بعض وقت موٹا کے معنوں میں بھی۔ اس کے گنگا جمنی مرکبات میں۔ ڈبل روٹی، ڈبل کا میٹھا (کھانوں میں)۔ ڈبل بیارل (بندوق)۔ ڈبل فالٹ (ٹینس کی اصطلاح)۔ ڈبل دھیلا۔

---

[1] سر ۱۶۳

ڈبل پیسہ (حیدرآباد دکن کا ایک پرانا سکہ)۔ ڈبل مارچ (فوجی اصطلاح) وغیرہ شامل ہیں۔ اکبر نے ڈبل روٹی کا لفظ اس طرح باندھا ہے۔

چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ
کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا

ڈپارٹمنٹ (department) سررشتہ یا محکمہ کیلئے اردو میں عام لفظ ہے۔ اس کا مشتق ڈپارٹمنٹل بھی رائج ہے - جیسے ڈپارٹمنٹل امتحان۔ ڈپٹی (deputy) نائب یا قائم مقام کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات ڈپٹی سکرٹری، ڈپٹی کمشنر اور ڈپٹی کمشنری بھی مروج ہے۔ ظفر کے ذیل کے شعر میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

ڈپٹی کمشنری بھی خدائی سے کم نہیں
مارے گئے وہ پاک تھے جو اہتمام سے

اکبر کے کلام میں اور نذیر احمد کے ناول "ابن الوقت" میں "ڈپٹی اور "کلکٹر" دونوں کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ جوش ملیح آبادی نے ڈپٹی کی جمع "ڈپٹیوں" بھی استعمال کی ہے۔

جب مئے ناب پی ہے تو بخوشی
کھائیے ڈپٹیوں کا پس خوردہ

ڈیپیوٹیشن (deputation) -(۱) وفد یا جماعت جو کسی ذی اثر شخص یا اعلیٰ عہدہ دار کے پاس کسی خاص کام کے لئے جائے

(۲) کسی عہدہ دار کا عاریتاً کسی دوسرے محکمہ میں مقرر کیا جانا وغیرہ۔
(۳) سالم یا نصف تنخواہ پر اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجا جانا۔ ڈزائن
(design) خاکہ۔ نقش۔ ایجاد۔ اختراع۔ ڈول یا
ڈھانچہ کے مفہوم میں رائج ہے۔ ڈسٹرکٹ (district)
ضلع کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے مرکبات ڈسٹرکٹ بورڈ،
ڈسٹرکٹ جیل، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وغیرہ بھی مروج ہیں۔
ڈسٹلری (distillery) شراب کی بھٹی کے لئے عام
لفظ ہے۔ ڈیفنس (defence) بچاؤ، حفاظت یا
دفاع کے مفہوم میں رائج ہے۔ جیسے ڈیفنس کمیٹی۔ ڈام یا ڈیم
(damn) انگریزی میں پاجی یا ملعون کے لئے مستعمل ہے۔
لیکن اردو میں بات چیت میں بھی کم استعمال ہوتا ہے۔ البتہ اس کا
مرکب ڈام[۱] فول سوقیانہ زبان میں رواج پا چکا ہے۔ اکبر نے برطانوی
راج کا ذکر کرتے ہوئے "ڈیم[۲] فول" کا استعمال کیا ہے۔

اندھیری رات میں جنگل میں ہے روان انجن
کہ جسکو دیکھ کے حیران چشمِ غول بھی ہے
شگفتہ پارک ہیں ہر سمت رہروؤں کے لئے
نظر نواز ہے ہر حسین پھول بھی ہے
جب اتنی نعمتیں موجود ہیں یہاں اکبر
تو حرج کیا ہے جو ساتھ اسکے ڈیم فول بھی ہے

---

[۱] ف ۹۲۲ [۲] کلیات جلد دوم ص ۱۰۷

حالی کے یہاں بھی اس کا استعمال ہوا ہے۔

پاجی احمق اسے کہنے کا ہے دستور اگر
ڈام فول اسکو بھی سننا کہیں پڑتا ہے ضرور [1]

اردو میں "ڈام فول" کے علاوہ ایک دوسرا مرکب "ڈام بگر" بھی رائج ہے جو انگریزی مرکب (damn beggar) سے بگڑ کر بنا ہے۔ یہ کنگال، مردود جیسے معنوں میں آتا ہے۔ جیسے ذیل کے شعر میں۔

شاید کسی انگریز کا تو موت ہے لڑکے [2]
ہر بات میں ہونٹوں پہ ترے ڈام بگر ہے

ڈیمی (demi) نصف یا آدھے کے معنی دیتا ہے اور اردو میں صرف بات چیت میں آتا ہے۔ جیسے ڈیمی آفیشل (جو ایک افسر دوسرے افسر کو کوئی چھٹی کسی سرکاری معاملہ میں نج کے طور پر لکھے) مراسلہ یا خط وغیرہ۔ ڈیوک (duke) خطاب کی حیثیت سے اردو میں رواج پایا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے شعر میں

کہتی ہے زراہ اکبر مجھ سے وہ گرل
کیا تجھ سے ملوں کہیں کا تو ڈیوک نہ ارل (اکبر)

ڈفرنشیل (differential) موٹر کے ایک پرزے کا نام اصطلاح کے طور پر مروج ہے۔ ڈسچارج (discharge) طبعیات کی ایک اصطلاح ہے۔ جب بیاٹری کی برقی قوت ختم

---

[1] ایضاً [2] ف ۹۲۲۔

ہو جاتی ہے تو یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈسٹمپر (dis-temper)
لوہے یا فولاد کا ٹمپر ختم ہونے کے معنوں میں یہ اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔
ڈس انفکٹ (disinfect) متعدی جراثیم دور کرنے
رائج ہے۔ یہ ترکیب عام طور پر اردو افعال کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے
جیسے ڈس انفکٹ کرنا وغیرہ۔ ڈاکیومنٹری (documentary)
بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ البتہ ایک مرکب ڈاکیومنٹری فلم
بول چال میں چالو ہے۔ ڈی کنٹرول (de control) کنٹرول
برخواست کرنے کے مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ ڈائننگ
(dining) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکبات کی شکل میں
مروج ہے۔ جیسے ڈائننگ کار۔ ڈائننگ روم۔ ڈائننگ ٹیبل وغیرہ۔
دریس (dress) لباس یا پوشاک کے مفہوم میں
عوام کی بول چال میں عام ہے۔ انگریزی پڑھے لکھے لوگ اس لفظ
کو اصل صورت میں بولتے ہیں یہ لفظ مختلف معنوں میں مستعمل ہے
جیسے (۱) پوشاک (۲) تیار۔ آراستہ۔ چوکس (۳) سیدھی لکیر
میں کھڑا کئے ہوئے یا کوئی سیدھی لکیر (۴) سڑک۔ کنارہ وغیرہ۔
"دریس کرنا"[۱] ایک اصطلاح ہے جو پوشاک پہنا۔ سیدھا کرنا۔ ہموار کرنا۔
درست یا ٹھیک کرنا۔ زخموں کو صاف کرکے مرہم پٹی باندھنا کے
مفہوم میں استعمال کی جاتی ہے۔ دریس کا مشتق "دریسی" ہے جو

---

[۱] ج ۳ - ۳۳ -

زمین کی ہمواری۔ پولس یا فوج کی قطار کو سیدھا کرنے۔ پولس یا فوج کے ملاحظہ کے لئے وردی بچھانے یا زخموں کو صاف کرنے والے کے لئے مستعمل ہے۔ ڈریسی اردو افعال۔ ہونا۔ کرنا۔ یا کرانا کے ساتھ مروج ہے۔

ریل (rail) اردو میں اکثر ریل گاڑی کے لئے آتا ہے۔ بعض اوقات لوہے کی پٹری کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے ریل کی پٹری یا ریلوے پٹری۔ اس کے کئی مرکبات ہماری زبان میں رائج ہیں۔ مثلاً ریلوے اسٹیشن۔ ریلوے انجن۔ ریلوے لائن۔ ریلوے گائیڈ۔ ریلوے میگزین۔ ریلوے ٹائم ٹیبل۔ ریلوے ریگولیٹر واچ وغیرہ۔

ریزر (razor) صرف بول چال میں مستعمل ہے۔ لیکن ریزر بلیڈ تحریر میں بھی آتا ہے۔ راشن (ration) گذشتہ پانچ چھ برس میں ہندوستان میں غلہ کی کمی کی وجہ سے یہ لفظ نہایت عام ہو چکا ہے۔ اس کے مرکبات اور مشتقات بھی رائج ہیں جیسے راشننگ۔ راشننگ ڈپارٹمنٹ یا محکمۂ راشننگ۔ راشن کارڈ راشن افسر۔ راشن کی دوکان وغیرہ۔ ربیٹ (rebate) کٹوتی یا بٹہ کے مفہوم میں۔ رائل (royal) شاہی کی اصطلاح میں اردو میں مروج ہے۔ اس کے کئی مرکبات اور اصطلاحیں بھی مستعمل ہیں جیسے رائل اکیڈیمی۔ رائل اکیڈیمی آف سائنس۔ رائل سوسائٹی۔ رائل ایر فورس۔ رائل ہائی نس۔ رائل کاغذ۔

(۲۴×۱۹ انچ لکھنے کا یا ۲۵ × ۲۰ چھاپنے کا کاغذ) رائل فیملی (بول چال میں) وغیرہ۔ اس سے بنا ہوا ایک لفظ یعنی "رائلٹی" حق تصنیف کے مفہوم میں تحریر اور تقریر میں رائج ہے ـــــ رکروٹ (recruit) نوسکھ۔ امیدوار۔ کارآموز یا اناڑی کیلئے اردو میں رائج ہے۔ اس کا بگڑا ہوا روپ رنگروٹ عوام کی زبان پر ہے۔ رنگروٹ سے رنگروٹیا اور رنگردنی بھی بن گئے ہیں۔ اسکی اصطلاحیں رنگروٹ بنانا (بھرتی کرنا) اور رنگروٹ جمع کرنا (فراہم کرنا) بھی اردو میں مروج ہیں۔ رجمنٹ (regiment) فوج کا ایک حصہ۔ رجسٹر (register) فہرست یا کتابچہ حاضری۔ اس کے مرکبات اور مشتقات جیسے رجسٹریشن۔ رجسٹرڈ شدہ۔ رجسٹرار۔ رجسٹراری وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ یہ لفظ اردو افعال کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ جیسے رجسٹر کرنا یا کرانا بمعنی درج کرنا یا کرانا۔ ریہرس (rehearse) فعل۔ انگریزی تعلیم یافتہ صرف بات چیت میں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ البتہ ریہرسل (rehearsal) بمعنی پیش مشقی اردو زبان اور ادب میں نفوذ پا چکا ہے۔ رینٹ (rent) بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ مگر یہ لفظ مرکبات اور اصطلاحوں میں رائج ہے جیسے رینٹ کنٹرولر۔ رینٹ کنٹرول آفس۔ رینٹ کنٹرول آفیسر وغیرہ۔ ریلے (relay) نشر یا نشر کرنا۔ جیسے نیوز ریلے کرنا۔

ریپبلک (republic) جمہوریہ۔اس کے مرکبات ریپبلک ڈے۔ریپبلکن (پارٹی)۔**ریسرچ** (research) عام ہے۔اس کے مرکبات ریسرچ اسکالر۔ریسرچ اسکالرشپ۔**ریسٹورنٹ** (restaurant) عام ہے۔**ریویو** (review) تنقید کے معنی میں مروج ہے۔**رومانس** (romance) بمعنی داستان مستعمل ہے۔اس سے اردو میں رومانی اور رومانوی بنائے گئے ہیں۔انگریزی سے لیا ہوا "رومانٹک" بھی رائج ہے۔ رفارمر **ریفارمر** (reformer) مصلح کے معنی میں ادب میں بھی رائج ہے جیساکہ حالی کے اس شعر میں۔

دھونے کی ہے اے رفارمر جا باقی
کپڑے پہ ہے جب تلک کہ دھبہ باقی
گردن رفارمر کی ہر اک سمت تن گئی
بگڑی ہو قوم و ملک کی ان کی تو بن گئی (اکبر)

رفارمر کے علاوہ رفارم بھی اردو میں مروج ہے۔ جیسے

کس درجہ فریب سے ہے مملو
تجویز رفارم مانٹیگو (حسرت موہانی)

رول (roll) اردو میں بحیثیت اسم کے لکیریں کھینچنے کے ڈنڈے کے رائج ہے۔لیکن بطور فعل لپیٹنے، چکر دینے یا پھیرنے کے مفہوم میں رائج نہیں ہے۔اس کا مشتق رولنگ ہے جو تنہا غیر مستعمل ہے۔

البتہ اس کے مرکبات رولنگ کپ۔ رولنگ پریس۔ تقریر اور تحریر دونوں میں رائج ہیں۔ رولر (roller) ایک قسم کے بڑے بیلن یا لکیریں کھینچنے کے گول ڈنڈے کے مفہوم میں رائج ہے جیسے اسٹیم رولر۔ روڈ رولر وغیرہ۔ رول (rule) انگریزی کی طرح اردو میں کئی معنوں میں آتا ہے مثلاً (۱) آئین یا دستور (۲) قاعدہ۔ ضابطہ۔ طریقہ (۳) مسطر۔ جدول کشی وغیرہ۔ اس سے ایک فارسی لفظ "دار" کے ملنے سے اردو مرکب "رولدار" بنا ہے جو ایسے کاغذ کے لئے مستعمل ہے جس پر لکیریں کھینچی ہوئی ہوں۔ کسی صدر یا حاکم کے فیصلہ کو رولنگ (ruling) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سیاست میں "ہوم رول" اصطلاح کے طور پر عام ہے۔ جیسا کہ سلام مچھلی شہری کے اس شعر سے ظاہر ہے۔

طلب فضول ہے کانٹے کی پھول کے بدلے
نہ لیں بہشت بھی ہم ہوم رول کے بدلے

رزیڈنٹ (resident) اس انگریز عہدہ دار کو کہتے تھے جو وائسرائے کی جانب سے ہندوستان کی ہر دیسی ریاست میں ۱۹۴۷ء کے پہلے مقرر کیا جاتا تھا۔ اس کی رہائش گاہ کے لئے رزیڈنسی کا لفظ بھی اردو میں مستعمل تھا۔ رکارڈ (record) اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے۔ جیسے کارنامہ (۲) تاریخی دستاویز (۳) اندراج یا قلمبند کرنا (۴) کسی کام یا کھیل میں بہترین کارکردگی کا

مظاہرہ کرنا۔ رکارڈ قائم کرنا یا رکارڈ توڑنے کی اصطلاحیں بھی اردو میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے مرکبات گراموفون رکارڈ اور رکارڈ آفس وغیرہ عام ہیں۔ اس لفظ سے رکارڈنگ بھی آتا ہے۔ جیسے رکارڈنگ سسٹم۔ رکارڈنگ مشین وغیرہ۔ ریمارک (remark) حوالات یا حراست مزید کے لئے مستعمل ہے۔ جب مزید تفتیش کیلئے عدالت ملزم کو پولیس کی حوالات میں رکھنے کا حکم صادر کرتی ہے تو ریمانڈ کرنے کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ رفرشمنٹ یا ریفرشمنٹ (refreshment) تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے چاء، کافی، بسکٹ میوے، وغیرہ۔ اس کا مرکب رفرشمنٹ روم بھی رائج ہے۔ ریلیف (relief) تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ اس کا مرکب ریلیف فنڈ مستعمل ہے جیسے بہار ریلیف فنڈ وغیرہ۔ ریالی (rally) سپاہیوں یا اسکوٹ کا جمع ہونا مراد ہے جیسے اسکوٹ ریالی یا اسکوٹ کی ریالی وغیرہ —— ریسیور (receiver) اردو میں دو معنوں میں مستعمل ہے۔ ایک تو اس شخص کے لئے جسے عدالت دیوالیہ وغیرہ کی جائیداد کے انتظام کے لئے مقرر کرے اور دوسرے ٹیلیفون کے آلہ کے لئے جس سے آواز سنائی دیتی ہے۔ ریفرنڈم (referendum) سیاسی اصطلاح میں اس انتظام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی خاص مسئلہ

میں کسی مقام کے رائے دہندوں کی رائے معلوم کی جاتی ہے۔
ریفائنیری (refinery)تیل وغیرہ کو صاف کرنے کے
کارخانے کے لیے مستعمل ہے۔ جیسے آئیل ریفائنری وغیرہ۔
ریجنٹ (regent)بادشاہ کے قائم مقام کے لئے آتا ہے۔
رٹرننگ (returning)انفرادی طور پر استعمال میں نہیں ہے۔
لیکن اس کا مرکب رٹرننگ افسر، انتخابات کی نگرانی کرنے والے
عہدہ دار کے لئے مستعمل ہے۔ اس ترکیب کے دونوں جز لاطینی زبان
سے ماخوذ ہیں۔ رولنگ (rolling)تنہا غیر مستعمل ہے۔
لیکن مرکبات میں رائج ہے۔ جیسے رولنگ اسٹاک، رولنگ کپ،
رولنگ شٹر وغیرہ۔

راز کے کاغذوں پر جو مہر لگائی جاتی ہے اسے انگریزی میں
سیل (seal)کہتے ہیں۔ یہ انگریزی لفظ اردو میں بات
چیت تک محدود ہے۔ البتہ اس کا مرکب سیل بند جیسے سیل بند
لفافہ یا سیل بند دستاویزات، تحریر میں داخل ہے۔ سکنڈ
(second)بمعنی دوسرا اور گھڑی میں پل کے لئے۔ اس کے
مرکبات سکنڈ کلاس۔ سکنڈ کا کانٹا۔ سکنڈری اور سکنڈ ہینڈ
بول چال میں بھی رائج ہیں۔ سکریٹری (secretary)۔
معتمد۔ یہ لفظ صوتی تغیر کے ساتھ سکتّر اور سکتری کی شکل میں بھی
رائج ہے۔ اس کے مرکبات میں عہدوں کے نام جیسے پرسنل سکریٹری

سکریٹری آف اسٹیٹ۔ سکریٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا بھی استعمال ہوئے ہیں۔ سکشن (section) فوجی اصطلاح میں کمپنی کا چوتھا حصہ ہوتا ہے۔ اس کا مشتق "سکشنل" بھی اردو میں رائج ہے۔ جیسے سکشنل افسر۔ سکشنل کمیٹی۔ سٹی (city) عام لفظ ہے۔ اس کے مرکبات سٹی کالج۔ سٹی ڈپو۔ وہائٹ سٹی بھی رائج ہیں۔ سرکٹ (circuit) برقی رو کے راستہ کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات شارٹ سرکٹ اور لانگ سرکٹ بول چال میں مروج ہیں۔ سرکل (circle) بمعنی حلقہ یا دائرہ عہدے کے آگے بھی آتا ہے۔ جیسے سرکل انسپکٹر۔ سمنٹ (cement) عام ہے جیسے سمنٹ کمپنی یا فیاکٹری۔ سمنٹ ورکس۔ شاہ آباد سمنٹ ورکس لمٹیڈ۔ سینیٹ (senate) ایک اعلیٰ علمی وانتظامی مجلس کے لئے مستعمل ہے جیسے یونیورسٹی سینیٹ۔ اس کا روپ سنات بھی رائج ہے۔ اردو میں سنات سے "سناتی" بنایا گیا ہے۔ انگریزی سے لیا ہوا سنیٹر اور اردو میں بنایا ہوا سناتی دونوں سینیٹ کے رکن کے مفہوم میں رائج ہیں۔ سنتری (sentry) ۔ پہرہ دار۔ جیسے سحر کے اس شعر میں۔

بے سہی بالا چمن میں دل کو ہے قید فرنگ
سرو گلشن سنتری کا جھ کو پہرا ہو گیا

سارجنٹ (sergeant) اور سرجنٹ دونوں

مستعمل ہیں۔ اول الذکر لفظ کا تلفظ انگریزی لفظ کے جیسا ہے اور آخر الذکر اردو کی ایجاد ہے۔ سیشن (session) عدالتی اصطلاح ہے۔ جیسے سیشن جج۔ سیشن کورٹ۔ سٹ (set) جوڑی اور بازی کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ جیسے صوفہ سٹ۔ ڈنر سٹ۔ اسکی اصطلاحیں مثلاً چاء کا سٹ اور ٹینس کا سٹ بھی رائج ہے۔ سائز (size) جسامت یا حجم یا قد و قامت کے معنوں ہیں۔۔ سیفن (Siphon) علم سکون سیالات میں ایک خم دار نلی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سیفنی بار[۱] پیما بھی مستعمل ہے۔ سرجن (surgeon) طبی اصطلاح میں عام لفظ ہے۔ اس سے بنے ہوئے انگریزی الفاظ مثلاً سرجری۔ سرجیکل۔ سرجیکل وارڈ بھی اردو میں رواج پا چکے ہیں۔ ساونڈ (sound) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات مثلاً ساونڈ بکس۔ ساونڈ انجنیر۔ ساونڈ پروف۔ ساونڈ بورڈ۔ ساونڈ ویو بات چیت میں چالو ہیں۔ ساٹن (satin) ایک قسم کے اطلس کے لئے اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ ہماری زبان میں ساٹھن[۲] کے روپ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ساٹن اور ساٹھن دونوں ایک قسم کے دبیز ریشمی کپڑے کے لئے مستعمل ہیں۔ سارٹیفکٹ (certificate) اور سرٹیفکٹ دونوں صداقت نامہ، سند یا وثیقہ کے معنوں میں رائج ہیں۔ چکبست کا یہ شعر سند میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

۱؎ siphon Barometer ۲؎ ف ۱۰۷۸۔

اب میرا نشہ اترتا ہے میں ہوتا ہوں خموش
بس تیرے واسطے کافی ہے یہی سرٹیفکٹ

ساس (sauce) ایک قسم کی چٹنی کے لئے صرف بات چیت میں مستعمل ہے۔یہی حال اس کے مرکب ساس پیان (saucepan) کا بھی ہے جو تلن کے ایک برتن کے لئے بول چال میں آتا ہے۔
سامن (salmon) ایک قسم کی مچھلی کے نام کے لئے مستعمل ہے جس کا گوشت نارنجی رنگ کا ہوتا ہے۔ساورن (sovereign) انگریزی میں (۱) بادشاہ یا اقتدار اعلیٰ اور (۲) بیس شلنگ کے طلائی سکہ کے لئے مستعمل ہے۔اردو میں یہ لفظ صرف سکے کے نام کی حیثیت سے رائج ہے۔سائن (sign) نشان، علامت یا دستخط کے لئے بول چال میں آتا ہے۔لیکن اس کے مرکبات سائن بورڈ اور سائن پوسٹ تقریر اور تحریر دونوں میں رائج ہیں۔
سائنس اور سینسی (science) عام لفظ ہیں۔سائنس کے علاوہ سائنٹسٹ۔سائنٹیفک۔سائینسی (ادب) وغیرہ بھی عام ہیں۔شوق قدوائی کی ایک مثنوی کا عنوان ہی "سائنس اور ریلیجن" ہے جس کا پہلا شعر ہے "تم آخر سینس کو مذہب کا دشمن کیوں سمجھتے ہو۔
سپرنٹنڈنٹ (superintendent) منتظم یا مہتمم کے لئے مروج ہے۔سپریم (supreme) انگریزی میں بلند ترین کے لئے آتا ہے۔مگر اردو میں تنہا مستعمل نہیں ہے۔البتہ اس کا مرکب

سپریم کورٹ زبان اور ادب میں داخل ہے۔ سر (sir) بحیثیت خطاب کے اردو میں عام ہے۔ ظفر کہتے ہیں۔

کہہ دو یہ سر آغا سے کہ توحید کے فرزند
خود اپنے خدا سے طلب امداد کریں گے

سروس (service) ملازمت، خدمت یا نوکری کے معنوں میں رائج ہے۔ موٹر کو صاف کرنے آئیل اور گریس ڈالنے کے عمل کو بھی "سروس" کہتے ہیں۔ اس کا مشتق سرویسنگ بھی رائج ہے۔ ٹینس کے کھیل میں گیند کو سروس لائن سے مخالف سمت میں زور سے پھینکنے کو بھی "سروس" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سروس سے بنی ہوئی کئی ترکیبیں مثلاً سروس بک۔ سروس لائن۔ سیول سروس وغیرہ رائج ہیں۔ اکبر نے سیول سروس کی ترکیب ایک شعر میں اس طرح باندھی ہے۔

شوق لیلائے سول سروس نے مجھ مجنوں کو
اتنا دوڑایا لنگوٹی کر دیا پتلوں کو

ساپر (sapper) سرنگ اڑانے یا لگانے والے کے لئے انگریزی میں رائج ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ تنہا غیر مستعمل ہے البتہ سفر مینا (sappers and miners) کی ترکیب میں (وہ پلٹن جو کھودنے اور سرنگ لگانے یا اڑانے کا کام انجام دیتی ہے) جز اول کے طور پر یہی لفظ تبدیل شدہ روپ میں موجود ہے سفر مینا

جزو آخر یعنی "مینا" مینرس (miners) سے بگڑ کر بنا ہے۔اس لفظ کا ماخذ کلٹی زبان کا لفظ " meini " ہے۔ سفر مینا[1] انگریزی اصطلاح کو اردوانے (urduise) کی ایک دلچسپ مثال ہے۔
سوسائٹی اور سوسیٹی (society) سماج ، انجمن یا سبھا کے لئے عام لفظ ہے۔اس کے مرکبات رائل سوسائٹی۔ رڈکراس سوسائٹی اداروں کے نام کے طور پر اور سوسائٹی گرل بول چال میں آتا ہے۔ سلام مچھلی شہری کے ذیل کے شعر میں "ٹینس" "لان" "ایکٹ" اور "سوسائٹی" کے سارے لفظ بندھ گئے ہیں۔

ٹینس لان پر جاؤں کیسے میں کب اس سوسائٹی کا ہوں
بس ان کا ٹوٹا ہوا رکیٹ دور ہی سے دیکھ رہا ہوں

سلوشن (solution) محلول کے لئے بات چیت میں اور سیکل کے ٹیوب جوڑنے والے کیمیائی محلول کے لئے نہ صرف بات چیت میں بلکہ تحریر میں بھی مستعمل ہے۔ سوٹ (suit) اردو میں کپڑے کے جوڑے مثلاً ایک ہی رنگ کے کوٹ ، پتلون (اور واسکوٹ) کے لئے رائج ہے۔ یہ عام طور پر اردو افعال سلانا۔ سلوانا۔ سینا۔ بنانا۔ بنوانا۔ پہنا۔ پہنانا کے ساتھ آتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ تاش کی اصطلاح کے طور پر بھی رائج ہے۔ جو ایک ہی رنگ کے پتوں کے

[1] ہ ج ۳ - ۳۷۰ -

کسی کھلاڑی کے حصے میں آنے کی صورت میں استعمال ہوتی ہے۔
اس کا مشتق "سوٹنگ" سوٹ کے کپڑے کیلئے بات چیت میں آتا ہے۔
اس کا مرکب سوٹ کیس نہ صرف بول چال بلکہ تحریر میں بھی مروج ہے۔
ظفر نے سوٹ کے لفظ کا ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

اس کو آپ اپنی پھٹی ساڑی کے سینے سے غرض
اس کو رینکن سے ڈنر کا سوٹ سلوانے کی فکر

سمن (summon) قانونی اصطلاح میں کسی شخص کو عدالت میں مقررہ دن اور وقت پر حاضر رہنے کا حکم نامہ ہے۔ اس لفظ سے بنے ہوئے کئی افعال مثلاً سمن جاری کرنا۔ سمن کی تعمیل کرنا۔ کرانا۔ پہنچانا وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ سینٹ (scent) عطر کے مفہوم میں عام ہے۔ جوش نے اس کو ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

انکھڑیوں میں عشوۂ ترکانہ در کھولے ہوئے
سینٹ کی خوشبو میں روح ناز پر کھولے ہوئے

سیف (safe) تجوری کے معنی میں زیادہ تر بات چیت میں رائج ہے۔ سیفٹی (safety) تنہا غیر مستعمل ہے لیکن مرکبات میں چالو ہے۔ جیسے سیفٹی فیوز۔ سیفٹی ریزر۔ سیفٹی لیمپ۔ سیفٹی والو وغیرہ۔ سامپل (sample) نمونہ کے معنی میں بول چال میں مروج ہے۔ سرچ (search) انفرادی طور پر غیر مستعمل ہے لیکن دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر آتا ہے۔ جیسے سرچ لائٹ وغیرہ۔

سر چارج (surcharge) تجارتی اصطلاح میں وہ رقم ہے جو قابل محصول املاک، جائداد یا سامان تجارت کا غلط تخمینہ یا حساب پیش کرنے کی وجہ سے مالک پر عاید کی جائے۔ سر ٹیکس (surtax) زائد ٹیکس کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس ترکیب کے دونوں جز "سر" اور "ٹیکس" لاطینی زبان سے ماخوذ ہیں اور "سر" بحیثیت ایک لاطینی سابقہ کے اوپر یا زائد کے معنی دیتا ہے۔ سیکولر (secular) ۱۹۴۷ء کے بعد سے اردو میں غیر مذہبی کے معنی میں زیادہ چل پڑا ہے اور بعض وقت اخباروں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ہماری سیکولر حکومت وغیرہ۔ سیلولائیڈ (celluloid) ایک مسالہ ہے جو مثل ہاتھی دانت کے سفید ہوتا ہے اور سیلولوس سے بنتا ہے۔ سارٹنگ (sorting) خطوط الگ الگ کرنے کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ سارٹ (sort) سے مشتق ہے جو خود لاطینی سے ماخوذ ہے۔ خطوط چھانٹے والے کیلئے سارٹر (sorter) بھی بول چال میں رائج ہے۔

شامپین (champagne) ایک قسم کی میٹھی اور خوش ذائقہ شراب کے نام کے طور پر رائج ہے۔

فارم (form) اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے۔ مثلاً (۱) نقشہ (۲) نمونہ (۳) وضع قطع (۴) چھپا ہوا کاغذ جو خانہ پری کے لئے دیا جاتا ہے (۵) کھیت (۶) مدرسوں کے درجے وغیرہ۔

یہ لفظ "یونیفارم" میں موجود ہے۔ فارم سے بنا ہوا لفظ "فرمہ" چھپائی کی اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ فرانٹیر (frontier) سرحد کے معنی میں تنہا غیر مروج ہے۔ البتہ مرکبات میں نام کے لئے رائج ہے۔ جیسے فرانٹیر میل صوبہ وغیرہ۔ فیشن (fashion) اردو میں عام ہے۔ اس کا مرکب فیشن ایبل بھی بول چال میں آتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ فیشن اور فشن دونوں طرح مستعمل ہے۔ منشی درگا سہائے سرور نے یہ لفظ دونوں طرح استعمال کیا ہے۔

جو انارِ لندن کی دلہن تو ہی ہے
مگر آج کل جانِ فیشن تو ہی ہے

اب تو اٹھ سو کر کہ سوتے صدیاں ہو گئیں
اب تو تو کروٹ بدل بدلا زمانہ نے فشن

فولس کیپ (foolscape) لکھنے یا چھاپنے کے مستطیل کاغذ کے لئے مستعمل ہے۔ فینانس (finance) مالیات کے مفہوم میں عام لفظ ہے۔ جیسے محکمۂ فینانس۔ فینانس سکریٹری وغیرہ فینانشیل بطور صفت کے اردو میں رائج ہے۔ فنڈ (fund) عام ہے۔ جیسے چیٹ فنڈ۔ اجرت فنڈ وغیرہ۔ فورٹ (fort) بول چال میں چالو ہے۔ شہر بمبئی کا ایک حصّہ "فورٹ" کہلاتا ہے۔ فیبر (fibre) ایک خاص قسم کی ریشہ دار چیز کے معنی میں

رائج ہے۔ فیڈرل (federal) سیاسیات کی اصطلاح
میں "وفاق" کا مترادف ہے اور بطور صفت کے مستعمل ہے۔ اس کا
اسم فیڈریشن وفاق کے معنی میں رائج ہے۔ فنل (funnel)
قیف کے لئے مروج ہے اور انگریزی لفظ سے بگڑ کر بنا ہے۔
فیل (fail) عام لفظ ہے۔ فراکچر (fracture)
ہڈی ٹوٹنے کے لئے مستعمل ہے۔ فیسنگ (facing) ایک
اصطلاح ہے جس میں دو اشیا یا اجسام ایک دوسرے پر ٹھیک
ٹھیک رکھدیئے جاتے ہیں یا رکھنے کے لئے سطح ہموار بنائی جاتی ہے۔
فیلامنٹ (filament) بجلی کے گولے میں نہ پگھلنے
والے تار یا تاروں کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ سنگل فیلامنٹ اور
ڈبل فیلامنٹ بلب کی اصطلاحیں بات چیت میں رائج ہیں۔
فاسل (fossil) اس چیز کے لئے رائج ہے جو زمین کے
طبقوں میں دبی ہوئی ملے اور جس کی بناوٹ میں کم و بیش کوئی
کیمیائی تغیر پیدا ہو گیا ہو اور جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ کسی اگلے زمانے
کے درخت یا جانور وغیرہ کے بقیہ آثار ہیں۔ اردو میں اس کیلئے
متحجر کی اصطلاح بھی رائج ہے۔ فیاکلٹی (faculty) کسی فن
یا علم کی شاخ یا شعبہ کے مفہوم میں رائج ہے۔ فول (fool)
تنہا غیر مروج ہے۔ لیکن اپریل فول کی ترکیب بھی اردو میں رائج
ہے۔ یہ انگریزوں کا ایک مذاق ہے جو اپریل کی پہلی تاریخ کو منایا جاتا ہے

کپتان (captain) کپتان اور کیپٹن دونوں اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اول الذکر زبان و ادب میں زیادہ مستعمل ہے۔ قدر نے اپنے ایک شعر میں "کپتان" کو باندھا ہے۔

لال کرتی کی بٹالین ہے شقایق کا ہجوم
سرو کپتان تو شمشاد بنا ہے کرنل

کلاس (class) جماعت۔ گروہ۔ وغیرہ کے معنوں میں، اس کے مرکبات کلاس ورک۔ فرسٹ کلاس۔ سکنڈ کلاس۔ تھرڈ کلاس بات چیت میں، کلاس فیلو اور کلاس ٹیچر تحریر میں رائج ہیں۔ کاربن (carbon) عام ہے۔ اس کے مرکبات اور مشتقات مثلاً کاربن ڈائیاکسائیڈ۔ کاربن مانو آکسائیڈ۔ کاربانک ایسڈ۔ کاربانک ایسڈ گیس۔ کاربوہیڈریٹس وغیرہ مستعمل ہیں۔ کیس (case) عدالتی زبان میں مقدمہ کیلئے اور تھیلی وغیرہ کے معنوں میں اور لاحقے کے طور پر بمعنی "دان" رائج ہے جیسے بک کیس۔ عینک کا کیس وغیرہ۔ کیاسکٹ (casket) وہ قیمتی ڈبہ جس میں اڈریس رکھ کر پیش کیا جاتا ہے۔ کیاچ (catch) شاذ ہے۔ البتہ کرکٹ کے کھلاڑیوں میں عام ہے۔ اس کا مرکب کاٹ اوٹ (c. out) بول چال میں آتا ہے۔ تحریر میں نہیں۔ کامرس (commerce) یہ اور اس کا مشتق "کمرشیل" عام طور پر اسماء مذکر کے ساتھ آتے ہیں۔

جیسے کامرس کالج۔ کمرشیل بنک۔ کمرشیل کارپوریشن۔ کمرشیل انسٹیٹیوٹ وغیرہ۔ کالج (college) عام لفظ ہے جیسے۔

حکام پہ بم کے گولے ہیں اور مولویوں پر گالی ہے
کالج نے یہ کیسے سانچوں میں لڑکوں کی طبیعت ڈھالی ہے
اکبر

اس کے مرکبات سٹی کالج۔ آرٹس کالج۔ کالج ڈے۔ کالج کلب۔ کالج بورڈنگ۔ کالج ہاسٹل۔ کالج لائبریری۔ کالج گیمس۔ کالج میگزین۔ کالج گرل۔ کالج یونین۔ کالج یونیفارم وغیرہ مستعمل ہیں۔ کالر (coilar) عام ہے۔ کیمپ (can,p) بھی عام ہے۔ انگریزی داں لوگ اس کا تلفظ "کیامپ" کرتے ہیں۔ بعض "کمپ" استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ اکبر نے "کمپ" باندھا ہے۔

سڑکیں تھیں ہر کمپ سے جاری
پانی تھا ہر پمپ سے جاری

کیمپ کا مرکب "پلیگ کیمپ" بھی اردو میں عام ہے۔ کیمپ کا بگڑا ہوا روپ کمپو بھی مروج ہے۔ کیپ سول (capsule) طب کی زبان میں وہ باریک جھلی ہوتی ہے جس میں تلخ یا بدمزا دوا لپیٹی رہتی ہے تاکہ آسانی سے نگلی جا سکے۔ کمپنی (company) عام لفظ ہے۔ فوج یا تجارت میں اس کے کئی مرکب الفاظ مثلاً کمپنی بہادر۔ کمپنی راج۔ کمپنی مارک۔ ایسٹ انڈیا کمپنی وغیرہ رائج ہیں۔ انشاء نے یہ لفظ یوں استعمال کیا ہے۔

کمپنی بوز کی جب تک کہ رہے یہ قائم
بادشاہی رہی اس کی ہے بوجھ احسن
(کلیات انشاء ۱۸۹۶ء ص ۱۷۲)

کمیشن (commission) (۱) معاملہ یا تجارتی کاروبار کا محنتانہ۔ (۲) وہ خصوصی جماعت جسے کوئی خاص کام کرنے کا اختیار یا حکم دیا گیا ہو۔ جیسے پبلک سروس کمیشن یا کمیشن کے ذریعہ بیان قلم بند کرنا وغیرہ۔ (۳) فوجی اصطلاح میں کوئی عہدہ دیا جانا یا عہدہ کے قابل سمجھا جانا۔ جیسے کمیشن افسر۔ کمیشنڈ عہدہ دار۔ غیر کمیشنڈ عہدہ دار (جو گزیٹیڈ عہدہ پر نہ ہو)۔ یہ لفظ کئی اردو افعال جیسے مقرر کرنا۔ جاری کرنا۔ بٹھانا کے ساتھ آتا ہے۔

کمپاس (compass) -یہ اور اس کا مرکب "کمپاس بکس" دونوں عام ہیں۔ **کانسٹبل** (constable) بول چال میں عام ہے۔ اس کا مرکب "ہیڈ کانسٹبل" نہ صرف بات چیت میں بلکہ تحریر میں بھی عام ہے۔ **کنٹرول** (control) تنہا مستعمل نہیں لیکن اس کے مرکبات جیسے کنٹرول آفس۔ کنٹرولر آفس اور مشتق کنٹرولر اردو تحریر اور تقریر میں مروج ہیں۔

کاپی (copy) نقل اور بعض وقت بیاض کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کے کئی مرکبات اور اصطلاحیں جیسے کاربن کاپی۔ کاپی رائٹ (حق اشاعت)۔ کاپی کرنا (نقل اتارنا)۔

امتحان میں کاپی کرنا - کاپی نویس - کاپی اٹھنا (لکھے ہوئے حروف ابھرنا) اردو میں رائج ہیں - کارونر (coroner) غیر طبعی موت کے اسباب کی تفتیش کرنے والا عہدہ دار - کوچ (couch) ایک قسم کی گدّے دار کرسی جس پر دو تین آدمی بیٹھ سکیں - ظفر نے کوچ اس طرح استعمال کیا ہے -

زر بفت سے منڈھا جنھیں دست فرنگ نے
مجھ بوریا نشیں کو میسّر کہاں وہ کوچ
(چمنستان)

کونسل (council or counsei) انگریزی میں اسم اور فعل کے لحاظ سے اس لفظ کے دو مختلف معنی اور ہجے ہیں - اردو میں چونکہ انگریزی "سی" اور "لیس" کی ایک ہی آواز ہے اسلئے صوتی مشابہت کی وجہ سے صرف ایک لفظ "کونسل" رائج ہوا - اردو میں یہ لفظ کئی معنوں میں مثلاً (۱) مشورہ (۲) منصوبہ (۳) کمیٹی (۴) وہ کمیٹی جو کسی رئیس کے زمانہ نابالغی میں اسکی ریاست کا انتظام کرے (۵) وہ عہدہ دار جو کسی دوسرے ملک میں تجارتی صنعتی اور مالیاتی مسائل میں نمایندگی کرتا ہے - (۶) وکیل - اردو میں کونسل کے علاوہ کونسلر اور کونسلی (وکیل سرکاری) بھی رائج ہیں - اردو میں کونسل کے علاوہ "قونصل" اور کونسلر کے علاوہ "قونصلر" بھی مروج ہیں - علاوہ ازیں "قونصل خانہ" بھی

مستعمل ہے۔ کونسل کو اکبر اور محسن نے شعر میں اس طرح باندھا ہے۔

عزت ملی ہے شرکت کونسل کی شیخ کو
غازہ ملا گیا ہے رخ فاقہ مست پر (اکبر)

جس طرف دیکھئے بیلے کی کھلی ہیں کلیاں
لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کونسل (محسن)

کونٹ (count) اور کونٹس (countess) انگریزوں کے خاص خطاب ہیں۔ کورٹ (court) عدالت اور مجلس کے مفہوم میں۔ اس کے مرکبات سیشن کورٹ۔ ہائیکورٹ۔ کورٹ مارشل۔ کورٹ انسپکٹر۔ اور بولی میں محض کورٹ صاحب (کورٹ انسپکٹر کے لئے) خاص محکمہ کے لئے کورٹ آف وارڈس ہیں۔ کورٹ سے کئی محاورے مثلاً کورٹ کرنا (کچہری کرنا)۔ کورٹ ہو جانا (قرق ہو جانا) بھی بنتے ہیں۔ امیر نے اپنے ایک شعر میں کورٹ استعمال کیا ہے۔

آخر آخر یہ ہوئی نظم کی قوت پیدا
کرلیا تازہ مضامیں کا علاقہ کورٹ

کریپ (crape) ایک خاص قسم کا ریشمی کپڑا۔ اس سے بگڑ کر اردو میں "کریب" بھی بن گیا ہے۔ کیو (cue) دوسری جنگ عظیم کے بعد سے لائن یا قطار کے لئے اردو میں چل پڑا ہے۔

کرفیو (curfew) ہنگاموں یا بدامنی کے موقعوں پر امن عامہ برقرار رکھنے رائج ہے۔ کرنٹ (current) عام ہے جیسے بجلی کا کرنٹ۔ کشن (cushion) صوفے یا گدے دار نشست کے لئے۔ کسٹرڈ (custard) خاص قسم کا میٹھا۔ کٹ لس (cutlet) جیسے مٹن کٹ لس۔ کارڈ رائے (corduroy) ایک قسم کا موٹا کپڑا جس کی عام طور پر پتلون بنائی جاتی ہے۔ کرنسی (currency) سکہ رائج الوقت کے معنی ہیں اردو میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات کرنسی افسر۔ کرنسی آفس۔ کرنسی نوٹ وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔ کلکٹر (collector) صاحب ضلع یا تعلقدار کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کا مشتق کلکٹری بھی رائج ہے۔ نذیر احمد، حالی، اقبال وغیرہ نے کلکٹر کے لفظ کا استعمال کیا ہے۔ حالی کہتے ہیں۔

کیا کلکٹر کیا کمشنر کیا سپاہی کیا عسس
اسکی ہمت کے ہیں سب مداح لے رو و ریا

اقبال کا شعر ہے۔

مصر ہیں حلقہ کمیٹی میں کچھ کہیں ہم بھی
مگر رضائے کلکٹر کو بھانپ لیں تو کہیں

کلاسیکل (classical) اسم اور صفت کے طور پر مستند۔ مسلم۔ یا ٹکسالی کے مفہوم میں اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔

اس لفظ سے مراد حقیقت میں قدیم یونانی اور لاطینی ادب اور ادیبوں سے تھی۔ اس قدیم زمانے کے ادب۔ عالموں، مصنفوں اور ان کے پیروؤں اور مقلدوں کے لئے کلاسیکی یا کلاسیکل کی اصطلاحیں اردو میں استعمال کی جاتی ہیں۔ گو اس کے لئے متداول طور پر "ادبیات عالیہ" کا مرکب لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔
کنسر ویٹر (conservator) عجائب خانے یا جنگلات کے محافظ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کوارٹر (quarter) چوتھا حصہ، پاؤ یا ربع کے لئے بات چیت میں آتا ہے۔ کوارٹر قیام گاہ کے معنی میں بھی رائج ہے جیسے آرمی کوارٹر۔ ہیڈ کوارٹر۔ بیچلرس کوارٹرس (شہر حیدر آباد دکن کی ایک مشہور عمارت جہاں ترقی پسند ادیبوں کی بیٹھک ہے)۔ کوارٹر ماسٹر۔ اور کوارٹر ماسٹر جنرل میں یہ لفظ مقام کی مناسبت سے فوجی عہدہ کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چھاؤنی، فوج یا پولس کی حوالات کے لئے یا فوج کے اس صدر مقام کے لئے جہاں بروقت گارڈ متعین رہتی ہے اور بندوقوں کا ڈھیر لگا رہتا ہے "کوارٹر گارڈ" کی ترکیب استعمال کی جاتی ہے۔ کوارٹر گارڈ اردو میں بگڑ کر "کوتل گارڈ" ہو گیا ہے۔ یہ دونوں مرکب ہماری زبان میں رائج ہیں۔ کوت (court) کورٹ[1] کا بگڑا ہوا

---

[1] ج ۴ - ۱۶۴ -

روپ ہے اور لکڑی کی اس الماری کے لئے آتا ہے جس میں بندوق رکھی جاتی ہے۔ اس کا مرکب "کوت ہیڈ کانسٹیبل" پولس کے اس ادنیٰ عہدہ دار کے لئے مستعمل ہے جس کے قبضے اور نگرانی میں ناکہ کا سرکاری مال ہوتا ہے۔ اس لفظ کی بدولت اردو میں ایک نئے محاورہ کا اضافہ ہوا ہے مثلاً "کوت میں بندوق نہ دفتر میں نام۔" اس سے ایسے لوگ مراد ہیں جو بیکار ہیں اور جن کے پاس نہ نوکری ہے نہ کام۔ حیدرآباد کے ایک محلہ کا نام ہی "کوتے[1]" پڑ گیا ہے جس کے قریب ابتداءً فرانسیسی فوج رہا کرتی تھی اور فوج کی پریڈ کا میدان تھا۔ کوڈ (code) مجموعہ قوانین اور خفیہ پیام رسانی کی لغت کے لئے بات چیت میں مستعمل ہے۔ لیکن فوجی اصطلاح میں تحریر میں بھی آتا ہے۔ چنانچہ بحری اور بری فوجی اشاروں کے قوانین اور ضوابط کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ کور (corp) فوج کے دستہ کے لئے مروج ہے۔ جیسے یونیورسٹی کیڈٹ کور وغیرہ۔ ظفر نے اس لفظ کا استعمال ابہامی انداز میں اس طرح کیا ہے۔

سن سن کے اتاترک کی تلوار کی جھنکار
روما کا دیا شور تو برلن کی دبی کور

کونٹر (counter) انگریزی میں کئی معنوں میں مستعمل ہے۔

---

[1] یہ محلہ سلطان شاہی حیدرآباد دکن میں واقع ہے۔

لیکن اردو میں صرف اس تختے کے لئے آتا ہے جس پر کسی بڑی دکان میں رقم گن کر دیجاتی ہے۔ **کیبل** (cable) بحری تار کے ذریعے پیغام بھیجنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مرکب کیبل گرام بحری تار کے لئے رائج ہے۔ **کیالوری** (calorie) طبعیات کی اصطلاح میں حرارت کی ایک اکائی ہے۔ **کائل** (coil) تاروں کے لچھے۔ انٹی۔ مرغولہ۔ یا کنڈلی کے مفہوم میں رائج ہے۔ **کامن** (common) تنہا مروج نہیں ہے۔ البتہ مرکبات کے روپ میں ملتا ہے۔ جیسے کامن ویلتھ۔ کامن روم وغیرہ۔ **کمیونٹی** (community) کا بھی یہی حال ہے۔ اس کا مرکب کمیونٹی پراجکٹ تعمیرات کی ایک اصطلاح کے طور پر ۱۹۴۷ء سے عام ہو چکا ہے۔

کارپوریشن (corporation) ایک جماعت کے معنی میں رائج ہے۔ جیسے میونسپل کارپوریشن۔ کمرشیل کارپوریشن وغیرہ۔ **کورنٹین** (quarantine) کا روپ قرنطینہ بھی اردو میں رائج ہے۔ یہ دونوں لفظ حفظان صحت عامہ کی خاطر مسافروں اور بیماروں کو بندرگاہوں کے قریب روک رکھنے کے مقام کیلئے آتے ہیں۔ اس کی غرض دوسرے لوگوں کو وبائی امراض سے بچانا ہوتی ہے۔ **کیسنگ** (casing) بطور اسم لکڑی کے اس غلاف یا خول کیلئے استعمال کیا جاتا ہے

جو بجلی کے تار کے اطراف لگائی جاتی ہے۔ کپلنگ (coupling)
دو پرزوں کو ملانے والے جوڑ یا کنڈے کے لئے آتا ہے۔ کریز
(crease) دو معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک تو
کپڑے پر کی شکن یا سل یا لکیر کے لئے اور دوسرا کرکٹ کھیلنے والے
اور گیند پھینکنے والے کی حد کے مفہوم میں۔ کلورٹ (culvert)
زمین دوز بدررو یا پٹی ہوئی نالی کے لئے رائج ہے۔ کٹلری
(cutlery) چھری۔ چاقو۔ کانٹے وغیرہ کیلئے آتا ہے۔
گرانٹ (grant) تنہا شاذ ہے لیکن اسپیشل گرانٹ۔
سرکاری گرانٹ چالو ہیں۔ گڈامی (go down you)
انگریزی اصطلاح کا مخفف ہے۔ یہ لفظ اردو میں مردود۔ پاجی۔
مشرک۔ کافر یا "تم پر لعنت ہو" کے مفہوم میں زبان اور ادب
میں مستعمل ہے۔ ایک زمانہ میں انگریزوں کی بولی کو گڈامی بولی
اور انگریزوں کے جوتا کو گڈامی جوتا کہتے تھے۔ بیہودہ۔ لغو
اور پاگل کے لئے یہ لفظ بطور صفت کے "گڈامیہ" کے روپ میں
بھی پایا جاتا ہے۔ علامی نے لفظ گڈامی کو اپنے ایک شعر میں
استعمال کیا ہے۔

طبابت اپنا پیشہ ہے تخلص اپنا علامی
کوئی کہتا ہے پاگل اور کوئی کہتا ہے گڈامی

۱۔ ھ ج ۔ ۴ ۔ 253 ۲۔ ھ ف ۴ ۔ ۲۴ ۔

گرز (gross) بارہ درجن کے لئے تحریر اور تقریر میں آتا ہے۔ گرز کے علاوہ گرس اور گروس بھی مستعمل ہیں۔ گرانڈ (grand) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے گرانڈ ٹرنک اکسپریس، گرانڈ ہوٹل وغیرہ۔ گریڈ (grade) تنخواہ کی درجہ بندی یا کسی شخص کی ماہوار کے مدارج کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ کبھی کبھی اس عہدے کی ماہوار کے آغازی اور اختتامی مرحلوں کو شامل کر کے درجے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فرسٹ گریڈ "۳۰۰ تا ۶۰۰" کا گریڈ وغیرہ۔ گریس (grease) عام ہے۔ گیج (gauge) پیمانہ اور ناپ کے معنوں میں جیسے واٹر گیج۔ پٹرول گیج۔ یہ لفظ ریل کی چوڑائی کے مفہوم میں بھی رائج ہے۔ جیسے میٹر گیج۔ براڈ گیج وغیرہ۔

لکچر (lecture) تقریر کے معنی میں عام ہے۔ اس کا اسم فاعل لکچرار بھی مروج ہے۔ اس لفظ سے بنی ہوئی صفت نسبتی لکچراری بھی مستعمل ہے۔ لیسنس (licence) عام ہے، لائیسنس بھی رائج ہے۔ جیسے موٹر لیسنس یا لائیسنس۔ لیوی (levy) لگان۔ لیوی سسٹم بھی مروج ہے۔ لفٹننٹ (lieutenant) عام ہے۔ اس کے مرکبات لفٹننٹ گورنر لفٹننٹ جنرل۔ لفٹننٹ میجر۔ سب لفٹننٹ وغیرہ مروج ہیں

عوام کی بولی میں لفٹننٹ بگڑ کر لفٹن[1] بھی ہو گیا ہے۔ لانڈری
(laundry) کپڑے دھونے کی دکان یا کارخانہ کے لئے
بات چیت میں آتا ہے۔ لائبریری (library) کتب خانے
کیلئے عام ہے۔ لبرل (liberal) انگلستان کی ایک سیاسی
جماعت کے رکن کی حیثیت سے عام ہے۔ اس سے بنی ہوئی ترکیب
لبرل پارٹی یا لبرل جماعت بھی ہے۔ لوکل (local) مقامی
کے لئے مروج ہے۔ جیسے لوکل گاڑی۔ لوکل ٹرین۔ لوکل بورڈ
لوکل سلف گورنمنٹ وغیرہ۔ لیس (lace) اردو میں
(۱) ڈوری (۲) فیتہ (۳) تسمہ (۴) بند (۵) جھالر کے
معنوں میں رائج ہے۔ اس کا مرکب شولیس بھی رائج ہے۔ میر نے
"لیس" کا لفظ ایک شعر میں باندھا ہے۔

برق نظر سے جامۂ ہستی چمک گیا
میری قبا میں لیس ہے تیرِ نگاہ کی

لیول (level) ہموار۔ مسطح۔ مسطح زمین۔ ایک ہی سطح۔
یکساں۔ برابر (کرنا یا رکھنا) کے مفہوم میں بول چال میں چالو ہے۔
لیگیشن (legation) سفارت خانہ، سفیر اور اس کے
عملہ سفارت کے لئے مستعمل ہے۔ لیٹر (letter) خط کیلئے
بات چیت میں آتا ہے۔ اس کا مرکب لیٹر بکس نہ صرف بات چیت

---

[1] شیک ۱۷۸۸

بلکہ تحریر میں بھی آتا ہے۔

میڈم (madam) خاتون کے مفہوم میں عام ہے۔ درمیانی حرف صحیح د (d) کے اسقاط سے فرانسیسی میں اس کا تلفظ (ma'm) بھی ہوتا ہے۔ اردو کا لفظ "میم" مذکورہ بالا فرانسیسی لفظ کی بگڑی ہوئی شکل معلوم ہوتا ہے۔ مجسٹریٹ (magistrate)۔ مجسٹریٹ کے عہدہ، اختیار یا حکومت کے لئے "مجسٹریٹی" استعمال ہوتا ہے۔ میل (mail) ڈاک کے معنوں میں۔ اس کے مرکبات میل گاڑی۔ میل ویان (وہ گاڑی جس میں ڈاک جاتی ہے)۔ میل گارڈ (ڈاک کا محافظ)۔ ایر میل وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔ مینشن (mansion) تنہا تحریر میں رائج نہیں۔ البتہ عمارتوں کے ناموں کے ساتھ مرکب شکل میں آتا ہے۔ جیسے محبوب منشن۔ مارچ (march) عیسوی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔ یہ رفتار کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے مارچ پاسٹ اور مارچنگ ہیں۔ مارکیٹ (market) محصورہ بازاروں کے لئے۔ اس کا مرکب مارکٹنگ افسر بھی مستعمل ہے۔ ماسٹر (master) عام ہے اسکے مرکبات منٹ ماسٹر۔ اسٹیشن ماسٹر۔ ماسٹر جی وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔ اس کا مونث "ماسٹرنی" بھی مروج ہے۔ ماسٹر بعض ڈگریوں کے ناموں میں بھی آتا ہے۔ جیسے ماسٹر آف آرٹس۔ ماسٹر آف سائینس۔ مسٹر (mister) یہ ماسٹر سے ماخوذ ہے اور عام

طور پر ناموں کے آگے مستعمل ہے۔ مارشل (martial) فوجی اصطلاح ہے۔ اس کا مرکب مارشل لا بھی مروج ہے۔ اور حالیہ "مارشل پلان" امریکی وزیر خارجہ جارج مارشل کے نام سے رائج ہو گیا ہے جنھیں ڈسمبر ۱۹۵۳ء میں امن کا نوبل پرائز دیا گیا۔ ممبر (member) کسی ادارے کا رکن۔ اس کا مرکب "آنریبل ممبر" اور صفت نسبتی "ممبری" دونوں اردو میں مستعمل ہیں۔ جیسے

قوم پر ممبری کا فیر ہوا — کل جو اپنا تھا آج غیر ہوا (اکبرا)

مینو (menu) ہوٹلوں یا دعوتوں میں فہرست طعام یا لوازمات۔
میس (mess) یہ لفظ انگریزی میں کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مگر اردو میں فوجیوں یا طلبہ کے ایک جگہ بیٹھ کر کھانے کیلئے مستعمل ہے۔ منٹ (minute) گھنٹہ کا ساٹھواں حصہ۔
مس۔ (miss) کماری یا کنواری لڑکی کے نام کے ساتھ۔ اس سے ایک دلچسپ مرکب "مسی بابا" (شاگرد پیشہ) بھی رائج ہے۔ فعل کے روپ میں "ٹرین مس کرنا یا ہونا" بھی رائج ہے۔ لیکن تحریر میں اس کا استعمال نہیں ہوتا۔ اکبر نے "مس" کا لفظ اس طرح استعمال کیا ہے۔

ممکن نہیں اے مس ترا نوٹس نہ لیا جائے
گال ایسے پریزادہوں اور کس نہ لیا جائے

اکبر نے مس کی جمع "مسوں" اردو کے قاعدے کے بموجب بنائی ہے جیسے ذیل کے شعر میں۔

بتوں کے پہلے بندے تھے مسوں کے اب ہوئے خادم
ہمیں ہر عہد میں مشکل ہوا ہے با خدا ہونا

موڈ (mood) یہ لفظ زیادہ تر بول چال میں مستعمل ہے۔ مولڈ (mould) سانچے کے مفہوم میں ہیں۔ اس کے مرکبات مولڈر اور مولڈنگ جیسے مارواڑی مولڈنگ ورکس حیدرآباد دکن وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔ ماڈرن (modern) جدید نیا یا دورِ حاضر کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ مانیٹر (monitor) مدرسہ میں کسی جماعت کے خلیفہ کے لئے آتا ہے۔ اس کا مشتق مانیٹری بھی رائج ہے مرچنٹ (merchant) تاجر کے معنی میں عام ہے۔ ملین (million) دس لاکھ کیلئے آتا ہے۔ میموریل (memorial) محضر یا یاداشت کے معنوں میں مروج ہے۔ مئیر (mayor) تنہا غیر مستعمل ہے لیکن مئیر آف لندن کی اصطلاح رائج ہے۔ اردو میں اس کا مترادف لفظ "میر" ہے جیسے میر بلدیہ وغیرہ۔ میونسپل (municipal) صفائی کے دفتر یا بلدیہ کے لئے بات چیت میں مستعمل ہے۔ جیسے میونسپل کارپوریشن۔ میونسپل کمشنر وغیرہ۔ اس کا مشتق میونسپالٹی بھی بول چال میں چالو ہے۔ میجسٹی (majesty) شاہی خطاب کے مفہوم میں اردو میں مستعمل ہے۔ جیسے ہز مجسٹی۔ ہر مجسٹی وغیرہ۔ میانول (manual) رسالہ، دستی کتاب یا

کتا بچہ کے معنوں میں بات چیت میں رائج ہے۔ میٹرن (matron) دواخانہ کی منتظمہ کے لئے مروج ہے۔

موبیل (mobile) موبائیل اکیلا استعمال میں نہیں آتا البتہ آٹوموبائیل تقریر اور تحریر میں رائج ہے۔ میارین (marine) بحری، دریائی یا سمندری کے لئے بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ لیکن بمبئی کی ایک شاہ راہ "میارین ڈرائیو" میں نام کے جز کے طور پر عام ہے۔

نیشن (nation) بمعنی قوم۔ اس کے کئی مشتقات مثلاً نیشنل گیلری۔ نیشنل سروس۔ نیشنل کانفرنس۔ نیشنل لابھی اردو میں رائج ہیں۔ نیچر (nature) بمعنی فطرت۔ اس کا مشتق نیچرل اور اردو تشکیل "نیچری" (نیچر کو ماننے والا) بھی مروج ہیں۔ سرسیدؒ، حالی، اکبر وغیرہ نے نیشن اور نیچر اور ان کے مرکبات و مشتقات کو کثرت سے اردو نثر اور نظم میں استعمال کیا ہے۔ نوٹس (notice) اعلان یا اطلاع نامہ کے لئے۔ اس کا مرکب نوٹس بورڈ بھی رائج ہے۔ نوٹ (note) یادداشت یا لکھنے کے معنوں ہیں۔ اس کے مرکبات نوٹ بک، نوٹ پیپر، پرامیسری نوٹ، کرنسی نوٹ وغیرہ رائج ہیں۔ یہ اردو میں کئی افعال جیسے بھناتا، بنانا، جاری کرنا، ہونا، کرنا، لینا، لکھنا، لکھانا وغیرہ کے ساتھ آتا ہے۔

ناول (novel) عام ہے۔ اس کے اردو مرکبات ناول نگار، اور ناول نویس بھی عام ہیں۔ انگریزی زبان کا "ناولسٹ" بھی مستعمل ہے۔
نمبر (number) یہ لفظ بمعنی گنتی، نشان، درجہ، باری یا نوبت اردو میں رائج ہے۔ چنانچہ امیر نے "باری" کے مفہوم میں اس کو باندھا ہے۔

نامے وہ باری باری عشاق کے پڑھیں گے
عجلت سے کچھ نہ ہوگا نمبر لگے ہوئے ہیں

غالب نے اس کا بگڑا ہوا روپ استعمال کیا ہے۔

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرف کلاہ
مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

نمبر سے کئی مرکبات اور محاورے مثلاً نمبر اندازی، نمبری بدمعاش، نمبری نالش (وہ نالش جو عدالت کے صیغہ متفرقات میں ہو)، نمبر ڈالنا، نمبر دینا، نمبر بڑھانا، نمبر بڑھ جانا، نمبر چھینا وغیرہ بنے ہیں۔ بعض غیر تعلیم یافتہ لوگ بجائے نمبر کے "لمبر" آج بھی بولتے ہیں۔ چنانچہ دیہاتوں میں لمبر (زمین کے معین قطعہ کے لئے) اور لمبردار بھی عام ہیں۔ نرس (nurse) دایہ، دائی، انّا یا کھلائی کے معنوں میں اردو میں رائج ہے۔ مجاز کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

وہ اک نرس تھی چارہ گر جس کو کہئے
مداوائے دردِ جگر جس کو کہئے

نرس کے مشتقات نرسری (بچوں کا کمرہ) اور نرسنگ دونوں رائج ہیں۔ نرسنگ کا مرکب نرسنگ ہوم بھی اردو میں مروج ہے۔
نوبل (noble) تنہا شاذ ہے لیکن اس کا ایک مرکب نوبل پرائز عام ہے۔ نیٹو (native) دیسی، ملکی یا کسی ملک کے اصلی باشندے کے لئے رائج ہے نیپکن (napkin) دستی کے معنی میں بات چیت میں آتا ہے تحریر میں نہیں۔
نیوی (navy) بحریہ کے لئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب نیوی بلو گہرے نیلے رنگ کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ علاوہ ازیں آرمی اینڈ نیوی، آرمی اینڈ نیوی اسٹور کی اصطلاحیں بھی بات چیت میں رائج ہیں۔
ویان (van) ایک بڑی موٹر۔ وویو (view) تنہا مستعمل نہیں البتہ عمارتوں کے ناموں میں آتا ہے۔ جیسے لیک وویو۔ والنٹر (volunteer) رضاکار کے معنی میں رائج ہے۔ اس کا بگڑا ہوا روپ "بلم ٹیر" بھی اردو میں مروج ہے جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ والو (valve) میکانیات کی اصطلاح میں ایک پرزے کا نام ہے۔ وائس (vice) حقیقت میں لاطینی سابقہ ہے جو نائب، قایم مقام یا بجائے کے معنی دیتا ہے۔ یہ اکیلا غیر مستعمل ہے

البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے وائس چانسلر۔ پرو وائس چانسلر۔ وائس پریزیڈنٹ وغیرہ ویزا (visa) اجازت نامہ، پروانہ یا مہر تصدیق کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے۔ وی۔پی (value payable) جو قوس میں دی ہوئی انگریزی اصطلاح کا مخفف ہے، اردو میں عام ہے۔ وی۔پی کے علاوہ وی۔پی پارسل بھی عام ہے۔ وائی کاونٹ (viscount) انگلستان کے امراء کے خطاب کے معنی میں مستعمل ہے۔ والی (volley) کرکٹ اور ٹینس کی اصطلاح کے طور پر بات چیت میں آتا ہے ادب میں نہیں۔ یہی حال "ہاف والی" کا ہے۔ ووچر (voucher) فرد حساب اور تصدیق ادائی کے مفہوم میں بول چال میں چالو ہے۔ ولنریبل (vulnerable) کنٹراکٹ برج کی ایک اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ وہ کھلاڑی جو ایک گیم جیتا ہوا ہوتا ہے اسے "ولنریبل" اور دوسرا جس کا کوئی گیم نہ ہوا ہو "ان ولنریبل" کہلاتا ہے۔

یونیفارم (uniform) فوجی وردی یا لباس کے مفہوم میں جیسے ملٹری یونیفارم، پولس یونیفارم اور کالج یونیفارم وغیرہ۔ یونین (union) تنہا مستعمل نہیں، اداروں کے نام کے ساتھ استعمال میں آتا ہے۔ جیسے ٹریڈ یونین۔

ٹریڈ یونین کانگریس وغیرہ۔
ہاسٹل (hostel) عموماً طلباء کے اقامت خانے کے معنی میں۔ ہوٹل (hotel) مسافروں کے ٹھہرنے اور کھانے پینے کی جگہ۔ ہسپتال (hospital) عام لفظ ہے۔ اردو میں اسپتال مروج ہے۔ چنانچہ اکبر کے اشعار میں یہ "اسپتال" ہی کی شکل میں ملتا ہے۔

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے اسپتال جا کر

(الف) اردو نے بعض ایسے فرانسیسی الفاظ انگریزی زبان کے توسط سے لئے ہیں جو خود فرانسیسی میں ایطالوی اور ایطالوی میں لاطینی کے ذریعہ داخل ہوئے ہیں۔ انکی تفصیل ذیل میں دیجاتی ہے۔

الارم (alaram) گھڑی کی بیداری، گھنٹہ کی آواز یا خطرہ کے لئے۔ لاطینی اور ایطالوی زبانوں میں یہ لفظ لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کرنے یا ہتیار باندھنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ انگریزی میں ابتداء میں یہ خطرہ کی گھنٹی کے لئے استعمال ہوا، بعد ازاں گھڑی کی بیدار کرنے والی آواز کے لئے۔ اردو میں یہ لفظ اسی مفہوم میں مستعمل ہے اس کے مرکب الفاظ الارم بل اور الارم کلاک بھی عام طور پر

زبانوں پر ہیں۔ ان ترکیبوں کے دونوں اجزاء یورپی زبانوں کے ہیں۔ اسکواڈ (squad) فوجی اصطلاح میں فوج کے دستے کے لئے رائج ہے۔ اسکواڈرن (squadron) بھی فوجی اصطلاح ہے اور مذکورۂ بالا لفظ میں اضافہ سے وجود میں آئی ہے اور سواروں کے فوجی دستے کے لئے مروج ہے۔

انفنٹری (infantry) پیادہ فوج۔

بلیٹین (bulletin) اعلامیہ اور اخبار کے معنوں میں جیسے نیوز بلیٹین، حیدرآباد بلیٹین۔ اردو میں "بلوٹن" بھی مستعمل ہے۔ جو انگریزی بلیٹین کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ پسٹن (piston) موٹر اور میکانکی اصطلاح میں۔ پومیڈ (pomade) اور اس کا مرکب پومیڈ ویسلن بھی زبانوں پر ہے۔ پورسیلین (porcelain) عام ہے جیسے پورسیلین فیاکٹری، پورسیلین اینڈ پاٹریز۔ رسک (risk) خطرہ یا جوکھم کے معنوں میں بات چیت میں کبھی کبھی استعمال میں آتا ہے۔ فساڈ (facade) تعمیرات کی اصطلاح میں کسی عمارت کا وہ حصہ ہے جو کسی گلی، کوچے، میدان یا کسی منظر کی طرف کھلا ہوا ہو۔ لیکن یہ لفظ صرف بات چیت میں کبھی کبھی استعمال میں آتا ہے۔

کارنول (carnival) جشن، تماشے یا سرکس کیلئے

اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ ایک عیسائی تہوار کے نام سے ماخوذ ہے جو لنٹ (bent) کے آخری تین دنوں میں اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ یہ ایطالوی میں کارنوالے (carnevale) یا کارنووالے (carnovale) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کیڈر (cadre) ماہوار کے اعتبار سے ملازمتوں یا عہدہ کے درجوں یا اسکیم کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ لاطینی کواڈرم (quadrum) سے ماخوذ ہے۔ یہی لاطینی سے ایطالوی زبان میں کواڈرو (quadro) کی شکل میں داخل ہوا ہے اور پھر ایطالوی سے فرانسیسی اور فرانسیسی سے انگریزی میں کیڈر کے روپ میں آیا ہے۔ کرنل (colon) انگریزی "کالنل" سے بگڑ کر بنا ہے۔ اکبر نے کرنیل باندھا ہے۔

گرجا میں تو کرنیل و کمشنر بھی ہیں موجود
مسجد میں کوئی ڈپٹی و منصف بھی نہیں ہے

کمپارٹمنٹ (compartment) ریل گاڑی کے (۱) ڈبے کے معنی میں جیسے ریلوے کمپارٹمنٹ (۲) شعبہ واری نظام کے معنی میں جیسے کمپارٹمنٹل امتحان، کمپارٹمنٹل سسٹم۔ کیولری (cavalry) سوارہ فوج۔ لیگ (league) عام ہے۔ جیسے مسلم لیگ، لیگ آف نیشن،

لیگ میا چیس وغیرہ۔ حسرت موہانی کے ہاں لفظ لیگ کا استعمال ملاحظہ فرمائیے۔

خطبۂ لیگ ہے کفارہ گنہ گاری کا
اب ہمیں شکوہ نہیں ڈاکٹر انصاری کا

یحییٰ اعظمی نے یوں استعمال کیا ہے۔

لیگ کے طنطنۂ جنگ وصف آرائی میں
اور کیا چیز ہے جز ماتم و آہ و فریاد

(نوائے حیات ص ۱۰۵)

ماڈل (model) کبھی کبھی فن کاری اور اسکولوں کے نام کے ساتھ۔ جیسے ماڈل پرائمری اسکول میسکٹ (musket) ایک قسم کی ہاتھ سے بھری جانے والی (بھرمار) بندوق کے لئے بات چیت میں آتا ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ مسکا (musca)، ایطالوی میں موسکہ (mosca) اور فرانسیسی میں موسکیے (mousquet) کے روپ میں رائج ہے۔

والٹ (vault) انفرادی حیثیت سے غیر مروج ہے، البتہ کھیل کی اصطلاح "پول والٹ" سے اردو زبان مانوس ہے۔ وولٹ (volt) حرکت برقی کی قوت کی اکائی کے لئے برقیات کی اصطلاح ہے۔ اس کے مرکبات وولٹا پیما، وولٹائی خانہ، اور وولٹیج سائنسی ادب میں

رائج ہیں۔ والٹ اور وولٹ[1] حقیقت میں ایک ہی لفظ کے ہجوں کے اختلاف کی وجہ سے ایطالوی میں وجود میں آئے ہیں۔

(ب) وہ فرانسیسی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں، لیکن یہ خود فرانسیسی میں ہسپانوی سے اور ہسپانوی میں لاطینی سے آئے ہیں۔

اسپانیل (spaniel) کتے کی ایک نوع کیلئے مستعمل ہے۔ اس لفظ کا ابتدائی ماخذ لاطینی لفظ[2] "ہسپانیہ" ہے۔ خود ہسپانوی زبان میں یہ لفظ اسپانا (espana) کے روپ میں موجود ہے۔ اردو میں "اسپانیل" کے لئے "پنیر" بھی مستعمل ہے۔

گرینیڈ (grenade) فوجی اصطلاح میں چھوٹے بم یا شل کے لئے[3] مستعمل ہے۔ اس کا مرکب ہینڈ گرینیڈ بول چال میں آتا ہے۔ اردو کا "دستی بم" اس مرکب لفظ کا ترجمہ ہے۔

(ج) اردو میں بعض ایسے فرانسیسی الفاظ انگریزی زبان کے توسط سے لئے گئے ہیں جو خود فرانسیسی میں مابعد لاطینی سے داخل ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں دیجاتی ہے۔

بال (ball) ڈانس کے معنی میں یہ لفظ رائج ہے۔ اس کے مرکب مثلاً بال روم، بال روم ڈانس، بال روم ڈانسنگ، اردو میں مستعمل ہیں۔ اس مفہوم میں اس کا ماخذ مابعد لاطینی "بال"

---

[1] اسک ۵۹۵ [2] اسک ۵۰۴ [3] ن ۲-۹۷

اردو میں مختلف کھیلوں کی گیند کے لئے عام طور پر مستعمل ہے۔ جیسے فٹ بال، کرکٹ بال، والی بال، بیس بال، ٹینس بال۔ اس مفہوم میں فرانسیسی لفظ کا ماخذ قدیم ہائی جرمن زبان ہے یا بعد لاطینی نہیں۔ بوٹ (boot) عام ہے۔ اس کے مرکبات مثلاً ہاف بوٹ، فل بوٹ، بوٹ پالش بھی مروج ہیں۔ درمیانی انگریزی میں اس لفظ کا روپ بوٹے (bote) اور ہسپانوی، پرتگالی اور مابعد لاطینی میں بوٹا (bota) ہے۔ اقبال نے یہ لفظ اپنے ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

میرا یہ حال بوٹ کی ٹو چاٹتا ہوں میں
ان کا یہ حکم دیکھ! مرے فرش پر نہ رینگ

(بانگ درا ص ۳۲۶)

بٹلر (butler)۔ باورچی۔ اس کا مرکب بٹلر انگلش "مسخ انگریزی" کے لئے رائج ہے۔ اکبر نے بٹلر حسب ذیل شعر میں استعمال کیا ہے۔

کسی ڈھب سے اسے سیوائے ہوٹل سے نکلوا دو
نہ نکلے گر تو ٹوپی اس کی ہٹلر سے اچھلوا دو

گیالری (gallery) عام ہے۔ اس کا مرکب آرٹ گیالری بھی زبان و ادب میں رائج ہے۔ گون (gown) لباس کے مفہوم میں عام ہے۔ جیسے (۱) نائیٹ گون جو زیادہ تر بول چال

میں ہے (۲) عورتوں کا گون (۳) خاص قسم کے چغے کیلئے بھی مستعمل ہے جسے وکلا اور یونیورسٹی کی سینیٹ اور اکیڈمیک کونسل کے رکن پہنتے ہیں۔ جوش ملیح آبادی نے گون اپنے ایک شعر میں باندھا ہے۔

اے کہ تم پوشاک حربی کے عوض پہنے ہو گون
دل میں خود سوچو تم اس تقسیم سے ہوتے ہو کون
(شعلہ و شبنم)

لونڈر (lavender) عطر کی ایک قسم ہے۔ ڈیوٹی (duty) محصول اور فرض منصبی کے معنوں میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ ڈیوٹی بگڑ کر "ٹوٹی" ہو گیا ہے اور ٹاؤن کے بگڑے ہوئے لفظ یعنی "ٹون" کے ساتھ مستعمل ہے جیسے یون ٹوٹی جو غالب کے آخری خطوط میں ملتا ہے کیبن (cabin) تقریر اور تحریر میں رائج ہے۔ جیسے جہاز کا کیبن۔

(ج) دو فرانسیسی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں لیکن یہ خود فرانسیسی میں ایطالوی سے اور ایطالوی میں مابعد لاطینی سے آئے ہیں۔

بیالے (ballet) ایک قسم کا فرانسیسی ناچ ہے۔ یہ لفظ صرف انگریزی تعلیم یافتہ اردو داں طبقہ کی بول چال میں سنائی دیتا ہے۔ بٹالین (battalion) فوجی دستہ یا پلٹن کے مفہوم میں رائج ہے۔ جیسے پہلی بٹالین، دوسری بٹالین وغیرہ۔

(د) ایک فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ لیکن یہ خود مابعد لاطینی سے فرانسیسی میں آیا ہے۔ یہ فراک (frock) ہے جو بچوں کے اوپر اور نیچے کے جسم کے لباس یا عورتوں کے جدید وضع کے لباس کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ یہ لفظ دراصل مابعد لاطینی لفظ فروکس[۱] (froccus) سے نکلا ہے جو راہب کے ڈھیلی آستین والے لمبے چغے کے واسطے مستعمل ہے۔ لاطینی سے قدیم فرانسیسی میں یہ فروک (frock) کے روپ میں اور قدیم فرانسیسی سے درمیانی زمانہ کی انگریزی میں فروک (frock) کی شکل میں آیا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ کی انگریزی میں یہ فراک ہوگیا اور اردو میں بھی اسی شکل میں رائج ہے۔

(ہ) ایک فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ لیکن یہ خود فرانسیسی میں گیاسکنی[۲] سے اور گیاسکنی میں مابعد لاطینی سے آیا ہے۔ یہ کیڈٹ (cadet) ہے جو فوجی اصطلاح میں بحری، بری یا ہوائی فوجی کالج کے طالب علم کے لئے مستعمل ہے۔ اس کے مرکب کیڈٹ کور اور کیڈٹ افسر بھی اردو میں رائج ہیں۔

۱۔ اسک ۲۰۰ ۲۔ جنوب مغربی فرانس کی ایک بولی۔

(۳) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ یونانی ہے

بعض فرانسیسی الفاظ جو انگریزی زبان کے ذریعہ اردو میں داخل ہوئے ہیں وہ فرانسیسی میں لاطینی سے اور لاطینی میں یونانی سے آئے ہیں۔ اس طرح ان کا ماخذ اول یونانی زبان اور ادب ہے۔ ان میں حسب ذیل الفاظ اس نوعیت کے ہیں۔

اکیڈمی (academy) علمی ادارہ کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات رائل اکیڈمی، رائل اکیڈمی آف آرٹ وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔ اناٹمی (anatomy)۔ طب میں علم تشریح کے لئے یہ لفظ مستعمل ہے۔ ایٹم (atom)۔ یہ لفظ گذشتہ جنگ عظیم کے بعد سے اردو میں رائج ہوا۔ خاص طور پر اس کا مرکب ایٹم بم یا ایٹم بمب زباں زد خاص و عام ہے۔ انک (ink) روشنائی کے لئے عام لفظ ہے۔ لیکن بول چال میں مروج ہے۔ آئیل (oil) تنہا صرف موٹر اور انجن کے تیل کے لئے لیکن اصطلاحی مرکبات میں انجن آئیل، ڈیزل آئیل، آئیل کلاتھ بھی شامل ہیں۔ اسپنج (sponge) اور اس کا جزوی تبدیل شدہ روپ اسفنج دونوں اردو زبان اور

ادب میں رائج ہیں۔ظفر علیخاں نے اسفنج استعمال کیا ہے۔[1] اسفنج کے مرکبات اسفنج کیک یا اسپنج کیک اور اسفنج باتھ یا اسپنج باتھ بھی رائج ہیں۔ اسپنج کا مشتق اسپنجی بھی مستعمل ہے۔ جیسے اسپنجی غسل۔ اس لفظ سے بنے ہوئے بعض مرکب افعال مثلاً اسپنج کا غسل دینا، اسپنج سے جذب کرنا، اسپنج لگا کر سکھانا وغیرہ بھی استعمال میں آتے ہیں۔

انارکسٹ (anarchist) حکومت دشمن یا نراجی کے معنوں میں مستعمل ہے۔ ایس (ace) تاش کی اصطلاح میں اکّا کے لئے صرف بات چیت میں آتا ہے۔ ایر (air) ہوا کے واسطے بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ مگر مرکبات کی شکل میں تحریر اور تقریر میں شامل ہے۔ جیسے ایر پمپ، ایر گن وغیرہ۔

بمبار (bombard)۔ اس کا اردو روپ "بمبار" ہے۔ جیسے بمبار طیارہ۔ اس کا فعل "بمباری" اردو کی ایجاد ہے جیسے نشانہ پر بمباری کرنا وغیرہ۔ بلب (bulb) بجلی کی روشنی کے قمقموں کے لئے۔ بوتل (bottle) شیشہ۔ بات چیت میں بتّل (bottal) بھی مستعمل ہے۔ اردو خمریات میں جتنا یہ انگریزی لفظ عام ہوا ہے دوسرا شاید ہی ہوا ہو۔ اردو زبان کے شاعروں نے اس لفظ پر کافی طبع آزمائی کی ہے۔ کئی اصطلاحیں اور محاورے مثلاً بوتل والی (یعنی شراب)، بوتل تراشنا، بوتل کا نشہ،

---

[1] چمنستان ۱۹۴۴ء ص ۲۲۰۔

بوتل اڑانا، بوتل چڑھانا، بوتل کا کاگ، بوتل کی بوتل الٹ دینا وغیرہ اس فرانسیسی لفظ کی بدولت اردو میں نفوذ کر گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو اشعار کے ذریعے واضح کیا جاتا ہے۔ مثلاً بوتل اڑانا۔

زاہد کی توبہ تو یہ رہی گھونٹ گھونٹ پر
سو بوتلیں اڑا کے بھی ہشیار ہی رہا۔ (داغ)

بوتل چڑھانا۔

بوتل چڑھا گئے جو کبھی سانپ ڈس گیا
آب سیاہ ہجر میں کالے کا سم ہوا (بحر)

بوتل تراشنا۔

کیا کہیے تیغ ابروئے قاتل کی آب کی
عکس مژہ سے کٹتی ہے بوتل شراب کی (ناسخ)

بوتل کا نشہ۔

چار آنکھیں ہوئی ہیں اس بت سے
ہے نشہ مجھ کو چار بوتل کا (راسخ)

اردو کے علاوہ یہ لفظ بہت سی ہند آریائی[۱] اور غیر ہند آریائی زبانوں میں مستعمل ہے۔ مثلاً

اڑیا بوتل (botal)
بنگالی بوتول (botol) بوتل (botal)

۱؎ ڈا ۵۷

پنجابی	بودل	(bodal)
سنالی	بوتالی	(bótale)
خاصی	بیوتول	(butol)
ملادی	بوتول	(bótol)
ٹیٹو	بوتیل	(bótel)
گجراتی	باٹلی	(bātli)
مراٹھی	باٹلی	(bātli)
سندھی	بیوتی	(buti)

بوتل اور بتّل کے علاوہ "باٹل" بھی اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ راست انگریزی زبان سے اردو میں آیا ہے۔ لیکن عام طور پر بول چال کی حد تک محدود ہے۔ بمبئی میں بعض خاندان ایسے بھی ہیں جو بوتلوں کی تجارت کی وجہ سے "باٹلی والا" کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں۔ بف (buff) ایک خاص قسم کے چمڑے کے لئے اردو میں رائج ہے۔ اس کا مرکب "بف اسکن" عام طور پر بوٹ بنانے استعمال کیا جاتا ہے۔ بیورو (bureau) محکمہ کے معنی میں جیسے انفارمیشن بیورو۔ میسور کے اردو بولنے والوں میں الماری کے لئے بیورو کا لفظ بھی رائج ہے۔ بپتسما (baptism) بپٹی ازم کا اردو روپ ہے اور عیسائیوں میں بچوں کے نام رکھنے کی رسم کے مفہوم میں رائج ہے۔ بیس (base) تنہا غیر مستعمل ہے۔

لیکن ایک کھیل کے نام میں جز کے طور پر مستعمل ہے۔ جیسے بیس بال۔ بام (balm) ایک قسم کے مرہم کے مفہوم میں جو سر کے درد میں کام آتا ہے یہ لفظ عام ہے۔ پلی (pulley) چرخی کے لئے بات چیت میں آتا ہے۔ پولٹیکل (political) سیاسی کا مترادف ہے اور بات چیت میں رائج ہے۔ جیسے پولٹیکل ایجنٹ، پولیٹکل کانفرنس وغیرہ۔ پیسٹ (paste) تنہا شاذ ہے۔ البتہ بعض ناموں میں دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر آتا ہے۔ جیسے ٹوتھ پیسٹ یا دانتوں کا پیسٹ وغیرہ۔ پنالٹی (penalty) سزا یا جرمانہ کے مفہوم میں عموماً کھیل میں بولا جاتا ہے۔ مثلاً جب کسی کھیل میں کوئی کھلاڑی قواعد کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے یا اس کی ٹیم کو پنالٹی ادا کرنی پڑتی ہے۔

پیرا فریس (paraphrase) نظم یا نثر کی عبارت کی تشریح یا توضیح کے مفہوم میں کبھی کبھی بول چال میں آتا ہے۔

پیریڈ (period) اسکول یا کالج میں گھنٹہ یا دور کے معنوں میں بات چیت میں عام ہے۔ پوز (pose) مصور یا فوٹو گرافر کا اپنے معمول کو کسی خاص انداز سے بٹھانا یا پیش کرنا۔ اس مفہوم میں یہ لفظ بات چیت تک محدود ہے — پروٹوکول (protocol) کی ترکیب دو معنوں میں بول چال میں آتی ہے (۱) وہ آداب و مراسم جو صدر حکومت سرکاری رسوم کے

موقع پر سفیروں یا غیر ممالک کے نمائندوں کے ساتھ برتا ہے (۲) کسی کانفرنس میں طے شدہ معاہدہ شرائط کی وہ دستاویز جس پر فریقین کے دستخط ہوں۔ پیمفلٹ (pamphlet) ۔ اشتہار۔ اس کا اردو مرکب پیمفلٹ بازی بھی مروج ہے۔ پیراگراف (paragraph) عبارت کا ایک مکمل ٹکڑا یا حصہ ۔ اس کا مخفف پیرا (para) بھی رائج ہے۔ اس کا اردو روپ "پارا" بھی مستعمل ہے۔ پارلیمنٹ (parliament) عام ہے۔ فرانسیسی میں یہ لفظ "پارلیماں" کی شکل میں ہے۔ اردو میں کبھی کبھی "پارلیمان" بھی آتا ہے، لیکن یہ روپ فارسی سے ماخوذ ہے۔ پارلیمان سے اردو روپ "پارلیمانی" بن گیا ہے۔ پارلیمنٹ کا مرکب پارلیمنٹری بھی مروج ہے۔ پولیس (police) عام ہے۔ اسکی اصطلاحیں اور مرکبات پولیس اسٹیشن، پولیس انسپکٹر یا انسپکٹر پولیس، پولیس افسر، پولیس کا ناکہ یا تھانہ، پولیس کی کچہری، خفیہ پولیس وغیرہ بھی اردو میں رائج ہیں۔ پالیسی (policy) بیمہ کے سلسلہ میں اور حکمت عملی دونوں کیلئے یہ لفظ انگریزی لفظ کی طرح اردو میں مستعمل ہے۔ پریکٹس (practice) طبیب یا وکیل کی۔ پروگرام (programme) عام ہے۔ پمپ (pump) اس کا مشتق پمپنگ اور مرکب پمپنگ مشین یا اسٹیشن اور دونلا پمپ (double barrelled pump) بھی مروج ہیں۔ یہ لفظ

افعال کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ جیسے پمپ لگانا، پمپ مارنا، پمپ چلانا وغیرہ۔ ٹیپسٹری (tapestry) اس موٹے بنے ہوئے رنگین یا نقشی کپڑے کے لئے رائج ہے جسے آرائش کے لئے دیواروں صوفوں یا کوچ پر لگاتے ہیں۔ ٹون (tone) آواز، لمک، سر یا لہجہ کے مفہوم میں بول چال میں چالو ہے۔ اس کا ایک مرکب مووی ٹون تحریر میں بھی مستعمل ہے۔ ٹاپک (topic) موضوع بحث یا مضمون کے معنوں میں بات چیت میں رائج ہے۔ تحریر میں نہیں۔ ٹوپوگرافی (topography) جغرافی کیفیت کے معنوں میں بول چال میں بھی شاذ ہے۔ ٹیون (tune) لے، سر، نغمہ، یا ہم آہنگی کے مفہوم میں زبانوں پر ہے تحریر میں نہیں۔

جغرافیہ (geography) عام ہے۔ جیومٹری یا جامٹری (geometry) بھی عام ہے۔

چیرمن (chairman) صدر یا میر مجلس کے معنوں میں رائج ہے۔ چارٹر (charter) سند، منشور، فرمان یا دستاویز کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے لیکن اس کے مرکبات چارٹرڈ اکونٹنٹ (ایسے محاسبوں کی انجمن کا رکن جو فرمان شاہی سے قایم کی گئی ہو) اور چارٹرڈ طیارہ تقریر اور تحریر میں رائج ہیں۔ —— چیمبر (chamber) جج وغیرہ کا نجی کمرہ اور مرکبات میں رائل چیمبر آف کامرس۔ چیمبر آف پرنسس وغیرہ۔ چمنی (chimney) عام ہے

قندیل کی چمنی اور فیاکٹری کی چمنی جیسی اصطلاحیں بھی مروج ہیں۔

ڈائمنڈ (diamond) گنجفہ کے ایک پتے (اینٹ) اور ہیرے کے لئے مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات ڈائمنڈ جوبلی اور ڈائمنڈ کٹ بھی چالو ہیں۔ ڈرام (dram) عام ہے۔

زون (zone) منطقہ کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے۔ جیسے نارتھ زون، ساوتھ زون وغیرہ۔

سیکل (cycle) بہت عام ہے۔ اس کے مرکبات مثلاً سیکل موٹر، موٹر سیکل، بائیسکل، ٹرائیسکل، سیکل رکشا بھی زبان اور ادب میں مروج ہیں۔ سلنڈر (cylinder) جیسے موٹر کا سلنڈر۔ سنڈیکیٹ (syndicate) متعدد تاجروں یا کارخانوں کی تجارتی شراکت کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔

سوفسطائی (sophist) ابتداء میں قدیم یونان کے اس معلم کو کہتے تھے جو اجرت لے کر فلسفہ اور خطابت کی تعلیم دیتا تھا۔ لیکن بعد میں اس لفظ کے معنی میں کسی قدر تبدیلی ہو گئی۔ اب یہ غلط استدلال کرنے والے یا غلط دلیل سے دھوکہ دینے والے شخص کے واسطے مستعمل ہے۔ اردو میں یہ لفظ عربی سے بھی آیا ہے اور عربی میں راست یونانی سے لیا گیا تھا۔ سوفسطائیت اسی لفظ سے مشتق ہے۔

سرنج (syringe) پچکاری کے معنی میں بات چیت میں چالو ہے۔

فٹن (phaeton) ایک قسم کی بگھی ہے یونانی صنمیات میں آفتاب کے دیو ہلیاس (Helios) اور پری کلیمن (Clymen) کے بطن سے جو لڑکا پیدا ہوا اس کے نام سے یہ لفظ ماخوذ ہے۔ لاطینی زبان میں اس کا نام فیتھان (phaethon) فرانسیسی میں فے تون (phaeton)، انگریزی میں فیٹن (phaeton) اور اردو میں فٹن ہے۔ مذکورہ بالا صوتی تبدیلیوں سے زیادہ دلچسپ اس لفظ کے معنیاتی تغیرات ہیں۔ جب یہ یونانی دیوتا اپنے باپ کی چار گھوڑوں کی گاڑی سرپٹ دوڑا رہا تھا تو گھوڑے بے قابو ہو گئے اور قریب تھا کہ زمین اس خوفناک ٹکر سے تباہ ہو جاتی۔ ایسے آڑے وقت یونانی صنمیات کے سب سے بڑے دیو زیوس (Zius) نے اس پر بجلی گرائی اور دریا میں غرق کر دیا۔ اس عظیم حادثہ کی وجہ سے گاڑی اس کے چلانے والے نوجوان دیو زادہ کے نام سے مشہور ہو گئی۔ فرق یہ ہے کہ یونان اور روم میں اس گاڑی میں عام طور پر چار گھوڑے جوتے جاتے تھے تو فرانس اور انگلستان میں دو۔ ہندوستان میں گھوڑوں کی تعداد گھٹ کر ایک ہو گئی ہے۔ چنانچہ ایک گھوڑے کی ایک خاص وضع کی گاڑی کو ہمارے ملک میں فٹن کہا جاتا ہے۔ منشی درگا سہائے سرور نے ایک قسم کی ہلکی پھلکی گاڑی کے لئے فٹن استعمال کیا ہے۔

تھا نزاکت کا اشارہ یہ دم مشق خرام
ایسے نازک کو ہوا اک ہلکی سی پھولوں کی فٹن

(خمکدۂ سرور ص ۲۳۴)

فارمیسی (pharmacy) دوا سازی کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات فارماکوپیہ، فارماکالوجی، فارماسیوٹیکل ورکس بھی رائج ہیں۔ فلسفہ (philosophy) عام لفظ ہے۔ فلاسفر، فلسفی، اور فیلسوف (اسم) تینوں ایک ہی معنی میں اردو میں رائج ہیں۔ فیلسوف جو مرکب ہے "فیل" اور "سوف" سے، حکیم، دانشمند فریبی، بد باطن، چالباز کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ "فلاسفہ" فیلسوف کی جمع ہے۔ "فیلسوفی" صفت کے معنی میں مکاری، عیاری اور چالاکی کے لئے رائج ہے۔ فیلسوف (اسم) اور فیلسوفی (صفت) کے مفہوم کو حسب ذیل اشعار کے ذریعے واضح کیا جاتا ہے۔

مکر کا بانی جھوٹ کا سرتاج
سنتے تھے فیلسوف دیکھا آج (شوق)

فیلسوفی محتسب کی دیکھنا اے میکشو
توڑتا ہے شیشۂ مے میکدہ کی راہ میں (ناسخ)

فزیالوجی (physiology) علم اعمال و افعال اعضاء کے لئے مروج ہے۔ اس کا اسم فاعل فزیالوجسٹ بھی متداول ہے

فزیشین (physician) انگریزی طب کے ماہر یعنے ڈاکٹر

کے لئے بات چیت میں مستعمل ہے۔ فینسی (fancy) زرق برق، پر تکلف، نرالا یا رنگیلا کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس لفظ سے بنے ہوئے فقرے، فینسی ڈریس بال، یا فینسی ڈریس شو بھی ہماری زبان میں رواج پا چکے ہیں اور یہ اس وقت استعمال کئے جاتے ہیں جبکہ عورت اور مرد ناچ میں بہروپ بدل کر حصّہ لیتے ہیں۔

قولنج (colic) پیٹ کے ایک خاص درد کیلئے اردو میں یہ یونانی لفظ معرب شکل میں آیا ہے۔ اس کا اسم صفت قولنجی بھی مستعمل ہے۔

کینوِیس (canvass) موٹے کپڑے کے لئے۔ اردو میں کینویس کا جوتا رائج ہے۔ اسی تلفظ کا ایک دوسرا اسم ماخذ لیکن مختلف معنیٰ کا لفظ کینویس (canvass) ہے جو اردو میں غیر مستعمل ہے لیکن اس کا فعل یعنی کینوسینگ (canvassing) یا کینوسینگ کرنا، الکشن میں بات چیت، بحث مباحثہ یا پروپگنڈہ کے ذریعہ ووٹ حاصل کرنے استعمال کیا جاتا ہے۔ کیمسٹ (chemist) ۔ دوا ساز۔ کامیڈی (comedy) ہنسنے ہنسانے کے ڈرامے کے

معنی میں عام ہے۔ کیوب (cube) یا مکعب بات چیت میں رائج ہے تحریر میں نہیں۔ کیٹلاگ (catalogue) فہرست یا توضیحی فہرست کے مفہوم میں اردو میں علمی اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ کوپن (coupon) عام ہے جیسے اناج کے غلہ کا کوپن۔ اس کا مرکب کوپن کارڈ بھی کافی عام ہے۔ کریم (cream) سنگار کے لوازمات سے ہے اور اس کے مرکبات کریم پوڈر اور آئسکریم بھی رائج ہیں۔ کرسٹل (crystal) علم کیمیا میں "قلم" کے لئے رائج ہے اور اردو میں صرف بات چیت کی حد تک محدود ہے۔ کرمیچ (canvas) کینولیس کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ یہ ولایتی ٹاٹ یا موٹے یا مضبوط کپڑے یا پردے (تصویر) کے لئے رائج ہے۔ یہ لفظ بھی عربی سے اردو میں آیا ہے اور خود عربی میں یونانی سے داخل ہوا ہے۔ اردو میں اس لفظ کی ایک جوڑی (doublet) منجیق بھی استعمال میں آئی ہے۔

گرامر (grammar) صرف و نحو کے لئے انگریزی لکھے پڑھے لوگوں کی تقریر اور تحریر میں آتا ہے۔

گورنمنٹ (government) حکومت کے معنی میں عام لفظ ہے۔ اس لفظ میں "ن" کے اسقاط سے "گورمنٹ" بھی رائج ہے جو اردو میں انگریزی لفظ کا صوتی ترجمہ ہے۔ چنانچہ ظفر علیخاں نے اسی روپ کو اپنے شعر میں استعمال کیا ہے۔

فاخرہ کو دلہن چاہیئے پیرانہ سری میں
موقعہ ہے گورمنٹ کو مشاطہ گری کا

اکثر شعراء کے ہاں گورنمنٹ استعمال ہوا ہے۔ جیسے شبلی کا یہ شعر۔

اب اجازت ہے مگر دائرہ بحث ہے یہ
کہ گورنمنٹ سے اس بات کے ہوں عرض گذار

گورنر (governor) اردو زبان اور ادب دونوں میں مروج ہے۔ انشاء اللہ خاں کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

جب تلک چرخ کہن شکل گورنر میں رہے
صاحب شرق میں جبتک کہ ہوں جرنل کی چلن

ظفر علیخاں نے بھی اسے باندھا ہے۔

کہ دیکھو تو مسلماں کی مسلمانی کے کھیلوں کو
گورنر ڈھونڈتے پھرتے ہیں استنجے کے ڈھیلوں کو

گورنر کے مرکبات گورنر جنرل اور گورنر جنرل بہ اجلاس بھی رائج ہے۔

لیمپ (lamp)۔ چراغ، لالٹین، قندیل یا دیپک کے مفہوم میں عام ہے۔ اس کا مرکب سیفٹی لیمپ بھی رائج ہے۔ اردو میں لیمپ اور لمپ دونوں مروج ہیں۔ اکبر نے آخر الذکر کا استعمال کیا ہے۔

نور کی موجیں لمپ سے جاری　　　تیزی بھی ہر جمپ سے جاری

لیکن جوش کے کلام میں لیمپ[1] آیا ہے۔

---

[1] روح ادب

لیمپ کی روشنی میں یاروں کو داستانیں نئی سناتے ہیں

لالٹین (lantern) اردو کا لالٹین انگریزی "لانترن" کا بگڑا ہوا روپ ہے۔ اس لفظ کا بگڑا ہوا دوسرا روپ "لنتر" ہے۔ اس کا اردو مرکب "لنتر ہانڈی" کافی عام ہے۔ میسوری بولی میں اردو کے لالٹین کو "لینڈا" سے موسوم کیا جاتا ہے۔ سحر نے لالٹین ایک شعر میں باندھا ہے۔

کافی ہے جھاڑ کا یہ تمہارا ازار بند
چلے نہ لالٹین کو جلوا کے سامنے

مشین (machine) اور مشن دونوں اردو زبان اور ادب میں رائج ہیں۔ مشن کے ساتھ مشنری بھی مستعمل ہے۔ اس کا مرکب مشین گن یا مشن گن بھی مروج ہے۔ میگنٹ (magnet) مقناطیسی آلہ جیسے موٹر سیکل کا میگنٹ۔ دیا سلائی کے معنی میں میاچ (match) بالترتیب یونانی، لاطینی، فرانسیسی اور انگریزی سے ہوتا ہوا اردو میں داخل ہوا ہے۔ لیکن "کھیل" کے مفہوم میں یہ فرانسیسی سے نہیں بلکہ راست انگریزی سے ہماری زبان میں داخل ہوا ہے۔ انگریزی میں اور "میاچ" شادی بیاہ کے لئے بھی آتا ہے۔ مگر اردو تحریر میں یہ لفظ اس معنی میں رائج نہ ہو سکا۔ البتہ انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کی زبان پر اس کا چلن ہے۔ اسکی جمع "میاچیں" بھی مستعمل ہے اور اس جمع کی گنوار و شکل ماچس بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کے

مرکبات میاچ بکس (یو) میاچ فیکٹری وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں
میکانک (mechanic) -کل کاری کا ماہر۔ اس کا مرکب
میکانزم اور اردو مرکبات میکانیت اور میکانی اردو زبان میں
رائج ہیں۔ میٹر (meter) عام لفظ ہے۔ جیسے روشنی اور
پانی کے میٹر، میٹر کا تل، اور بلا میٹر کا تل وغیرہ۔ بعض مرکبات میں
یہ یونانی لفظ بطور لاحقہ کے بھی استعمال میں آتا ہے جیسے بھرمامیٹر۔
ہارمونیم (harmonium) ایک قسم کے باجے کے معنی
میں عام طور پر مستعمل ہے۔ ہائیڈرالکس (hydraulics) اس
علم کے لئے اردو میں رائج ہے جس کا تعلق پانی کی طاقت سے
چلنے والی مشینوں سے ہے۔ ہیرو (hero) اور ہیروئن
(heroine) ناٹک کے اہم ترین مردانہ وزنانہ شخصیتوں کے
مفہوم میں مروج ہیں۔ بول چال میں ہیرو سورما کے معنی میں بھی مروج ہے۔
(الف) بعض فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں
داخل ہوئے ہیں۔ لیکن یہ خود فرانسیسی میں ایطالوی سے اور ایطالوی
میں یونانی سے آئے ہیں۔ ان میں حسب ذیل الفاظ قابل ذکر ہیں۔
پائلٹ (pilot) ۔ماہر جہاز رانی یا طیارہ بازی۔ لیکن
اردو میں خاص طور پر ہوائی جہاز چلانے والے کو کہتے ہیں۔ یونانی
زبان میں پائلٹ اس لکڑی (جس سے چپو بنائے جاتے ہیں) سے نکلا
ہے جس سے کشتیاں کھیی جاتی تھیں۔ ایطالوی میں یہ لفظ پیلوٹا

(pilota) کے روپ میں ہے اور قدیم فرانسیسی میں پیدو (pedot) کی شکل میں۔ انگریزی "پائلٹ" کا ایک مرکب پائلٹ کار بھی اردو میں مروج ہے پتلون (pantaloon) عام ہے۔ یہ انگریزی لفظ فرانسیسی لفظ پنتلوں (pantalon) سے نکلا ہے اور خود فرانسیسی پنتلون ایطالوی پانتالونے (pantalone) سے بنا ہے۔ ایطالوی زبان میں یہ لفظ ایک اسم خاص سے بنا ہے۔ اور سوانگ بھرنے والے مسخرے کیلئے مستعمل ہے۔ اٹلی کے شہر وینس (Venice) میں ایک مشہور مجذوب کا نام ہی پانتالیونے (Pantaleone) ہے یونانی میں بھی یہ لفظ ایک اسم خاص سے بنا ہے جس کے اجزائے ترکیبی کے معنے "تمام چیتا" ہیں۔ بہرحال، ایطالوی، فرانسیسی اور انگریزی میں یہ لفظ کامیڈی کے ایک مسخرے کے لئے مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ اس معنی میں مروج نہیں ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ ایک قسم کے پاجامے کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اردو میں یہ لفظ اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔ جیسے اکبر کے حسب ذیل اشعار میں۔

شوق لیلائے سول سروس نے مجھ مجنون کو
اتنا دوڑایا لنگوٹی کر دیا پتلون کو
واسطہ کم ہو گیا اسلام کے قانون سے
دب گئی آخر مسلمانی مری پتلون سے

ف اسک ۳۶۹۔

ہر چند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے
بنگلہ بھی ہے پاٹ بھی ہے صابون بھی ہے

اسرار الحق مجاز کے "ساز نو" میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

یہ کوٹ بھی سفید یہ پتلون بھی سفید
تیرے سفید ہیٹ کا ہے اون بھی سفید

اردو میں پتلون کے علاوہ پٹلون بھی رائج ہے۔ جیسے "کوٹ پٹلون" میں۔ کارڈ (card) اردو میں عام ہے۔ جیسے پوسٹ کارڈ۔ ہماری زبان میں اس کا تلفظ عام طور پر "کارڈ" جیسا ہے۔ یہ انگریزی لفظ فرانسیسی کارتے (carte) سے بگڑ کر بنا ہے اور خود فرانسیسی میں ایطالوی کارتا (carta) سے آیا ہے۔ یونانی میں یہ لفظ اس پتّے کے لئے مستعمل ہے جس سے کاغذ بنایا جاتا تھا۔ اس کے کئی مرکبات مثلاً کارڈ بورڈ، پوسٹ کارڈ، وزیٹنگ کارڈ، پلینگ کارڈ (گنجفے کے پتے) وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔

کارٹون (cartoon) کسی شخص یا واقعہ کا مزاحیہ خاکہ یا خاکہ اتارنے کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ یہ لفظ فرانسیسی کارتون (carton) سے ماخوذ ہے جو ایطالوی لفظ کارتونے (cartone) کا فرانسیسی روپ ہے۔ ایطالوی زبان میں یہ لفظ ایک بڑے کاغذ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کاغذ کے مفہوم میں یہ لفظ یونانی زبان سے لیا گیا ہے۔

(ب) دو ایسے فرانسیسی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں جو خود فرانسیسی زبان میں ایطالوی سے آئے ہیں۔ یہ ایطالوی زبان میں لاطینی سے اور لاطینی میں یونانی سے آئے ہیں۔

مڈل (medal) تحفہ یا انعام کے لئے اردو میں عام لفظ ہے۔ جیسے جارج مڈل، مڈل یافتہ وغیرہ کینٹین (canteen) چھاؤنی یا بارکوں میں رسد اور شراب کی دوکان۔ یہ لفظ مابعد لاطینی میں کیانٹس (cantus) کے روپ اور کونے کے معنی میں رائج ہے۔ یہ لفظ انگریزی زبان میں سنہ ۱۷۴۴ء سے پایا جاتا ہے۔ اس کا مرکب ملٹری کینٹیں یا فوجی کینٹیں بھی اردو میں مستعمل ہے۔

(ج) ایک ایسا فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود فرانسیسی زبان میں ہسپانوی سے آیا ہے اور یہ ہسپانوی میں لاطینی زبان سے اور لاطینی میں یونانی سے لیا گیا ہے۔

بم (bomb) فوجی اصطلاح میں ایک آتشیں گولہ یا توپ کا گولہ جیسے بم کا گولہ۔ اس کے مرکبات ایٹم بم، ہیڈروجن بم، بمبار، بمباری، بم بار طیارہ، بم پروف وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔ یہ بطور فعل کے بھی رائج ہے۔ جیسے بمباری کرنا۔ بم گرانا۔ بم پھینک مارنا وغیرہ۔ معنیاتی اور صوتی تبدیلیوں کے لحاظ سے یہ لفظ کافی دلچسپ ہے۔ یونانی اور لاطینی میں یہ بامبس (bombus) کے روپ میں ہے۔ یہ ہسپانوی میں بومبا (bomba) اور فرانسیسی میں (بہ نون غنہ)

بونب (bombe) کی شکل میں ہے۔ اس کا تلفظ اور روپ انگریزی میں بامب (bomb) اور اردو میں بم ہے۔ اکبرؔ نے فوجی مفہوم میں بم کو اس طرح استعمال کیا ہے۔

حکام پہ بم کے گولے ہیں اور مولویوں پر گالی ہے
کالج نے یہ کیسے سانچوں میں لڑکوں کی طبیعت ڈھالی ہے

بمب کے آخری "ب" کو حذف کر کے اردو میں "بم" بنا لیا گیا ہے یہ "بم" اردو میں نہ صرف (۱) فوجی اصطلاح میں بلکہ (۲) بالنس کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے۔ انگریزی زبان میں اس تلفظ (بم) اور ہجہ کا کوئی لفظ نہیں ہے۔ البتہ ایک لفظ "بوم" (boom) ہے جس کے معنی بالنس یا بَلّی کے بھی ہیں۔ یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ اس معنی میں اردو کا لفظ بم بھی مستعمل ہے۔ چنانچہ وہ لمبی لکڑی جسے گاڑی کے آگے گھوڑا یا بیل جوتنے کے لئے لگاتے ہیں اسے "بم" کہتے ہیں۔ تسلیمؔ نے اس مفہوم میں اس لفظ کو باندھا ہے۔

اِس طرف گاڑی کی بم ٹوٹ گئی
راس گھوڑے کی اُدھر چھوٹ گئی

مولوی سید احمد مرتب "فرہنگ آصفیہ"[۱] کا خیال ہے کہ لفظ "بم" بمبو (bamboo) سے بگڑ کر بنا ہے۔ بمبو ملایائی زبان کا لفظ ہے جو ولندیزی زبان کے توسط سے انگریزی میں داخل ہوا اور پھر اردو میں

۱؎ ف ۱ - ۲۲۹ -

آیا۔ لفظ بم "بمبو" کے مقابلے میں "بمب" سے صوتی اور تشکیلی لحاظ سے زیادہ قریب معلوم ہوتا ہے۔ اس لیئے بم کا "بمبو" سے بننے کی بجائے "بمب" سے بننا زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ توپ کے داغنے کی آواز کو بالعموم اسی لفظ کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔ آلہ یا ہتیار کے علاوہ شوروغل کے معنی میں یہ رائج ہے۔ اس لفظ سے ایک محاورہ "بم چخ مچانا" بھی بن گیا ہے۔ داغ نے اس معنی میں بم کا استعمال کیا ہے۔ کہتے ہیں۔

دیکھو تو محتسب کا ہوا ہے نزول کیا
کیوں میکدہ میں آج ہے بم چخ مچی ہوئی

دھونس یا نقارہ کے مفہوم میں بھی یہ لفظ اردو میں مستعمل ہے۔ میر نے "بم" کو "زیر" کے مخالف کے طور پر اپنے ایک شعر میں اس طرح استعمال کیا ہے۔

جو حکم دے تو ہوں خاموش کفر کے باجے
کہے نہ زیر پھر اپنے رفیق سے بم بول

اردو زبان میں "زیر و بم" کی اصطلاح بھی کافی عام ہے۔ بلدہ حیدرآباد دکن سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک چشمہ ہے جہاں سے حیدرآباد کے حکمرانوں کے لئے روزانہ پانی آتا ہے۔ اسے "میر عالم کے تالاب کا بم" بھی کہتے ہیں۔ بم اردو میں چشمہ یا چشمے کے دہانہ کے لئے بھی مروج ہے۔ کسی مقام سے پانی پھوٹ کر نکلنے کو "بم کے پھوٹنے" سے تعبیر

کرتے ہیں۔ چنانچہ امیر نے اس مفہوم میں بم استعمال کیا ہے۔

دل دیا میں نے تو بولے کوئی بم بھوٹی ہے
دل ہی دل روز چلے آتے ہیں سوغاتوں میں

(د) سائنٹیفک نوعیت کے بعض فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں لیکن یہ خود یونانی سے فرانسیسی میں آئے ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

آکسیجن (oxygen) عام ہے اور تحریر و تقریر میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات یعنی آکسائیڈس بھی اردو میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

باٹنی (botany) عام طور پر بات چیت میں رائج ہے اور اس کا ترجمہ علم "نباتیات" تحریر میں مروج ہے۔ یونانی میں یہ گھانس کے پودوں کے مفہوم میں رائج ہے۔

پیپسن (pepsin) غذا کے جوہر ہاضم کے مفہوم میں مستعمل ہے۔

ڈوز (dose) خوراک کی معنی میں بول چال میں رائج ہے۔

کلوگرام (kilogramm) اور کلومیٹر (kilo meter) فرانسیسی پیمانے ہیں جو اردو میں رائج ہیں۔ ان میں کلو (kilo-) یونانی سابقہ ہے اور "ہزار" کے معنی دیتا ہے۔

(ه) ایک فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو فرانسیسی میں لاطینی سے، لاطینی میں یونانی سے اور خود یونانی[1] میں

---

[1] اسک ۲۶۹۔

عبرانی سے آیا ہے۔ یہ لفظ جاکٹ (jacket) ہے۔ جاکٹ کبھی کبھی جیاکٹ بھی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ بہر حال یہ دونوں لفظ ہماری زبان میں آستین دار صدری یا مرزائی کے مفہوم میں مروج ہیں میکانیات کی ایک اصطلاح کے طور پر بھی یہ لفظ رائج ہے۔ جیسے موٹر کا جیاکٹ وغیرہ۔ یہ لفظ قدیم فرانسیسی زبان میں جاکٹ (jaquitte) کے روپ میں موجود ہے۔ پرتگالی میں بھی یہ جاکٹ (juquet) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مولوی عبدالحق[1] نے اسے ان الفاظ کی فہرست میں شامل کیا ہے جو راست پرتگالی سے اردو میں آئے ہیں۔ اگر یہ براہ راست آتا تو اردو کی قدیم ڈکشنریوں میں جیاکٹ یا جاکٹ کی شکل میں نظر آتا۔ لیکن یہ لفظ ان میں عام طور پر "صدری یا مرزائی" کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ البتہ بیسوی صدی عیسوی میں لکھی ہوئی لغتوں میں "جاکٹ" پایا جاتا ہے، اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لفظ انگریزی سے اردو میں آیا ہے نہ کہ راست پرتگالی سے۔

---

[1] اردو ۹۔

(۴) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ جرمن ہے

کچھ فرانسیسی الفاظ ایسے بھی ہیں جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں لیکن یہ خود فرانسیسی میں جرمن سے آئے ہیں۔ ان میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں۔

بینڈ (band) اردو میں انگریزی باجے کے لئے مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات بینڈ بازی، بینڈ ماسٹر، بینڈ اسٹانڈ بھی رائج ہیں۔ طبعیات میں دھاری یا پٹی کو بھی بینڈ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بوچیڑ (butcher) قصائی یا قصاب کے معنی دیتا ہے اور انگریزی لفظ سے بگڑ کر بنا ہے۔ اس کا ماخذ جرمن لفظ بوک (bock) ہے۔ قدیم فرانسیسی میں یہ لفظ جرمن سے بوشیے (bochier) کے روپ میں آیا اور درمیانی انگریزی میں بوچر (bocher) ہوگیا۔ شمائے (charmois) اور شمائے لیدر بالترتیب سابری اور سابری کے چمڑے کے لئے مستعمل ہیں۔ تحریر میں سابھری اور سابر کا چمڑا بھی مروج ہیں۔

فرانک (franc) فرانسیسی کے سکہ کے معنی میں رائج ہے۔

کوٹ (coat) یہ لفظ اردو زبان میں مختلف معنوں میں

یعنی (۱) لباس (۲) استرکاری یا رنگ کی تہہ کے لئے مستعمل ہے۔ اول الذکر مفہوم میں اس کے کئی مرکبات مثلاً اوورکوٹ، لانگ کوٹ شارٹ کوٹ اور کبھی کبھی کوٹنگ بھی مستعمل ہیں۔ اس مفہوم میں منشی درگا سہائے سرور کا شعر ملاحظہ ہو۔

تجھے بارہا زینتِ کوٹ دیکھا
جوانوں کو تجھ پر بہت لوٹ دیکھا
(خمکدہ سرور ص ۲۰۴)

اکبر نے کوٹ کا مرکب اوورکوٹ بھی استعمال کیا ہے۔

مقصود جو اصلی ہے وہ ہے دل کی درستی
یا ہیٹ و اوورکوٹ ہو یا جبّہ و دستار

آخر الذکر مفہوم میں تعمیرات کی بعض فنی اصطلاحیں جیسے صفائی کا کوٹ، ایک کوٹ، دو کوٹ، تین کوٹ رائج ہیں۔ فن تعمیر کی اصطلاح میں "کمر کوٹ" مکان کے احاطہ کی اس چار دیواری کو کہتے ہیں جو کمر کے برابر یعنی تین یا ساڑھے تین فٹ اونچی ہو۔ لیکن یہ غالباً ہندوستانی کوٹ، بمعنی قلعہ اور مجازاً حصار سے ماخوذ ہے۔ لسٹ (list) تنہا بہت کم ہے۔ لیکن مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے سیول لسٹ، مارک لسٹ وغیرہ۔ روسٹ (roast) گفتگو میں مستعمل ہے۔ جیسے روسٹ مٹن لیکن ادب میں نہیں۔ ٹکٹ (ticket) عام ہے۔ اس کے مرکبات ٹکٹ گھر، ٹکٹ کلکٹر، ٹکٹ چکر اردو میں رائج ہیں۔ یہ لفظ اردو

میں کئی معنوں میں مستعمل ہے جیسے (۱) بس، ریل یا جہاز کے ذریعے سفر کرنے کا اجازت نامہ (۲) وہ ٹکڑا جس پر نام و پتہ لکھا ہو (۳) پروانہ راہداری (۴) ناکوں کا پتہ (۵) اسٹامپ (۶) لوہے کی چھوٹی تختی جس پر نام و نمبر ہو (۷) سوداگروں کے مال کا پرچہ جس پر کارخانے کا نام ہو (۸) چندہ، اجرت، قیمت، ٹیکس (۹) اجازت نامہ جو بدکار عورتیں انگریزی چھاؤنیوں میں پیش کرتے لیتی ہیں وغیرہ۔ اول الذکر مفہوم میں چکبست لکھنوی کا ایک شعر ہے۔

توہو جائے یہ جو راضی تو قسم سر کی ترے (صبح وطن)
کر کے چندہ تجھے ہم لے دیں ولایت کا ٹکٹ ص ۲۱۰

پروانہ راہداری یا اجازت نامہ کے معنی میں ظفر کا شعر ملاحظہ ہو۔

آزادی وطن انھیں ہوگی کہاں نصیب (چمنستان)
جن کو ملا ہو گردش ایام کا ٹکٹ ص ۱۷۹

اس لفظ سے اردو میں کئی افعال بنائے گئے ہیں۔ مثلاً ٹکٹ، بکنا، بیچنا، تقسیم کرنا، ہونا، خریدنا، دینا، لینا، ملنا، بنانا، بنا، بنوانا، کھلنا، چسپاں کرنا، لگانا اور لگنا کے ساتھ مستعمل ہے۔

ٹاپ (top) عام ہے۔ جیسے موٹر کا ٹاپ۔

لاج (lodge) ایوان جیسے وائسریگل لاج، مسلم لاج وغیرہ۔ اس کے مرکبات لاجنگ اور لاجنگ اینڈ بورڈنگ بھی مستعمل ہیں۔ وارڈروب (ward robe) کپڑے رکھنے کی

الماری کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے۔ہالٹ (halt)
ٹھہرنے کے حکم کے طور پر پولس اور فوج میں مروج ہے۔اس لفظ سے
بنی ہوئی ایک اصطلاح "ہالٹ حکم سر" فوجی حلقوں میں رائج ہے۔

(الف) چند فرانسیسی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں
داخل ہوئے ہیں۔لیکن یہ خود فرانسیسی میں قدیم لو جرمن[۱] سے آئے ہیں۔
بٹن (button) گھنڈی کے معنی میں عام ہے۔اردو
میں مستعملہ بٹن راست انگریزی زبان سے آیا ہے۔لیکن یہ لفظ
"بتام" اور "بوتام" کی شکل میں بھی اردو میں رائج ہے۔اس
روپ میں یہ لفظ پرتگالی سے راست آیا ہے۔فر (fur)
پشمینہ کے معنوں میں آتا ہے۔اس سے فرکوٹ اور فرکیاپ وغیرہ
بنے ہیں جو اردو میں مروج ہیں۔فلٹر (filter) پانی یا دوسرے
مائعیات کو صاف کرنے کے مفہوم میں رائج ہے۔اس کا مرکب فلٹرڈ
اور فعل "فلٹر کرنا" بھی استعمال میں آتے ہیں۔

(ب) بعض ایسے فرانسیسی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں
داخل ہوئے ہیں جو خود فرانسیسی میں قدیم ہائی جرمن[۲] سے آئے ہیں۔

---

[۱] ان الفاظ کا تعلق قدیم فریسی (Old Friesian) یا قدیم
ولندیزی یا قدیم سیکسن زبان کی کسی بولی سے ہے جو انگلستان میں چودھویں صدی
عیسوی میں ہالینڈ کے ذریعے پہونچی۔

[۲] قدیم ہائی جرمن زبان کا دور ۱۰۵۰ء تک جرمنی میں جاری رہا۔

ان سے ذیل میں بحث کی جاتی ہے۔
اسپائی (spy) تنہا غیر مروج ہے۔ لیکن اس کی ترکیب اسپائی گلاس (spy - glass) چھوٹی سی دوربین کے لئے کبھی کبھی بات چیت میں آتی ہے۔ انامل (enamel) میناکاری یا چینی کے ٹکڑوں کو جما کر بنائے ہوئے کام کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ اس کی ترکیب انامل ورکس اور انامل کا کارخانہ بھی مروج ہے۔ بیلون (balloon) غبارہ۔ بلانک (blank) گفتگو میں ہے ادب میں نہیں۔ بلانکٹ (blanket) عام ہے۔ اس سے بنی ہوئی اصطلاحیں "کسی پر بلانکٹ ڈالنا، یا کسی کو بلانکٹ اڑھانا" بیوقوف بنانے کے مفہوم میں بول چال میں چالو ہیں۔ بلو (blue) منفرد حیثیت میں تحریر میں نہیں پایا جاتا۔ البتہ بلو بلاک، بلو پرنٹ، آکسفورڈ بلو مستعمل ہیں۔ باس (boss) عام طور پر بول چال میں چالو ہے۔ ڈانس (dance) عام ہے یہ اور اس کے مرکبات اور اصطلاحیں مثلاً ڈانسنگ، ڈانسر، ڈانسنگ گرل، ڈانسنگ اسکول، ڈانسنگ کلب، ڈانس ہال، ڈانس روم، ڈانس فلور، بال روم ڈانس وغیرہ رائج ہیں۔ فیس (fees) محنتانہ کے معنوں میں زبان اور ادب میں مستعمل ہے۔ یہ لفظ "فی" (fee) کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ قدیم ہائی جرمن سے فرانسیسی اور انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔

جوش کے ہاں یہ لفظ اس طرح استعمال میں آیا ہے۔

تاجرانہ مشق ہے مجلس میں تیسری ہاؤ ہو
فیس کا دریوزہ ہے منبر پہ تیری گفتگو (شعلہ و شبنم ص ۸۴)

گیارنٹی (guarantee) عام ہے جیسے خریدے ہوئے مال یا گھڑی وغیرہ کی گیارنٹی۔ میل (mail) خط لیجانے کا تھیلہ اس کے کئی مرکبات اردو میں مستعمل ہیں۔ مثلاً میل گاڑی میل ویان (وہ گاڑی جس میں خط ہوتے ہیں) میل گارڈ (ڈاک کا محافظ)۔ ایر میل وغیرہ۔ رینج (range) خاص طور پر وہ فاصلہ جہاں تک بندوق کی گولی جا سکے۔ جیسے بندوق کا رینج۔ رینجر (ranger) جیسے جنگلات کے رینجر۔ رینک (rank)۔ عہدہ۔ جیسے فوجی رینک۔ سیلون (saloon) عام ہے۔ مثلاً اسپیشل سیلون، ہیر کٹنگ سیلون وغیرہ۔ اسکیل (scale) درجہ واری ترتیب جیسے ٹائیم اسکیل، ملٹری اسکیل وغیرہ۔

ویٹ (wait) تحریر میں تنہا نہیں آتا۔ البتہ ویٹر، ویٹنگ، ویٹنگ چارجس، ویٹنگ لسٹ جیسے مرکبات میں مستعمل ہے۔

وارنٹ (warrant) گرفتاری کا پروانہ یا اجازت نامہ یا کسی کو گرفتار کرنے کے تحریری حکم نامے کے معنوں میں اردو میں عام ہے۔ اسکا مرکب وارنٹ افسر اس شخص کے لئے مستعمل ہے جو درجے میں کمیشن افسر سے نیچے کے درجے کا اور غیر کمیشن افسر سے بڑا ہو۔ وارنٹ سے بعض

اصطلاحیں بھی بنائی گئی ہیں۔ مثلاً تلاش کا وارنٹ، رہائی کا وارنٹ وغیرہ۔ ویٹر (waiter) بات چیت میں عام ہے اور ہوٹل کے ملازم کے لئے استعمال میں آتا ہے۔

(ج) تین فرانسیسی الفاظ ایسے ہیں جو (درمیانی ہائی جرمن[1] سے) انگریزی میں آئے ہیں اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن یہ خود فرانسیسی میں درمیانی ہائی جرمن سے داخل ہوئے ہیں۔ بلاک (block) مکانوں کا سلسلہ یا لکڑی کے کندے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ جیسے "اے بلاک" کے مکانات، لکڑی کا بلاک وغیرہ۔ بلاکیڈ (blockade) بلاک سے مشتق ہے اور ناکہ بندی کے معنی میں بات چیت میں کبھی کبھی آتا ہے۔ گریپ (grape) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اسکی ایک ترکیب گریپ شاٹ چھروں کے لئے بات چیت میں آتی ہے۔

(د) ایک ایسا فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود فرانسیسی میں لولاطینی[2] سے آیا ہے اور لولاطینی میں جرمن زبان سے۔ یہ مارکوئیس (marquis) ہے۔ یہ انگریزوں کا مشہور خطاب ہے جو ارل سے بڑا اور ڈیوک سے کم درجے کا ہوتا ہے۔ مارکوئیس اردو میں عام طور پر انگریزی ناموں کے ساتھ آتا ہے۔

---

[1] درمیانی ہائی جرمن کا دور (۱۰۵۰ سے ۱۲۵۰) تک جرمنی میں جاری رہا۔

[2] (Low Latin)

(۵) ایک ایسا فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود فرانسیسی میں ایطالوی سے آیا ہے اور ایطالوی میں جرمن سے۔ یہ لفظ گروپ (group) ہے جو مجموعہ کے مفہوم میں اردو میں عام ہو چکا ہے۔ اس کے مرکبات گروپ فوٹو، گروپ فائرنگ[۱] (ایسی فائرنگ جس میں بہت سی گولیوں کے قریب قریب لگنے پر نمبر دیئے جائیں)، گروپنگ (ایسی چاندماری جس میں بہت سے نشانے قریب قریب لگائے جائیں)، گروپ سسٹم وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔

---

[۱] ج ۲ - ۲۶۵ -

(۵) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ اطالوی ہے

بعض فرانسیسی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن یہ خود فرانسیسی زبان میں اطالوی سے آئے ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بکرم (buckram) ایک قسم کا سخت اور موٹا کپڑا جو تہہ کے طور پر کوٹ اور شیروانیوں کے کف، گردن، بازوؤں یا سامنے بٹن کے نیچے دیا جائے۔ برگیڈ (brigade) فوجی اصطلاح میں پیدل سپاہیوں کی چار بٹالینوں یا سوارہ فوج کی دو رجمنٹوں کے مساوی ہوتی ہے۔ اس اطالوی لفظ کے ساتھ ساتھ دو اور مرکبات برگیڈیر اور برگیڈیر جنرل بھی اردو میں رائج ہو گئے ہیں۔ اطالوی میں یہ لفظ برگاٹا (brigata) اور فرانسیسی میں "برگادے" (brigade) ہے۔ بسٹ (bust) تصویر یا مجسمہ میں انسانی جسم کے بالائی حصہ کے فوٹو تصویر یا مجسمہ کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہ لفظ فرانسیسی بستے (buste) سے ماخوذ ہے اور خود فرانسیسی لفظ اطالوی بستو (busto) سے اخذ کیا گیا ہے۔

پستول (pistol) اردو میں عام ہے۔ پستول کے علاوہ اردو میں اس کا اسم صفت پستولیہ پستول باندھنے والے کے لئے مستعمل ہے۔ فرانسیسی میں یہ پستولی اور ایطالوی میں پستولہ کے روپ میں موجود ہے۔ اٹلی[1] میں فلارنس کے قریب ایک شہر کا نام بھی پستولہ تھا جواب پستوجہ (pistoja) کہلاتا ہے۔ ایطالوی زبان کا پستولہ اس شہر کے نام سے نکلا ہے۔

ٹرافک (traffic) سڑکوں پر لوگوں کی آمد و رفت یا ریل اور جہاز کے ذریعہ مال اور مسافروں کے آنے جانے کے معنی میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات ٹرافک کنٹرولر ٹرافک کانسٹیبل وغیرہ بھی مروج ہیں۔

کنٹونمنٹ (contonment) سپاہیوں کی چھاؤنی کے لئے اردو میں عام لفظ ہے۔ کالنس (cornice) دیوار کی کنگنی یا گگر کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ فرانسیسی کارنس اردو میں بگڑ کر "کالنس" ہو گیا ہے۔ بحر نے کالنس کا لفظ اپنے ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

نارسائی دیکھنا اڑتا ہے جب میرا غبار
یار کی کوٹھی کی کالنس سے پھسلتی ہے ہوا

گزٹ (gazette) اخبار کے معنی میں عام ہے۔ جیسے جہلم گزٹ، سیول اینڈ ملٹری گزٹ، گزٹ اخبار وغیرہ

---

[1] اسک ۹۲

امیر کا شعر ہے۔

سب رئیسوں سے ریاست ہے تری بالاتر
معتبر جیسے ہے اخبار میں اخبار گزٹ

ظفر علیخاں نے بھی گزٹ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ شعر ملاحظہ ہو۔

سامنے آگئی سرکار کے مس میو کی روح
نکل آیا یہ گزٹ شملہ کی الماری سے

اس سرکاری اخبار، اطلاع نامہ، جریدہ کو بھی گزٹ کہتے ہیں جس میں ملازمین سرکار کے تغیر و تبدل، تقرر، ترقی یا تنزل سے متعلق خبریں شایع کی جاتی ہیں۔ جیسے انڈین گزٹ یا گزٹ آف انڈیا وغیرہ۔ کسی معاملہ یا واقعہ کا گزٹ میں چھپ جانا "گزٹ ہو جانے" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گزٹ کا مشتق گزیٹیڈ ہے اور گزیٹیڈ سے کئی مرکبات "گزیٹیڈ عہدہ دار یا افسر، نان گزیٹیڈ عہدہ دار یا افسر، گزیٹیڈ جائداد، غیر گزیٹیڈ جائداد وغیرہ بن گئے ہیں جو اردو میں رائج ہیں۔

---

(۶) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ ٹیوٹانی ہے

ٹیوٹن جرمن نسل کے لوگ ہیں۔ اسکانڈینوین، اینگلوسیکسن اور جرمن نسل کے قدیم باشندوں کو ٹیوٹن کہتے ہیں۔ ہائی اور لو جرمن اور اسکانڈینویا کی زبانوں کو مجموعی طور پر "ٹیوٹانی" کہا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں جو اردو الفاظ نیچے دیئے گئے ہیں وہ بالواسطہ اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ٹیوٹانی زبان کے الفاظ اپنے ماخذ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے اس طرح ملے جلے ہوئے ہیں کہ کسی خاص ٹیوٹانی بولی کو نامزد کرنا مشکل ہے۔ اس لئے بہ حیثیت مجموعی ٹیوٹانی خاندان السنہ کی نشان دہی کی گئی ہے۔ ٹیوٹن خاندان کی زبانوں کے حسب ذیل الفاظ وہ ہیں جو پہلے فرانسیسی میں داخل ہوئے اور فرانسیسی سے انگریزی میں آئے اور پھر انگریزی سے اردو میں لئے گئے۔

اسکرو (screw) پیچ کے معنی دیتا ہے۔ اس کے مرکبات مثلاً اسکرو ڈرائیور، اسکرو بولٹ، اسکرو کٹر، اسکرو کپلنگ وغیرہ رائج ہیں۔ اس سے بنے ہوئے بعض محاورے اردو میں بول چال میں رائج ہیں جیسے اسکرو کسنا (مضبوط کرنا یا بنانا) اسکرو ڈھیلا

ہونا (دماغ میں فتور) وغیرہ۔ اسکرین (screen) صرف پردے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اسکرول (scroll) تہہ کئے ہوئے اور لپٹے ہوئے کاغذ کے لئے بات چیت میں کبھی کبھی آتا ہے۔ بلاٹر (blotter) جاذب کے معنوں میں عام ہے۔ بورڈ (board)۔ یہ لفظ اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے۔ جیسے (۱) موٹے کاغذ کا تختہ (۲) مجلس یا کمیٹی (۳) جہاز کے کسی جانب کا تختہ (۴) کھانے کی میز۔ اس کے کئی مرکبات مثلاً ضلع بورڈ، ریونیو بورڈ، سائن بورڈ، بورڈ آف کنٹرول، بورڈ آف ٹریڈ، تحریر میں اور بورڈر بول چال میں مروج ہیں۔ اس کے علاوہ بورڈنگ اسکول، بورڈنگ ہاوس، بورڈنگ اینڈ لاجنگ بھی اردو میں رواج پا چکے ہیں۔ برش (brush) عام لفظ ہے۔ جیسے کپڑے صاف کرنے کا برش، بالوں کا برش، جوتوں کا برش وغیرہ۔ مصوری میں اس لفظ سے ایک نئی اصطلاح "پوتے کا برش"[۱] بنالی گئی ہے۔ یہ اس برش کیلئے خاص طور پر مستعمل ہے جو تصویر پر روغنی رنگ پھیرنے میں کام آتا ہے۔ بنک (bank) یا بینک اردو میں نہایت عام لفظ ہے۔ اس کے کئی مرکبات اور مشتقات اردو میں نافذ ہیں۔ جیسے بنکر، بینک بک، بینک نوٹ، گروی بینک، زرعی بینک، سیونگ بینک، بینک کاری، بینک چارٹر ایکٹ،

---

[۱] پیشہ ۴ - ۱۹۶ -

ریزرو بنک، بینکنگ کمپنی وغیرہ۔ بنک کی جمع "بنکوں" رائج ہے۔ لیکن اکبر نے اس کی جمع "بنکس" بنائی ہے۔

کوٹھی میں جمع ہے نہ ڈپازٹ ہے بنکس میں
قلاش کر دیا مجھے دو چار تھینکس میں

پیٹرول (petrol) بول چال اور تحریر دونوں میں عام ہے۔ اس کے علاوہ پیٹرولیم بھی مروج ہے۔ لیکن یہ صرف ناموں کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے پیٹرولیم کمپنی، پیٹرولیم جلی وغیرہ۔ پکٹ (picket) اور اس کا مشتق پکٹنگ حالیہ زمانہ میں مجاہرہ، ہڑتال یا مقاطعہ یا کسی کو کام پر جانے سے روکنے یا دوکانوں، دفتروں، مکانوں اور کالجوں کے سامنے پہرہ بندی کے مفہوم میں عام طور پر مروج ہے۔ پیاکنگ (packing) تفریح کے معنی میں مستعمل ہے۔ پمپ (pump) نل کے ذریعے پانی اوپر چڑھانے کے آلے یا ہوا بھرنے کے آلے کے مفہوم میں اردو میں عام لفظ ہے۔ ان معنوں میں اس کا ماخذ ٹیوٹانی زبان ہے۔ درمیانی انگریزی میں یہ پمپے (pumpe) کے روپ میں ملتا ہے۔ ٹیوٹانی سے یہ لفظ فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں آیا ہے۔ بعض یورپی زبانوں میں یہ لفظ حسب ذیل شکلوں میں پایا جاتا ہے

فرانسیسی پومپے (pompe)

جرمن پمپے (pumpe) پامپے (plumpe)

ولندیزی پومپ (pomp)

سویڈنی پمپ (pump)

ڈنمارکی پومپے (pompe)

ہسپانوی بومبا (bomba)

پرتگالی بومبا (bomba)

اکبرالہ آبادی نے اس ٹیوٹانی لفظ کو اردو میں اس طرح استعمال کیا ہے،

سڑکیں تھیں ہر کیمپ سے جاری
پانی تھا ہر پمپ سے جاری

"پمپ" اردو میں ایک قسم کے انگریزی جوتے کے لئے بھی آتا ہے جو سامنے کھلا ہوا ہوتا ہے اور جس میں باندھنے کے لئے لیس نہیں ہوتے۔ اس خاص وضع کے جوتے کو اردو میں پمپ شو بھی کہتے ہیں۔ اس مفہوم میں اس لفظ کا ماخذ یونانی ہے ٹیوٹانی نہیں۔ جوتے کے معنی میں یہ لفظ یونانی سے لاطینی، لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں آیا ہے۔

ٹیاپ (tap) نل کے معنی میں بات چیت میں۔

ٹرپ (trip) بھی بول چال میں۔

ٹرک (truck) بار برداری کی موٹر گاڑی کے لئے۔
رئفل (rifle) ایک قسم کی بندوق کے لئے یہ لفظ اردو میں عام طور پر مستعمل ہے۔ رئفل کے علاوہ اردو میں "رفل" بھی رائج ہے جو رئفل کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس مسخ شدہ لفظ سے دو مرکبات[1] رفل پڑنا (اچانک صدمہ پہنچنا) اور رفل چلنا یا چلانا (رئفل سر ہونا) بھی رائج ہو چکے ہیں۔
سوپ (soup) شوربے کے معنی میں۔ یہ اور اس کے مرکبات چکن سوپ اور مٹن سوپ بول چال میں مستعمل ہیں۔
فرش (fresh) تازہ کے مفہوم میں بات چیت میں ہے تحریر میں نہیں۔
کرش (crush) انفرادی حیثیت سے غیر مستعمل ہے لیکن مرکب کی شکل میں رائج ہے۔ جیسے آرنج کرش یا لیمن کرش وغیرہ۔
گیالپ (gallop) گھوڑے کی تیز چال یا سرپٹ دوڑ کے مفہوم میں رائج ہے۔ گارڈن (garden) تنہا نہیں آتا۔ لیکن گارڈن پارٹی، پبلک گارڈن وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔
گیریزن (garrison) فوجی اصطلاح میں۔ گائیڈ (guide) منفرد معنوں میں نہیں آتا لیکن مرکبات میں مستعمل ہے جیسے گرل گائیڈ، گائیڈ بک وغیرہ۔

---

[1] ج ۳-۱۸۳ ون ۳ - ۲۰۵

لیبل (label) عام ہے۔ اسم کے علاوہ یہ بطور فعل کے لگانا، چپکانا، چسپاں کرنا کے ساتھ مستعمل ہے۔

وار (war) صرف بول چال میں مستعمل ہے۔ وارڈن (warden) عہدہ کے طور پر جیسے ہاسٹل وارڈن وغیرہ۔ وکٹ (wicket) کرکٹ کی اصلاح میں وہ تین ڈنڈے ہیں جو کھیل کے میدان کے بیچ میں برابر برابر گاڑے جاتے ہیں۔ اس کا مرکب وکٹ کیپر بھی مروج ہے۔

(الف) ایک ایسا فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود فرانسیسی میں ایطالوی سے آیا ہے اور ایطالوی میں ٹیوٹانی سے۔ یہ بینکٹ ہے (banquet) جو سرکاری دعوت کے مفہوم میں ہماری زبان میں رائج ہے۔ اس کا مرکب اسٹیٹ بینکٹ بھی مروج ہے۔

---

(۷) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ کلٹی ہے

مملکت برطانیہ کی آئرش، گیلک (Gaelic) ولش (Welsh)، برٹن (Breton)، مانکس (Manx) اور کارنش (Cornish) زبانوں کے لئے بحیثیت مجموعی ایک عام اصطلاح "کلٹی" رائج ہے۔ حسب ذیل فرانسیسی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں لیکن یہ خود فرانسیسی میں کلٹی زبانوں سے آئے ہیں۔

بجٹ (budget) موازنہ کے لئے اردو میں مستعمل ہے۔ اردو میں اس کے مرکبات مثلاً سالانہ بجٹ، سرکاری بجٹ، خانگی بجٹ وغیرہ مستعمل ہیں۔ باونڈری (boundary) کرکٹ کے کھیل میں چوّے کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ اسکی ایک ترکیب اوور باونڈری بھی مروج ہے۔ باونڈری کلٹی زبان کے لفظ باونڈ (bound) سے مشتق ہے جو حد یا سرحد کے معنی دیتا ہے۔

پیس (piece) تنہا غیر مروج ہے۔ البتہ اسکی ایک ترکیب کٹ پیس تحریر میں ہے اور ٹائم پیس بول چال میں رائج ہے۔

جاب (job) کام یا نوکری کے معنی میں بات چیت میں مروج ہے۔ یہ فرانسیسی لفظ انگریزی میں پہلے پہل تیرھویں صدی میں رائج ہوا۔

چارج (charge) بیاٹری کے برقانے کے مفہوم میں عام ہے۔ اس کے مرکب افعال. بیاٹری چارج کرنا، کروانا یا بیاٹری چارجنگ کے لئے دینا، رکھنا، رکھوانا وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔ لفظ "چارج" قیمت، دام، صرفہ یا لاگت کے معنوں میں بھی انگریزی میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ چارج کے مرکبات چارج الوئنس اور سرچارج مالیاتی مفہوم میں مستعمل ہیں۔ چارج کی ضد "ڈسچارج" اس وقت استعمال کی جاتی ہے جبکہ بیٹری اتر جاتی ہے۔ فوجیوں کی زبان میں کسی سپاہی کو عہدہ سے برخاست کرنا کے مفہوم میں بھی یہ لفظ آتا ہے۔

کار (car) عام لفظ ہے۔ یہ اور اس کے مرکبات جیسے موٹر کار، جیپ کار، ڈیزل کار، سائڈ کار، کار یا اس اردو میں رائج ہیں۔ اسرار الحق مجاز کے ہاں اس لفظ کا استعمال ملاحظہ ہو۔

اک سبک اور حسین کار ابھی گذری ہے

گنگناتی ہوئی سرشار ابھی گذری ہے

ظفر علیخاں نے موٹر کار کی جمع "موٹر کاروں" استعمال کی ہے۔

ریلوں والے تاروں والے   برقی موٹر کاروں والے

(ساز نو ص ۹۹)

کلاک (clock) بڑی گھڑی اور وقت کے مفہوم میں بول چال میں چالو ہے۔ **کلوک** (cloak) اکیلا رائج نہیں ہے البتہ اس کا مرکب کلوک روم کپڑے یا سامان رکھنے یا منہ ہاتھ دھونے کے کمرے کے مفہوم میں تقریر اور تحریر دونوں میں مروج ہے۔

کیریر (carrier) بائیسکل یا موٹر سیکل کے پیچھے اس حصے کے واسطے آتا ہے جس پر سامان رکھا جا سکتا ہے۔ اردو زبان کی اصطلاح "طیارہ بردار جہاز" مذکورہ بالا کلٹی لفظ سے بنی ہوئی ایک انگریزی اصطلاح یعنی "ایر کرافٹ کیریر" کا ترجمہ ہے۔ کیریر حقیقت میں کیری (carry) کا اسم فاعل ہے جو کلٹی زبان سے ماخوذ ہے اور لانے اور لیجانے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔

(**الف**) ایک ایسا فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود فرانسیسی میں ہسپانوی زبان سے آیا ہے۔ اور ہسپانوی میں کلٹی سے۔ یہ براکٹ (bracket) ہے جو "قوس" کے معنی میں بول چال میں اور آہن گری اور نجاری کی ایک اصطلاح کے طور پر تحریر میں بھی رائج ہے۔

(**ب**) دو ایسے فرانسیسی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں جو خود فرانسیسی میں مابعد لاطینی سے آئے ہیں اور مابعد لاطینی میں کلٹی زبان سے۔ یہ امبیسی (embassy) اور امبیسیڈر (ambassador) ہیں۔ اول الذکر لفظ ہماری

زبان میں سفارت خانے کے معنی میں اور آخرالذکر سفیر کے مفہوم میں کبھی کبھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ بعض ناموں کے ساتھ بھی مستعمل ہے جیسے امبیسی سینما اور امبیسیڈر ہوٹل (بمبئی)

(ج) جنوبی فرانس کے ایک قدیم صوبے کی فرانسیسی بولی کا نام "پرووِنسال" ہے۔ اس کا ایک لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ خود پرووِنسال میں مابعد لاطینی سے آیا ہے اور مابعد لاطینی میں کلٹی زبان سے۔ یہ لفظ لیگ (league) ہے جو اردو میں معہ اپنے مشہور اور معروف مرکبات مثلاً مسلم لیگ، انڈیا لیگ، آل انڈیا مسلم لیگ، لیگ آف نیشنز، لیگ میچیس وغیرہ مستعمل ہے۔

(۸) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ اسکاٹڈینیویائی زبانیں ہیں

سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کی قدیم زبانیں اسکانڈینیویائی کہلاتی ہیں۔ اسکانڈینیویائی زبانوں سے حسب ذیل الفاظ فرانسیسی میں آئے ہیں اور فرانسیسی سے انگریزی میں اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

بٹ (bet) اور **بٹنگ** (betting) شرط اور شرط باندھنا کے معنوں میں صرف بول چال میں مروج ہیں۔ شرط اور شرط باندھنا تحریر اور تقریر میں اس طرح عام ہیں کہ مذکورہ بالا فرانسیسی لفظ اردو ادب میں جگہ نہ پا سکے۔ **بن** (bun) ایک خاص قسم کی ملائم اور نرم روٹی کے مفہوم میں عام ہے۔ اس کا مرکب بن مسکہ بھی اردو میں رائج ہے۔

پاکٹ (pocket) اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ اسکے مرکبات پاکٹ بک، پاکٹ گھڑی اور پاکٹ منی وغیرہ بات چیت میں رائج ہیں تو پاکٹ ڈکشنری اور پاکٹ ایڈیشن تقریر اور تحریر دونوں میں مستعمل ہیں۔

ساونڈ (sound) گو یہ لفظ تحریر میں ''آواز'' کے لئے

عام نہ ہو سکا مگر اس کا مرکب ساؤنڈ بکس گراما فون کے تعلق سے تحریر میں بھی رائج ہے

لاکٹ (locket) سونے یا چاندی کی ٹکیہ جس میں یادگار کے طور پر بالوں کی لٹ یا تصویر رکھتے ہیں۔ لیکن اردو میں یہ عورتوں کے ایک گہنے یا سامان زیبائش کے لئے مستعمل ہے۔

روٹ (rivet) دو نوک والی کیل کیلئے اردو میں رائج ہے۔ انگریزی حرف علت "وی" کی حرف صحیح "ب" میں تبدیلی سے یہ لفظ اردو میں "ریبٹ" ہو گیا ہے۔ ہماری زبان میں روٹ اور ریبٹ دونوں ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں۔

---

(۹) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ سلاوانی ہے

آسٹریا کے ایک صوبے سلاووینہ کی قدیم زبان سلاوانی سے موسوم کی جاتی ہے۔ سلاوانی بولیاں جو مشرقی یورپ میں بولی جاتی تھیں ہند یوروپی زبانوں کے ایک ذیلی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ مشرقی یورپ کی سلاوانی زبانوں سے دو لفظ اردو میں بالواسطہ داخل ہوئے ہیں۔ یہ پہلے پہل سلاوانی سے جرمن میں آئے اور جرمن سے فرانسیسی میں اور فرانسیسی سے انگریزی میں اور پھر انگریزی سے اردو میں داخل ہوئے۔

ٹرمپ (trump) ۔ گنجفے میں دوسرے پتوں کو کاٹنے والے پتہ کو "حکم" یا ٹرمپ کہتے ہیں۔ پتوں کے کھیل کی اصطلاح میں یہ لفظ لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں آیا ہے۔ ٹرمپ کے بگڑے ہوئے الفاظ (۱) ترمب (۲) ترپ (۳) ترپ اور (۴) ترم ہماری زبان میں گنجفوں کی مشہور اصطلاحوں کی حیثیت سے زباں زد خاص و عام ہیں۔ ان بگڑے ہوئے الفاظ کی تعداد کثرت استعمال اور معنوی تبدیلیوں سے اردو زبان کی وسعت اور یورپی الفاظ سے اپنی فرہنگ کو

سنوارنے کی غیر معمولی صلاحیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ "ترم" گنجفے کی اصطلاح کے علاوہ ایک قسم کے باجے کیلئے اردو میں مستعمل ہے باجے کے مفہوم میں اس کا ماخذ سلاوانی ہے، لاطینی نہیں
ٹرنک (trunk) ۔ یہ لفظ انگریزی میں درخت کے پیڑ (اس مفہوم[1] میں اس کا ماخذ لاطینی ہے سلاوانی نہیں) اور ہاتھی کی سونڈ کے لئے مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں فولاد، لوہے، یا ٹین کے بنے ہوئے صندوق کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات میں ٹرنک کال اور ٹرنک لین محکمۂ مواصلات کی اصطلاح میں مستعمل ہیں۔

---

[1] اسکٹ ۔۵۷۶

(۱۰) فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ دوسری زبانیں ہیں

بعض ایسے فرانسیسی الفاظ کے جائزے سے اس باب کو ختم کیا جائے گا جن کا ماخذ مذکورہ بالا زبانوں میں سے کوئی زبان نہیں ہے۔ یہ سب فرانسیسی الفاظ ہیں اور فرانسیسی سے انگریزی میں آئے ہیں اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

دو فرانسیسی الفاظ جن کا ماخذ ولندیزی زبان ہے انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

پاوچ (pouch) تھیلی۔ عموماً تمبا کو رکھنے کی تھیلی کے معنی میں یہ بول چال میں کبھی کبھی آتا ہے۔ یہ لفظ حقیقت میں درمیانی ولندیزی سے ماخوذ ہے اور ولندیزی سے قدیم فرانسیسی میں پوش (pouche) کی شکل میں آیا ہے۔

کرکٹ (cricket) کھیل کے نام کے لئے اردو زبان میں رائج ہے۔ درمیانی ولندیزی میں یہ کرک (krick) کے روپ میں ملتا ہے اور قدیم فرانسیسی[۱] میں اسکی شکل کرکے (criquet) تھی۔

---

[۱] اسک ۱۲۰۔

ایک فرانسیسی لفظ جس کا ماخذ ہنگروی (مشرقی یورپ کی ایک زبان) ہے انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ کوچ (coach) ہے جو اردو میں ایک خاص قسم کی گاڑی کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ جیسے ریلوے کوچ۔ اس مفہوم میں یہ ہنگروی لفظ ہے کیوں کہ سب سے پہلے ہنگری کے ایک گاؤں میں جس کا نام کوچی (Kocsi) ہے ایک خاص وضع کی گاڑی بنائی گئی اور مقام کی مناسبت سے گاڑی کا نام ہی کوچی (Kocsi) ہو گیا۔ ہنگروی زبان میں یہ لفظ ۱۵۵۳ء[۱] میں ملتا ہے۔ فرانسیسی میں یہ لفظ کوچے (coche) کے روپ میں ہنگروی سے آیا ہے اور انگریزی میں کوچ (coach) کی شکل میں فرانسیسی سے آیا ہے۔ اردو میں گاڑی کے مفہوم میں یہ پہلے پہل غالباً فرانسیسی سے آیا ہے کیونکہ دکھنی میں جس پر انگریزی کے مقابلہ میں فرانسیسی کا زیادہ اثر پڑا ہے کوچ چلانے والے کے لئے "کوسمان"[۲] کا لفظ قدیم سے رائج ہے۔ امتداد زمانہ کے باعث جب انگریزی زبان کے اردو پر انیسویں صدی میں زیادہ اثرات پڑنے لگے تو نہ صرف تنہا یہ لفظ بلکہ اس کے مرکبات مثلاً کوچ میان یا کوچمین (c. man) اور کوچ بکس (c. box) بھی ہماری زبان میں داخل ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے

۱؎ و ۲؎ سشیک ۱۶۳۴۔

بعد "کوچ میان" بگڑ کر "کوچوان" اور "کوچبان" ہو گیا اور اس انگریزی مرکب سے اردو میں فارسی کے طور پر دو افعال کوچوانی اور کوچبانی بن گئے۔

دوسرے انگریزی مرکب "کوچ بکس" کا بھی یہی حال ہوا۔ چنانچہ یہ بھی بگڑ کر "کوچ بخش" ہو گیا۔ یہ دراصل انگریزی کوچ بکس کے اردو میں غلط تلفظ کا نتیجہ ہے اور بگی یا شکرم میں کوچوان کے بیٹھنے کی جگہ کے لئے مستعمل ہے۔ اردو میں "کوچ" اس پیشہ ور یا ماہر کھلاڑی کے لئے بھی مستعمل ہے جو دوسرے کھلاڑیوں کو تربیت دے اور یہ انگریزی سے لیا گیا ہے۔

ایک فرانسیسی لفظ جس کا ماخذ عربی زبان ہے انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ لیمن (lemon) ہے۔ جو لیمن، لیمو یا نیبو کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کا مرکب سوڈا لیمن یا لیمن سوڈا بھی مروج ہے۔ اردو میں یہ لفظ بوتلوں میں بھرے ہوئے لیمو کے شربت کے لئے خاص طور پر مستعمل ہے۔ لیمو ایک عربی لفظ ہے جسے عربوں نے بارھویں اور تیرھویں صدی کے درمیان اسپین والوں سے روشناس کرایا۔ عربی سے یہ فارسی میں داخل ہوا ہے اور فارسی سے اردو میں آیا ہے۔ لیمن جس کا ابتدائی ماخذ عربی زبان ہے، فرانسیسی کے ذریعے انگریزی میں آیا ہے اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔

لیمن کے علاوہ اردو میں لمنڈ بھی رائج ہے جو انگریزی لمینڈ (lemonade) سے بگڑ کر بنا ہے۔ اکبر نے حسب ذیل شعر میں لمنڈ اور دوسرے یورپی الفاظ استعمال کئے ہیں۔

گئے شربت کے دن یاروں کے آگے اب تو اے اکبر
کبھی سوڈا کبھی لمنڈ کبھی وھسکی کبھی ٹی ہے

لمنڈ کے علاوہ نملٹ تحریر میں اور لملیٹ بات چیت میں رائج ہیں اور یہ دونوں لمنیڈ کے بگڑے ہوئے روپ ہیں۔

فرانسیسی الفاظ کی فہرست

(آ)

آرٹ
آرٹیکل
آرڈر
آرڈیننس
آرم
آرمی
آرمیچر
آفس
آکسیجن
آملٹ
آئیڈیل

(الف)

اپیل
اٹرنی
اجینٹ
اڈریس
اڈوانس
اڈوائزر
ایڈیشن
اردلی
اسپانیل
اسپائی
اسپرٹ
اسپنج
اسپورٹ
اسپیشل
اسٹاچو
اسٹائل
اسٹور
اسٹیٹ
اسٹیج
اسٹیشن
اسٹیشنری
اسٹینڈرڈ
اسسٹنٹ
اسکالر
اسکرو
اسکرول
اسکرین
اسکواڈ
اسکواڈرن

اسکول
اسکیل
اسپیسر
اصطبل
اکسپریس
اکسچینج
اکونٹ
اکیڈیمی
الارم
الونس
امبولنس
امبیسی
امبیسیڈر
امپائر
امپیر
امپیریل
امپلی فائر
اناٹمی
انارکسٹ

انائل
انٹرنس
انٹرول
انٹرویو
انجن
انجینیر
انسٹی ٹیوٹ
انشورنس
انفارمیشن
انفنٹری
انک
انوائس
اورینٹ
اولنس
ایٹم
(فرسٹ) ایڈ
ایڈی کانگ
ایرگن
ایس

ایکٹ
ایکس رے
ایملشن
اینلارجمنٹ

(ب)

باین
باتری
باٹنی
بار
بارک
باس
بال
بام
باؤنڈری
بائیلر
بپتسما
بٹ
بٹالین

بٹلر
بٹن
بٹنگ
بجٹ
براکٹ
برانچ
برش
بریگیڈ
بسٹ
بسکوٹ
بف
بکرم
بکل
بگل
بل
بلاٹر
بلاک
بلاکیڈ
بلانک

بلانکٹ
بلب
بلبل ٹین
بلیٹیں
بلم ٹیر
بلو
بلوبک
بلوز
بلیرڈ
بم
بمبار
بنک
بوتل
بوٹ
بوچڑ
بورڈ
بوفے
بولر
بیاج

بیارل
بیارن
بیالے
بیانٹ
بیچلر
بیرونٹ
بیس بال
بیسکٹ
بیتسن
بیلون
بینڈ
بینکٹ
بیورو

(پ)

پاپا
پاپلن
پارٹ
پارٹی
پارسل
پارلیمنٹ
پاس
پاسپورٹ
پاکٹ
پالش
پالیسی
پاوچ
پاؤڈر
پاور
پائنٹ
پائیلٹ
پبلشر
پبلک
پتلون
پٹرول
پٹیشن
پراٹسٹنٹ

پراجکٹ
پرایمسری
پرائز
پرائمری
پرائیوٹ
پرسنل
پرنٹ
پرنس
پرنسپل
پروٹوکول
پروسیشن
پروف
پروفیسر
پروگرام
پرول
پریٹ
پریس
پریسیڈنٹ
پریکٹیس
پریوی

پستول
پسٹن
پکٹ
پلاٹ
پلاٹون
پلٹن
پلمپ
پلی
پلیٹ
پلیٹ فارم
پلیڈر
پلیگ
پمپ
پمفلٹ
پن
پنالٹی
پنچ
پنسل
پنشن
پنیر

پائنٹ
پورٹ
پورٹر
پورٹ فولیو
پورسیلین
پوز
پوزیشن
پوسٹ
پولٹس
پولس
پولیٹیکل
پومیڈ
پویلین
پے
پیاکنگ
پیپسن
پیٹنٹ
پیراشوٹ
پیرافریس

پیرافن
پیراگراف
پیریڈ
پیس
پیسٹ
پینٹ

(ت)

تریل
توس
تھیٹر

(ٹ)

ٹاپ
ٹاپک
ٹارچ
ٹانسل
ٹاور
ٹائپ
ٹائٹل

ٹرائٹ
ٹرافک
ٹرافی
ٹرانسپورٹ
ٹرانس فارم
ٹرائمف
ٹربین
ٹرپ
ٹرک
ٹرم
ٹرمپ
ٹرنک
ٹروپ
ٹریجڈی
ٹریس
ٹریلر
ٹرین
ٹسٹ
ٹشو

ٹکٹ
ٹمپریچر
ٹنڈر
ٹنشن
ٹوپوگرافی
ٹوٹل
ٹورسٹ
ٹورنمنٹ
ٹوٹن
ٹیابلٹ
ٹیاپ
ٹیبل
ٹیپسٹری
ٹیکس
ٹیکسٹ
ٹائلٹ
ٹینس
ٹیوب
ٹیوشن

ٹیون

(ج)

جاب
جاکٹ
جامٹری
جائنٹ
جبٹ
جرم
جرنل
جغرافیہ
جن
جنٹلمین
جنرل
جوڈیشل
جویل
جیٹی
جیل
جیلی

جیوری

(چ)

چارٹر
چارج
چانسلر
چیمپین
چمنی
چیالنج
چیرز
چیرمن
چیف
چیمبر
چین

(ڈ)

ڈاکٹر
ڈاکیومنٹری
ڈام یا ڈیم
ڈام بگر
ڈالنس
ڈائمنڈ
ڈائننگ
ڈبل
ڈپارٹمنٹ
ڈپازٹ
ڈپٹی
ڈپو
ڈرگ
ڈرام
ڈریس
ڈزائن
ڈس انفکٹ
ڈسٹمپر
ڈسچارج
ڈسٹرکٹ
ڈسٹلری
ڈسکونٹ

ڈفرنشل
ڈگری
ڈنر
ڈوز
ڈیپوٹیشن
ڈیفنس
ڈی کنٹرول
ڈیمی
ڈیوٹی
ڈیوک

(ر)

راشن
راکٹ
رائفل
ربن
رپورٹ
ریٹرننگ (افسر)
رزیڈنٹ

رجسٹر
رجمنٹ
رسٹورنٹ
رسیور
رف
رفریشمنٹ
رکارڈ
رکروٹ
رنگروٹ
روسٹ
رول
رولر
رُول
رُولر
رولنگ
رومانس
رونڈ
ریاٹی
ریبیٹ

ریپبلک
ریجنٹ
ریزرز
ریسرچ
ریفارم
ریفائنری
ریفرنڈم
ریفل
ریل
ریلے
ریلیف
ریمارک
رینٹ
رینج
رینجر
رینک
ریوٹ
ریویو
ریہرسل

(ز)

زون

(س)

ساپر
ساٹن
سارٹر
سارٹنگ
سارٹیفکٹ
سارجنٹ
ساس
سامپل
سامن
ساورن
ساونڈ
سائنز
سائن
سائنس
سپرنٹنڈنٹ

سپریم
سٹ
سٹی
سر
سرٹیکس
سرجن
سرج (لائیٹ)
سرچارج
سرکٹ
سرکل
سروس
سرینج
سفرینا
سکریٹری
سکشن
سکنڈ
سلاد
سلنڈر
سلوشن

سمن
سمنٹ
سنتری
سنٹ
سنڈیکیٹ
سوپ
سوٹ
سوسائٹی
سوفسطائی
سیشن
سیف
سیفٹی
سیفن
سیکل
سیکولر
سیل
سیلولائیڈ
سیلون
سیتیٹ

(ش)

شامپین
شمائے
شوفر
شیمیسی

(ف)

فارم
فارمیسی
فاٹیل
فٹن
فٹیل
فر
فراک
فرانک
فراکچر
فرانٹیر
فرشس

فرنیچر
فزیالوجی
فزیشن
فشاڈ
فلٹر
فلسفہ
فلوٹ
فنل (فنر)
فنڈ
فورٹ
فول
فولس کیپ
فیاکلٹی
فیبر
فیڈرل
فیس
فینسنگ
فیشن
فیل

فیلامنٹ
فینانس
فینِنس
فینسی

(ق)

قرابین
قولنج

(ک)

کاپی
کار
کارمن
کارتوس
کارپوریشن
کارٹون
کارڈ
کارڈرائے
کارنیول
کارونر

کالج
کالر
کامرس
کامن
کامیڈی
کارنِس (کارنِش)
کانسٹبل
کائیل
کپتان
کیپلنگ
کٹلری
کٹ لِس
کرسٹل
کرشس
کرفیو
کرکٹ
کرنٹ
کرنسی
کرنل

کریپ
کرتیچ
کریز
کریم
کسٹرڈ
کشن
کلاس
کلاسیکل
کلاک
کلکٹر
کلورٹ
کلوک
کلوگرام
کلومیٹر
کمان
کمپاس
کمپارٹمنٹ
کمپنی
کمندان

کمیساریہ
کمیشن
کمیونٹی
کمیونکے
کنٹ
کنٹرول
کنٹونمنٹ
کنسرویٹر
کوارٹر
کوپن
کوت
کوٹ
کوچ
کوڈ
کورٹ
کورنٹین
کونٹ
کونٹر
کونٹس

کونسل
کیاچ
کیاسکٹ
کیالوری
کیانٹین
کیبل
کیبن
کیبنیٹ
کیپ سول
کیٹلاگ
کیڈٹ
کیڈر
کیریر
کیس
کیسنگ
کیفے
کیفین
کیلنڈر
کیمپ
کیمسٹ
کینولیس

کینولیسنگ
گیو
گیوب
گیولری

(گ)

گارڈ
گارڈن
گائیڈ
گڈامی
گرامر
گرانٹ
گرانڈ
گروپ
گروس
گریپ
گریڈ
گریس
گرینیڈ
گزٹ
گورنر

گورمنٹ
گون
گیارنٹی
گیالیپ
گیالری
گیالن
گیج
گیریج
گیریزن

(ل)

لاج
لالٹین
لان
لانڈری
لائبریری
لبرل
لسٹ
لفٹننٹ
لکچر
لوکل

لیوٹڈر
لیبل
لیٹر
لیس
لیسنس
لیگ
لیگیشن
لیمپ
لیمن
لیمینڈ
لیول
لیوی

(م)

ماڈرن
ماڈل
مارچ
مارشل
مارکیٹ
مارکوئیس
ماسٹر
ماسٹرفی

مانیٹر
مجسٹریٹ
مڈل
مرچنٹ
مس
مسٹر
مسکٹ
مشین
ملین
ممبر
منٹ
منشن
موبیل
موڈ
مولڈ
میاچ
میارین
میاتول
میٹر
میٹرن
میڈم (میم)

میجسٹی
میس
میکانک
میگنٹ
میل
میموریل
مینو
میونسپل
میئر

(ن)

ناول
نرس
نکوٹین
نمبر
نوبل
نوٹ
نوٹس
نیپکن
نیٹو
نیچر

نیشن
نیوی

(و)

وادی
وار
وارڈروب
وارڈن
وارنٹ
وارنش
والٹ
والنٹیر
والو
والی
وائس
وائی کاونٹ
وکٹ
ولڈیبل
ووچر
وولٹ
وویو

ویان
وی پی
ویٹ
ویٹر
ویزا

(ہ)

ہارمونیم
ہاسٹل
ہالٹ
ہائیڈرالکس
ہسپتال
ہلو
ہوٹل
ہیرو
ہیروئن

(ی)

یونیفارم
یونین
......

تاریخی پس منظر

۱۴۹۸ء — ۱۶۴۸ء

اردو پر یورپ کے لسانی اثرات کے اعتبار سے سب سے پہلے پرتگالیوں کی ہند میں آمد (۱۴۹۸ء) کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس وقت اردو زبان اپنی تشکیل کے ابتدائی مرحلوں سے گذر رہی تھی۔ پرتگالیوں کا پندرھویں صدی کے آخر میں ہندوستان کے مشرقی ساحل پر لنگر انداز ہونا اہل ہند اور اہل یورپ کے وسیع خارجی تعلقات کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ ہند اور یورپ کے ان تعلقات کا ایک تابناک پہلو لسانیاتی ہے جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

پرتگالیوں کی آمد کے وقت ہندوستان کے حالات

مشہور پرتگالی سیاح، سفیر اور بعد میں گورنر یعنے واسکوڈی گاما گیارہ ماہ

دریائی سفر کے بعد تین جہازوں کے ساتھ راس امید کے راستے ۲۰ مئی ۱۴۹۸ء کو ہندوستان کے مشرق میں ساحل مالا بار پر کالی کٹ کے پرے لنگر انداز ہوا۔ اس وقت (۱۴۹۸ء) شمالی ہند میں دہلی کے قرب وجوار پر لودھی خاندان (۱۴۵۰ تا ۱۵۲۶ء) کے بادشاہ سکندر لودھی کی حکومت تھی۔ جنوبی ہند میں علاؤالدین حسن بہمنی شاہ (حسن گنگو) کی بہمنی سلطنت کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ اور مرکز گریز لیکن طاقتور صوبہ دار اپنی خودمختار حکومتیں قائم کر رہے تھے۔ چنانچہ ملک احمد نظام الملک نے احمد نگر میں نظام شاہی، فتح اللہ عماد الملک نے برار میں عماد شاہی اور یوسف عادل شاہ نے بیجاپور میں عادل شاہی حکومت کا اعلان کر دیا۔ یہ تینوں آزاد حکومتیں ۱۴۹۰ء میں قائم ہو گئیں۔ اس کے چند سال بعد سلطان قلی نے گولکنڈہ میں ۱۵۱۸ء میں خودمختار قطب شاہی سلطنت کی بنا ڈالی۔ امیر علی برید نے ۱۵۲۷ء میں بیدر میں برید شاہی حکومت کا اعلان کر دیا۔ کیونکہ اس سنہ میں بہمنی خاندان کا آخری تاجدار کلیم اللہ راہی عدم ہو گیا۔ اس طرح دکن میں پرتگالیوں کی آمد کے وقت بہمنی سلطنت کی خاک سے پانچ آزاد حکومتیں جنم لے چکی

تھیں۔ جن سلطنتوں سے پرتگالیوں کے قریبی تعلقات پیدا ہوئے اور جنگ وجدل ہوئی ان میں تین اسلامی سلطنتیں قابل ذکر ہیں ایک تو بیجاپور کی عادل شاہی سلطنت، دوسری احمد نگر کی نظام شاہی سلطنت اور تیسری احمد آباد کی مظفر شاہی (یا احمد شاہی) سلطنت۔ پہلی دو سلطنتیں جن کا اوپر ذکر ہوا عظیم الشان بہمنی سلطنت کے سنگ وخشت سے بنی تھیں۔ لیکن آخر الذکر سلطنت کا بانی مظفر خاں تھا جو بعد میں مظفر شاہ ہو گیا اور جس نے گجرات پر ۱۳۹۶ء تا ۱۴۱۱ء حکومت کی۔ جب پرتگالیوں نے واسکوڈی گاما کی قیادت میں ہندوستان کے مشرقی ساحل پر قدم رکھا تو اس وقت گجرات کے ظفر شاہی خاندان کے سب سے اولوالعزم بادشاہ سلطان محمود شاہ اول بیگڑا (۱۴۵۸ء تا ۱۵۱۱ء) کی حکومت تھی۔ پرتگالیوں نے سلطان محمود شاہ اول سے چول، (Chaul) دمن، (Daman) اور دیو (Diu) حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ سلطان محمود شاہ اول کے بیٹے مظفر شاہ دوم (۱۵۱۱ء تا ۱۵۲۶ء) کے عہد میں پرتگالیوں نے سلطنت گجرات کی مشہور بندرگاہ دیو کو حاصل کرنے کی مزید کوشش کی۔ لیکن سلطان کے تدبر اور سلطنت کے

ایک وفادار امیر ملک آیاز والی جوناگڈھ کی بیدار مغزی سے پرتگالی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے۔ البتہ ۱۵۳۵ء میں جب شہنشاہ ہمایوں کی فوجیں گجرات کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہوچکی تھیں، بہادر شاہ (۱۵۲۶ء تا ۱۵۳۷ء) نے مغلوں کے خلاف پرتگالی وائسرائے نینو دا کھا سے ۱۵ اکتوبر ۱۵۳۵ء کو ایک معاہدہ[1] کرلیا۔ اس معاہدہ کی رو سے پرتگالیوں کو بندرگاہ دیو پر قلعہ بندی کی اجازت مل گئی اور اس طرح ان کی ایک دیرینہ آرزو پوری ہوگئی۔

واسکوڈی گاما جب واسکوڈی گاما کالی کٹ پر اترا تو وہاں کے راجہ زامورن (Zamorin) نے جسے اب مورخ سامری کہتے ہیں مصلحتاً اس کی بڑی آؤ بھگت کی اور کپتان کے ساتھیوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آیا۔ چند دن کالی کٹ کے قریب سستانے کے بعد اس نے ساحل مالابار کا معائنہ شروع کردیا۔ ساحلی مقامات پر ایک سال تین ماہ گزارنے کے بعد بیش بہا تحفے تحائف اور ایمانیول شاہ پرتگال کے نام راجہ سامری کے ایک پیام خیر سگالی کے ساتھ لسبن پہنچا۔ شاہ ایمانیول (Emanul)

---

[1] History of Gujrat by M. S. Commissariot P. 372

(۱۴۶۸ء تا ۱۵۲۱ء) نے ۱۵۰۰ء میں تیرہ جہاز اور بارہ سو منتخب سپاہی پیڈرو الوارس کیبرل (Pedro Alvares Cabral) کی سرکردگی میں ہندوستان روانہ کئے تاکہ ساحل مالابار پر تجارتی اشیاء اکٹھا کرے اور ان اشیاء کو پرتگال برآمد کرنے کے لئے کوٹھیاں تعمیر کرے۔ کیبرل نے کالی کٹ، کنانور اور کوچین میں تجارتی کوٹھیاں تعمیر کیں اور درآمد و برآمد کے انتظامات کرنے کے بعد واپس ہو گیا۔ ۱۵۰۲ء میں واسکو ڈی گاما (۲۰) جہازوں کے ایک بڑے بیڑے کے ساتھ پھر ہندوستان کے مشرقی ساحل پر پہنچ گیا۔ اس نے کنانور، کوچین اور کویلان کے حکمرانوں کے ساتھ پرتگال کے تجارتی تعلقات مستحکم کر لئے اور کالی کٹ کے راجہ زامورن کی گوشمالی کی جو اس کے جانے کے بعد ہی پرتگالیوں کو نکال باہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ابتدائی زمانہ میں موپلا مسلمان تاجروں سے پرتگالیوں کی جھڑپیں ہونے لگیں اور ادھر سمندر میں عرب جہازرانوں اور عرب تاجروں سے بھی ان کی لڑائیاں ہونے لگیں جو اس زمانہ میں مصر، ایران، افریقہ اور مغربی ہند کے ساحلی مقامات کی بحری تجارت پر چھائے ہوئے تھے۔

پہلا پرتگالی وائسرائے ہند ۱۵۰۵ء میں فرانسسکو ڈی المیدا

(Fransisco de Almeida) ۱۵۰۰ مسلح سپاہیوں کے ساتھ ہندوستان آیا جس سے ہندوستان اور پرتگال کے تعلقات میں نئے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ شاہ ایمانیول نے المیدا کو ہندوستان کا پہلا پرتگالی وائسرائے بنا کر روانہ کیا۔ المیدا نے کوچن میں پرتگالی حکومت کا اعلان کر دیا اور وہاں سے مالابار کے اہم ساحلی مقامات پر اپنے فوجی جتھے روانہ کر دیئے۔ المیدا نے دوسرے پرتگالی عہدہ داروں کے برخلاف ایک معین پالیسی اختیار کی۔ خشکی پر اس نے فیاکٹریوں کے اطراف قلعے بنوائے اور سمندر پر اپنی بحری قوت کو اس طرح مستحکم کیا کہ جس سے ہر حملہ کا مقابلہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ مملوک مصر کے بحری کمانڈر امیر حسین کو ۲۰ ر فروری ۱۵۰۹ء کو اس نے جزیرہ دیو (Diu) پر جو اب تک پرتگالی قبضہ میں ہے شکست دی۔ اس فتح سے یہ فائدہ ہوا کہ پرتگالی مقبوضہ علاقے مسلمانوں کے سمندری حملوں سے محفوظ ہو گئے۔

البوکرک ان تمام پرتگالی وائسرایوں میں جو ہندوستان بھیجے گئے البوکرک (Albu-Querque) کا نام ہمیشہ یادگار رہے گا۔ البوکرک نہ صرف ایک بہادر سپہ سالار تھا

بلکہ ایک اعلیٰ درجہ کا حکمراں مدبر اور سیاست داں بھی تھا۔ جب ۱۵۰۹ء میں وہ ہندوستان پہنچا تو اس نے محسوس کیا کہ کوچین کا علاقہ پرتگالی حکومت کے مقبوضاتِ ہند کا مرکزی مقام بننے کے لئے ناموزوں ہے۔ اسے ہندوستان کے مغربی ساحل پر ایک مرکزی مقام کی تلاش ہوئی۔ اس مقصد کے لئے اس نے گوا کو سب سے زیادہ موزوں پایا۔ چنانچہ ۱۷ر فروری ۱۵۱۰ء کو بڑی ترکیب سے وہ گوا میں سمندر کے راستہ داخل ہوا۔ گوا اس زمانے میں یوسف عادل شاہ والیِ بیجاپور کی قلمرو میں شامل تھا اور عادل شاہیوں کا گرمائی مقام تھا۔ بیجاپور کے گورنر شیر خاں سے منت سماجت کر کے یہ جگہ البوکرک نے حاصل کی۔ لیکن چند ماہ بعد یوسف عادل شاہ نے اسے گوا سے نکال باہر کیا۔ لیکن پرتگال سے مزید فوجی امداد پہنچتے ہی وہ ۲۵ر نومبر ۱۵۱۰ء کو اس بندرگاہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک یہ مقام پرتگالیوں کے قبضے میں ہے۔ گوا کی فتح کے بعد البوکرک نے دو اور مہمیں سر کیں۔ اس نے ملایا پر ایک سخت لڑائی لڑی اور اس پر قبضہ کر لیا۔ ایک عرصہ سے مشرق میں عدن کو تجارتی اور سیاسی اہمیت

حاصل تھی۔ اس لئے ۱۵۱۲ء میں وہ عدن پر حملہ آور ہوا۔ لیکن اسے فتح نہ کر سکا۔ البتہ بندرگاہ کو ایک بڑی حد تک تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں سے وہ بحر احمر (Red Sea) کے بحری معائنہ کیلئے روانہ ہوا۔ خلیج فارس (Persian Gulf) میں ہرمز (Ormuz) پر قبضہ کرنے کے بعد وہ گوا لوٹا اور وہیں اس کا انتقال ہو گیا۔ البوکرک کی فوجی فتوحات سے زیادہ شاندار اس کے وہ آئین اور اصلاحات تھے جو اس نے تمام پرتگالی مقبوضہ علاقوں میں رائج کئے۔ اس نے تعلیم عام کی۔ محاصل کو ایک موزوں سطح پر لایا اور ایک مضبوط اور پائیدار حکومت کے ذریعہ انصاف رسانی کو آسان بنا دیا۔ اس طریقہ سے البوکرک نے ہندوستان میں پرتگالی شہنشاہیت کی بنیادیں مضبوط کر دیں۔ اپنی سلطنت میں مقامی لوگوں سے محبت و مروت سے پیش آنا، ہندوؤں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا، ہندوستان کے تمام ساحلی مقامات پر قبضہ جمانا اور عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ممکنہ سرکاری ذرائع اور سہولتیں فراہم کرنا اس کی پالیسی کے خاص اجزاء تھے۔ لیکن اس کی زندگی نے زیادہ یاری نہ کی اور ۱۵۱۵ء میں

وہ چل بسا۔ ۱۵۲۴ء میں واسکوڈی گاما تیسری مرتبہ ہندوستان بھیجا گیا۔ لیکن صرف (۹۰) دن کی حکومت کے بعد کوچن میں اس کا انتقال ہوگیا۔

البوکرک کے بعد یوں تو کئی وائسرایوں نے پرتگالی مقبوضہ علاقوں پر حکومت کی لیکن ان میں سے چار یعنی نینو دا کنہا (Nuno da Cunha) جوا دی کاسٹرو (Joa de Casiro) سی۔ دی برگانزا (C. de Braganza) اور لوئی دی اتھیدی (Luis de Athaide) قابل ذکر ہیں۔

نینو دا کنہا (۱۵۲۸ء تا ۱۵۳۸ء) کے عہد حکومت کے تین واقعات اہم ہیں۔ ایک تو اس نے بنگال میں دریائے ہگلی کے کنارے[1] تجارتی اغراض کے لئے فیکٹری قایم کی اور دوسرے بندرگاہ دیو (Diu) پر پرتگالی تجارت کی حفاظت کی خاطر

---

[1] ہندوستان کے مشرقی ساحل پر چند برسوں کے بعد کلکتہ پرتگالیوں کا ایک تجارتی مرکز بن گیا۔ ہگلی پر واقع پرتگالی نوآبادی کا براہ راست گوا کی حکومت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ۱۶۳۲ء میں شاہ جہاں ان کی دیدہ دلیری اور متعصبانہ کارروائیوں سے بہت برہم ہوا اور گورنر بنگال قاسم خاں کو حکم دیا کہ پرتگالیوں کی سرکوبی کرے۔ چنانچہ اس نے پرتگالی نوآبادی اور فیاکٹریوں کا جو ہگلی پر قایم تھیں قلع قمع کردیا۔ اسکے بعد پرتگالیوں کا بنگال میں ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہوگیا۔

قلعہ تعمیر کیا جس کی اجازت اس نے گجرات کے بادشاہ سلطان بہادر شاہ (۱۵۲۶ء تا ۱۵۳۷ء) سے ۱۵۳۵ء میں حاصل کی تھی۔ اس کے عہد کی آخری لڑائیاں (۱۵۳۸ء میں) جو ترکوں، مصریوں اور اہل گجرات کے متحدہ بحری دستوں کے خلاف قلعہ دیو کے لئے ہوئی تھیں تاریخی اہمیت رکھتی ہیں جوادی کاسٹرو (۱۵۴۵ء تا ۱۵۴۸ء) نے محمد شاہ سوم والی گجرات (۱۵۳۸ء تا ۱۵۵۴ء) کو قلعہ دیو کی جنگ میں ۱۱ر نومبر ۱۵۴۶ء کو شکست فاش دی۔

تبلیغی مساعی کاسٹرو کا تین سالہ عہد حکومت ہندوستان میں عیسائیت کی اشاعت کے اعتبار سے کافی اہم ہے۔ یوں تو ۱۵۰۰ء میں پیڈرو الوارس کیبرل کے سفر سے ہندوستان کے مختلف ساحلی مقامات مثلاً کنانور، کوچین اور کالی کٹ میں باضابطہ طور پر عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کا آغاز ہو چکا تھا لیکن ۱۵۴۲ء میں سینٹ فرانسس زیویر (St. Francis Xavier) کے ہندوستان میں آنے سے تبلیغی مساعی میں جان پڑ گئی۔ کاسٹرو اور زیویر میں گہری دوستی تھی۔ پرتگالی وائسرائے اور مذہبی رہنما کی مخلصانہ مساعی،

بے لوث اور سادہ زندگی اور حکومت اور مذہب کا تعاون ایسے عوامل تھے جنکی وجہ سے ہندوستان کے مشرقی ساحل پر بسنے والے ہزاروں مقامی باشندے عیسائی ہو گئے۔ اس زمانہ میں بچوں اور بڑوں کو رومن کیتھولک فرقہ کی تعلیم دینے کے لئے مدرسے کھولے گئے اور بہت سے گرجا گھر تعمیر کئے گئے۔ کاسٹرو کے بعد چار حکمران اور آئے لیکن ان کے دور حکومت میں کوئی نمایاں واقعہ پیش نہیں آیا سوائے اس کے کہ پرتگالی حکومت کی جڑیں مضبوط ہوتی گئیں۔ سی۔ دی برگانزا (۱۵۵۸ء تا ۱۵۶۱ء) کا عہد حکومت ۱۵۵۸ء میں بندرگاہ دمن (Daman) کے سقوط کی وجہ سے جو بمبئی سے صرف چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے ممتاز ہے۔

پرتگالی ادب

یہ دور پرتگالی ادب کے شیدائیوں کیلئے بھی خاص امتیاز رکھتا ہے، کیونکہ پرتگالی زبان کے محبوب ترین مثنوی گو شاعر کیمونس (Camoens) ۱۵۲۴ء تا ۱۵۸۰ء) نے تقریباً گیارہ[1] سال (۱۵۵۸ء تا ۱۵۶۹ء) ہندوستان کے پرتگیزی مقبوضہ علاقوں میں گذارے

[1] History of Portugal by H.M. Stephens P. 270

قلم کے اس دھنی نے میدان کارزار میں بھی تلوار کے جوہر دکھائے تھے۔ یونانی شاعری میں جو درجہ ہومر کا، لاطینی میں ورجل کا، انگریزی میں ملٹن کا اور ہسپانوی میں سروانٹس کا ہے، پرتگالی میں وہی درجہ کیموئنس کا ہے۔ اس کی مثنوی لیوسیئڈس (Lusiads) جو واسکو ڈی گاما کے سفر ہند کا مرقع ہے، دنیا کی چند بہترین مثنویوں میں شمار کی جاتی ہے۔ برگانزا کے بعد لوئی دی اتھیدی (سنہ ۱۵۷۱ء تا سنہ ۱۵۷۸ء) آیا۔ اس کو ہندوستان کے مشرق اور مغرب میں تقریباً ہر اہم پرتگالی مقبوضہ علاقہ میں دکن کے بادشاہوں سے لڑنا پڑا۔ سنہ ۱۵۷۰ء میں بیجاپور کے بادشاہ علی عادل شاہ اول (سنہ ۱۵۵۵ء۔ سنہ ۱۵۸۰ء) نے گوا کا محاصرہ کیا۔ یہ متحدہ حملہ تھا۔ اس میں مرتضیٰ نظام شاہ والئ احمد نگر اور زاموری والی کالی کٹ بھی شریک تھے۔ دس ماہ کے محاصرہ کے بعد اس والسرائے نے ان فوجوں کو شکست فاش دی۔ فتح دیو کے بعد یہ پرتگیزوں کی دوسری شاندار لیکن آخری فتح ثابت ہوئی۔

ہند میں پرتگیزوں کا عروج

پرتگال کے بادشاہ سباسچین کے عہد میں (سنہ ۱۵۵۴ء تا

۱۵۷۸ء) پرتگالی فوجوں کو فرمانروائے مراقش مولی عبدالملک
نے ۴ اگست ۱۵۷۸ء کو شہر القصر الکبیر (مراقش) کی دیواروں
کے سامنے ایسی شکست فاش دی کہ اس کے بعد ۱۶۴۰ء تک
پرتگالی قوم سنبھل نہ سکی۔ ایک کمزور بادشاہ کارڈینل ہنری کے
۳۱ جنوری ۱۵۸۰ء کو لاولد مرنے کے بعد اسپین کا بادشاہ
فلپ دوم (۱۵۲۷ء تا ۱۵۹۸ء) جو پرتگال کے تخت کے
دعویداروں میں شامل تھا، آخر کار ۲۶ اگست ۱۵۸۰ء کو
پرتگال کا بھی بادشاہ بن گیا۔ ۱۵۸۰ء سے ۱۶۴۰ء تک پرتگال
ہسپانوی بادشاہوں کے تحت رہا جس کی وجہ سے اسکی حکومت،
سیاست اور معیشت ہسپانوی مصلحتوں کے تحت ہوگئیں۔ یہ
ساٹھ سالہ دورِ سیاست درحقیقت پرتگال کا "عہدِ غلامی" تھا۔
فلپ دوم کا پرتگالی دورِ حکومت (۱۵۸۰ء تا ۱۵۹۸ء)
اس ملک میں انحطاط کے بیج بو گیا۔ لیکن یہی اٹھارہ سالہ دور
جنوب مشرقی ایشیاء اور ہندوستان کے مشرق اور مغرب کے
ساحلی علاقوں میں پرتگال کی قوت، دولت اور ثروت کے
شباب کا زمانہ تھا۔ فلپ دوم کی وفات کے بعد اس کے
جانشینوں، فلپ سوم اور فلپ چہارم کے طرزِ عمل سے حالات

بدل گئے۔ ہند کے مقبوضہ پرتگالی علاقوں میں بھی تباہی آگئی۔

پرتگیزوں کا زوال

پرتگال کے ہسپانوی تخت و تاج کے تحت آنے کیوجہ سے یورپ کی بعض قومیں مثلاً فرانسیسی اور خاص طور پر ولندیزی اور انگریز جو اس وقت اسپین کے دشمن تھے پرتگالیوں کے بھی دشمن ہوگئے۔ ولندیزیوں اور انگریزوں نے مشرق میں پرتگالیوں کے علاقوں کو اپنی جولانیوں کا نشانہ بنایا۔ یورپ میں اہل اسپین اور اہل انگلستان کی رقابتوں اور لڑائیوں کے اثرات بحیرۂ عرب اور بحیرۂ بنگال کے ساحلی مقامات پر شدت کے ساتھ محسوس ہونے لگے۔ اس میں شک نہیں کہ سنہ ۱۶۴۰ء میں اہل پرتگال نے جان چہارم (سنہ ۱۶۴۰ء تا سنہ ۱۶۵۶ء) کی قیادت میں ہسپانوی جوئے کو نکال پھینک دیا۔ لیکن مقبوضہ علاقوں کی حکومت، سیاست، تجارت اور معاشیات میں جو گھن لگ چکا تھا وہ دور نہ ہوسکا۔ پہلے ولندیزیوں نے تجارت میں رخنہ ڈالا۔ اس کے بعد فرانسیسیوں اور انگریزوں نے انکی جڑیں کھوکھلی کردیں۔ یورپ کی قوموں کے ساتھ مشرق میں تجارتی مسابقت کی دوڑ میں انھیں ہر جگہ نیچا دیکھنا پڑا۔ سمندر پر

ولندیزیوں اور انگیزوں نے اور خشکی پر مرہٹوں اور دوسرے طاقتور راجاوں اور نوابوں نے اس عظیم الشان سلطنت کا شیرازہ بکھیر دیا۔ پرتگالیوں کی مقبوضہ سلطنت جو آفریقہ، ہندوستان، لنکا اور جنوب مشرقی ایشیا کے ساحلوں پر پھیلی ہوئی تھی ۱۶۴۸ء میں سکڑ سکڑا کر گوا، دیو اور دمن تک محدود ہو گئی۔ لیکن پرتگالی قوم کے لسانی اثرات ۱۷۵۰ء تک ہندوستان کی مختلف زبانوں میں واضح طور پر محسوس ہوتے رہے۔

پرتگیزوں کے اثرات ہندوستان میں پرتگالی حکومت کے تاریخی مواد کے تجزیہ سے اس کے چار پہلو معاشرتی، تجارتی، مذہبی اور لسانی بہت نمایاں دکھائی دینگے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ واسکوڈی گاما کے ہندوستان دریافت کرنے کے برسوں بعد تک پرتگال کے بادشاہوں اور عوام کا منصوبہ صرف اس قدر تھا کہ اس نئے ملک سے تجارت کریں۔ چنانچہ اندرون ملک گھسنے کی بجائے انہوں نے ساحلی مقامات پر اپنی فیاکٹریاں قائم کرنے ہی کو مناسب جانا۔ ان فیاکٹریوں کی حفاظت کے لئے بعد میں مختصر فوجی دستے روانہ کئے گئے اور پھر ان کے اطراف قلعے تعمیر کئے گئے۔

ان حفاظتی انتظامات کا مقصد ایک طرف تو مقامی نوابوں اور راجاؤں کے حملوں سے تجارتی کوٹھیوں کو محفوظ رکھنا تھا، دوسری طرف مقامی منڈیوں سے سستے داموں ہیرے، جواہرات اور کئی قسم کے مسالے مثلاً جوز، دارچینی، ادرک، کالی مرچ، لونگ اور کئی قسم کے بنے ہوئے کپڑے خرید کر جہازوں پر بار کرنا تھا، اور ایسے دیسی تاجروں کی جو دور دراز مقامات پر رہتے تھے مگر اہلِ پرتگال سے تجارت کے شایق تھے حفاظت کے معقول انتظامات کرنا تھا۔ ولندیزیوں، فرانسیسیوں اور انگریزوں کے برخلاف ہندوستان کے ساتھ پرتگالی تجارت ابتداء ہی سے بالکلیہ پرتگال کے بادشاہوں اور حکومت کے ہاتھوں میں تھی۔ عوام کے سرمایہ کا ان تجارتی کمپنیوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ گو پرتگالی تعداد میں تھوڑے تھے لیکن ان کے فوجی دستے تربیت یافتہ اور منظم تھے۔ میدانی دستوں نے بڑی بڑی دیسی فوجوں اور ہندوستانی حکمرانوں کو شکستیں دیں۔ اس سے انکی ہمتیں بہت بڑھ گئیں۔ اس لئے پرتگالیوں کو وائسرائے کے ذریعے ہندوستان پر حکومت کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ ۱۵۰۵ء سے اس طریقہ حکومت کی

بنیاد پڑی۔ لیکن یہ حکومت صرف ساحلی علاقوں تک محدود تھی۔ البتہ ہندوستان کے مغربی ساحل پر جو بڑی تجارتی فیاکٹریاں قائم تھیں ان کے اطراف واکناف کے اہم مقامات سمجھوتہ، جبر یا فوج کشی کے ذریعہ پرتگالی سلطنت میں ملا دیئے گئے۔ اہل پرتگال کے تجارتی تعلقات نہ صرف ہندوستان کے مشرق اور مغرب کے ساحلی مقامات سے تھے بلکہ یہ لنکا، سماترا، جاوا، ملایا، برما، چین و جاپان سے بھی تھے۔ ان وسیع تجارتی تعلقات کی وجہ سے ایشائی زبانوں کے چند الفاظ پرتگالی زبان میں آ گئے اور پرتگالی حاکموں اور تاجروں کی زبان کے کئی الفاظ ان زبانوں میں بھی داخل ہوئے۔ اردو زبان کے الفاظ جیسے صابن۔ الماری۔ فیتہ۔ چابی۔ بوتام۔ پپیا ان ہی تجارتی اور ثقافتی تعلقات کو ظاہر کرتے ہیں۔

واسکو ڈی گاما کے ہندوستان آنے سے پہلے نیسٹورین (Nestorian) عیسائی ہندوستان کے مشرقی ساحل پر پہنچ گئے تھے۔ جب پیڈرو الوارس کیبرل شاہ ایمانیول کی جانب سے ۱۵۰۰ء میں ہندوستان پہنچا تو اس کے ساتھ رومن کیتھولک مذہب کے بہت سے مبلغ تھے۔ عیسائی مذہب کے ایک بہت بڑے بزرگ سینٹ تھامس (St. Thomas the Apostle)

کے آثار متبرکہ جب ۱۵۲۲ء میں مدراس سے گوا منتقل کیے گئے تو سینکڑوں مذہبی پیشوا گوا پہنچ گئے۔ گوا میں پہلے ہی سے دیسی عیسائی موجود تھے۔ ان کو دیکھ کر انھیں بڑی خوشی ہوئی۔ ۱۵۳۹ء میں گوا بھی دوسرے مشہور مذہبی مقامات کی طرح بشپ کی جائے سکونت قرار دیا گیا۔ ۱۵۴۲ء میں بشپ فرانسس زیویر نے جب سینکڑوں ہندوستانی خاندانوں کو عیسائی بنا دیا تو گوا اور دوسرے پرتگالی مقبوضہ علاقے رومن کیتھولک فرقے کے مذہبی رہنماؤں اور مبلغوں کی آماجگاہ بن گئے۔ تبدیلی مذہب کے علاوہ شادی بیاہ کے ذریعے بھی عیسائیوں نے اپنے حلقۂ اثر کو بڑھایا چنانچہ البوکرک کے زمانہ میں پرتگال کے خاندانوں کے (۴۰۰) نوجوانوں نے معزز دیسی عورتوں سے شادی کرلی تھی اور سینکڑوں اجازت کے منتظر تھے۔ پرتگالی مذہبی رہنماؤں نے بڑی محنت سے مقامی زبانیں سیکھیں تاکہ ان کے ذریعے عیسائیت کے پیغام کو عوام تک پہنچائیں۔ سماجی تقریبوں، پند و نصیحت یا تبلیغ و اشاعت کے موقعوں پر جب وہ دیسی زبانوں میں بولتے تھے تو کہیں کہیں پرتگالی الفاظ بھی استعمال کرتے تھے خصوصاً جب مقامی زبانوں میں ادائے مطلب کے لئے الفاظ موجود نہ ہوتے تھے۔ اس طرح

انھوں نے پرتگالی زبان کو مقامی باشندوں سے روشناس کر دیا۔ سیاسی اور تجارتی تعلقات کے علاوہ مذہبی تعلقات کی بدولت پرتگالی ثقافت اور اس سے زیادہ پرتگالی زبان کا اثر براہ راست پرتگالی مقبوضات اور قرب وجوار کے ہندوستانیوں پر اور بلاواسطہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بسنے والے لوگوں پر پڑنا ضروری تھا۔ پرتگالی زبان کے الفاظ "پادری" اور "گرجا" جو نہ صرف اردو بلکہ ہندوستان کی تقریباً تمام جدید ہند آریائی اور ڈراوڑی زبانوں میں پائے جاتے ہیں اور تقریراً اور تحریراً مستعمل ہیں، ہند میں عیسائی مذہب سے زیادہ پرتگالی زبان کی فتح مندی کا ثبوت دیتے ہیں۔ پرتگالی زبان کے ڈراوڑی اور جدید ہند آریائی زبانوں اور خاص طور پر اردو زبان پر کئی احسانات ہیں۔ پرتگال اور ہندوستان کے سیاسی، تجارتی اور مذہبی تعلقات کی تاریخ حقیقت میں ہندوستان کی مختلف زبانوں پر پرتگالی زبان کے دائمی اثرات کی تاریخ ہے۔

پرتگالی زبان کی اہمیت

سولھویں، سترھویں، بلکہ اٹھارویں صدی عیسوی میں بھی پرتگالی زبان ہندوستان میں بولی جاتی تھی۔ پرتگالی مقبوضہ

علاقوں کی تو یہ سرکاری زبان تھی۔ پرتگالی علاقوں سے متصل رقبہ جات میں بھی یہ زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ مقامی باشندے اسے سیکھنا اور اس میں بات چیت کرنا باعث فخر سمجھتے تھے۔ پرتگالیوں سے سیاسی، معاشرتی اور مذہبی تعلقات کے سلسلہ میں اس کا جاننا فائدہ بخش سمجھا جاتا تھا۔ نہ صرف ہندوستان میں بسے ہوئے پرتگالیوں کی اولاد بلکہ ہندوستان اور لنکا کے ولندیزیوں کی اولاد بھی پرتگالی جانتی تھی۔ بہت سے ایسے لوگ جن کا پرتگالی قوم و مذہب سے کوئی تعلق نہ تھا، تجارتی اغراض کے لئے یہ زبان سیکھ چکے تھے۔ کئی نو وارد ولندیزیوں، فرانسیسیوں، انگریزوں اور یورپی ایشیائی نسل کے دوسرے باشندوں نے پرتگالی سے واقفیت حاصل کر لی تھی۔ یہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ لنکا، ملایا، سماترا، جاوا، سیام، برما، پیگو، ٹون کن، کوچین، چین، جاپان، ایران، بصرہ اور آفریقہ کے مقبوضہ ساحلی علاقوں میں بھی کسی نہ کسی شکل میں بولی جاتی تھی۔ مولوی عبدالحق نے اپنے ایک مضمون میں پرتگالی زبان کی ہندوستان میں بین قومی اہمیت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے[۱]۔

---

[۱] "اہل یورپ نے اردو زبان کی کیا خدمت کی ہے" مطبوعہ رسالہ اردو جنوری ۱۹۲۴ء صفحہ ۲

"وہ تاجر۔ حاکم اور مشنریوں کی حیثیت سے ایک زمانے تک یہاں رہے تو یہ خیال کہ ان کی زبان کا کچھ نہ کچھ اثر ہندوستان کی زبانوں پر ہوا ہوگا قرین قیاس ہے لیکن یہ سن کر حیرت ہوگی کہ سترھویں نیز اٹھارویں صدی میں پرتگالی ہندوستان کے ایک بڑے حصے کی لنگوا فرینکا یعنی عام اور مشترک زبان تھی۔ خصوصاً بنگال اور جنوبی ہند میں اور ان مقامات میں جہاں غیر ملک والوں کی آبادیاں اور کارخانے تھے، یہ نہ صرف اہل یورپ اور ہندیوں کے مابین معاملات کاروبار اور بات چیت کا واسطہ تھی بلکہ یورپ کی مختلف قوموں کے درمیان بھی یہی ایک ذریعہ تھی وہ سوائے پرتگالی کے کسی دوسری زبان میں ایک دوسرے کو اپنا مافی الضمیر نہیں سمجھا سکتے تھے۔ دیسی اور یورپین دونوں کو سیکھنی پڑتی تھی۔ کپتان ہملٹن جو ہندوستان میں سترھویں صدی کے آخر تک تھے اپنی کتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ "سواحل سمندر پر پرتگیزوں نے اپنی زبان کی یادگار چھوڑی ہے۔ اگرچہ وہ بہت کچھ بگڑی ہوئی ہے تاہم یہ وہ زبان ہے جسے یورپین سب سے اول

سیکھتے ہیں تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے اور ہندوستان کے مختلف باشندوں سے گفتگو کرنے کے قابل ہوں۔" مسٹر لاکیر (Lockyer) جو اسی زمانے کے شخص ہیں اور جنکی کتاب ہملٹن کی کتاب سے سترہ سال اول یعنی ۱۷۱۱ء میں شائع ہوئی لکھتے ہیں۔" وہ (پرتگیز) بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ انھوں نے ہندوستان کے عام بندرگاہوں میں ایک لنگوا فرینکا (مشترکہ زبان) قائم کر دی ہے، جو دوسرے یوروپینوں کے لئے بہت کارآمد ہے، کیونکہ اکثر مقامات میں بغیر اس کے وہ اپنا مافی الضمیر نہیں سمجھا سکتے۔"

پرتگالی کی ہمہ گیر مقبولیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مشرق کی پچاس سے زاید زبانوں میں اس کے الفاظ یا تو بجنسہ یا شکل و صورت، تلفظ، لہجہ اور معنوں کی تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ مروج ہیں۔ پرتگالی کو ہندوستان میں جو اہمیت حاصل ہوگئی تھی

---

1. Influence of Portuguese Vocables in Asiatic Languages By Anthony Xavier Soares P. LVII–ci

اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ سترھویں صدی عیسوی میں نووارد یورپی باشندوں کے لئے دیسی لوگوں سے بات چیت کا ذریعہ یہی زبان تھی۔ ولندیزی، فرانسیسی اور انگریز مقامی باشندوں سے بات چیت کے لئے پرتگالی جاننے والے ملازمین سے کام لیتے تھے۔ موجودہ "اینگلو انڈین بولی" کی طرح "ہند پرتگالی" بھی یورپی تاجروں اور ان کے دیسی نوکروں کے درمیان بات چیت کا واحد ذریعہ بنی ہوئی تھی۔ اٹھارویں صدی تک بھی ایسٹ انڈیا کمپنی کا گورنر لارڈ کلیو (Lord Clive سنہ ۱۷۲۵ء تا سنہ ۱۷۷۴ء) عام طور پر ہندوستان میں مقامی لوگوں سے پرتگالی میں بات چیت کرتا تھا۔ پرتگالی کی بین قومی اہمیت بات چیت تک محدود نہیں تھی۔ کیونکہ انیسویں صدی میں (سنہ ۱۸۲۸ء) سیرام پور کے ولندیزی علاقہ کے ہندوستانی عہدہ دار کمپنی کے حسابات پرتگالی میں مدون کرتے تھے۔ ٹیلیچری میں رہنے والا انگریز عہدہ دار ماہی کے فرانسیسی حاکم اور کوچین کے بحری ولندیزی سردار سے پرتگالی ہی میں خط و کتابت کرتا تھا۔ غرض کہ عرصہ تک پرتگالی زبان ہندوستان کے ساحلی حصوں پر اظہار خیال کا ایک طرح سے بین قومی ذریعہ بنی ہوئی تھی۔ پروٹسٹنٹ فرقہ کے انگریز پادری لنکا میں

اب تک[1] یہی زبان استعمال کرتے ہیں۔ گوا کی ٹھیٹ دیسی بولی کونکنی (Konkane)[2] جو ایک آریائی زبان ہے (۷۰۰۰) مربع میل کے علاقہ پر بولی جاتی ہے اور مرہٹی، کنڑی اور رومن رسم الخط میں لکھی جاتی ہے، پرتگالی سے اس حد تک متاثر ہوئی ہے کہ اس میں دسویں حصہ سے زیادہ پرتگالی الفاظ، محاورے اور ترکیبیں موجود ہیں۔ اردو اور خاص طور پر پرانی دکھنی بولی میں پرتگالی الفاظ اتنے گھل مل گئے ہیں کہ اب کوئی اُن کی پرتگالی اصلیت، ماہیت یا ماخذ پر لمحہ بھر کے لئے بھی غور نہیں کرتا۔ چنانچہ اردو بولنے والوں میں بہت کم ایسے ہیں جو سنترہ، پپائی، تولیہ، بالٹی، پرات، صوفہ، فیتہ، فالتو، نگار، بھتہ، اناس اور تمباکو کو خالص اردو کے الفاظ نہیں سمجھتے۔ لیکن حقیقت میں یہ سب الفاظ پرتگالی زبان سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

---

1. Introduction to Influence of Portuguese Vocables in Asiatic Languages by Anthony Xavier Soares P. XXXIII.

2. گوا کا قدیم ترین نام "گوماتا" ہے۔ مقام کی مناسبت سے اس علاقہ کی زبان کا نام "گومنتکی" بھی رائج ہے۔

پرتگالی الفاظ

اب ہم ایسے الفاظ سے بحث کریں گے جن کے متعلق قیاس یہ ہے کہ وہ براہ راست پرتگالی زبان سے اردو میں داخل ہوئے ہیں

آلپین یا الپین (ālpin , alpin)۔ یہ پرتگالی لفظ "پن" کے روپ میں اردو میں رائج ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پن لاطینی لفظ ہے اور لاطینی "پنا"[1] (pinna) سے ماخوذ ہے اور اردو میں انگریزی کے توسط سے داخل ہوا ہے۔ لیکن لفظ "الپین" نہ تو لاطینی ہے اور نہ انگریزی بلکہ یہ پرتگالی[2] لفظ (alfinete) سے بنا ہے اور راست پرتگالی سے اردو میں آیا ہے۔ یہ لفظ نہ صرف اردو میں عام ہے بلکہ دوسری ہندوستانی زبانوں میں بھی رواج پایا مثلاً :۔

ہندی	آلپین	(ālpin)
کونکنی[3]	آلفینیت	(ālphinêt)

---

[1] اسک ۳۹۲ ۔ [2] ڈا ۱۲ [3] کونکنی گوا کی مقامی زبان ہے جو "گومنتکی" سے بھی موسوم کی جاتی ہے۔ گوا اور گوا کے اطراف واکناف میں تقریباً بیس لاکھ لوگوں کی زبان ہے۔ یہ پرتگالی سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔

بنگالی	آلپینیت	(ālpinêt)
سنالی[1]	الپی نیتیا	(alpenêtiya)
تامل	الپی نیتی	(alpinêti)
آسامی[2]	آلپین	(ālpin)

الفانسو (alfonso) ایک خاص آم کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے۔ یہ لفظ "آفونسو" کی شکل میں بھی اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ آفونسو[3] پرتگالی "آفونسہ" کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ حیدرآباد میں ایک آم "الفن" سے موسوم ہے جو الفانسو کا مخفف معلوم ہوتا ہے۔ عوام اس آم کو "آفس[4]" بھی کہتے ہیں۔ بمبئی میں یہ آم "ہافس" کہلاتا ہے۔ مرہٹی میں یہ لفظ ہپوس اور آپھوس (aphos) کی شکل میں اور گجراتی میں آپھس[5] (aphús) کے روپ میں ملتا ہے۔

الماری (almāri) اردو میں عام طور پر مستعمل ہے یہ پرتگالی لفظ ارماریو (armario) سے ماخوذ ہے۔

---

[1] لنکا کی ایک مشہور اور مقبول زبان ہے۔ [2] مقامی آسامی بولی میں گونگ (gong) بھی آلپین کے لئے رائج ہے [3] ن ۸۴ [4] ج ۴۵ [5] مہاراشٹرا شبد کوش، ۷ویں جلد ص ۳۱۷

ارماریو کا بگڑا ہوا روپ "الماریو" (almario) اب بھی
پرتگالی میں الماری کے مفہوم میں رائج ہے۔ اردو کی "الماری" اسی
بگڑے ہوئے پرتگالی لفظ "الماریو" سے بنی ہے۔ لفظ "الماری"
کا اصلی ماخذ لاطینی زبان کا ارماریم (armarium) ہے۔
لاطینی کے دورِ وسطیٰ میں یہ لفظ الماریم بن گیا۔ یہ لفظ لاطینی میں
ایسے صندوق یا دراز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں غذا
کپڑے یا روپئے رکھے جائیں۔ یہ لفظ لکڑی کی بنی ہوئی اُن
صندوق نما ینوٹوں کے لئے بھی استعمال کیا جانے لگا جن میں
اشیاء محفوظ کی جاتی تھیں۔ پرتگالی میں یہ لفظ خاص طور پر
کپڑے اور کھانے پینے کی چیزیں رکھنے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔
اردو میں عام طور پر کپڑے یا کتابیں رکھنے کے اونچے لکڑی
کے پٹوں والے چوکھٹے کو الماری کہا جاتا ہے۔ لاطینی سے یہ
لفظ اسکانڈنیویائی، اسکانڈینویائی سے قدیم انگریزی
قدیم انگریزی سے فرانیسی، فرانیسی سے پرتگالی اور
پرتگالی سے اردو زبان اور ادب میں داخل ہوا ہے۔ اس
لفظ کے ماخذ کی لسانی کڑیوں[۱۵] کو اس طرح واضح کیا جا سکتا ہے۔

---

[۱۵] یول ۱۰۔

ارماریم یا الماریم	(لاطینی)
آمری	(اسکانڈینیویائی)
امبری	(قدیم انگریزی)
ارموئری	(فرانسیسی)
ارماریو یا الماریو	(پرتگالی)
الماری	(اردو)

اردو کے علاوہ دوسری ہند آریائی اور کچھ غیرہند آریائی زبانوں میں بھی یہ لفظ حسب ذیل اشکال میں پایا جاتا ہے۔

کونکنی	آلمار	(ālmār)
بنگالی	آلماری	(ālmāri)
پنجابی	الماری	(almāri)
ہندی	الماری	(almāri)
مرہٹی	الماری (almāri) ارماری	(armāri)
گجراتی	ارماری	(armāri)
تامل	الیوماری	(alumári)
تلنگی	المار، المارا	(almár, almára)

کنتڑی الماریو۔ الماری (almáru, almari)

تیلیو[1] الماری۔ المیریو (almāri, almeru)

سنالی الماریا (almāriya)

اینگلو انڈین المیرا (almirah)

انناس (ananas) ایک خاص قسم کے خوشبودار اور ترشی لئے ہوئے میٹھے میوہ کے لئے اردو میں رائج ہے۔ اس لفظ کی لسانی تاریخ الماری کی طرح کافی دلچسپ ہے۔ انناس حقیقت میں برازیل[2] (جنوبی امریکہ) کا ایک میوہ ہے جس کا ابتدائی نام ننا (nana) یا نناس (nanas) تھا۔ اہل اسپین نے اس میوہ کو "پناس" (pinas) سے موسوم کیا اور پرتگیزوں نے بعد میں "انناس" سے۔ آخر الذکر نام سے یہ پھل تمام دنیا میں عام ہوگیا۔ مغربی اقوام میں سب سے پہلے پرتگیزوں نے اس میوہ اور اس کے پودے کو اہل ہند سے روشناس کرایا اور میوے کے ساتھ یہ لفظ بھی پرتگالی زبان سے راست اردو میں داخل ہوا۔ یورپ، ایشیا، عرب یا

---

[1] تیلو (Tulu) ڈراوڑی خاندان کی ایک زبان ہے جو ملیالم کے مقابلہ میں کنتڑی سے زیادہ قریب ہے۔ اسے تقریباً ۵ لاکھ لوگ بولتے ہیں۔ [2] یول ۱۰۔

مصر کی کسی بھی قدیم زبان میں اس میوہ کا یہ نام (اناناس) نہیں ملتا۔ یہ نہ صرف اردو زبان اور ادب میں عام ہے بلکہ ہندوستان کی بہت سی آریائی اور ڈراوڑی زبانوں میں بھی رائج ہے۔ اناناس ہندوستان میں غالباً سولھویں صدی کے نصف اول ہی سے مروج ہو چکا تھا کیوں کہ سنہ ۱۵۹۴ء[۱] میں ہندوستان کے مشرقی ساحل پر بنگال میں لوگ اس سے اچھی طرح واقف ہو چکے تھے۔ اس لئے ہندوستان کے مغربی ساحلی مقامات پر جہاں پرتگیزیوں نے پہلے پہل ڈیرہ ڈالا تھا مذکورۂ بالا سنہ سے بہت پہلے یہ میوہ لوگوں میں عام ہو چکا ہوگا۔ اناناس ہندوستان میں اتنا عام اور ہر دلعزیز ہو گیا ہے کہ اب کوئی شخص اس کے بدیسی ہونے کا شبہ تک نہیں کر سکتا۔ یہ پھل اہل ہند کو اتنا پسند ہے کہ سارے ہندوستان میں عام ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا نام بھی بہت سی ہند آریائی اور غیر ہند آریائی زبانوں میں[۲] کسی نہ کسی روپ میں موجود ہے۔ چنانچہ:۔

ڈ۱ Dictionary of the Economic Products of India (1889) Vol. I. P. 236

ڈ۲ ڈا ۱۶۔

مرہٹی انناس (ananás) اننّس (anunnus)

تلنگی اناناسیو یا اناسو (anānásu, anásu)

کنڑی انناسیو (ananásu)

ملیالم انناس (ananás)

سندھی اناناسیو (anānásu)

گجراتی اینناس یا انّاس (anenás, annas)

سنالی انّاسی (annási)

ملاوی[1] انناس۔ اناس (ananas, anas,
ناناس۔ نناس nānas, ninas)

تامل انناسی (annási)

جاوانی[2] نناس (nanas)

بٹّا[3] کناس (kanas)

---

[1] ملاوی (Malay)۔ یہ زبان ملاکا (Malacca) سماترا اور قرب وجوار کے ملکوں میں بولی جاتی ہے۔ ایک کروڑ سے زیادہ لوگ اسے تحریر اور تقریر میں استعمال کرتے ہیں۔

[2] جاوانی (Javanese) جزیرہ جاوا کی عام زبان ہے۔

[3] بٹّا (Batta) یا بٹک سماترا کی ایک زبان ہے جو بائیں سے داہنی طرف اور نیچے سے اوپر لکھی جاتی ہے۔

بالینی[1]	مناس	(manas)
بٹادی[2]	ھناس	(honas)
ٹیٹو[3]	انناز	(ananaz)
کونکنی	آننیس	(ānanés)

انگریز (angrez) اور انگریزی اردو زبان و ادب میں عام لفظ ہیں۔ انگریز پرتگالی لفظ "انگلیز" (inglês) سے نکلا ہے۔ اردو میں اس کا مونث انگریزنی یا انگریزن بنالیا گیا ہے۔ اس کے مشتق انگریزی اور انگریزیت بھی مستعمل ہیں۔ اس کے مرکبات انگریزی دان، انگریزی زبان وغیرہ بھی رائج ہیں۔ کونکنی میں یہ لفظ انگریز (ingrez) کے روپ میں اور اس کا مشتق "انگریزی" صفت کے طور پر مستعمل ہیں۔ گجراتی میں بھی یہ لفظ انگریج (angrêj) اور بہاری میں انگرج (angrej) کی شکل میں موجود ہے۔

ارگن (argan) ایک قسم کا باجہ ہے جو یونانی سے ماخوذ ہے۔

---

[1] بالینی (Balinese) جزیرہ بالی (Bali) کی عام زبان۔
[2] بٹادی (Batavian) جاوا کی ایک زبان۔
[3] ٹیٹو (Teto) جزیرہ نما ملایا کی ایک بولی
[4] ڈا ۱۷۷۔

یہ یونانی سے لاطینی، لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا۔ لیکن اس باجہ کے لئے ایک دوسرا لفظ "ارغنون" بھی مستعمل ہے جو پرتگالی (orgão) سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔[1] ارغنون اردو کے علاوہ بعض دوسری زبانوں میں بھی رائج ہے۔ چنانچہ بنگالی اور تامل میں یہ آرگن (organ) سنالی میں آرگالے (orgale) ملائی میں آرگن، آرگم اور آرگنول (organon و orgam و organ) اور مراہٹی میں آرگ یا آرک (org, ork) کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ لیکن عربی میں بھی یہ لفظ "ارغنون" کی شکل میں ملتا ہے۔ اس لئے قطعی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ لفظ اردو میں پرتگالی سے آیا ہے یا عربی سے یا پھر دونوں سے۔

آیا (āyā) اردو میں اس عورت کے لئے مستعمل ہے جو بچوں اور بچیوں کو کھلاتی اور انکی دیکھ بھال کرتی ہے۔ یہ لفظ پرتگالی زبان میں "آئیہ" (aia) کے روپ میں اور بچوں کی کھلائی کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ پرتگالی میں اس کا مذکر آیو (aio) کسی نوجوان رئیس کے اتالیق کے لئے رائج ہے۔ ہسپانوی میں یہ لفظ آیا (aya) کی شکل میں ملتا ہے اور

---

[1] ڈا - ۲۲۴

بالینی[1]	مناس	(	manas)
بٹاوی[2]	هناس	(	honas)
ٹیٹو[3]	انناز	(	ananaz)
کونکنی	آننیس	(	ānanés)

انگریز (angrez) اور انگریزی اردو زبان و ادب میں عام لفظ ہیں۔ انگریز پرتگالی لفظ[4] "انگلیز" (inglês) سے نکلا ہے۔ اردو میں اس کا مونث انگریزنی یا انگریزن بنا لیا گیا ہے۔ اس کے مشتق انگریزی اور انگریزیت بھی مستعمل ہیں۔ اس کے مرکبات انگریزی داں، انگریزی زبان وغیرہ بھی رائج ہیں۔ کونکنی میں یہ لفظ انگریز (ingrez) کے روپ میں اور اس کا مشتق "انگریزی" صفت کے طور پر مستعمل ہیں۔ گجراتی میں بھی یہ لفظ انگریج (angrej) اور بہاری میں انگرج (angrêj) کی شکل میں موجود ہے۔

ارگن (argan) ایک قسم کا باجہ ہے جو یونانی سے ماخوذ ہے۔

---

[1] بالینی (Balinese) جزیرہ بالی (Bali) کی عام زبان۔
[2] بٹاوی (Batavian) جاوا کی ایک زبان۔
[3] ٹیٹو (Teto) جزیرہ نما ملایا کی ایک بولی
[4] ڈا ۱۷۷۔

یہ یونانی سے لاطینی، لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا۔ لیکن اس باجہ کے لئے ایک دوسرا لفظ "ارغنون" بھی مستعمل ہے جو پرتگالی (orgão) سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔[1] ارغنون اردو کے علاوہ بعض دوسری زبانوں میں بھی رائج ہے۔ چنانچہ بنگالی اور تامل میں یہ آرگن (organ) سنہالی میں آرگالے (orgale) ملائی میں آرگن، آرگم اور آرگنوں (organon ، orgam ، organ) اور مرہٹی میں آرگ یا آرک (org, ork) کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ لیکن عربی میں بھی یہ لفظ "ارغنون" کی شکل میں ملتا ہے۔ اس لئے قطعی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ لفظ اردو میں پرتگالی سے آیا ہے یا عربی سے یا پھر دونوں سے۔

آیا (āya) اردو میں اس عورت کے لئے مستعمل ہے جو بچوں اور بچیوں کو کھلاتی اور انکی دیکھ بھال کرتی ہے۔ یہ لفظ پرتگالی زبان میں "آئیہ" (aia) کے روپ میں اور بچوں کی کھلائی کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ پرتگالی میں اس کا مذکر آیو (aio) کسی نوجوان رئیس کے اتالیق کے لئے رائج ہے۔ ہسپانوی میں یہ لفظ آیا (aya) کی شکل میں ملتا ہے اور

---

[1] ڈا - ۲۴۴

اس کا اسم مذکر آیو (ayo) ہے۔ اردو اور ہسپانوی الفاظ صورت
کے اعتبار سے ایک دوسرے سے قریب ہیں، لیکن اس کا لفظ
ہسپانوی کے مقابلہ میں پرتگالی سے اردو میں داخل ہونا زیادہ
قرین قیاس ہے۔ کیونکہ تاریخ سے واضح ہے کہ ہندوستان اور
ہسپانیہ کے کبھی بھی راست یا قریبی تعلقات نہیں رہے۔ پروفیسر
اسکیٹ[1] کا خیال ہے کہ یہ لفظ پرتگالی میں لاطینی "آئیا" (auia)
سے آیا ہے جو دادی کے لئے (لاطینی میں) مروج ہے اور دادا
کے لئے آس (auus) استعمال کیا جاتا ہے۔

استری (estri) وہ آلہ ہے جس سے کپڑوں کی
شکنیں دور کی جاتی ہیں۔ یہ لفظ[2] غالباً پرتگالی استرار (estirar)
یا استی کار (esticar) سے ماخوذ ہے۔ **اسپات** (aspat)
ایک خاص قسم کا پکا لوہا (جو کہ چوٹ کم کھائے) یا فولاد کے معنی میں
ایسی تلوار کے لئے اردو میں مستعمل ہے جو اس دھات سے بنی ہوئی
ہو۔ پرتگالی میں یہ لفظ[3] اسپادا (espada) کے روپ میں
ملتا ہے۔ پرتگیزوں نے سب سے پہلے فولاد کی بنی ہوئی سیدھی
کاٹ کی آسانی سے گھونپ دی جانے والی تلوار ہندوستان میں

---

[1] اسک۔ ۳۴ [2] ڈا۔ ۱۵۰ [3] ڈا۔ ۱۴۹ اور اردو جلد چہارم جنوری ۱۹۲۴ء ص ۷

استعمال کی۔ چونکہ پرتگیزوں نے اس لفظ کو ایک خاص قسم کی تلوار کے معنی میں رائج کیا تھا، اس لئے یہ اور اس کی تقلید میں بنائی جانے والی ہم شکل تلواریں "فرہنگی" یا "فرنگی" کے نام سے موسوم کی جانے لگیں۔ اس لفظ سے اسپات کے خارجی یا بدیسی ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ بنگالی اور پنجابی میں بھی فولاد کے لئے بالترتیب اسپات اور اِسپات (aspat, ispāt) کے لفظ متداول ہیں۔ اچار (achār) کے متعلق بعض محققین کا خیال ہے کہ وہ پرتگالی سے اردو میں آیا ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں معلوم ہوتا، کیونکہ یہ لفظ فارسی میں بہت عام ہے۔ پرتگالی کی بہ نسبت فارسی سے اس کا اردو میں آنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ اناس کی طرح یہ خالص پرتگالی لفظ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا ماخذ اول لاطینی اسی ٹیریا (acetaria) ہے۔

باسن (bāsan) برتن کے مفہوم میں پرتگالی باسیہ یا باسیو (bacia or bacio) سے ماخوذ ہے۔ پرتگالی سے کونکنی میں یہ لفظ بَسی (basi) کے روپ میں آیا ہے۔ کونکنی کے علاوہ یہ پرتگالی لفظ جنوبی ہند[1] کی بعض ڈراوڑی

---

[1] ڈا ۳۰۔

زبانوں مثلاً تامل، تلنگی، کنڑی اور تیلیو (Tulu) میں "باسی" (básí) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ "ب" کی "و" میں تبدیلی سے ملیالم میں یہ لفظ وسّی (vássi) ہو گیا ہے۔ گجراتی میں یہ "لبسی" (bāsí) اور مرہٹی میں لبسی کے علاوہ "باسی" (basi) کے روپ میں بھی رائج ہے۔ کونکنی، مرہٹی، گجراتی، اڑیا، بنگالی، آسامی، پنجابی، سنالی اور ہندی میں باسن مروج ہے۔ بالٹی (bālti) ڈول یا بکٹ کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ یہ پرتگالی لفظ بالدی[1] (balde) سے بنا ہے۔ کونکنی، مرہٹی، اور گجراتی میں یہ لفظ آج بھی اپنے پرتگالی روپ یعنی بالدی (bālde) میں مستعمل ہے۔ بنگالی میں بالدی اور بالٹی (bāldí, bāltí) دونوں مستعمل ہیں۔ سنالی میں بالدیہ اور بالیہ بھی (báldiya, báliya) رائج ہیں۔ تامل میں بالدی (báldi) اور تلنگی میں بلدی (baldí) اور بادلی (badli) دونوں مروج ہیں۔ بوتام (botām) بٹن یا گنڈی کے مفہوم میں اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔ بٹن انگریزی سے اردو میں آیا ہے

---

[1] ڈا ۳۳ و اردو ۷

لیکن بوتام راست[1] پرتگالی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ اردو بوتام پرتگالی زبان کے بوتاوں (botão) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ یہ پرتگالی لفظ بنگالی میں[2] بتم (botam)، سنالی میں بتمہ (bottama)، تامل میں بوتن (bōtan)، تلنگی میں بتّم (bottam) اور ہیولوتم (butaum) کے روپ میں مستعمل ہے۔ چاندی سونے کے تار جو کارچوب میں کام آتے ہیں انھیں بھی بوتام کہتے ہیں۔ چینی، سینگ، لوہے، چاندی یا سونے کی گھنڈی یا تکمہ بھی بوتام کہلائے جاتے ہیں۔ بوتام سے بوتام پٹّی (کرتے یا قمیص کے گریبان کی پٹی جسے فرصنی کہتے ہیں) اور بٹن سے بٹن دار کواڑ (دروازہ کی ایک قسم) جیسی اصطلاحیں اردو میں بنالی گئی ہیں۔ بویام (boyām) مٹی یا تام چینی (پورسلین) کے بنے ہوئے ایک خاص وضع کے برتن کے لئے کبھی کبھی اردو میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو کا یہ لفظ پرتگالی بویاں (boião) سے بنا ہے۔ بنگالی اور آسامی میں یہ بھویام (bhoyām) کی شکل میں اور مذکورۂ بالا مفہوم میں رائج ہے۔ بعض پرتگیزی[3] عالموں کا خیال ہے کہ اس لفظ کا ماخذ کوئی ایشائی جیسے ملایا

---

[1] ڈا ۵۶ و اردو ۸ [2] ڈا ۵۶ [3] ڈا ۵۳

یا ہند چین کی کوئی زبان ہے۔ اس کا اصلی ماخذ خواہ کچھ ہو اس بات پر سب متفق ہیں کہ یہ لفظ ہندوستان میں اور اس طرح اردو میں پرتگالی کے توسط سے داخل ہوا ہے۔ بمبا (bumbā) پانی کے بڑے نل کے معنی میں اردو میں مروج ہے۔ یہ پرتگالی زبان کے لفظ بومبا (bomba) سے ماخوذ ہے۔ یہ بعض دوسری زبانوں[1] جیسے مراہٹی میں بمب (bamb)، گجراتی میں بمب اور بمبو، (bamb, bambo)، بنگالی میں بوما (boma)، سنالی میں بومبیا (bômbaya) اور کنڑی میں بامبو (bámbu)، ملاوی اور ٹیٹو (Teto) میں "بومبا" کی شکل میں اور مذکورہ بالا مفہوم میں پایا جاتا ہے۔ بیلمبو[2] (baylambo) ایک قسم کی ترش اور پھلی نما ترکاری کے معنی میں اردو میں رائج ہے اور غالباً پرتگالی زبان کے بلمبم (bilimbim) سے ماخوذ ہے۔ لیکن پرتگالی میں یہ لفظ ملاوی بلمبنگ (balimbing) سے آیا ہے۔

پادری (pādri) اردو کے علاوہ پرتگالی میں بھی اسی روپ میں رائج ہے۔ عیسائیوں کے مذہبی پیشواء کے لئے اردو میں یہ لفظ ٹھیٹ پرتگالی زبان سے

---

۱ ڈا ۵۴ ۲ ڈا ۵۱

اردو میں آیا ہے۔ دوسری یورپی زبانوں میں یہ اس شکل میں نہیں پایا جاتا۔ پرتگیزوں کے ہندوستان سے صدیوں کے مذہبی تعلقات کی وجہ سے نہ صرف اردو بلکہ بہت سی ہند آریائی اور اور غیر ہند آریائی زبانوں میں عام ہو چکا ہے۔ مثلاً کونکنی، مرہٹی، گجراتی اور بنگالی میں یہ "پادری" (pādrí) کی شکل میں موجود ہے۔ ان کے علاوہ تامل، ملیالم اور تلنگی میں بھی اسی روپ میں رائج ہے۔ اس کی جمع "پادری لوک" کونکنی، مرہٹی اور گجراتی میں ملتی ہے۔ اور "پادری لوگ" ہندی اور اردو میں۔ اس مرکب لفظ کا پہلا جزء ترکیبی پرتگالی ہے تو آخری جزء ترکیبی لوک یا لوگ سنسکرت زبان کے "لوکا" (loka) سے بنا ہے۔ اردو میں اس کے مرکبات لاٹ پادری اور بڑا پادری بھی مستعمل ہیں۔ پگار (pagār) تنخواہ یا مزدوری کے معنی میں (خاص کر جنوبی ہند کی) اردو میں رائج ہے۔ یہ پرتگالی میں مذکورہ بالا روپ میں ملتا ہے۔ کونکنی اور مرہٹی میں یہ لفظ پاگ (pág) کی شکل میں ملتا ہے۔ مرہٹی میں نہ صرف پاگ بلکہ پگار اور پگاری (pagārí) بھی رائج ہیں۔ پگار گجراتی میں بھی مستعمل ہے۔ پمفرٹ (pampflet) ایک قسم کی

مچھلی کے لئے اردو میں مستعمل ہے جو بالعموم بحر ہند اور بحر کاہل میں
پائی جاتی ہے۔ یہ لفظ پرتگالی زبان کے لفظ پمپنیو (pampano)
سے نکلا ہے۔ پرتگالی میں پمپنیو ایک قسم کی مچھلی اور انگور کی بیل کی
پتی کیلئے مستعمل ہے۔ انگریزی زبان میں یہی لفظ پمفرٹ (pomfret)
کے روپ میں ہے اور پرتگالی کے پیمپو (pampo) سے تشکیل پایا ہے۔
پرتگالی میں پیمپلٹ (pamplet) پمپو کا اسم تصغیر ہے۔ یہ
اسم تصغیر یعنی پیمپلٹ بالآخر بگڑ کر انگریزی میں پمفرٹ ہو گیا۔
اردو میں زیادہ تر پمفلٹ اور کبھی کبھی پمفرٹ بھی استعمال کیا
جاتا ہے، لیکن یہ دونوں لفظ پرتگالی سے آئے ہیں۔ اول الذکر
راست پرتگالی سے اردو میں آیا ہے تو آخر الذکر انگریزی کے
توسط سے ہماری زبان میں داخل ہوا ہے۔ **پاو** (pão)
اس خمیری روٹی کے لئے مستعمل ہے جس کا وزن پاؤ سیر ہوتا ہے
اس خاص قسم کی روٹی کے لئے "پاؤ روٹی" اور "نان پاو" بھی
رائج ہیں۔ ان دونوں مرکبات کے "پاو" کا ماخذ پرتگالی (ڈا۔
ص ۲۶۵) زبان ہے۔ پرتگالی میں یہ لفظ پاو (pao) کے
روپ میں اور روٹی کے معنی میں موجود ہے۔

پپیا (pappayā) اردو میں پپائی کے لئے مستعمل ہے۔

ڈا۔ ۲۶۴ ۵۲

یہ پرتگالی لفظ پپائیہ (papaia) سے بنا ہے۔ یہ لفظ اردو کے علاوہ کونکنی[۱]، مرہٹی، گجراتی، ہندی، بنگالی اور تامل میں خفیف سی تبدیلی کے ساتھ رائج ہے۔ البتہ ملیالم زبان میں بگڑ کر پپّیم (pappayam) ہوگیا۔ یہ خالص پرتگالی زبان کا لفظ نہیں ہے۔ یہ میوہ اور اس کا درخت امریکہ کی پیداوار ہے۔ امریکی[۲] زبان سے یہ میوہ پپا (papaw) کی شکل میں ہسپانوی اور ہسپانوی سے پرتگالی میں داخل ہوا۔ "پپیا" کا ماخذ اول خواہ کچھ ہی ہو اس میں شک نہیں کہ یہ میوہ پرتگیزوں نے اپنی آفریقی اور ایشیائی نوآبادیات[۳] اور خاص کر ہندوستان میں سولھویں صدی کے وسط میں رائج کیا۔ صوبہ سرحد میں پپیا کے لئے "ارنڈ خربوزہ" مستعمل ہے۔ پپیا بچوں کی سیٹی کے مفہوم[۴] میں بھی رائج ہے۔ چنانچہ ہجر کا ایک شعر ہے۔

عہد طفلی سے بھری ہیں اس میں شور انگیزیاں

اس کے مٹی کے پپیے پر گماں تھا صور کا

لیکن سیٹی[۵] کے معنی میں اس لفظ کا ماخذ ہندی ہے پرتگالی

---

[۱] ڈا ۲۶۶ [۲] اسک ۳۷۰ [۳] ڈا ۲۶۶-۲۶۷

[۴] ن ۲-۳۴- [۵] ج ۲ - ۲۹

نہیں ۔ پائیری[۱] (peres) جنوبی ہند کے آم کی ایک قسم کے لئے مستعمل ہے ۔ آم اور اس کا نام دونوں پرتگالی سے اردو میں داخل ہوئے ہیں ۔ پیرو (pero) شترمرغ کیلئے اردو[۲] میں استعمال ہوتا ہے ۔ جنوبی امریکہ کی ایک ریاست کا نام بھی پیرو ہے ۔ مقام کی مناسبت کی وجہ سے بعض[۳] لوگوں نے اس لفظ کو پیرو کا قرار دیا ہے ۔ لیکن یہ جانور پیرو میں نہیں پایا جاتا، اس لئے اس لفظ کا مذکورہ بالا مفہوم میں پیرو سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا ۔ یہ لفظ "پیرو" کے روپ میں اور شترمرغ کے معنی میں نہ صرف اردو بلکہ ہندی، بنگالی، اڑیا، آسامی اور پنجابی میں بھی[۴] پایا جاتا ہے ۔ البتہ کونکنی میں یہ پیروم (perúm) کی شکل میں ملتا ہے ۔ خود پرتگالی میں پیرو کی جگہ پیروم زیادہ مروج ہے ۔ پرچ (pirach) تھالی یا طشتری کے لئے کبھی کبھی استعمال[۵] میں آتا ہے ۔ یہ پرتگالی لفظ پیرس (pires) سے بگڑ کر بنا ہے ۔ پرتگالی کے سوائے یورپ کی کسی زبان میں یہ لفظ نہیں پایا جاتا ۔ ملاکا (Malacca) کی ایک پرتگالی

---

[۱] اردو ۸ [۲] اردو ۸ [۳] ڈا ۲۸۳ ۔ [۴] ڈا ۲۸۳ ۔
[۵] اردو ۸

بولی میں یہ لفظ پیرِن[۱] (pirin) کی شکل میں ملتا ہے۔ پروفیسر ڈالگیڈو[۲] کا خیال ہے کہ پیرس (pires) کا ماخذ ملاوی زبان ہے۔ پرتگیزوں نے اس لفظ کو ملاوی سے حاصل کیا اور ہندوستان میں اپنی حکومت کے زمانہ میں رائج کر دیا۔ چنانچہ یہ لفظ مقامی زبانوں میں طشتری کے معنی میں مختلف شکلوں میں رائج ہے مثلاً بنگالی میں یہ لفظ پرج (pirij)، آسامی میں پیرس (piris)، سنالی میں پیرسّیا (pirissya)، تامل میں پیرس (piris) اور کونکنی میں پیر (pir) کے روپ میں ملتا ہے۔

پیپا (pipā) اردو میں عام لفظ ہے۔ پرتگالی زبان کا لفظ پیپا (pipa) اردو لفظ کا ماخذ ہے۔ اردو کی طرح ہندوستان کی دوسری[۳] زبانوں میں بھی یہ پرتگالی لفظ کسی نہ کسی روپ میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً

کونکنی	پپ	(pip)
ہندی	پیپا	(pipá)
مراہٹی	پیپ	(pip)

۱؎ ڈ ۱ ۲۹۰ ۲؎ ڈ ۱ ۲۹۱ ۳؎ ڈ ۱ ۲۸۹

کنڑی	پمپ	(pimp)			
تلنگی	پیپایا	(pípaya)			
تامل	پیپّا	(píppā)			
گجراتی	پیپ	(píp)			
سندھی	پیپہ	(pípa)			
سنالی	پیپّیہ	(píppaya)	پپّی	(píppe)	
نیپالی	پیپا	(pīpá)			
بنگالی	پپا	(pipá)	پائپ	(pipe)	پمپہ (pimpa)
پنجابی	پیپا	(pīpá)			

پورٹ (port) ایک قسم کی شراب کے معنی میں پرتگالی "اوپورتو"[1] (oporto) سے نکلا ہے۔ پرتگال میں اوپورتو جو ایک ساحلی مقام ہے، شراب سازی کا ایک مشہور مرکز ہے۔ یہاں سے پرتگال کی شرابیں سمندر کے راستے دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہیں۔ اس بندرگاہ کے نام کی رعایت سے پرتگال کی ایک سرخ اور خوش ذائقہ شراب کا نام ترکِ اوپورتو سے پورٹ ہوگیا۔ یہ لفظ اردو میں کافی عام ہے۔ چنانچہ اردو کے بعض شعراء نے اسے "شراب پرتگالی" سے

[1] اسک ۴۰۳

موسوم کیا ہے۔ پورٹ[1] "بندرگاہ" کے مفہوم میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ لاطینی زبان ہے پرتگیزی نہیں، کیونکہ بندرگاہ کے معنی میں یہ لاطینی "پورٹس" (portus) سے ماخوذ ہے۔ پریگ[2] (preg) باریک کیل کے لئے اردو میں مستعمل ہے۔ یہ پرتگالی لفظ پریگو (prego) سے بنا ہے۔ "پریگو" پرتگالی میں نہ صرف کیل کے لئے بلکہ بالوں کے پن اور ناخن کے لئے بھی رائج ہے۔ پرات (prāt) بڑی پلیٹ یا تھالے[3] کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ اس کا ماخذ پرتگالی پراتو (prato) ہے۔ مولوی عبدالحق[4] نے پستول اور پولیس کو بھی پرتگالی قرار دیا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ پستول ایطالوی[5] زبان کا لفظ ہے جو فرانسیسی اور انگریزی سے ہوتا ہوا اردو میں داخل ہوا ہے اور پولیس یونانی[6] زبان کا لفظ ہے جو لاطینی، فرانسیسی اور انگریزی سے ہوتا ہوا اردو میں آیا ہے۔

تولیا (tauliyā) اردو میں عام لفظ ہے۔ جنوبی ہند

۱؎ اسک ۳۰۴ ۲؎ ن ۲-۱۷ ۳؎ اردو ۸
۴؎ اردو ۸ ۵؎ اسک ۳۹۴ ۶؎ اسک ۴۰۰

میں زیادہ تر "توال" رائج ہے۔ تولیا پرتگالی لفظ تولہا
(toalha) سے ماخوذ ہے ہندوستان کی بعض دوسری
زبانوں میں بھی یہ لفظ پرتگالی سے لیا گیا ہے۔ مثلاً گجراتی میں
یہ توال (tuvál) بنگالی میں تویال (toyále) تامل
میں تیالی (tualei) ملیالم میں توالہ (tuvála) تلنگی
میں توالا (tuvālā) کے روپ میں مروج ہے۔

تمباکو (tambaku) عام لفظ ہے۔ یہ لفظ اردو میں
پرتگالی تباکو (tabaco) سے آیا ہے۔ تمباکو کے علاوہ
اردو میں "تماکو" اور "تباکو" بھی رائج ہیں۔ اس لفظ کے
ماخذ کے متعلق مختلف نظریئے ہیں۔ پروفیسر اسکیٹ کا خیال[2]
ہے کہ یہ لفظ میکسیکو (Mexico) کے ایک مقام
ہیٹی (Hayti) کی زبان سے ماخوذ ہے۔ ہیٹی میں جس
پائیپ میں تمباکو ڈالکر لوگ پیتے تھے اس کا نام ہیٹی
زبان میں "تباکو" ہے۔ اہل ہسپانیہ جو اس ملک پر قابض تھے
انھوں نے پائیپ کی بجائے اس میں رکھ کر پی جانے والی
منشی شئے کا نام ہی تباکو رکھدیا۔ دنیا کی بعض قدیم قوموں

---

[1] اردو ۹ [2] اسک ۵۶۱

مثلاً آریوں، یونانیوں اور رومیوں میں تمباکو نوشی کا رواج ایک زمانے سے چلا آرہا ہے۔ بعض پرتگیزی ماہرین لسانیات کا خیال ہے کہ سب سے پہلے پانچویں صدی میں تمباکو کا نام ہسپانیہ کے لوگوں نے جزیرہ[1] توباگو (tobago) کے نام کی رعایت سے وہاں کثرت سے پیدا ہونے والے پودے کو دے دیا۔ ۱۵۵۸ء میں اہل ہسپانیہ[2] نے اس پودے کی کاشت امریکہ کی بجائے خود اپنے ملک میں وسیع پیمانے پر شروع کر دی اور انھوں نے ہسپانوی میں اس پودے کو "تباکو" (tabaco) سے موسوم کیا۔ ۱۵۵۹ء میں پرتگیزوں نے اس پودے کو نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ اپنی مقبوضات میں بھی عام کر دیا۔ ایک سال بعد اٹلی والوں نے اس پودے کو پرتگال سے اپنے ملک میں درآمد کیا۔ اسی سال یعنی ۱۵۶۰ء میں تامس ہیرٹ (Thomas Harriot) نے انگلستان میں سب سے پہلے تمباکو نوشی کو رواج دیا۔ بعد ازاں یہ ذوق انگلستان سے یورپ کے بعض دوسرے ملکوں میں پھیل گیا۔ ہندوستان میں اکبر اعظم[3] (۱۵۴۲ء تا ۱۶۰۵ء) کے عہد حکومت کے قبل

---

[1] امریکی غرب الہند کا ایک جزیرہ [2] ڈا ۳۳۵ [3] ڈا ۳۳۶

مغلوں کے ہاں تمباکو نوشی کا رواج نہ تھا۔ البتہ اکبر کے زمانہ میں پرتگیزی مبلغین اور تاجروں کے متعلق اس کا ذکر ملتا ہے اکبر نے بھی چند دن تمباکو نوشی کی لیکن بعد میں حکیموں نے اسے منع کر دیا۔ اکبر کے بعد اس کا رواج اتنا عام ہو گیا کہ جہانگیر کو سرکاری طور پر اس کی ممانعت کرنی پڑی۔ اس لفظ کا مبداء خواہ امریکی ہو یا ہسپانوی "تباکو" کی شکل میں یہ لفظ راست ہسپانوی سے نہیں بلکہ پرتگالی ہی سے اردو میں آسکتا ہے۔ یہ لفظ اردو کے علاوہ ہندوستان کی دوسری زبانوں میں بھی کسی نہ کسی روپ میں موجود ہے۔ مثلاً

مرہٹی	تمباکھو	(tambākhū)
کنڑی	تمباکو	(tambaku)
تلنگی	پگاکو	(pogako)
ملیالم	تمباکو	(tambákku)
گجراتی	تمبکو	(tambáku)
ہندی	تمباکو، تماکو، تمکو	(tambākú, tamākú, tamakú)
نیپالی	تماکو	(tamāku)
اڑیا	تماکھو	(tamākhu)

بنگالی (۱) تماک (۲) تاماک ((1) tamák (2) tāmák

(۳) تماکو (۴) تاماکو ((3) tamáku (4) tāmāku)

(۵) تامکو (۶) تمرکو ((5) tāmakú) (6) tamrakú)

سندھی تماکو (tamaku)۔ تماکی (تمباکو والا)

پنجابی تماکو (tamākú)۔ تماکھو (tamakhu)

تمباکو کے اس یورپی تاریخی پس منظر کے باوجود یہ ماننا پڑیگا کہ ہندوستان میں آریوں کے زمانہ سے تمباکو کا رواج رہا ہے چنانچہ بعض قدیم ہندی شعراء مثلاً بانا[1] (Bāna) نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے۔ اہل ہند کی بعض قدیم مذہبی کتابوں میں بھی اس کی برائی کی گئی ہے۔ اس لئے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ بنگالی زبان[2] کا تاماکو (tāmāku) سنسکرت لفظ تام راکوٹا (tamrakūta) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ دراوڑی لفظ تمّ[3] (میرا) آکلو (پتّا) سے بنا ہے۔ مذکورہ بالا لسانیاتی حقایق کے مدنظر اردو کے "تماکو" اور "تمباکو"

---

[1] The Indian Antiquary Vol. XXVI XL on PP. 176 & 37-40 resp.

[2] ڈ ا ۳۳۷ [3] یعنی "میرا پتّا"

کا ماخذ ہند آریائی اور "تباکو" کا ماخذ پرتگالی ہونا قرین قیاس ہے۔

ترنج (turanj) چکوترا یا کرنا کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہ جاوا کا ایک پھل ہے اور غالباً پرتگیزوں نے اسے ہندوستان میں رائج کیا۔ پرتگالی میں یہ لفظ ترنجہ (toranja) کے روپ میں ملتا ہے۔ لیکن یہ لفظ فارسی سے بھی اردو میں آسکتا ہے۔ کیونکہ عربی میں یہ ترنج[1] (turunj -) اور فارسی میں ترنج (turanj) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔

چاء (chá) اردو میں عام طور پر مستعمل ہے۔ اسکی مقبولیت کا اندازہ ظفر علی خاں ظفر کے اس شعر سے ہوسکتا ہے۔

مئے اگر حرام ہے چاء تو حلال ہے
دور چاء کا چلے فصل برشگالی ہے

اس کا ماخذ اول چینی زبان ہے۔ چین کی ماندرائی[2] بولی (mandarin dialect) میں یہ "چھا" (chhá) ہے۔ جاپانی، ہند چینی اور پرتگالی میں بھی یہ مروج ہے۔ ان زبانوں میں یہ لفظ چین کی مذکورہ بالا بولی سے لیا گیا ہے۔ پرتگالی سے یہ لفظ یورپ کی بعض زبانوں میں ۱۵۵۹ء میں داخل

---

[1] المنجد ص ۵۹ از الاب لوئیس معلوف الیسوعی (۱۹۳۷ء) مطبوعہ بیروت ۲ ڈ ۹۳۱

ہوا۔ چنانچہ انگریزی زبان میں ۱۶۷۴ء سے قبل چاء[1] کا لفظ ملتا ہے قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ پرتگیزوں کی ہندوستان میں آمد (۱۴۹۸ء) سے پہلے چاء کا لفظ یہاں رائج تھا یا نہیں۔ لیکن بعض پرتگیزی[2] سفرناموں میں (جو ہندوستان میں پرتگالیوں کے آنے کے بعد لکھے گئے ہیں) جس کا تعلق ہندوستان سے ہے چاء کا لفظ ملتا ہے اس لئے یہ لفظ اردو میں غالباً پرتگال کے توسط سے آیا ہے! اردو میں فارسی آمیز مرکبات چاءدان اور چاءدانی بھی مستعمل ہیں۔ اردو کے علاوہ ہندوستان کی کئی زبانوں میں بھی یہ لفظ رائج ہے۔ مثلاً کونکنی، تامل، ملیالم، اڑیا اور بنگالی میں یہ چا (chā) کے روپ[3] میں موجود ہے۔ مرہٹی میں چھا (chaha)، پنجابی میں چاہا (chāhā)، کشمیری میں چائی (chāi) اور نیپالی میں چیا (chiya) کی شکل میں ملتا ہے۔ آسامی میں یہ چاء (chāh) اور چائے (chái) دونوں طرح مستعمل ہے۔ گجراتی میں چا (chā) کے علاوہ چاہا (chāha) اور چاہی (chāhe) بھی مروج ہیں۔ چاء کا مترادف لفظ "ٹی" انگریزی پڑھے لکھے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ ٹی کے متعلق یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اس کلمہ

---

[1] اسک ۴۴ھ [2] ڈا ۹۴ [3] ڈا ۹۳

ماخذ انگریزی زبان ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ بہت پرانا لفظ ہے اور چاء کی طرح قدامت کا حامل ہے۔ چنانچہ چین کی ایک بولی "فوہ کیئن" (fuh kien) میں یہ "ٹی"[۱] (té) کی شکل میں ملتا ہے۔ چاء کی طرح ٹی بھی یورپ کی بعض زبانوں میں مستعمل ہے۔ مثلاً جرمن[۲] میں یہ ٹے (thee)[۲] ولندیزی میں (thee) اور فرانسیسی میں تے (thé) کے روپ میں رائج ہے۔ انگریزی زبان میں ٹی کا لفظ چاء کے لفظ کے استعمال سے پہلے ہی رائج (۱۶۷۴ء) ہو چکا تھا۔ چنانچہ انگریزی زبان کی ایک مشہور ڈائری[۳] میں ۲۸ ستمبر ۱۶۶۰ء کے اندراجات میں یہ لفظ ٹی (tee) کے روپ میں آیا ہے۔ یورپی زبانوں کے علاوہ یہ لفظ ملایائی اور پولینیشیائی زبانوں کے گروہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہندوستان کی ڈراوڑی زبانوں تامل، تلگو، ملیالم اور سیلون کی سنہالی میں بھی یہ لفظ "ٹی" کی شکل میں ملتا ہے تامل اور ملیالم میں چاء اور ٹی دونوں مستعمل ہیں۔ چونکہ اس لفظ کا تعلق ملاوی زبانوں کے خاندان سے بھی ہے اس لئے بعض کا خیال ہے کہ ملایا پر ولندیزی کے صدیوں کے تسلط کی

---

۱ ڈ ۱ ۳ ۹ ۲ ۵ ڈ ۱ ۴ ۹ ۳ اسک ۴۴ ۵

وجہ سے یہ لفظ ولندیزی کے توسط سے یورپ پہنچا ہوگا۔
بہرحال یہ لفظ (ٹی) جس کا ماخذ اول چین کی ایک بولی ہے
اردو میں پرتگالی سے نہیں بلکہ انگریزی کے توسط سے داخل ہوا ہے
اس کا مرکب ٹی پارٹی اردو میں عام ہو چکا ہے۔

چابی (chābí) کنجی کے معنی میں اردو میں مروج ہے
جیسے منشی درگا سہائے سرور کے اس شعر میں

کلید درِ صدق ہے تیری چابی (خمکدۂ سرور)
شررِ حسن کا ہے تری آفتابی ص ۲۰۵

یہ پرتگالی چاوی (chave) کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ اردو
میں چابی اور چاوی دونوں مستعمل ہیں۔ یہ اردو کے علاوہ دوسری
ہندوستانی زبانوں[1] میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

کونکنی	چاوی	(chavi)
گجراتی	چھاوی	(chhāví)
مرہٹی	چاوی	(chāví)
تلنگی	چیوی (chevi) سوی	(sávi)
تامل	سوی	(sávi)
نیپالی	چابی	(chābí)

[1] ڈ ۱۰۳

بنگالی چابی (chābí) چبی (chábi)

صابی (sābí)

اڑیا چابی (chābí)

آسامی چبی (chábi) صبی (ṣábi)

سپاٹ[1] (spāt) جوتے کی ایک قسم ہے جس میں ایڑی اور تلے کی اونچائی میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ یہ پرتگالی لفظ سپاتو (spato) سے ماخوذ ہے۔ دکھنی میں یہ مسطح، یکساں یا برابر کے معنوں میں مروج ہے۔ یہ ایسے جوتے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جس کی ایڑی بہت چھوٹی ہو۔ ان معنوں میں اس لفظ کے اصل پرتگالی مفہوم کا شائبہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ غلے وغیرہ کو ناپ کے لب تک مسطح بھرنے کے لئے بھی یہ مستعمل ہے۔ سایہ سایہ (sāyā sāyah) اردو میں لہنگا، گھگرا یا دامن کے لئے مستعمل ہے۔ پرتگالی زبان کا سائیہ[2] (saia) اردو کے اس لفظ کا ماخذ ہے۔ آسامی میں سایا (sāyā) رائج ہے اور سنالی میں سایہ (sáya)۔ صوفہ (sofa) ایک خاص قسم کی بڑی آرام دہ اور

[1] اردو ۹ دو   [2] ڈا ۷-۳

گدے وار کرسی یا کوچ کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ یہ لفظ راست پرتگالی زبان سے آیا ہے۔ پرتگالی میں بھی یہ لفظ اسی روپ اور اسی مفہوم میں رائج ہے۔ اس کا مرکب صوفہ سٹ بھی اردو میں مروج ہے۔ گجراتی میں یہ سپّا (soppá) اور سنہالی میں سوپاوا (sopáva) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ ساگو (sāgú) بھی شکل وصورت اور معنی کے اعتبار سے پرتگالی لفظ ہے، لیکن یہ خود پرتگالی میں ملاوی[۱] زبان سے آیا ہے۔ اردو میں اس کا مرکب ساگو دانہ بھی مستعمل ہے۔ ساگو اردو میں بگڑ کر "سابو" ہو گیا ہے چنانچہ ہماری زبان میں ساگو دانہ کے علاوہ سابو دانہ (بول چال) بھی رائج ہے۔ اردو کے ساتھ ساتھ یہ لفظ مرہٹی، گجراتی ہندی، اڑیا، بنگالی اور پنجابی میں ساگو (sāgú) کے روپ میں رائج ہے۔ دوسری زبانوں میں اس کے روپ حسب ذیل ہیں :-

کونکنی سابو (sābú) ساگو (sāgú)

تامل سویو (savvu)

۱- حق ۱۰۴۹ -

تلنگی سگوّ (saggu)

ملیالم ساگو (sāgó)۔ساگو (sāgú)

کنٹری سیگو (seigo)۔ساگو (sāgo)

سنالی سوگل (savgal)۔ساگو (sāgú)

سیامی ساکھو (sákhu)

سنترہ (santarah) ہندوستان کا ایک مشہور پھل جسے پہلے پہلے پرتگیزوں نے ہمارے ملک میں رائج کیا تھا۔ یہ لفظ پرتگالی سنترہ (cintra) سے ماخوذ ہے۔ پرتگال کے پایۂ تخت لسبن سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے جس کا نام ہی سنترَ (cintra) ہے جو اس پھل کے لئے قدیم زمانہ میں کافی مشہور تھا۔ مقام کی مناسبت سے مقامی پھل کا نام[۱] سنترہ پڑ گیا اور اسی نام سے یہ ہندوستان میں رائج ہوا۔ بعد میں یہ پھل "سنگترہ"[۲] کے نام سے بھی موسوم کیا جانے لگا جو سنترہ کی بدلی ہوئی شکل معلوم ہوتی ہے۔ بابر نے اس میوہ کا ذکر سنگترہ کے نام سے کیا ہے۔ جہانگیر نے اس کا نام رنگ ترہ رکھا تھا۔ سنگترہ اور رنگترہ کے مقابلہ میں "سنترہ" ہی زیادہ مروج ہے۔

[۱و۲] اے ڈا ۱۰۶

کرنل جارٹ[۱] (Col. Jarett) اور بیوریج (Beveridge)
کا خیال ہے کہ سنگترہ بھوٹان کی پہاڑیوں کے دامن میں ایک
گاؤں سنترہ باری (Santrabari) سے نکلا ہے جو نارنگیوں
کے لئے مشہور ہے۔ ہندوستان کے علاوہ یورپ میں اس میوہ
کو عام کرنے کا سہرا پرتگالیوں کے سر ہے۔ چنانچہ سسلی[۲] اور
اٹلی میں اس میوہ کو (جائے پیدائش کے اعتبار سے) پورتوگلو
(portogallo) البانیہ میں پروتوکلی (protokale)
اور کردستان میں پورتوگھال (portoghāl) سے موسوم
کیا جاتا ہے۔

صابون (sābûn) اردو میں ایک عام لفظ ہے جو
پرتگالی سبوں (sabão) سے بنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ
ہندوستان میں پرتگیزوں کے آنے سے صدیوں پہلے بعض
مسالے کپڑے دھونے یا ہاتھ منہ دھونے کے کام آتے تھے لیکن
اس مفہوم میں "صابن" کا لفظ راست پرتگالی سے آیا ہے اور
کسی ہند آریائی یا غیر ہند آریائی زبان سے نہیں۔ یہ پرتگالی لفظ
نہ صرف اردو بلکہ مشرق[۳] کی بہت سی زبانوں میں عام ہو چکا ہے مثلاً

---

۱ ڈا ۱۰۶ ۲ یول ۹۰ م ۳ ڈا ۳۱۲

کونکنی صابیو (sābú)

گجراتی صبو (sabu) صابو (sābú)

نیپالی صابن (sābún)

بنگالی صابن (sābā̃n)

آسامی صبن (sában) چبن (chaban)

سندھی صابونی (sābuni)

پنجابی صابن (sābún) صبن (ṣabún)

صفت (صابیونی اور صابونی)

کشمیری صبن (sában) صبن (sábun)

سنالی صبان (sabā̃n) صبن (sabań)

مرہٹی صبو (sābú) صابن (sābún)

تلنگی صبّو (sabbu)

کنڑی صبّو (sabbu) صابنیو (sābúnu)

ملیالم صبن (śaban) صبُن (sabún)

ملاوی صبون (sabon)

ٹیلیو[1] صبیو (sábu) صبیونیو (sábunu)

---

[1] (Tnlu) کنڑا دیس کی ایک دراوڑی بولی۔

خاصی[1] اور گارو[2] صبن (saban)

کھمبوجی[3] صبو (sabu)

جاپانی صبون (sabon) شبون (shabon)

فالتو (fāltu) بیکار، غیر ضروری یا زاید کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ اس کا ماخذ[4] پرتگالی زبان کا لفظ فالتو (fālto) ہے۔ نہ صرف پرتگالی بلکہ مراہٹی، ہندی، گجراتی اور پنجابی میں یہ لفظ "فالتو" کے روپ میں رائج ہے۔ اسی مفہوم میں یہ لفظ سندھی میں فالٹیو (phalitu) اور ملایائی میں فلتو (fáltu) کے روپ میں ملتا ہے۔

فرما (farmā) سانچے کے مفہوم میں اردو میں مستعمل ہے یہ پرتگالی زبان کے لفظ فورمہ[5] (forma) سے نکلا ہے۔ یہ لفظ گجراتی میں پھرمو (pharmô) بنگالی میں پھرمہ اور پھرمّہ (pharmmá) اور پنجابی میں فرمہ (farma) کی شکل میں موجود ہے۔ طباعت کی اصطلاح میں "فرما" چھپے ہوئے فارم کے معنوں میں انگریزی لفظ فارم (form) سے بنا ہے۔

---

[1] (Khassi) ہندوستان کے نشیبی حصہ کی بولی [2] (Garro) وادی آسام کے نشیبی حصہ کی بولی [3] (Khambojan) مان کھمیر خاندان کی ایک بولی جو کمبوڈیا، سیام، اور انام میں بولی جاتی ہے [4] اردو ۹ [5] اردو ۱۰

فیتہ (fita) اردو میں عام ہے۔ اور پتلی لمبی پٹی، فیتہ، ڈوری یا ربن کے مفہوم میں مروج ہے۔ اس لفظ کے ماخذ کا روپ پرتگالی زبان میں فیتا (fita) ہے۔ یہ پرتگالی لفظ خفیف سی تبدیلیوں کے ساتھ اکثر ہندوستانی زبانوں میں[1] ملتا ہے۔ جیسے

پنجابی فیتہ (fitá) فیتھہ (fitah)

سندھی اور ہندی فیتہ (phita)

ملیالم فتّہ (phitta) فتّو (phittu)

مرہٹی، کونکنی، گجراتی فیت (phit) فنت (phint)

اڑیا، بنگالی، آسامی فیتہ (phita)

گنیا یا کنیا (kunya) ناپ کا ایک آلہ جو پرتگالی[2] کیونا (cuna) سے ماخوذ ہے۔ نجاروں کی اصطلاح میں "گنیہ" عمارت کے کونوں کی سیدھ ناپنے کے لئے مستعمل ہے۔

کمرا (camrā) عام لفظ ہے۔ اس کا مبدا پرتگالی زبان[3] کا لفظ "کمرا" (câmara) ہے۔ ہندی اور اڑیا میں یہ لفظ کمرا کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ تلنگی میں اسکی کئی شکلیں رائج ہیں مثلاً

---

(۱) ڈا ۱۵۵ (۲) اردو ۱۰ (۳) اردو ۱۰

کامرَ (kāmará)، کامیرَ (kāmerá)، کمرَ (kamrá)، کامیری (kāmiri)، کمیلہ (kamelá) وغیرہ۔ یہ سب اسی پرتگالی لفظ کی شکلیں ہیں۔ کاجو (caju) ایک قسم کے سوکھے میوہ کے معنی میں اردو میں عام لفظ ہے۔ اس کا ماخذ پرتگالی زبان میں کاجو (caju) ہے۔ خود پرتگالی میں یہ لفظ جنوبی امریکہ کی ایک مشہور ریاست[1] برازیل سے آیا ہے۔ برازیل میں یہ اکاجو (acaju) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ سولھویں صدی عیسوی کے وسط میں کاجو کا درخت اور پھل ہند میں عام ہو چکے تھے۔ یہ پرتگالی لفظ ہندوستان کی بعض دوسری زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً

مرہٹی	کازو	(kāzú)
گجراتی	کجو	(kāju)
بنگالی	کاجو	(kājú)
سندھی	کھزو	(khāzu)
سنتالی	کجو (kaju) کجو	(kajju)
ملیالم	کسو	(kásu) .

۱؎ ڈا ۶۶

ملاوی کجو (káju)

سندانی[1] کجو (kaju)

چینی کیۓ تسو (kiá-tsú)

کاج (kaj) قمیص، کوٹ، پتلون یا شروانی کے وہ سوراخ جن میں بٹن بٹھائے جاتے ہیں۔ اس مفہوم میں یہ پرتگالی لفظ کازا[2] (casa) سے بنا ہے۔ مرہٹی اور بنگالی میں یہ لفظ کاج (kāj) اور گجراتی میں گاجہ (gāja) کے روپ میں موجود ہے۔ ایک اور لفظ "کاج" جو کام کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس کا ماخذ سنسکرت ہے۔ کمپو (camp) کیمپ کے معنی میں اردو میں مستعمل ہے۔ یہ لفظ پرتگالی زبان سے راست اردو میں بغیر کسی تبدیلی کے آیا ہے۔ پرتگالی میں کمپو (campo) کھیت کے معنی میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں "کیمپ" پڑاو یا چھاؤنی کے مفہوم میں مروج ہے۔ چنانچہ "کمپو پڑنا" کیمپ ڈالنے یا پڑاؤ ڈالنے کے لئے مستعمل ہے۔ اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح[3] کمپو کے بگڑے ہوئے، باغی یا بدکردار لوگوں کے لئے مستعمل ہے۔

ے (Sundanese) مغربی جاوا کی ایک زبان ہے۔

ے اردو ۱۰ ے ف ۳ — ۵۶۰ —

مرہٹی میں کمپو (campú) میدان جنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح کیمپ اور کمپو معنیاتی اعتبار سے اور ماخذ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کمپو کو کیمپ کی بگڑی ہوئی شکل قرار دینا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ پرتگالی میں کمپو ایک منفرد لفظ کی حیثیت سے موجود ہے اور پرتگیزوں کے ساتھ اس کا ہندوستان میں آنا قرین قیاس ہے۔

کوکو (coco) ناریل کے درخت، ناریل، کھوپرا یا ان سے بنی ہوئی مٹھائیوں اور دوسری چیزوں کے لیئے مستعمل ہے۔ یورپی زبانوں کی طرح یہ لفظ اردو میں بھی عام ہوگیا ہے۔ اس کا ماخذ پرتگالی زبان کا کوکو[1] (coco) ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس پھل کا پودا مشرق کی پیداوار ہے۔ مگر پرتگیزوں نے سب سے پہلے اسے جو نام دیا وہ نہ صرف مغرب میں بلکہ مشرق میں بھی رائج ہوگیا۔ عربی اور فارسی میں "کوکو" جیسا کوئی لفظ نہیں ہے۔ فارسی میں اس پھل کا نام "نارجیل" (nargil) ہے۔ عربی میں یہ جوز الہندی (jauz-al-hindi) سے موسوم کیا گیا ہے۔ بعد میں

---

[1] ڈ ا ۹-۱

فارسی کے اثر سے "نارجیل" بھی مستعمل ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس کا ماخذ فارسی ہے نہ عربی۔ خود ناریل کے بارے میں بعضوں کا خیال ہے کہ یہ لفظ سنسکرت "نریکیلہ" (narikela) سے ماخوذ ہے۔ جدید ہند آریائی زبانوں میں بھی یہ لفظ نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ ان زبانوں میں اس پھل کے لئے عام طور پر نارِل، نارَل اور ناریل رائج ہیں۔ اس لئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس دیسی پھل کے لئے پرتگیزوں نے بدیسی نام تجویز کیا جو بعد میں دنیا کی اکثر زبانوں اور ان کے ادب میں رائج ہو گیا۔ پرتگال میں عورتیں بچوں کو ڈرانے "کوکو" یا "کوکا" کا لفظ استعمال کرتی ہیں۔ کیونکہ پرتگالی زبان میں کوکو دراصل کسی جانور (مثلاً بندر) کے ڈراونے[1] چہرے یا سر کو کہتے ہیں۔ جب ناریل کا بیرونی غلاف نکال دیا جاتا ہے تو خول پر دو یا تین سوراخ نظر آتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بندر کی کھوپری سامنے رکھدی گئی ہے۔ جب واسکوڈی گاما اور اس کے ساتھی ساحل مالابار پہنچے تو ظاہر ہے کہ انھیں ناریل کے درخت

---

[1] Gracia da Orta, Col. LIII; ed; Markhan P. 139. Revised and enlarged P. 119.

کثرت سے نظر آئے۔ بیرونی ریشوں کو نکالنے کے بعد کھوپری نما خول پر جو سوراخ نظر آتے ہیں وہ ایک کریہہ منظر پیش کرتے ہیں پرتگیزی زباں میں چونکہ اس قسم کے کریہہ اور ڈراونے منظر کے لئے پہلے سے ایک لفظ موجود تھا اس لئے انھوں نے اس ملاباری پھل "تینگو" کو "کوکو" کا نام دیدیا[1]۔ پروفیسر اسکیٹ کو بھی کوکو کے متعلق اس نظریہ سے اتفاق[2] ہے۔ ہم معنیٰ "کافی" کی طرح "کوکو" کوکونٹ اردو میں (از قسم مشروبات) عام ہوگئے ہیں۔ آج کل اس کا ایک مرکب کوکو جم بھی ہماری زبان میں استعمال کیا جارہا ہے۔ اس کا ایک دوسرا مرکب کوکونٹ اور ایک اصطلاح کوکونٹ ہیرآئیل بات چیت میں آتی ہے تحریر میں نہیں۔

گدام (godām) سامان رکھنے کی جگہ یا مقام کے مفہوم میں پرتگالی زبان کے[3] لفظ گودانول (gudão) سے بنا ہے۔ اسی مفہوم میں "گودام" بھی استعمال کیا جاتا۔ یہ "گودام"

---

[1] An Etymological Dictionary of the English Language.

[2] An Etymological Dictionary of the English Language. W. W. Skeat P. 97

[3] اردو ۱۰۔

کا بگڑا ہوا روپ ہے - مذکورہ بالا مفہوم میں ایک دوسرا لفظ "گوڈون" (godown) بھی اردو میں مستعمل ہے - یول اور برنل[1] کا خیال ہے کہ گودام پہلے پہل جنوبی ہند کی کسی ڈراوڑی زبان سے نکلا ہے پرتگالی سے نہیں - اپنے نظریہ کی تائید میں وہ تامل، تلنگی اور سنہالی زبانوں کے مترادف الفاظ پیش کرتے ہیں - چنانچہ یہ لفظ تلنگی میں گڈانگی[2] (gidangi) تامل میں کڈانگو (kidangu) اور سنہالی میں گودامہ (gudāma) کے روپ میں اور گوڈاون کے مفہوم میں رائج ہیں - لیکن ولکن سن (Wilkinson) گدام کو دراصل ملاوی زبان کے لفظ گدونگ (gadong) یا گودونگ (godong) یا گیودانگ (gudong) سے ماخوذ سمجھتے ہیں جو بعد میں پرتگیزوں کی وجہ سے ہندوستان کی بعض زبانوں میں رائج ہو گیا - مولف نور اللغات نے گودام یا گدام کو انگریزی زبان کے مرکب لفظ گوڈاون کا بگڑا ہوا روپ قرار دیا ہے[3] جو صحیح نہیں معلوم ہوتا - کیونکہ ان

---

[1] ڈ، ۱۷۴ [2] ڈ، ۱۷۳ [3] ن ۴ - ۲۴۹ مرتب نور اللغات نے پہلے تو گدام کو گوڈاون کا بگڑا ہوا روپ قرار دیا ہے - اور ساتھ ہی انہوں نے ملایا کی زبان کا لفظ بھی تسلیم کیا ہے "اگر یہ ملایائی ہے تو پرتگیزوں کے ذریعے اس کا جنوبی ہند میں داخل ہونا اور پھر اردو میں رائج ہونا قرین قیاس ہے -

دو الفاظ کی صوتیات، تشکیل اور ترکیب میں کافی فرق ہے۔ گرانڈیل (grandal) فوجی اصطلاح میں اردو میں کبھی کبھی استعمال میں آتا ہے۔ یہ پرتگالی لفظ[1] گراندیرو (grandeiro) سے بنا ہے۔ گرنال (garnāl) ایک قسم کی آتش بازی کے مفہوم میں ایک پرتگالی لفظ[2] (grunada) سے اخذ کیا گیا ہے۔ گرجا[3] (girjā) اردو میں عام لفظ ہے۔ یہ پرتگالی لفظ اگرجا (igrejā) سے پہلے حرف علت کے حذف ہونے سے بنا ہے۔ اردو میں بڑا گرجا، چھوٹا گرجا کے علاوہ گرجا گھر عام طور پر مروج ہیں۔ اردو کے علاوہ یہ لفظ اس روپ اور معنی میں ہندی، اڑیا، آسامی اور پنجابی میں بھی رائج ہے۔ بنگالی میں گرجا کے علاوہ "گرجّا" (girjja) بھی مستعمل ہے۔ گوبھی (gobhi) ایک قسم کی ترکاری کیلئے عام لفظ ہے۔ یہ پرتگالی کووی (couve) سے براہ راست ماخوذ ہے[4]۔ اردو میں گوبھی کے علاوہ "گوبی" بھی مروج ہے۔ اس کا مرکب پھول گوبی بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ گوبی کے پھول یا گوبی کے پتوں کی اصطلاحیں ہماری زبان میں عام ہو چکی ہیں۔ یہ پرتگالی لفظ بعض ہند آریائی اور غیر ہند

---

[1] اردو ۱۰　[2] اردو ۱۰　[3] ڈا ۱۷۶　[4] ڈا ۱۲۶

آریائی زبانوں میں رائج ہے۔ مثلاً۔

گجراتی کوبی (kobi) کوبیج (kobij)

بنگالی کوبی (kobi)

سنہالی کووی (kóvi)

تامل کووی (kóvi)

ملیالم گووی (góvi)

ملائی کوبس (kóbis) کیوبس (kūbis)

مارتول (mārtol) ہتوڑے نیز اسکرو ڈرائیور کے معنوں میں مستعمل ہے۔ یہ پرتگالی لفظ مارتیلو[1] (martelo) سے بنا ہے۔ اردو کے علاوہ بعض دوسری زبانوں میں بھی یہ لفظ رائج ہے مثلاً

کونکنی مرتل (martél)

ہندی مرتول (martaul)

نیپالی مارتول (mārtaul)

بنگالی مارتل (mārtel)

ملایائی مارتلو (martello) مرتل (mārtil)

---

[1] اردو ۱۱

مستول (mastaol) جہاز یا کشتی کے لانبے ستون کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ درمیانی زمانہ کی انگریزی میں یہ لفظ مذکورہ بالا مفہوم میں ماسٹ (mast) کے روپ میں ملتا ہے۔ بقول پروفیسر ڈالگیڈو یہ پرتگالی زبان کے مسترو[1] (mastro) سے ماخوذ ہے۔ لیکن یہ لفظ عربی میں بھی "مستول" کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے عربی یا فارسی کے ذریعے اس کا ہندوستان میں رائج ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔

میز (mez) ٹیبل کے معنی میں اردو میں عام لفظ ہے۔ پرتگالی میں اس لفظ کا روپ میزا[2] (meza) ہے۔ مرہٹی، گجراتی، نیپالی، اڑیا، بنگالی اور آسامی میں یہ لفظ "میج" (mej) کی شکل میں مروج ہے۔ کونکنی، پنجابی اور کشمیری میں یہ "میز" کے روپ میں ملتا ہے۔ سندھی میں میزا (meza) اور میزو (mezu) دونوں رائج ہیں۔ ملایائی میں اس لفظ کی تین شکلیں یعنی میج (meja) میزا (méza) اور میس (mésa) مستعمل ہیں۔ علاوہ ازیں بعض دوسری (ڈراوڑی) زبانوں میں بھی یہ لفظ حسب ذیل اشکال میں

---

[1] ڈا ۲۲۲ [2] اردو ۱۱

پایا جاتا ہے۔

تامل	میسی	(mesei)
ملیالم	میس (més) میس (mésa)	
تلنگی	میج (méja) میجر (méjar)	
کنڑی	میجو	(méju)
ٹیلیو	میجی	(méji)

فارسی میں بھی یہ لفظ رائج ہے۔ اس سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ فارسی سے اردو میں آیا ہو۔ لیکن یہ لفظ خالص فارسی زبان کا نہیں ہے۔ فارسی میں یہ لفظ اسباب ضیافت اور اس چوکی کے مفہوم میں مستعمل ہے، جس پر کھانا کھایا جاتا ہے۔ اس کے مرکبات میزبان اور میزبانی اردو میں استعمال کئے جاتے ہیں، لیکن یہ فارسی سے ماخوذ ہیں۔ پرتگالی سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اردو لغات[1] نے بھی اسے پرتگالی "میزا" سے بنا ہوا تسلیم کیا ہے۔

امیر نے میز کی جمع (میزیں) ایک شعر میں استعمال کی ہے۔

کرسیاں میزیں بچھیں آئینے چسپاں ہو جائیں
جھاڑ فانوس کنول رونق ایواں ہو جائیں

---

[1] نور اللغات و جامع اللغات

مستری-میستری (mestari) اردو میں ایسے ماہر مزدور یا کاریگر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو دوسرے مزدوروں پر نگرانی رکھتا اور انکی رہنمائی کرتا ہے۔ اس لفظ کا ماخذ پرتگالی[1] کا مستری (mestre) ہے۔ پرتگالی میں یہ لفظ "ماسٹر" کے معنی میں رائج ہے۔ کونکنی جو دوسری زبانوں کے مقابلہ میں پرتگیزی سے زیادہ متاثر ہوئی ہے اس میں میستر (mestir) استاد کیلئے اور میسترن (mestirn) استادنی کے لئے مستعمل ہے۔ اردو اور کونکنی کے علاوہ یہ لفظ بعض دوسری[2] زبانوں میں معنی اور ہجّا کی تبدیلی کے ساتھ رائج ہے۔ چنانچہ

زبان	معنی	لفظ
گجراتی	معمار	میستری (mīstrī)
آسامی	بڑھئی	مِستری (mistrí)
پنجابی	بڑا مزدور	مَستَری (mastarí)
ملیالم	کاریگر	مستری (mestarí)
تلنگی	داروغہ	مستری (mestarí)
	فورمن	مستری (mestarí)

[1] اردو ۱۱ [2] ڈا ۲۲۸

کنڑی	نجار	مستری (mestre)	
	سنگ تراش		
ٹیلیو	نجار	مستری (mestre)	

نیلام (nīlām) ہراج کے معنی میں اردو میں عام ہے
یہ پرتگالی لفظ لیلاؤں[1] (leilao) سے ماخوذ ہے۔ نیلام
بہت سی ہند آریائی اور غیر آریائی اور بعض دوسری مشرقی
زبانوں میں رائج ہے۔ حرف ابتدائی "ل" اور "ن" باہمی طور پر
تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً

کونکنی	لے لاموی (leylāmve)	
مرہٹی	لیلم (lilām)	نیلم (nilām)
کنڑی	لے لم (leylam)	لیلمیو (lilāmu)
	یلمیو (yélamu)	یالم (yālam)
تلنگی	لیلام (lēlām)	یالم (yālam)
	یلمیو (vélamu)	یلم (yalam)
تامل	ایلم (ēlam)	
ملیالم	لیلیم (lelam)	ایلم (ēlam)

۱؎ اردو ۱۱ ۲؎ ۱ڈ ۱۹۲

سندھی نیلمیو (nilámu) نیلمیو (nīlamu)

پنجابی للم (lalám) نیلم (nilám)

نیپالی لیلم (līlam)

بنگالی نیلم (nilám -) نیلام (nīlám)

نلام (nilāmá)

آسامی لیلم (lilám)

سیامی لیلیانگ (leliang)

گجراتی لیلم (lilám) نیلم (nilám)

اڑیا نیلم (nīlám)

ٹیلیو لئےلمیو (leilámu) یلامیو (yelamu)

ملاوی لیلن (lélan) لیلون (lēlon)

لیلونگ (lēlong)

گارو الم (ilam)

خاصی للم (lilam) نلم (nilam)

برمی لے لن (lay-lan)

جاوی للنگ (lélang)

وراندا (verándā) مکان کے اطراف کے حصے یا

برآمدے کے لئے اردو تحریر اور تقریر میں رائج ہے۔ ورانڈ اور ورانڈا کے علاوہ برانڈا بھی اردو میں مروج ہے۔ پرتگالی میں یہ لفظ پورٹیکو کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے۔ لفظ ورانڈا پرتگالی ورانڈا[1] (varanda) سے ماخوذ ہے۔ یہ لفظ اردو کے علاوہ بعض دوسری زبانوں مثلاً تامل اور ملیالم میں "ورانڈا" کے روپ میں ملتا ہے۔ ملایائی زبان میں اس کی کئی شکلیں ہیں جیسے ورانڈا (varánda) برند (baránda) براند (beranda) مرند (meranda)۔ تلنگی میں ورانڈا (veranda) مستعمل ہے۔ مرہٹی میں اسکے تین روپ ہیں جیسے ورنڈ (varand) ورنڈا (varandá) اور ورانڈا (varāndá)۔ گجراتی میں یہ ورنڈو (varandó) کی شکل میں موجود ہے۔ بنگالی میں یہی لفظ بارانڈا (bārāndá) ہے تو آسامی میں برندا (barandá)۔ کئی یورپی[2] مستشرقین نے اس لفظ کا ماخذ پرتگالی زبان قرار دیا ہے ۱۴۹۸ء اور ۱۵۰۵ء میں مطبوعہ پرتگالی[3] زبان کی کتابوں میں

---

[1] ڈا ۳۵۸ (۲) مثلاً Wilkinson, Goncalves Viana, Rigg, Yule & Burnell

[3] مثلاً Roteiro اور Vocabulista Arabigo

خالص تلنگی میں ملےسالا (mallesal) بھی رائج ہے۔ سنسکرت سے بگڑا ہوا لفظ ہوگا سالا (mogasala) استعمال کیا جاتا ہے۔

ورانڈا (varanda) پایا جاتا ہے۔یعنی یہ لفظ پرتگیزیوں کے
ہندوستان میں آنے سے بہت پہلے پرتگالی زبان میں رواج
پا چکا تھا اور انھوں نے اسے ہندوستان کی کسی زبان سے
درآمد نہیں کیا۔ برامدہ یا غلام گردش کے مفہوم کے علاوہ یہ لفظ
پرتگالی میں گیالری کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔اس مفہوم (گیالری)
میں یہ لفظ سولھویں صدی سے پہلے کی سنسکرت یا پراکرت میں
نہیں پایا جاتا۔[1] "ورانڈا" کے روپ میں یہ لفظ کونکنی ، اڑیا،
سندھی، کشمیری، ، اردو کی قدیم لغات میں بھی نہیں ملتا۔مرہٹی
اور آسامی زبانوں کی جدید لغات میں یہ پایا جاتا ہے مگر گیالری
اور پورٹیکو کے مفہوم میں نہیں۔ انگریزی زبان کی ایک نہایت
مستند ڈکشنری[2] کے مطابق یہ لفظ ہندوستان کی کسی زبان
مثلاً ہندی، بنگالی یا جدید سنسکرت وغیرہ سے انگریزی میں لیا
گیا ہے۔لیکن یہ لفظ خود ان زبانوں میں اسی لغت کی رو سے
پرتگالی سے لیا گیا ہے۔پروفیسر اسکیٹ[3] کے خیال میں بھی جو علم

---

[1] ڈا ۳۶۱

[2] A New English Dictionary on Historical Principles
Ed. A. H. Murray Vol. X Part II P. 118.

[3] اسک ۵۹۰

صرف و نحو اور علم معنیات و صوتیات کے ایک جید عالم ہیں ورانڈا ایک پرتگالی لفظ ہے جو پرتگیزوں کے ہاں قدیم ہسپانوی زبان سے آیا ہے اور قدیم ہسپانوی میں لاطینی سے داخل ہوا ہے۔ ان لسانیاتی حقایق کے مدنظر یہ قطعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ورانڈا پرتگالی سے اردو میں آیا ہے۔

ایک ایسا پرتگالی لفظ انگریزی زبان کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود پرتگالی میں لاطینی سے آیا ہے۔ یہ ٹینک ہے۔ ٹینک (tank) انگریزی میں (۱) تالاب اور (۲) جنگی آہن پوش موٹر کے معنوں میں مستعمل ہے ـــ اول الذکر مفہوم میں یہ لفظ اردو میں بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ البتہ "ٹانکی" اردو میں دھات کے اس بڑے ظرف کے لئے مستعمل ہے جس میں پانی یا گیس وغیرہ بھرتے ہیں۔ چنانچہ پانی کی ٹانکی کی اصطلاح ہماری زبان میں عام ہے۔ آخرالذکر معنی میں یعنی اس فولادی موٹر کے واسطے جس میں سپاہی اور تیز چلنے والی توپیں لگی رہتی ہیں، یہ لفظ جنگ عظیم کے بعد سے اردو میں بھی رائج ہو گیا ہے۔ یہ لفظ پرتگالی زبان کے تینک (tanque) سے آیا ہے اور خود پرتگالی لفظ

لاطینی زبان کے اسٹاگنم (stagnum) سے صوتی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے۔ ٹینک سے "ٹینکر" تیل بردار جہاز کے لئے اردو میں رائج ہے۔ اردو کے بعض انگریزی داں جدید شعراء نے نہ صرف ٹینک بلکہ اس کی جمع "ٹینکوں" کا بھی استعمال کیا ہے جیسا کہ سلام مچھلی شہری اور کیفی اعظمی کے ذیل کے اشعار سے ظاہر ہے۔

اِنھیں سوکھے ہوئے اجسام کے پس منظر ہیں
ایک ٹینک، اِک جہاز، ایک زنجیر

ٹینکوں، گولوں، جہازوں، بادبانوں کو سلام
جن میں بم ڈھالے گئے ان بادبانوں کو سلام

پرتگالی الفاظ کی فہرست

آلپین (الپین)
آیا
ارگن
اسپات
استری
الفانسو
الماری
انگریز
اناناس

باسن
بالٹی
بمبا
بوتام
بویام
بیلمیو
پادری
پاؤ
پاٹری
پپیا

پرات
پرچ
پریگ
پگار
پمفرٹ
پورٹ
پیپا
پیرو
ترنج
تمباکو

تولیا
ٹینک
چابی
چاء
ساگو
سایہ (سالیہ)
سپاٹ
سنترہ
سوفہ
صابون

فالتو	کمپو	گرانڈیل	مستول
فرما	کمرا	گرجا	میز
فیتہ	کنیا (گنیا)	گرنال	میستری
کاج	کوکو	گوبھی	نیلام
کاجو	گدام	مارتول	ورانڈا

ماتحت	مائدہ گئی	عجیب سی	ٹھان
[illegible]	بجھ گئی	اکڑ گئی	[illegible]
نقشہ	مان گئی	(لپکا) لپکی	[illegible]
ولیمہ	ٹھٹھک گئی	چمک گئی	[illegible]
[illegible]	ماند [illegible]	ہوا گئی	[illegible]

اردو میں بعض یورپی زبانوں کے عناصر

یونانیوں اور پرتگیزوں کے بعد جس یورپی قوم نے ہندوستان کے ساحلی مقامات سے تجارت کی وہ ولندیزی (ڈچ) ہے۔ اردو نے چند الفاظ ولندیزی زبان سے بھی لئے ہیں۔ یہ ڈچ الفاظ کچھ تو انگریزی کے توسط سے اردو میں آئے ہیں اور کچھ ان ولندیزی سیاحوں، جہازرانوں اور تاجروں کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں جن کے دو صدی سے زیادہ عرصہ تک ہند کے ساحلی مقامات سے معاشی تعلقات تھے۔ ان الفاظ پر غور و خوض کرنے سے پہلے ہندوستان میں ولندیزیوں کی آمد اور ان کے مقامی باشندوں سے تعلقات کا سرسری جائزہ لینا ضروری ہے۔

ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی پرتگالی تاجر جو ہندوستان سے سامان لے جاکر یورپ کی اہم تجارتی بندرگاہوں

اور شہروں میں فروخت کرتے تھے ان میں ایمسٹرڈم بھی شامل تھا لیکن جب ۱۵۷۲ء میں ولیم آف آرنج کی قیادت میں ہالینڈ نے ہسپانیہ کی سیادت سے آزادی حاصل کی اور خود پرتگال پر ۱۵۸۰ء میں اسپین کے بادشاہ فلپ دوم کا قبضہ ہوگیا تو ولندیزیوں کے پرتگالیوں سے تجارتی تعلقات بھی ختم ہوگئے۔ ہندوستان سے بیش قیمت تجارت کو قایم رکھنے کے لئے ولندیزیوں نے اپنے جہازران اور سیاح مشرق کی طرف روانہ کئے تاکہ پرتگیزیوں اور اسپین والوں سے بے نیاز ہوکر ہند سے تجارت کے لئے کوئی نیا راستہ[1] دریافت کریں۔ انگریز اور ولندیزیوں کے مشرق میں آنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ پوپ الگزینڈر ششم نے دنیا کے دو حصے کرکے مغرب اسپین کو اور مشرق پرتگال کو دے دیا کیونکہ یہ دونوں سلطنتیں رومن کیتھولک تھیں۔ ان کی رقابت میں انگریز اور ولندیزی جو پروٹسٹنٹ تھے باہر نکلے اور پرتگالیوں کو نیچا دکھاکر اپنے قدم جمانے لگے۔ جب ہسپانوی آرمیڈا کو انگریزوں نے ۱۵۸۸ء میں شکست فاش دی تو نہ صرف انگریزوں بلکہ ولندیزیوں کے حوصلے بہت بلند ہوگئے۔ انھوں نے راس امید کی جانب سے ہندوستان سے تجارت کے راستوں کی دریافت کا کام شروع کردیا۔ ندرلینڈ کا ایک باشندہ

---

1 British India by R. W. Frazer P. 21

جو مشرق میں (۱۳) سال سیاحت کر چکا تھا[1] ۱۵۹۵ء میں جب اپنا سفرنامہ شائع کیا تو ولندیزیوں نے ہندوستان کے دریائی سفر کی ٹھان لی۔ چنانچہ اسی سال ۱۵۹۵ء کارنیلیس ہوٹمان (Cornelius Houtman) کی سرکردگی میں چار جہاز مشرق کے سفر کے لئے ہالینڈ سے روانہ ہوئے۔ یہ ولندیزی راس امید اور ہندوستان کے بعض مشرقی اور مغربی ساحلی مقامات کی سیاحت کرتے ہوئے ۱۵۹۶ء میں سماترا اور بانتم تک پہنچ گئے۔ ۱۵۹۶ء سے ۱۶۰۰ء تک بہت سی خانگی تجارتی کمپنیاں ہندوستان اور دوسرے مشرقی ممالک سے تجارت کرنے کے لئے ہالینڈ میں قائم ہوگئیں۔ اس پانچ سال کے عرصہ میں پندرہ مہین اور (۶۵) جہاز ہالینڈ کے مختلف بحری مرکزوں سے مشرق کے لئے روانہ ہوئے۔ ۱۶۰۲ء میں یہ تمام چھوٹی کمپنیاں ایک بڑی کمپنی یعنی دی ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی (The Dutch East India Company) میں ضم ہوگئیں تاکہ ایک بڑے پیمانہ پر اور منظم طریقہ سے ہندوستان کی ساحلی منڈیوں سے تجارت کی جائے۔ اس کمپنی کے قیام میں ہالینڈ کے ایک بڑے وزیر کی ذاتی دلچسپی اور کوشش کو بڑا دخل تھا۔ حکومت نے اس کمپنی کو مشرق سے تجارت کرنے (۲۱) سالہ اجارہ بھی عطا فرمایا۔ حکومت کی جانب سے کمپنی کے حسابات کی باضابطہ تنقیح[2]

(1) Van Linschotten

(2) The Indian Empire by Hunter P. 425

ہوا کرتی تھی۔ کمپنی کے نظما، ولندیزی حکومت کے تحت کام کرتے تھے۔ ۱۶۰۹ء میں جب کمپنی کے کاروبار میں بے حد وسعت ہوگئی تو مشرق سے تجارتی، فوجی اور سیاسی تعلقات کو مستحکم اور منضبط کرنے کے لئے ایک مرکزی طاقت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ ۲۷ نومبر ۱۶۰۹ء[1] کو پیٹر بوتھ (Pieter Both) کو ہالینڈ کی حکومت کی جانب سے مشرقی مقبوضات، تجارتی منڈیوں اور کوٹھیوں کے جملہ کاروبار سنبھالنے اور مقامی لوگوں سے نپٹنے اور ڈچ مفادات کی حفاظت کے لئے گورنر جنرل بنایا گیا۔ پیٹر بوتھ کی مدد اور مشورہ کے لئے پانچ اراکین کی ایک کونسل بھی بنائی گئی جس کا نام کونسل آف اسٹیٹ برائے ہند رکھا گیا۔ ۱۶۰۷ء سے ۱۸۹۳ء تک ہالینڈ نے مشرق کو تقریباً (۶۰) گورنر جنرل روانہ کئے۔

ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی جس میں ہالینڈ کے تمام صوبوں کا سرمایہ لگا ہوا تھا اور حکومت کی پوری امداد حاصل تھی اور جسے مشرق میں جنگ و صلح و معاہدوں اور مقبوضہ ملکوں کے الحاق کا اختیار حاصل تھا (۶۰) سال کے عرصہ میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کی۔ موجودہ بٹاویہ مشرق میں ولندیزی سمندر پار سلطنت کا پایہ تخت قرار پایا۔ ساحل[2] مالابار

1. Dinver's Dutch Activities in the East PP. 69-79
2. Dutch Beginnings in India Proper by T I Poonem PP. 11-13, 48

پر دو مقامات یعنی کالی کٹ اور کنانور اور ساحل کارامنڈل پر چار مقامات مثلاً تیگناپٹنم (Tegnapatnam) پولی کوٹ (Pulikot) پتاپولی (Petapolli) اور مسولی پٹم ان کے مشہور تجارتی مرکز تھے۔

ولندیزیوں نے نہ صرف ہندوستان کے مشرقی اور مغربی ساحلوں پر اپنی تجارتی کوٹھیاں قایم کیں بلکہ لنکا۔ سماترا۔ جاوا۔ ملایا۔ اور خلیج فارس و بحیرہ احمر کی اہم تجارتی بندرگاہوں میں بھی تجارتی مرکز قایم کیے۔ سورت، بنگال اور گولکنڈہ سے تجارتی تعلقات پیدا کیے اور راس امید پر ایک ولندیزی نوآبادی کی بنا ڈالی۔ گولکنڈے میں ولندیزیوں نے ایک کارخانہ قائم کیا تھا جس میں رنگ تیار ہوتے تھے۔

ولندیزیوں کی پالیسی کے بنیادی مقاصد مشرق میں جوز۔ جوتری۔ لونگ۔ کالی مرچ۔ دارچینی۔ ادرک اور دوسرے گرم مسالوں کی اجارہ داری حاصل کرنا، پرتگیزیوں کو جنوب مشرق سے نکال باہر کرنا اور انگریزوں پر عرصہ حیات تنگ کرنا تھا۔ چنانچہ ۱۶۰۵ء میں انھوں نے مشرق میں امبوئین (Amboyna) پرتگیزوں سے حاصل کیا اور ۱۶۲۳ء میں اسی مقام پر ایک انگریزی تجارتی کمپنی کو کافی نقصان پہنچایا اور اس کے ملازموں کو اس بری طرح قتل کردیا کہ انگریز اس سمت سے ہندوستان کی طرف متوجہ ہوگئے اور اس طرح ہند میں

برطانوی سلطنت کی بنیاد پڑی۔

مشرق میں ولندیزیوں کا عروج

ولندیزیوں نے ۱۶۳۹ء میں گوا کا محاصرہ کیا۔ ۱۶۴۰ء میں ملاکا (Malacca) پر قبضہ جمایا۔ ۱۶۵۲ء میں پہلی ڈچ فیاکٹری ساحل مدراس پر بنائی۔ ۱۶۵۶ء میں کالی کٹ فتح کیا اور اسی سال کنانور میں گھس کر اسکی قلعہ بندی کی۔ ۱۶۵۸ء میں پرتگیزوں کو لنکا کی تجارت سے محروم کر دیا۔ ۱۶۵۹ء میں ساحل کارامنڈل کے بندرگاہ نیگپٹم سے بیدخل کر دیا۔ ۱۶۶۴ء تک ساحل مالابار سے انہیں ہٹا دیا۔ ۱۶۶۹ء میں انھیں بندرگاہ مالیاپور (Maliapur) یا سینٹ ٹھوم اور بندرگاہ مکاسر (Macassar) سے نکال دیا اور ۱۶۹۳ء میں فرانسیسیوں کو پانڈیچری سے مار بھگایا اور چار سال تک وہاں حکومت کرتے رہے۔[1]

سترھویں صدی کی ابتداء میں یورپ کی دو طاقتور پروٹسٹنٹ حکومتوں انگلستان اور ہالینڈ کی یہ کوشش رہی کہ اسپین اور پرتگال کی رومن کیتھولک حکومتوں کے اثر و نفوذ کو ہندوستان اور مشرقی جزائر الہند (East Indies) سے ختم کر دیں۔ اس مشن میں ہالینڈ نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس نے نہ صرف پرتگیزوں کو مشرقی جزائر الہند، لنکا اور ہندوستان

1. The Indian Empire by Hunter P. 425

کے اکثر مقبوضات سے (سوائے گوا۔ دمن اور دیو) نکال باہر کیا بلکہ جنوب مشرقی ایشیا میں ایک عظیم الشان سلطنت قایم کرلی جس کا انیسویں صدی کے وسط میں خاتمہ ہوا ۔ جب ہسپانیہ اور پرتگال ان دو ملکوں کی ملوکیت پسندی کے راستے سے ہٹ گئے تو یہ ایک دوسرے کے حریف بن گئے۔ انگریزوں نے بہت جلد بھانپ لیا کہ ڈچ انہیں نہ صرف مشرقی جزائر الہند بلکہ ہندوستان کی تجارت سے بھی محروم کرنے کے عزائم رکھتے ہیں۔ اس معاشی وسیاسی رقابت کی وجہ سے ۱۶۵۲ء سے ۱۶۷۴ء تک انگلستان اور ہالینڈ کے درمیان یورپ اور ایشیا میں تین جنگیں لڑی گئیں ۔ ان لڑائیوں کی وجہ سے انگلستان طاقتور اور ہالینڈ کمزور ہوتا گیا۔ علاوہ ازیں انگلستان نے نہایت ہوشیاری سے یورپ میں فرانس اور ہالینڈ کو ایک دوسرے سے لڑا دیا اور بدیں وجہ ہندوستان میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی اور فرنچ کمپنی ایک دوسرے سے لڑ پڑے ۔
۱۶۹۷ء میں ہالینڈ ان لڑائیوں سے اتنا کمزور ہوگیا کہ وہ وسیع پیمانہ پر ہندوستان اور مشرقی جزائر الہند سے اپنی منفعت بخش تجارت جاری نہ رکھ سکا۔ کمپنی کے ولندیزی عہدہ داروں نے اپنے طور پر خانگی تجارت شروع کردی اور ملکی یا قومی مفاد کا کوئی خیال نہ رکھا۔ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے کاروبار میں ایک معاشی بحران پیدا ہوگیا۔

ولندیزیوں کا زوال مذکورہ بالا بحران کی ذمہ داری زیادہ تر

ولندیزی حکومت اور اس کی تجارتی کمپنی کی اس پالیسی پر ہے جو اس نے مشرق میں اختیار کی۔ مشرق میں ولندیزیوں نے مقامی لوگوں سے گہرے اور مضبوط سماجی، معاشرتی یا معاشی روابط قایم کرنے کی بجائے صرف لوٹ کھسوٹ، ظلم و تشدد اور فوری منافع کا زیادہ خیال رکھا۔ ہند کے مشرقی و مغربی سواحل سے ملک کے اندر گھسنے کی بجائے صرف ساحلی علاقوں کی تجارت پر قائع ہو گئے۔ وہ مشرق کی تجارت میں دنیا کی کسی قوم کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔ پرتگیزوں۔ اسپین والوں۔ فرانسیسیوں اور انگریزوں کو ہندوستان اور مشرقی جزائر الہند سے دور رکھنے کے لئے انھوں نے اتنی لڑائیاں لڑیں اور ہاردیں کہ سیاسی اور معاشی حیثیت سے ان کا دیوالیہ نکل گیا۔

اٹھارویں صدی عیسوی میں انگریز اتنے طاقتور ہو گئے تھے کہ انھوں نے ولندیزیوں کے مقبوضات پر دست درازی شروع کر دی۔ ۱۷۵۹ء میں لارڈ کلیو (Lord Clive) نے چن سورہ[1] (Chinsurah) کو ولندیزیوں سے فتح کر کے ان کی حربی طاقت اور قومی وقار کو زبردست دھکہ پہنچایا۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں ہندوستان کی تجارتی منڈیوں

---

[1] اٹھارویں صدی میں کلکتہ انگریزوں کا، چندر نگر فرانسیسیوں کا اور چند سورہ ولندیزیوں کا صدر مقام تھا۔ چند سورہ چندر نگر سے دو میل شمال کی طرف واقع ہے۔

اور ساحلی علاقوں میں ان کی رہی سہی ساکھ بھی ختم ہوگئی۔ چنانچہ ۱۷۹۵ء میں انگریزوں نے ولندیزیوں کے ساحل مالابار اور ساحل کارامنڈل کے اکثر مقبوضات پر اپنا قبضہ جمالیا۔ ۱۸۲۴ء تک انگریزوں نے ولندیزیوں کو ہندوستان کی بندرگاہوں سے چن چن کر نکال باہر کیا اور جنوب مشرقی ایشیا میں انکی شاندار اور وسیع مملکت سکڑ کر صرف چند علاقوں تک محدود ہوگئی۔

موجودہ زمانہ میں ہند کے مشرق و مغرب کے ساحلی شہروں کے چند قدیم مکانوں، ان کی چھتوں اور بعض گرجاؤں کی نقش کاری اور نہروں اور بعض عمارتوں کے طرز تعمیر سے ہالینڈ کے دو سو بائیس سالہ استعماری دور کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ لیکن ولندیزیوں کی ناقابل فراموش یادگار وہ ولندیزی الفاظ ہیں جو اردو میں براہ راست یا بالواسطہ داخل ہو چکے ہیں۔ ان الفاظ میں ڈرل، ڈرم، ڈاک، پلگ، واگن، ڈک، گولف، کرکٹ، بش، برانڈی، ڈک، گیس، لٹمس، بلف، لینڈاسکیپ، لک وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ولندیزی الفاظ

ذیل میں ایسے ولندیزی الفاظ سے بحث کی گئی ہے جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

اسناپ (snap) اکیلا رایج نہیں ہے لیکن اس کا ایک مرکب اسناپ شاٹ بے خبری میں فوٹو لینے کے مفہوم میں مروج ہے۔ **اسکپر** (skipper) کھیلوں کے کپتان اور خاصکر کرکٹ کے کپتان کے لئے بات چیت میں رایج ہے۔ **اسکیٹ** (skate) منجمد برف پر چلنے یا پھسلنے کی ایک خاص قسم کی کھڑاؤں کے مفہوم میں اردو تحریر اور تقریر میں مستعمل ہے۔ اس کا مشتق "اسکیٹنگ" بھی ہماری زبان میں رائج ہے جیسے اسکیٹنگ کلب۔ اسکیٹنگ کرنا وغیرہ۔ انگریزی میں پہلے پہل یہ لفظ اسکیٹس (skates) کی شکل میں رایج ہوا۔ چونکہ انگریزی میں آخری "ایس" بالعموم جمع کی علامت ہے اس لئے مغالطے کی بنا پر اسم واحد کے لئے یہ (s) بعد میں متروک ہوگئی۔ انگریزی لفظ ولندیزی اسم واحد اسکاٹس (schaats)

سے اخذ کیا گیا ہے۔ درمیانی ولندیزی میں یہ اسکیٹسن (skaetsen) کے روپ میں ملتا ہے۔ ولندیزی میں یہ لفظ فرانسیسی ایکاسّے (echasse) سے لیا گیا ہے۔ خود فرانسیسی میں یہ لوجرمن اسکیک (schake) سے بنا ہے۔

اسٹرائپ (stripe) کپڑے پر چوڑی دھاری کے مفہوم میں اردو بول چال میں چالو ہے۔ اس کا ماخذ ولندیزی لفظ اسٹریپ (streep) ہے۔ درمیانی ولندیزی میں یہ (strijpe) کے روپ میں ملتا ہے۔ انگریزی اور اردو کے علاوہ یہ لفظ بعض مغربی زبانوں[1] میں حسب ذیل اشکال میں ملتا ہے۔

لوجرمن	اسٹرائپ	(stripe)
ناروی[2]	استریپہ	(stripa)
ڈنمارکی[3]	استریبی	(stribe)
جرمن	اسٹریفن	(Streifen)
درمیانی ہائی جرمن	استریف	(streif)

بلف (bluff) دھونس، گیدڑ بھبکی یا مغالطہ کے معنوں میں اردو بول چال میں رائج ہے۔ خاص کر تاش کے کھیل میں کھلاڑی مخالف کو جب اپنے ہاتھ کے پتوں کی کمزوری یا طاقت کے متعلق غلط فہمی میں رکھنے

---

[1] اسکٹ ۵۲۴۔ [2] ناروے کی زبان نارویجین (Norwegian)
[3] ڈنمارک کی زبان

کی کوشش کرنا ہے تو بلف ۔ بلف مارنا یا بلف کرنا کی اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں ۔ اس لفظ کا ماخذ ولندیزی[1] زبان کا ایک لفظ ہے ۔ یہ لفظ درمیانی ولندیزی میں بلاف (blaf) کے روپ میں اور " چوڑے " کے معنی میں پایا جاتا ہے پرانڈی (brandy) ایک قسم کی شراب کے معنی میں (جس میں الکوحل کی پچاس فیصد سے زیادہ مقدار ہو) اردو زبان و ادب میں رائج ہے ۔ یہ لفظ ولندیزی زبان کے براندی[2] وجن (brande-wijn) سے اخذ کیا گیا ہے جو درمیانی ولندیزی میں براندوجن (brand wijn) کے روپ میں ملتا ہے ۔ ولندیزی زبان میں " برانڈ یا برانڈی جلی ہوئی یا کشید کی ہوئی کیلئے اور " وجن " وائن یعنی شراب کے معنوں میں مستعمل ہیں ۔ اس لئے " برانڈوجن " یا " برانڈی وجن " (جدید ولندیزی میں) کشید کی ہوئی وائن کے لئے مروج ہیں ۔ انگریزی میں یہ لفظ پہلے پہل ولندیزی کی تقلید میں " برانڈ۔ وائن " (brand-wine) یا " برانڈی ۔ وائن " (brandy wine) کی مرکب شکل میں استعمال ہوا ۔ لیکن بعد میں ان دونوں مطالب کو ظاہر کرنے صرف ایک لفظ یعنی " برانڈی " رواج پایا ۔ اسی صورت میں یہ لفظ اردو میں عام ہے پلگ (plug) میکانیات کی ایک اصطلاح

---

[1] اسک ۵۳ [2] اسک ۶۰

کے طور پر ڈاٹ۔ ڈٹا۔ گٹا۔ میخ یا پچّر کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے جیسے موٹر پلگ یا موٹر کا پلگ وغیرہ۔ انگریزی زبان میں یہ لفظ ۱۶۵۸ء[1] سے پہلے[1] آیا ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ ولندیزی سے آیا ہے۔ درمیانی ولندیزی میں یہ پلگی[2] (plugge) کی شکل میں ملتا ہے۔ لوجرمن میں بھی اس لفظ کی شکل وصورت وہی ہے جو درمیانی ولندیزی میں ہے۔ سویڈنی زبان میں یہی لفظ پلگ (plugg) کے روپ میں ملتا ہے۔

ٹیٹو[3] (tatto) اسکوٹنگ کی ایک اصطلاح کے طور پر اردو بول چال میں آتا ہے۔ چنانچہ جب اسکاوٹ کو باجوں کی آواز کے ذریعہ اپنی اپنی جگہ پر واپس بلایا جاتا ہے تو ٹیٹو کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ رات میں مشعلوں کے ذریعہ فوجی کرتب دکھانے کو بھی ٹیٹو کہتے ہیں۔ انگریزی میں یہ لفظ ٹیٹپو (taptoe) کی شکل میں ۱۶۶۳ء سے پہلے[4] رائج ہو چکا تھا۔ لیکن بعد میں یہ ٹیٹو کی شکل میں بدل گیا۔ اس کا اصلی ماخذ ولندیزی تیپتو (taptoe) ہے۔ جسم کو گود کر نقش بنانے کو بھی ٹیٹو کہتے ہیں۔ لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ تھیتی[5] (Tahitian) بولی ہے۔

---

[1] (a) Hexham ed. 1658 (b) Skinner ed. 1671

[2] اسکیٹ ۳۹۸ - [3] یہ ولندیزی یا لوجرمن زبان کا لفظ ہے۔ اسکیٹ ۲۲۳

[4] اسکیٹ ۲۲۵ - [5] تھیتی (Tahiti) جنوبی بحرالکاہل میں فرانس کا ایک نوآبادیاتی جزیرہ جس کا رقبہ ۶۰۰ مربع میل اور آبادی تقریباً ۱۲ ہزار ہے۔

ٹائے (toy) کھلونے کے مفہوم میں کچھ مرکبات میں رائج ہے جیسے ٹائے شاپ وغیرہ۔ یہ لفظ ولندیزی توئیگ (twig) سے ماخوذ ہے۔ **ٹرک** (trick) انگریزی میں کئی معنوں میں مستعمل ہے جیسے چال یا فریب۔ داؤ پیچ۔ کرتب۔ انداز۔ شرارت۔ آراستہ کرنا۔ پتّے (تاش) یا پتے جو ایک بازی میں کھیلے جائیں۔ یہ ولندیزی لفظ اردو میں چال یا فریب اور (زیادہ تر) گنجفے کی اصطلاح کے طور پر بات چیت میں مستعمل ہے۔ یہ لفظ انگریزی میں راست ولندیزی زبان[1] سے سولھویں صدی عیسوی میں آیا ہے۔ یہ خالص ولندیزی لفظ نہیں ہے۔ کیونکہ ولندیزی میں یہ فرانسیسی سے آیا ہے اور خود فرانسیسی میں لاطینی سے۔ **ٹریگر** (trigger) لبلبی یا بندوق کے گھوڑے کے معنی میں بول چال میں آتا ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ ابتداً ٹریکر (tricker) کے روپ میں رائج تھا۔ بعد ازاں بگڑ کر ٹریگر ہو گیا۔ ٹریگر دراصل ولندیزی ترکیر (trekker) سے ماخوذ ہے۔

ڈیک (deck) جہاز کے عرشہ کے مفہوم میں اردو میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ ولندیزی زبان[2] کا ڈیک (dek) اس لفظ کا ماخذ ہے۔ **ڈک** (dock) جہاز کی گودی کے معنی میں یہ غالباً ولندیزی[3] سے انگریزی میں آیا ہے اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ درمیانی ولندیزی

---

[1] اسک ۵۷۲ [2] اسک ۱۳۱ [3] اسک ۱۴۸

میں یہ لفظ بندرگاہ کے مفہوم میں اور دوکے (docke) کے روپ میں ملتا ہے۔ جدید ولندیزی میں یہ دوک (dok) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ انگریزی کے علاوہ یہ بعض یورپی زبانوں میں بھی مذکورہ بالا مفہوم میں مستعمل ہے۔ مثلاً ڈنمارک اور جرمن کی زبانوں میں ڈوکے (dokke, docke) کے روپ میں رائج ہے تو سویڈنی میں ڈوکّا (docka) کی شکل میں مروج ہے۔ انگریزی میں ڈاک ایک بوٹی کے لئے بھی آتا ہے لیکن اس کا ماخذ خالص انگریزی زبان ہے ولندیزی نہیں۔ ڈرل (drill) فوجی یا نیم فوجی تربیت یا کھلے میدان میں طلباء کی جسمانی تربیت یا ورزش کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ اس کا مرکب ڈرل ماسٹر بھی ہماری زبان میں مروج ہے۔ اس مفہوم کے علاوہ یہ لفظ اردو میں (انگریزی زبان کی طرح) برما یا برما سے سوراخ کرنے کے معنی میں بھی رائج ہے۔ اس لفظ کا ماخذ ولندیزی زبان کا فعل[1] دریلن (drillen) ہے جو مذکورہ بالا دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ درمیانی ہائی جرمن میں یہ پلٹنے کے معنی میں اور درلن (drellen) کے روپ میں اور لو جرمن میں مضبوطی سے کسی شئے کو موڑنے کے مفہوم میں اور درال (drill) کی شکل میں رائج ہے۔ میری سارجنٹس[2] کے مطابق

---

[1] اسک ۱۵۳ [2] History of Foreign Words in English P. 180

یہ لفظ ۱۶۴۲ء میں انگریزی زبان میں رائج ہو چکا تھا۔ سپاہیوں کی جسمانی تربیت کے معنی میں یہ لفظ دراصل ۱۶۳۷ء سے پہلے ہی رائج ہو چکا تھا۔ کیونکہ انگلستان کے ایک مشہور ڈرامہ نویس بن جالنسن (۱۵۷۳ء تا ۱۶۳۷ء) نے اپنے کلام[1] میں اس لفظ کے ولندیزی ماخذ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ "ڈرل" اردو میں موٹے کپڑے کیلئے بھی مستعمل ہے لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ لاطینی زبان ہے ولندیزی نہیں۔ ڈرم (drum) بڑے ڈھول اور پیپا کے[2] معنوں میں اردو میں رائج ہے۔ اس کے علاوہ یہ طبل کے مفہوم میں بات چیت میں بھی آتا ہے۔ درمیانی ولندیزی[3] میں یہ لفظ ترومہ (tromme) کے روپ میں ملتا ہے۔ اور جدید ولندیزی میں تروم (trom) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ سولھویں صدی عیسوی میں یہ ولندیزی لفظ بگڑ کر "ڈرم" کی صورت میں انگریزی میں رائج ہو گیا۔ یورپ کی دوسری زبانوں میں بھی یہ لفظ حسب ذیل شکلوں میں اور مذکورہ بالا مفہوم میں ملتا ہے۔

قدیم ہائی جرمن	ترمبا (trumbā) ترمپا (trumpā)
درمیانی ہائی جرمن	ترمّے (trumme)

---

[1] Ben Jonson's Underwoods LX 11. I. 29.

[2] ج ۳ - ۱۳۶ - [3] اسک ۱۵۴ -

آئیس لینڈی	ترمبہ (	trumba)
اطالوی	ترومبہ (	tromba)
ہسپانوی	ترومپہ (	trompa)

ڈک (duck) ایک قسم کے موٹے کپڑے کے معنی میں ولندیزی لفظ ڈوئیک (doek) سے ماخوذ ہے۔ یہ لفظ بط یا بطخ کے لئے بھی مستعمل ہے۔ مگر اس مفہوم میں اس کا ماخذ انگریزی زبان ہے ولندیزی نہیں۔

ڈک بادبانوں اور ملاحوں کے لباس کے کام بھی آتا ہے۔ اس خاص قسم کے کپڑے کے مفہوم میں یہ بعض یورپی[1] زبانوں میں بھی رائج ہے مثلاً

ڈنمارکی	ڈگ (	dug)
سویڈنی	ڈک (	duk)
آئیس لینڈی	ڈیوکر (	dukr)
جرمن	ٹک (	tuch)
قدیم ہائی جرمن	ٹیوح (	tuoh)

گیس (gas) اردو میں عام ہے۔ جیسے کیفی اعظمی کے اس شعر میں۔

گولیاں خوں میں بھر رہی تھیں زقند ٭ گیس نظروں پہ ڈالتی تھی کمند[2]

یہ ولندیزی زبان کا لفظ ہے۔ بلجیم[3] کے ایک سائنس دان نے

---

[1] اسک ۱۵۱ [2] آخر شب ص ۱۳۲ [3] Van Helmont

۱۷۴۴ء سے قبل اس کے دو نام تجویز کئے تھے ایک بلبیس اور دوسرا گیس۔ آخر الذکر رائج ہو گیا اور اول الذکر متروک۔ یہ لفظ اردو میں ایک اصطلاح کے طور پر مروج ہے جیسے اکسی جن گیس۔ بدبودار گیس۔ زہریلی گیس۔ گیس کے شعلے وغیرہ۔ یہ لفظ اردو افعال و مصادر کے ساتھ بھی استعمال میں آتا ہے جیسے گیس بنانا۔ بھرنا۔ بننا۔ مہیا کرنا۔ پھینکنا۔ جلنا وغیرہ کے ساتھ جمع کی صورت میں بھی یہ لفظ اردو میں رائج ہے۔ مثلاً پیٹ میں گیس جمع ہونا یا گیسس کی بیماری وغیرہ۔ اردو میں اس کی جمع "گیسوں" بھی رائج ہے۔ اردو کی کئی مروجہ اصطلاحیں جیسے گیس کا کوئلہ (g. coal) گیس کی روشنی (g. light) گیس ناپنے کا آلہ (g meter) گیس کا چولھا (g. oven) گیس کا کارخانہ (g. works) وغیرہ مترادف انگریزی اصطلاحوں سے ماخوذ ہیں۔ گولف (golf) ایک قسم کے میدانی کھیل کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ انگریزی زبان میں اس کھیل کا ذکر پہلے پہل ۱۴۵۷ء[1] میں ملتا ہے۔ یہ لفظ ولندیزی زبان سے لیا گیا ہے۔ ولندیزی میں اس کھیل کا نام کولف (kolf) ہے جو لکڑی[2] کے ایک ڈنڈے اور گیند سے کھیلا جاتا ہے۔ یہ لفظ بعض یورپی

---

[1] In Acts of James II of scotland c. 71. ed 1566 "the futball and the golf"

[2] اسک ۲۱۷

زبانوں میں معنی اور ہجا کی تبدیلیوں کے ساتھ رائج ہے مثلاً ۔

زبان	لفظ	معنی
لو جرمن	کلف (kolf)	ہاکی اسٹک
آئیس لینڈی	کولفر (kölfr)	گھٹنے کا لٹکن
"	کیلفہ (kylfa)	ڈنڈا
ڈنمارکی	کولبے (kolbe)	کسی ہتھیار کا مٹھ یا دستہ
سویڈنی	کولف (kolf)	مٹھ یا دستہ
جرمن	کولبے (kolbe)	ڈنڈا یا لٹھ

لینڈ اسکیپ (landscape) بری منظر یا ان کی تصویر یا قدرتی مناظر کے مشابہ باغ کے مفہوم میں انگریزی داں لوگوں کی زبان پر ہے ادب میں نہیں آتا ۔ لیکن پینٹنگ کی ایک اصطلاح کی حیثیت سے یہ تحریر میں بھی آتا ہے ۔ بعض ناموں جیسے لینڈ اسکیپ گارڈن میں یہ لفظ آتا ہے ۔ لینڈ اسکیپ پہلے پہل انگریزی میں لینڈ اسکیپ (landskip) کے روپ میں رائج تھا بعد کو موجودہ شکل میں رائج ہوا ۔ لینڈ اسکیپ ولندیزی[1] لفظ (landschap) سے ماخوذ ہے جو ولندیزی نقاشوں کی ایک خاص اصطلاح ہے ۔ انگریزوں نے اصل

---

[1] اسک ۸۳ ۔

میں ولندیزی نقاشوں سے اس لفظ کو لیا۔ اور اردو نے اس ولندیزی لفظ کو انگریزی کے ذریعہ حاصل کیا۔ لِٹمس (litmus) علم کیمیا میں ایک خاص قسم کے رنگین کاغذ کے لئے رائج ہے۔ اردو میں یہ لفظ لِتمس کے علاوہ لیٹمس اور لِتیمس کے روپ میں بھی مروج ہے۔ اس کا ماخذ ولندیزی زبان کا ایک لفظ (lakmoes) ہے۔ انگریزی لیتمس اس ولندیزی[۱] لفظ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

واگن (waggon) مال گاڑی کے کھلے یا بند ڈبے کے معنی میں اردو تحریر و تقریر میں رائج ہے۔ یہ ولندیزی لفظ انگریزی میں چودھویں صدی عیسوی میں داخل ہوا۔ اور ولندیزی[۲] واگن (wagen) سے ماخوذ ہے۔ شیکپیر نے اپنے ایک مشہور حزینہ ڈرامے[۳] میں اس لفظ کا استعمال کیا ہے۔ اردو میں غالباً انیسویں صدی کے آخر سے یہ لفظ استعمال میں آرہا ہے۔

(الف) ولندیزی الفاظ جن کا ماخذ یونانی ہے۔

ولندیزی لفظ اسکیچ (sketch) جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے خود ولندیزی میں ایطالوی اور ایطالوی میں لاطینی

---

۱ اسک ۲۹۸ ۲ اسک ۵۹۷

۳ Romeo & Juliet 1. 4. 59 ed (1623)

سے آیا ہے۔ یہ اردو میں خاکہ۔ خلاصہ۔ ڈھانچہ یا قدرتی منظر کے نقشے یا نقشہ کھینچنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ یونانی ماخذ کا ایک دوسرا لفظ بس (bush) انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے لیکن یہ ولندیزی میں لاطینی سے آیا ہے۔ ولندیزی زبان میں یہ لفظ بُش (bush) کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ یہ انگریزی اور اردو میں لوہے یا فولاد کے چھلے کے لئے مستعمل ہے جو دھرے پر یا کسی سوراخ میں لگایا جاتا ہے جیسے موٹر کے بعض پرزوں کے ساتھ بشن ہوتے ہیں۔

(ب) ولندیزی الفاظ جن کا ماخذ لاطینی ہے۔

ولندیزی لفظ اکسائز (excise) جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے خود ولندیزی میں فرانسیسی اور فرانسیسی میں لاطینی سے آیا ہے۔ یہ اردو میں آبکاری کے مفہوم میں بات چیت میں آتا ہے تحریر میں نہیں۔ لاطینی ماخذ کا ایک دوسرا ولندیزی لفظ کروزر (cruiser) بھی انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے۔ اردو میں یہ لفظ ایک خاص قسم کے جنگی جہاز کے معنی میں مستعمل ہے۔

(ج) ولندیزی لفظ جس کا ماخذ جرمن (درمیانی ہائی جرمن) ہے۔

ایک ولندیزی لفظ جس کا ماخذ درمیانی ہائی جرمن ہے

انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ لک (luck) ہے

لک تقدیر، قسمت یا نصیب کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کا مشتق لکی اور اس کے مرکبات لکی نمبر۔ لکی ڈپ وغیرہ بول چال کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہیں۔ "لک" اینگلو سیکسن زبان میں نہیں پایا جاتا۔ البتہ درمیانی انگریزی میں یہ لکی (lukke) کے روپ میں ملتا ہے۔ ولندیزی میں یہ لفظ لک (luk) کی شکل میں موجود ہے۔ اور درمیانی ہائی جرمن میں جو اس لفظ کا ماخذ ہے یہ لفظ "گے۔ لیوکے" (g. lucke) کی شکل[1] میں خوش قسمتی کے مفہوم میں آتا ہے۔

(ج) ولندیزی لفظ جس کا ماخذ اسکانڈینیویائی ہے۔

ایک ولندیزی لفظ جس کا ماخذ اسکانڈینیویائی زبان ہے انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ فرلو (furlough) ہے جو رخصت یا چھٹی کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے۔ یہ لفظ ولندیزی میں ورلاف (verlof) کے روپ میں موجود ہے۔ ولندیزی ورلاف رخصت یا چھٹی کے معنی دیتا ہے۔ ڈنمارک کی زبان میں بھی لفظ فورلو (furlou) کی شکل میں اور مذکورہ بالا معنی میں پایا جاتا ہے۔

---

(۱) اسک ۳۰۴۔

۲۔ جرمن الفاظ

جرمن زبان کے بعض لفظ براہ راست انگریزی میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند انگریزی کے توسط سے اردو میں آئے ہیں۔ یہ حسب ذیل ہیں۔

اوم (ohm) برقی مزاحمت کی اکائی کے لئے اردو میں برقیات کی اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ اس کا مرکب اوم پیما بھی مروج ہے۔ یہ لفظ دراصل جرمن سائنس دان جی۔ یس اوم (۱۷۸۷ء تا ۱۸۵۴ء) کے نام سے رائج ہوا ہے جس نے برقی مزاحمت کی اکائی کے سلسلہ میں تحقیقاتی کام انجام دیا تھا۔

بسمتھ (bismuth) ایک قسم کی دھات ہے۔

ڈچ (Dutch) ہالینڈ کے باشندے کے لئے مستعمل ہے اور "ولندیزی" کا مترادف ہے۔ جرمن زبان میں اس لفظ کا روپ (deutsch) ہے اور اس کے لفظی معنی ہیں "عوامی" یا "لوگوں سے متعلق"۔ ایک زمانہ میں چونکہ ہالینڈ جرمنی میں شامل تھا اس لئے ہالینڈ کے باشندوں کیلئے جرمن زبان کا یہ لفظ رائج ہوگیا۔

زنک (zinc) یعنی جست تنہا اردو میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات جیسے زنک شیٹ۔ زنک وھائٹ پینٹ۔ زنک آکسائیڈ اور زنک کلورائیڈ تحریر میں داخل ہیں۔

فارن ہائیٹ (fahrenheit) اردو میں جرمن ساخت کے تھرمامیٹر کا نام ہے جسے گبریل ڈینیل (۱۶۸۶ء تا ۱۷۳۶ء) ایک جرمن ماہر طبعیات نے ایجاد کیا تھا۔

لینڈو (landau) ایک خاص وضع کی چار پہیئے والی گاڑی جس کے ٹاپ کا اگلا اور پچھلا حصہ الگ الگ کھولا یا بند کیا جا سکتا ہے۔ بویریا (جرمن) کے ایک شہر کا نام لینڈو ہے۔ مقام کی مناسبت سے اس شہر کی ایک خاص گاڑی کا نام ہی لینڈو پڑ گیا۔ اردو میں نہ صرف گھوڑوں کی مذکورہ بالا گاڑی بلکہ ایسی موٹر کے لئے بھی لینڈو کا لفظ استعمال ہوتا ہے جسکی چھت بند ہو۔ اس لفظ کے مرکبات لینڈو باڈی بول چال میں اور لینڈو کار تحریر میں رائج ہیں۔

مسمریزم (mesmerism)۔ یہ جرمن ڈاکٹر مسمر (۱۷۳۴ء۔ ۱۸۱۵ء) کا تقریباً ۱۷۶۶ء میں ایجاد کیا ہوا علم ہے جسمیں تصور یا خیال کے ذریعہ دوسروں پر ایک خاص اثر پیدا کیا جاتا ہے۔ موجد کے نام کی رعایت سے اس خاص علم کا نام ہی مسمریزم ہو گیا۔ یہ اردو میں ایک عام لفظ

ہو چکا ہے۔ منشی شیو پرشاد برہمن نے اپنے واسوخت کے ایک بند میں اس لفظ کو اسطرح باندھا ہے کہ اس کا مفہوم ادا ہو گیا۔

بھر نظر مجھکو پھر اس شوخ نظر نے دیکھا مسمریزم کا اک عالم ہوا مجھ میں پیدا
دیگئے ہوش و خرد ایک قلم استعفا آگیا دفتر ادراک میں سناٹا سا

ہرّا (hurrah) تحسین اور مسرت کا جرمن نعرہ ہے۔ ہرّے اس کی جمع ہے۔ اس کے علاوہ ہپ ہپ ہرّا اور ہپ ہپ ہرّے بھی اردو میں اجتماعی تعریف اور تحسین کے موقعوں پر مستعمل ہیں۔

(الف) ایک جرمن لفظ لولا طینی میں آیا ہے۔ لولاطینی سے یہ انگریزی میں گیا ہے اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ لابی (lobby) ہے جو اردو میں پارلیمنٹ کے اس بڑے کمرہ کے لئے رائج ہے جس میں پبلک کو آنے کی اجازت ہے۔ اس کا مرکب "لابی باز" بھی اردو میں رائج ہے۔ ظفر کے ہاں "لابی" کا استعمال ملاحظہ ہو۔[1]

میری نظر میں ہیں مسجد کے منبر و محراب جمی ہوئی نظر احرار کی ہے لابی پر (اجنتان)

(ب) ایک ایسا جرمن لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود جرمن زبان میں لاطینی سے آیا ہے۔ یہ لفظ ڈرل (drill) ہے جو ایک خاص قسم کے موٹے اور سفید کپڑے کے لئے اردو میں مستعمل ہے جس سے عام طور پر پتلون بنائے جاتے ہیں۔ یہ لفظ حقیقت

---

[1] حق ۶۶۶۔

میں ڈرلنگ (drilling) سے ماخوذ ہے جو خود جرمن[1] ڈرلک (drillick) سے بگڑ کر بنا ہے۔ اور جرمن ڈرلک لاطینی "تری لک" (trillic) سے بگڑ کر وجود میں آیا ہے۔

(ج) ایک ایسا جرمن لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود جرمن زبان میں یونانی سے آیا ہے۔ یہ پروٹین (protein) ہے۔ پروٹین غذا کے ایک جزء کے معنی میں اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔

اردو میں (لو) جرمن زبانوں کے الفاظ

لو جرمن جرمنی کی وہ زبان ہے جس میں کئی ٹیوٹانی بولیاں شامل ہیں۔ ان ٹیوٹانی بولیوں میں ناروے۔ سویڈن۔ فریس لینڈ یا ندرلینڈ یا ہنوور کی بولیاں داخل ہیں۔ حسب ذیل الفاظ شکل اور صورت[2] کے اعتبار سے لو جرمن زبان سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف اوقات میں انگریزی میں داخل ہوئے ہیں اور انگریزی سے اردو میں لئے گئے ہیں۔

اسپرے (spray) پانی یا رنگ چھڑکنے، بوچھار یا پھوار کو کہتے ہیں۔ (لو) جرمن میں اس لفظ کا روپ (sprei) ہے اور معمولی پھوار کے لئے مستعمل ہے۔ انگریزی میں اس لفظ کا رواج ۱۶۷۵ء سے ہوا۔ اس آلہ کو

---

[1] اسکٹ ۱۸۳۔ [2] ان میں سے چند لفظ ممکن ہے کہ ٹھیٹ انگریزی زبان کے ہوں لیکن ان کی لسانیاتی تاریخ ابھی تک مبہم ہے۔

جس کے ذریعہ رنگ کی بوچھار کی جاتی ہے اسپرینگ مشین کہتے ہیں۔ یہ مرکب بھی اردو میں مروج ہے۔ "اسپرے" عام طور پر افعال کے ساتھ مستعمل ہے جیسے اسپرے کرنا وغیرہ۔

پیاکیٹ (packet) بھی اردو میں مستعمل ہے۔ یہ لو جرمن لفظ "پیک" اور فرانسیسی جز "ات" (-et) سے ملکر بنا ہے۔ یہ اردو میں ایک عام لفظ ہے جیسے سگریٹ کا پیاکٹ وغیرہ۔ پول (poll) تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ مرکبات کی شکل میں اردو میں رائج ہے مثلاً پولنگ اسٹیشن۔ پولنگ آفیسر۔ پولنگ بوتھ وغیرہ۔ لو جرمن میں اس لفظ کا روپ (polle) ہے۔ پیاک (pack) تاش کے پتوں کے لئے آتا ہے جیسے گنجفہ کا پیاک۔ یہ لفظ گنجفے کے ایک خاص کھیل یعنی رمّی میں ایک اصطلاح کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کھلاڑی اپنے پتے میز پر واپس کرتے ہیں تو "پیاک" کہکر پھینک دیتے ہیں۔ یہ لفظ چیزوں کو باندھنے، تہہ کرنے یا لپیٹنے کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کپڑے پیاک کرنا یا سامان پیاک کرنا۔ لو جرمن میں اس لفظ کا روپ (pakk) ہے۔ پیاک کا مشتق "پیکنگ" کاروباری حلقوں میں عام ہے۔

ٹب (tub) کپڑے دھونے، پانی نہانے یا غسل کرنے کے بڑے برتن کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ قدیم (لو) جرمن سے ماخوذ ہے۔ درمیانی زمانہ کی

انگریزی میں یہ ٹب (tubbe) کی شکل میں موجود ہے۔ ٹوئل (twill) دوتا گوں کی بناوٹ کے کپڑے کے لیے رائج ہے۔ اس کا ماخوذ لوجرمن زبان کا لفظ ٹوئلن ہے (twillen) جو مذکورہ بالا معنی میں مستعمل ہے۔

مگ (mug) پانی، شراب یا چاء وغیرہ رکھنے کے بڑے گلاس نما برتن کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ بالعموم بات چیت میں آتا ہے۔

(الف) لوجرمن کے دو ایسے لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں جو خود لوجرمن میں جرمن زبان سے آئے ہیں۔

ڈالر (dollar) چاندی کا امریکی سکہ ہے۔ اس لفظ کا ماخذ جرمن زبان کا لفظ تھالر (thaler) ہے۔ (لو) جرمن میں یہ ڈالر (daler) کے روپ میں موجود ہے۔ ڈالر کی سیاست اور ڈالر کی شہنشاہیت کی اصطلاحیں اردو صحافت میں رائج ہیں۔ اردو میں ڈالر سے ڈالری بنا لیا گیا ہے جیسے ڈالری ملک یا ڈالری حکومت وغیرہ۔ ڈالر کا یہ روپ (ڈالری) نہ انگریزی میں ہے نہ جرمن میں۔ سوئچ (switch) بجلی کا کھٹکا جس سے برقی رو کا سلسلہ توڑا یا جوڑا جاتا ہے۔ سوئچ اردو افعال کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے سوئچ دینا۔ سوئچ کھولنا۔ سوئچ بند کرنا وغیرہ۔ اس سے بنی ہوئی اصطلاحیں مثلاً سوئچ آف کرنا یا آن کرنا بول چال میں چالو ہیں۔ اس کا مرکب "سوئچ بورڈ" اردو میں

رائج ہے۔

(ب) ایک قدیم لو جرمن لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے یہ بریک (brake) ہے۔ بریک ایک عام لفظ ہے جیسے سائیکل کا بریک۔ موٹر کا بریک۔ پچھلا بریک۔ اگلا بریک وغیرہ۔ اس کے مرکبات میکانیکل بریک اور ہائیڈرالک بریک بھی رائج ہیں۔ علاوہ ازیں بریک ویان کی اصطلاح بھی مروج ہے۔ ریل گاڑی کے ڈبے میں بریک گارڈ کی نشست کے لئے لگا رہتا ہے اسے بریک ویان، بریک کا ڈبہ یا گارڈ کا ڈبہ کہا جاتا ہے۔ "بریک" عام طور پر اردو افعال لگانا۔ ڈالنا۔ مارنا۔ دابنا وغیرہ کے ساتھ آتا ہے۔ یہ سارے مرکب افعال انگریزی کے ترجمے ہیں۔ درمیانی انگریزی اور لو جرمن میں یہ لفظ "بریک" ہی کی شکل میں رائج ہے۔ البتہ ولندیزی زبان میں یہ "براک" (braak) اور قدیم فرانسیسی[1] میں بریک (brac) کے روپ میں موجود ہے۔

---

[1] اسک ۵۹

۳۔ کلٹی الفاظ

ممالک متحدہ برطانیہ کی بعض زبانوں مثلاً آئرستانی[1]۔ گیلک۔ ولش۔ برٹن۔ میانز اور کارلنشی کے لئے ایک عام لفظ کلٹی استعمال کیا جاتا ہے۔ حسب ذیل کلٹی لفظ انگریزی زبان کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

ٹوڈی[2] (tory) یہ دراصل آئرستانی لفظ ہے جو ائرش اسٹیٹ کے سرکاری کاغذات میں ۱۶۵۶ء میں غیرقانونی قسم کے لوگوں کے مفہوم میں ملتا ہے۔ آئرلینڈ کی زبان میں اس کے لفظی معنی تلاش کرنے والے (لوٹنے والے) یا تعاقب کرنے والے دشمن کے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس لفظ کے معنی اور مطالب میں کافی تبدیلی ہوئی۔ انگریزی میں یہ لفظ دقیانوسی، فرسودہ یا قدامت پرست یا قدامت پسند کے مفہوم میں ۱۶۸۰ء سے استعمال کیا جانے لگا۔ اردو میں اس لفظ کے معنی میں کوئی تبدیلی تو نہیں ہوئی البتہ اس کے روپ میں تھوڑی سی

---

[1] Irish, Gaelic, Welsh, Breton, Manx, & Cornish.

[2] اسک ۵۶۴

تبدیلی ہوگئی۔ چنانچہ انگریزی کا "ر" اردو میں "ڈ" سے بدل گیا۔ اس طرح "توری" بگڑ کر اردو میں "ٹوڈی" ہوگیا ہے۔ چنانچہ ظفر علیخان نے اپنے ایک شعر میں ٹوڈی استعمال کیا ہے۔

نکل آئے ہیں اپنے بل سے ٹوڈی ؛ کہ آپہنچا ہے وقت انتخابات

اس کے مرکبات ٹوڈی پارٹی اور ٹوڈی حکومت بھی اردو میں رائج ہیں۔

ڈاون (down) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال میں آتا ہے۔ جیسے ڈاون پیسنجر وغیرہ۔

فلالین (flannel) ایک قسم کے اونی کپڑے کے لئے اردو میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ ولش زبان میں اس کا روپ فلانن (flannen) ہے۔ اردو کا فلالین انگریزی زبان کے "فلانل" سے بگڑ کر بنا ہے۔ فلالین کے ساتھ پڑھے لکھے لوگوں کی زبان پر فلانل بھی رائج ہے۔

کراکری (crockery) برتن کے مفہوم میں رائج ہے۔ یہ لفظ کراک (Crock) سے بنا ہے۔ جو کلٹی زبان میں کوزہ یا مٹی کے برتن کے معنی دیتا ہے۔

وسکی (whisky) ایک قسم کی شراب کے لئے مستعمل ہے جس میں الکوحل تقریباً ۶۰ فیصد ہوتی ہے۔ یہ در اصل گیلک زبان کا لفظ ہے۔ اس زبان میں یہ لفظ قدیم زمانہ میں آب حیات کے مفہوم میں استعمال

کیا جاتا تھا۔ اردو میں یہ لفظ بہ حذف ھ وسکی مستعمل ہے لیکن انگریزی پڑھے لکھے لوگ "وھسکی" بھی بولتے ہیں۔ اس کا ایک مرکب اسکاچ وسکی بھی اردو میں مروج ہے۔

۴۔ ایطالوی الفاظ

ایطالوی زبان کے حسب ذیل الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن یہ خود ایطالوی میں لاطینی سے آئے ہیں۔

انفلوینزا (influenza) اردو میں وہ بخار مراد ہے جو سردی یا زکام سے آتا ہے۔ **آپیرا** (opera) غنائی تمثیل یا وہ ڈرامہ جس میں نغمہ اور ساز کا عنصر غالب ہو۔ اس کا مرکب آپیرا تھیٹر بھی اردو میں مروج ہے۔

پیانو (piano) ایک خاص قسم کے انگریزی باجے کے لئے اردو میں عام لفظ ہے۔ **پورٹیکو** (portico) کسی عمارت کے سامنے ستونوں پر کھڑا ہوا وہ حصہ جہاں موٹریں وغیرہ کھڑی کی جاتی ہیں۔

سائز (size) ناپ یا نمبر کے لئے آتا ہے جیسے ٹوپی، جوتوں یا کپڑوں کا سائز۔ **سوڈا** (soda) عام لفظ ہے۔ اسے کھار بھی کہتے ہیں۔ اس کے کئی مرکبات اردو میں مستعمل ہیں۔ جیسے کھارا سوڈا، میٹھا سوڈا، سوڈا واٹر، سوڈا باٹل، سوڈا بائی کارب، سوڈا فونٹن وغیرہ۔ ایطالوی میں سودو[1] (sodo) بطور اسم مذکر ٹھوس یا سخت کے لئے آتا ہے اور "سوڈا" سودو کا مونث ہے۔

---

[1] اسکٹ ۹۱۔

لاطینی میں اس لفظ کا روپ سولیڈس (Solidus) ہے۔ اس سے سوڈیم (Sodium) بھی نکلا ہے۔ سولو (Solo) آلۂ موسیقی۔ یہ ایطالوی لفظ لاطینی سولس (Solus) سے نکلا ہے اور اکیلا یا تنہا کے معنی دیتا ہے۔

فاشسٹ (fascist) اس سیاسی جماعت کے رکن کیلئے مستعمل ہے جو جنگ عظیم کے دوران میں مسولینی کی قیادت میں قایم ہوئی۔ فاشسٹ کا اسم صفت فاشستی بھی رائج ہے۔ مذکورہ بالا سیاسی پارٹی کے مسلک کے لئے "فاشزم" مستعمل ہے۔ کیفی اعظمی نے ایک شعر میں اس لفظ کو اس طرح باندھا ہے:

پھینک کر فاشزم کا بارِ نحوست شان سے ؛ آج لی دنیا نے پوری سانس اطمینان سے

لاوا (lava) اس پگھلے ہوئے مادہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو جوالا مکھی سے بہتا ہے۔

ملیریا (malaria) موسمی بخار (جسے عوام جاڑا بخار بھی کہتے ہیں) کے لئے متبادل اصطلاح کے طور پر اردو میں عام طور پر رائج ہے۔ اس کی صفت یا اسم نسبت "ملیریائی" بھی مروج ہے۔ ملیریا کے اجزائے ترکیبی "مال" (mal) بمعنی برا یا خراب اور "ایریا" (aria) بمعنی "ہوا" کے مرکب کا لغوی اعتبار سے "خراب ہوا" کا مفہوم ہوتا ہے۔ چنانچہ موسمی بخار کی ایک وجہ ہوائے فاسد یا بخارات فاسد بھی ہیں۔ مینیفسٹو

(manifesto) کسی پارٹی (عام طور پر سیاسی) کے منشور یا اس کی پالیسی کے نکات کے لئے اردو میں رائج ہے۔ ایطالوی زبان میں یہ لفظ مذکورہ بالا شکل میں اور لاطینی میں جو اس لفظ کا اصلی ماخذ ہے یہ مینی فس ٹس (manifestos) کے روپ میں ملتا ہے۔

گیالونامیٹر (galvanometer) مقناطیسی برق پیما کیلئے بات چیت میں رائج ہے۔ یہ لفظ "گیالوا" اور "میٹر" سے مرکب ہے۔ اٹلی کے سائنس دان گیالوانی ۱۷۹۲ء کے نام سے یہ لفظ ماخوذ ہے جس نے مقناطیسی برق پیما پر تحقیقاتی کام انجام دیا تھا۔ "میٹر" یونانی لاحقہ ہے۔ مذکورہ بالا ایطالوی سائنس دان کے نام پر بعض دوسری ترکیبیں گیلوانی مورچہ۔ گیلونی پٹی۔ گیلونی برق بھی اردو میں رائج ہیں۔

وائلن (violin) ولایتی سارنگی کے لئے نام کے طور پر اردو میں رائج ہے۔

(الف) تین ایطالوی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں جو خود ایطالوی میں قدیم ہائی جرمن سے آئے ہیں۔

(۱) بیالٹ (ballot) اردو میں پرچہ رائے دہی کو کہتے ہیں۔ اس کے مرکبات جیسے بیالٹ بکس، بیالٹ پیپر (بو) وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔

(۲) فرسکو (fresco) قلم سے پانی کے رنگوں میں دیوار یا چھت پر استرکاری کے خشک ہونے سے پہلے تصویر کشی کیلئے رائج ہے۔ اس کا ماخذ قدیم ہائی جرمن کا لفظ فرسک (Frisc) ہے جو ایطالوی میں "فرسکو" ہو گیا۔ ایطالوی زبان میں "فرسکو" "تازہ" کے لئے مستعمل ہے۔ تازہ استرکاری پر تصویر بنانے کی وجہ سے اس کا نام ہی فرسکو پڑ گیا۔

(۳) راکٹ (rocket) اردو میں تنہا استعمال نہیں ہوتا اس کے مرکبات راکٹ طیارہ اور راکٹ بمبار اردو میں مستعمل ہیں۔ "راکٹ سے چلنے والا طیارہ یا ہوائی جہاز" کی اصطلاح بھی اردو میں رائج ہے۔

(ب) دو الطالوی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں لیکن یہ خود ایطالوی میں ٹیوٹانی سے آئے ہیں۔

بالکنی (balcony) بالاخانے کے برآمدہ کے معنوں میں جالو ہے۔ ایطالوی میں یہ لفظ بالکونی (balcone) کے روپ میں پایا جاتا ہے اور ابتدا میں اسٹیج کے معنی دیتا تھا۔ یہ انگریزی[1] میں ۱۶۱۸ء میں داخل ہوا اور انگریزی سے اردو میں انیسویں صدی میں آیا۔ لاٹری (lottery) اردو میں ایک عام لفظ ہے جو قرعہ اندازی کے مفہوم میں بیسویں صدی سے استعمال میں آرہا ہے۔

---

[1] سرا ۱۹

انگریزی[1] زبان میں یہ لفظ ۱۵۶۷ء سے ملتا ہے۔ ایطالوی میں یہ لفظ لوتیریہ (lotteria) کے روپ میں ہے۔

(ج) ایک ایطالوی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود ایطالوی میں یونانی سے آیا ہے یہ گندولہ (gondola) ہے جو ایک خاص قسم کی کشتی کے لئے مستعمل ہے جو عام طور پر شہر وینس (ایطالیہ) کی نہروں پر چلتی ہے۔ اس کی حیثیت ایک مخصوص چیز کے نام کی سی ہو گئی ہے۔

---

[1] اسک ۳۰۲۔

۵۔ ہسپانوی الفاظ

ہسپانوی زبان کے حسب ذیل الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

سنکونا (cinchona) ایک چھال ہے جو دواؤں میں کام آتی ہے۔ ہسپانیہ کے پایہ تخت میڈرڈ کے جنوب مشرق میں ایک شہر کا نام ہی سنکون ہے۔ سنکون[1] کی کونٹس ۱۶۳۸ء میں بیمار ہو گئی تھی تو مذکورہ بالا چھال کے استعمال کی بدولت اسے صحت ہوئی تھی۔ اس وجہ سے اس چھال کا نام ہی سنکونا پڑ گیا۔ اس میں کونین کا کافی جز ہوتا ہے۔ یہ لفظ بھی انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے۔ سگار (cigar) اردو میں ایک عام لفظ ہے جو "چرٹ" کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہسپانوی زبان میں اس کا روپ سگارو (cigarro) اور فرانسیسی میں سگارے (cigare) ہے۔ یہ بھی انگریزی کے راستے سے اردو میں داخل ہوا ہے۔

لانچ (launch) سیر و تفریح کی بڑی برقی یا دخانی کشتی کیلئے اردو میں رائج ہے۔ اس کا مرکب "موٹر لانچ" بھی مستعمل ہے۔ اس لفظ کا

---

[1] اسک ۹۱۔

کا ماخذ ہسپانوی زبان کا لفظ "لانچہ" (lancha) ہے۔ پرتگالی میں بھی یہ لفظ اسی معنی اور روپ میں رائج ہے۔

(الف) بعض ہسپانوی الفاظ جن کا ماخذ لاطینی زبان ہے انگریزی میں آئے ہیں اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوئے ہیں :۔

آرمیڈا (armeda)۔ بحری بیڑا لیکن خاص طور پر بڑے جنگی جہازوں کا وہ بحری بیڑا مراد ہے جسے[1] شاہ ہسپانیہ فلپ ثانی نے ۱۲ جولائی ۱۵۸۸ء میں انگلستان کے خلاف ملکہ الزبتھ کے دور میں روانہ کیا تھا اور جسے انگریزوں نے بری طرح تباہ اور برباد کر دیا تھا۔ ہسپانوی زبان میں آرمیدا کا اسم مذکر آرمیدو (armado) ہے۔

بروکیڈ (brocade) دیبا، زربفت، جامہ وار یا کامدانی کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ بروکس (broccus) اور ہسپانوی میں بروکیدو (brocade) کی شکل میں رائج ہے۔

پیون (peon) چپراسی کے معنی میں بات چیت میں مروج ہے۔ یہ لفظ قدیم فرانسیسی اور ہسپانوی زبانوں میں لاطینی سے آیا ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ پان[2] (pawn) کے روپ میں ملتا ہے۔

دسپاچ (dispatch) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب

---

[1] دی نیو اسٹانڈرڈ انسائیکلوپیڈیا ص ۷۹۔ [2] Late L. Pedonem

"ڈسپاچ بک" کتابچہ مجاریہ کے مفہوم میں استعمال میں آتا ہے۔

شیری (sherry) ایک قسم کی خوش ذائقہ میٹھی شراب ہے جو عام طور پر کھانے کے بعد پی جاتی ہے۔ یہ لفظ جنوبی ہسپانیہ کے ایک شہر[1] شیریز (Xeres) کے نام سے نکلا ہے جو کیڈز (cadiz) کے قریب ہے اور جو مذکورہ بالا شراب کے لئے مشہور ہے۔ ہسپانوی زبان میں ایکس (X) کا تلفظ چونکہ ش (sh) ہے اس لئے اس شراب کا نام مقام کی مناسبت سے "شیریز" پڑ گیا۔ بعد ازاں کثرت استعمال سے موجودہ روپ "شیری" اختیار کر گیا۔ قدر نے شیری کو اس طرح باندھا ہے۔

نہ رہا محتسب و قاضی و مفتی کا خطر ؎ ہے برانڈی کہیں شیری کہیں لوٹتی ہیں بیر

فرم (firm) دکان یا کمپنی کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کا ماخذ لاطینی لفظ فرمس (firmus) ہے۔ لاطینی سے ہسپانوی میں یہی لفظ فرمار (firmar) کے روپ میں آیا ہے۔ ہسپانوی سے انگریزی میں یہ فرم کی شکل میں داخل ہوا ہے۔ اردو میں اس لفظ کا انگریزی روپ ہی مروج ہے۔

کارک (cork) ڈاٹ کے معنی میں اردو میں عام طور پر رائج ہے۔ اور ہسپانوی "کارکو" (corcho) سے ماخوذ ہے۔ اردو میں کارک کا بگڑا ہوا روپ "کاگ" ہے جو زبان اور ادب دونوں میں داخل ہو چکا ہے۔ چنانچہ کئی شعراء نے اس لفظ کو اسی روپ میں باندھا ہے۔ مثال کے طور پر بیخود

---

[1] اسپک ۴۸۱۔

دہلوی (گفتار بیخود) کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

وضع کا پاس بھی ہے بیخود و میخوار ضرور
کاگ بوتل سے نہ کھینچے سرِ بازار جدا

علی حیدر طبا طبائی (صوت تغزل) نے بھی اس لفظ کو اسی شکل میں استعمال کیا ہے۔

اڑا کر کاگ شیشہ سے ملے گلگوں نکلتی ہے
شرابی جمع ہیں میخانہ میں لوٹی اچھلتی ہے

کارگ یا کاگ کی بدولت ہماری زبان میں کئی اصطلاحوں کا اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً کاگ کا کاجل بھیرنا۔ جلے کاگ سے رنگنا۔ کاگ پیچ (پیچ کش) وغیرہ۔

کوکین (cocaine) ایک دوا ہے جس سے جلد سن ہو جاتی ہے۔ یہ لفظ ہسپانوی کوکا (coca) سے بنا ہے اور خود کوکہ امریکہ کی ریاست پیرو کے کیوکہ (cuca) سے نکلا ہے۔

(ب) ایک ہسپانوی لفظ جس کا ماخذ ٹیوٹانی ہے انگریزی میں آیا ہے اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔

گیابوڈین (gabardine) اردو میں ایک خاص قسم کے موٹے اونی کپڑے کا نام ہے جس کے کوٹ اور پتلون بنائے جاتے ہیں۔

ایک ہائی جرمن نژاد لفظ **گوریلا** (guerilla) ہے جو بے قاعدہ

لڑائی کرنے والے یا چھاپہ باز یا چھاپہ مار کے لئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب گوریلا لڑائی یا گوریلا جنگ بھی اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ اردو میں انسان سے مشابہت رکھنے والے خونخوار بندر کے لئے بھی مروج ہے۔[1]

(ج) دو ہسپانوی لفظ جن کا ماخذ امریکہ کی میکسیکی (Maxican) ہے انگریزی میں داخل ہوئے ہیں اور انگریزی سے اردو میں آئے ہیں۔

ٹماٹا (tomato) بھی اردو میں عام لفظ ہے۔ یہ ہسپانوی لفظ جس کا ماخذ میکسیکو (امریکہ) کا ٹماٹل (tomatl) ہے انگریزی میں بگڑ کر ٹماٹا ہو گیا۔ اردو میں انگریزی لفظ کا بگڑا ہوا روپ "ٹماٹر" بھی رائج ہے۔

چاکلیٹ (chocolate) ایک انگریزی مٹھائی کے نام کے طور پر اردو میں عام ہے۔

(چ) ایک ہسپانوی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ ہسپانوی زبان میں لاطینی سے آیا ہے اور لاطینی میں یونانی سے۔

اسپیڈ (spade) تاش کی اصطلاح میں کالے پان کے پتے کیلئے رائج ہے۔

---

[1] guerilla اور gorilla دو مختلف المعنیٰ الفاظ ہیں گوریلا (gorilla) تو انسان سے مشابہ بندر ہے اور (guerilla) ہسپانوی لفظ (guerra) (جنگ) کا اسم تصغیر ہے۔ اور الا (illa-) تصغیر کی علامت ہے۔

۶۔ اسکانڈینیویائی الفاظ

ناروے، سویڈن اور ڈنمارک کو بہ حیثیت مجموعی اسکانڈینیویا کہتے ہیں اور وہاں کی زبانیں اسکانڈینیویائی زبانیں کہلاتی ہیں۔ اسکانڈینیویا کے باشندے جب قدیم زمانہ میں انگلستان میں آباد ہوئے تو اسکانڈینیویائی زبانوں کے بہت سے الفاظ انگلستان کے قدیم باشندوں کی زبانوں میں گھل مل گئے۔ چونکہ ڈنمارک اور خاص طور پر ناروے کے لوگ کثیر تعداد میں انگلستان میں بس گئے تھے اسلیئے ناروے کی قدیم زبان یعنی قدیم نارس (Norse) سے انگریزی زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ ایک زمانہ کے بعد اسکانڈینیویائی زبانوں کے الفاظ انگریزی میں اس طرح گھل مل گئے کہ صرف لسانیات کے عالم ہی انھیں پہچان سکتے تھے۔ چونکہ اسکانڈینیویائی باشندوں کے انگریزوں سے تمدنی، معاشی اور سیاسی تعلقات صدیوں سے رہے ہیں اس لئے انگریزی میں اسکانڈینیویائی الفاظ کی درآمد کا سلسلہ صدیوں تک جاری رہا۔ ذیل میں ایسے انگریزی الفاظ سے صرفی بحث کی جائے گی جن کا ماخذ اسکانڈینیویائی بولیاں ہیں۔

اسکپ (skip) اچھلنے۔ کودنے یا چھلانگ مارنے کیلئے اردو میں رائج ہے۔ اکبر کا شعر ملاحظہ ہو۔

رکھتے تھے جو بزرگ قدم پھونک پھونک کر
خوگر ہوئے ہیں لیپ کے اسکپ کے جمپ کے

اکسل (axle) دھرّا یا دھری۔ یہ مکانیات کی ایک عام اصطلاح ہے۔ اس کا مرکب سنٹرل اکسل بھی اردو میں رائج ہے سیکل کا اکسل، موٹر کا اکسل وغیرہ بھی عام ہیں۔ **اسکور** (score) تنہا اردو میں زیادہ مستعمل نہیں البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جیسے کرکٹ کا سکور وغیرہ۔ **اسکاوٹ** (scout) اردو میں ایک عام لفظ ہے اور ایسی جماعت کے رکن کیلئے مروج ہے جس کا مقصد طلباء میں خدمت خلق، نظم و ضبط اور ایثار کا مادہ پیدا کرنا ہے۔ اسکاوٹ کا یہ مفہوم صرف انگریزی میں ارتقاء پایا ہے کیونکہ اسکانڈینیویائی زبانوں میں اسکاوٹ[1] مذاق اڑانے گولی مارنے یا دوسروں پر دوش لگانے کیلئے مستعمل ہے۔ لاطینی اور فرانسیسی ہاکو میں بھی اسکاوٹ کا لفظ ہے لیکن ان زبانوں میں یہ مخبر یا جاسوس کیلئے رائج ہے۔ اس کے مرکبات میں اسکاوٹ ماسٹر، اسکوٹ ریالی، اسکاوٹ ورد، اسکاوٹ لیڈر، اسکاوٹ پٹرول، بائے اسکاوٹ وغیرہ شامل ہیں اور یہ سب کے سب اردو میں مستعمل ہیں۔ اسکوٹنگ بھی اردو میں رائج ہے جو اسکوٹ سے

---

[1] اسک ۴۶۹ -

مشتق ہے۔ اس کی ایک اصطلاح "اسکاوٹ میلہ" بھی مروج ہے۔

بیگ (bag) چمڑے یا سن کے تھیلے یا خریطہ کیلئے اردو میں عام طور پر رائج ہے۔ اس کا مرکب ہینڈ بیگ بھی کافی عام ہے۔ "بیگ" کو اکبر نے شعر میں اس طرح باندھا ہے۔

ٹرین ایک ہے پھر کیا جو دو ٹکٹ گھر ہوں
کہ اپنا بیگ سنبھالیں ملے پناہ جدا

بال (ball) گولے کے مفہوم میں اسکانڈینیویائی لفظ ہے۔ اس کے مرکبات فٹبال، والی بال، بیس بال وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ ڈانس کے مفہوم میں یہ لفظ بعد کی لاطینی سے لیا ہوا ہے۔ اور مابعد لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں آیا ہے **بانڈ** (bond) سرکاری تمسک کے مفہوم میں رائج ہے جیسے گورنمنٹ بانڈس (جمع)۔ حکومت ہند کے بانڈس۔ پرائز بانڈ وغیرہ۔ **بوتھ** (booth) میلے یا ہاٹ میں عارضی دکان کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ لفظ صرف بول چال میں مستعمل ہے۔ البتہ اس کا مرکب پولنگ بوتھ (انتخاب میں ووٹ دینے کی جگہ) تحریر میں بھی داخل ہے۔

بائی لا (by-law) ذیلی قانون یا قواعد کے معنی رکھتا ہے۔ اس کی جمع یعنی بائی لاز بھی اردو میں مستعمل ہے۔ اکبر نے "قواعد" کے مفہوم میں "بائی لا" کا اس طرح استعمال کیا ہے۔

کی ہے معدے نے کمیٹی پیٹ میں ؛؛ بائی لاء ہر رگ کے اندر ٹھیک ہے
حضرت نزلہ ہیں صدر انجمن ؛؛ دم بدم ان کی بھی اک تحریک ہے

ٹیک (take) اسکانڈینیویائی لفظ ہے جو بات چیت میں بھی تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب "ٹیک آف" ہوائی جہاز کے زمین سے اٹھنے کی اصطلاح کے طور پر بول چال میں آتا ہے۔ ٹرسٹ (trust) بات چیت میں بھی شاذ ہے لیکن اس کا مرکب ٹرسٹ فنڈ تقریر اور تحریر میں مستعمل ہے۔ ٹائٹ (tight) اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس کا مرکب ایر ٹائٹ رائج ہے ٹفن (tiffin) دوپہر کا ہلکا کھانا۔ یہ لفظ اینگلو انڈین طبقہ میں بہت مروج ہے۔ یہ لفظ ٹپن کی صورت میں مستعمل تھا۔ اور انشاء کے زمانہ میں زبان میں آچکا تھا۔ چنانچہ انشاء نے اپنے ایک قصیدہ میں اس لفظ کو اسی روپ میں باندھا ہے۔

حاضری کھائے جو دلی میں تو لندن میں ٹپن

حالیہ زمانہ میں یہ انگریزی تلفظ کے ساتھ پھر داخل ہوا ہے اور بعض افعال کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے جیسے ٹفن کھانا، ٹفن لانا، ٹفن لیجانا وغیرہ۔

ٹاس (toss) اردو میں کھیلوں کے سلسلہ میں دو طرح مستعمل ہے۔
(۱) سکّہ کو اچھال کر اسکے چت یا پٹ ہونے پر کسی مسئلہ کی موافقت یا مخالفت میں فیصلہ کرنا (۲) ٹینس کی اصطلاح میں گیند کو مخالف کھلاڑی کے سر

اونچا اچھالنا۔ ٹرام (train) ایک عام لفظ ہے۔ اس سے کئی مرکبات اور اصطلاحیں بنی ہیں جیسے ٹرام کار، ٹرام گاڑی، ٹرام کی پٹری، ٹرام کا جنگشن وغیرہ۔

ڈیری (dairy) اردو میں تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ اس کا مرکب ڈیری فارم ہماری زبان میں عام ہے۔

جمپ (Jump) عموماً کھیل کی اصطلاح کے طور پر اچکنے، کودنے یا چھلانگ مارنے کے لئے رائج ہے۔ اس کے مرکبات لانگ جمپ، ہائی جمپ اور پول جمپ بھی اردو میں مروج ہیں۔ اکبر نے "جمپ" کو اس طرح باندھا ہے۔

رکھتے تھے جو بزرگ قدم پھونک کر
خوگر ہوئے ہیں لیپ کے، اسکپ کے، جمپ کے

جرسی (Jersey) عام ہے۔ ایک قسم کی بنیان۔ جمپر (Jumper) عورتوں کے ڈھیلے ڈھالے جاکٹ کے لئے اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ اسکانڈینیویائی لفظ "جمپ" سے مشتق معلوم ہوتا ہے۔

سیٹ (seat) بیٹھنے کی جگہ کے لئے اور نشست کے معنوں میں اردو میں مروج ہے جیسے سیکل موٹر کی سیٹ وغیرہ۔

فلیگ (flag) جھنڈا جھنڈی، پھریرا، باوٹا یا علم کے لئے صرف بات چیت میں مستعمل ہے۔ لیکن اس کے مرکبات فلیگ ڈے، فلیگ افسر،

فلیگ شپ تحریر میں بھی آتے ہیں۔ **فلیک** (flake) تنہا غیر مستعمل ہے لیکن اس کا مرکب گولڈ فلیک ایک اچھے قسم کے سگریٹ کے لئے مروج ہے۔ ناروے اور سویڈن کی زبانوں میں فلیک باریک چھلکے یا ٹکڑے کے لئے رائج ہے۔ انگریزی اور اردو میں بھی یہ لفظ اس مفہوم میں مستعمل ہے خاص طور پر "کارن فلیک" وغیرہ میں۔ **فاسٹ** (fast) تیز کے معنی میں اسکانڈینیویائی لفظ ہے جو اردو میں زبانوں پر ہے ادب میں نہیں آتا جیسے گھڑی فاسٹ ہے وغیرہ۔ اس کا مرکب "فاسٹ کلر" بول چال میں رائج ہے۔ کھیل کی اصطلاح میں اس کے مرکبات فاسٹ سروس اور فاسٹ بولر مروج ہیں۔ فاسٹ پائیدار کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے۔ لیکن اس مفہوم میں یہ لفظ راست انگریزی سے ماخوذ ہے اسکانڈینیویائی سے نہیں۔ **فیلو** (fellow) اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے جیسے (۱) ساتھی، دوست، ہم جماعت (۲) کالج کا وہ طیلسانی جسکو کالج کے عملے میں شریک کر لیا گیا ہو اور اسے کالج کی طرف سے کچھ رقم بطور وظیفہ کے دیجاتی ہو (۳) علمی جماعت کا رکن مثلاً یونیورسٹی کی مجلس رفقاء کا فیلو۔ اس کیلئے "رفیق" کا لفظ بھی وضع ہوا تھا لیکن عام نہ ہو سکا۔ "فیلو" کے مرکبات کلاس فیلو اور فیلو شپ بھی اردو میں مروج ہیں۔ اس لفظ میں فے (-fe) کے معنی جو بطور جزو ترکیبی کے مستعمل ہے آئس لینڈ[1] کی زبان میں جائداد کے ہیں۔

---

[1] آئس لینڈ ناروے اور گرین لینڈ کے درمیان بحر اوقیانوس میں ایک جزیرہ ہے جو ڈنمارک کے تحت ہے۔

فٹ (fit) مناسب ، درست ، چست یا ٹھیک کے مفہوم میں اسکانڈینیویائی لفظ ہے جو اردو میں صرف بول چال میں رائج ہے۔ یہ لفظ پیوست کرنے بٹھانے اور ٹھونکنے یا ٹانگ کرنے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ یہی حال اس کے مشتق یعنی "فٹنگ" کا ہے جو بجلی کے سامان یا مشنری کے پرزوں کے جوڑنے ، جمانے یا نصب کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ البتہ اس لفظ کا اسم فاعل یعنی فٹر میکانیات کی اصطلاح میں اردو میں تقریر کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ **فلاٹ** (flat) دراز ہوتے یا لیٹ جانے کے معنوں میں بات چیت میں کبھی کبھی آتا ہے جیسے نشہ سے فلاٹ ہو گیا۔ فلاٹ (flat) مکان کی منزل یا مکان کی منزل پر چند کمروں کے رہایشی مقام کیلئے اردو میں عام ہے۔ یہ لفظ سویڈنی زبان میں مذکورہ بالا روپ میں اور ڈنمارکی میں فلاڈ (flad) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔

کک (kick) تنہا بات چیت میں بھی رائج ہے۔ فٹ بال میں کک مارنا یا کک مارنے کی اصطلاحیں عام ہیں۔ مگر اس کا مرکب کک اسٹارٹر میکانیات کی اصطلاح کے طور پر تحریر میں بھی رائج ہے۔ **کیک**[۱] (cake) اردو میں عام ہے۔ اس کا مرکب "کیک پیسٹری" بھی زبان زد

۱؎ Etymological Dictionary of the English Language by W. W. Skeat P 71

خاص و عام ہے۔ **کال** (call) انفرادی حیثیت میں غیر مروج ہے۔ البتہ اس کا مرکب "کال بل" طلبی کی گھنٹی کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے۔ حال حال میں ٹیلیفون کے سلسلہ میں "کال" کا لفظ مستعمل ہونے لگا ہے۔ **کلپ** (clip) اسکانڈینیویائی زبانوں میں کاٹنے یا قطع کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں کلپ اس شئے کو کہتے ہیں جسے پتلون یا پائجامے کے نچلے حصہ کو سیکل کی گریس سے محفوظ رکھنے کیلئے لگاتے ہیں۔ علاوہ ازیں عورتیں کپڑوں اور بالوں کو سنبھالنے اور سنوارنے کیلئے بھی اسے استعمال کرتی ہیں۔ کاغذوں کو یکجا کرنے یا باندہ رکھنے کیلئے بھی کلپ استعمال کیجاتی ہے۔ **کلب** (club) اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ اسکانڈینیویائی زبانوں اور انگریزی میں یہ لفظ (۱) وزنی لکڑی اور (۲) انجمن کیلئے رائج ہے۔ اردو میں یہ لفظ صرف آخرالذکر معنی میں مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ یہ لفظ گنجفے کے پتوں میں "پھول" نشان والے پتوں کیلئے بھی مروج ہے۔ **کٹ** (cut) بول چال میں کئی معنوں میں آتا ہے جیسے (۱) ضرب (۲) کاٹ۔ قطع۔ تراش (۳) زخم۔ اس کے مرکبات کٹ پیس، کٹ لس، کٹ اوٹ (برقی اور میکانیات کی اصطلاح جیسے موٹر کا کٹ اوٹ) تحریر میں داخل ہیں۔ کرکٹ یا ٹینس میں گیند کو "کٹ کرنے" کی اصطلاح عام ہے۔

گیر (gear) میکانیات کی اصطلاح ہے۔ یہ اور اس کے مرکبات

گیر بکس، گیر چینجر، گیر آئیل وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ **گن** (gun) بندوق، توپ یا رائفل کے لئے ایک عام لفظ ہے۔ اس کے کئی مرکبات اردو میں مستعمل ہیں جیسے ایرگن، برن گن، گن بوٹ، اسٹن گن، گن میٹل (تانبے اور رانگ کا مرکب)، گن شاٹ، گن کاٹن (بھک سے اڑنے والی روئی جسے شورے اور گندک کے تیزاب میں ملا کر بناتے ہیں) وغیرہ۔ **گسٹ** (guest) بات چیت میں آتا ہے۔ اس کا ایک مرکب گسٹ نائیٹ شب مہمانی (کالجوں میں) کے معنی میں بول چال میں چالو ہے۔ ایک دوسرا مرکب گسٹ ہاؤز تحریر میں بھی داخل ہے۔ **لیک** (leak) چھید یا دراڑ کے معنی دیتا ہے لیکن اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ اس کا مشتق "لیکیج" زبان پر ہے ادب میں نہیں۔ لیکن یہ لفظ بعض اردو افعال کے ساتھ مستعمل ہے جیسے پانی لیک ہونا، آئیل لیک ہو جانا وغیرہ۔ **لگ** (leg) تنہا بات چیت میں بھی مستعمل نہیں ہے۔ مگر اس کے مرکبات مثلاً لگ بریک (l. break) اور ال۔ بی۔ ڈبلیو (l. b. w.) کرکٹ کی اصطلاحوں کے طور پر تحریر میں بھی آتے ہیں۔ **لا** (law) انفرادی طور پر صرف بول چال میں چالو ہے۔ البتہ اس کے مرکبات لا کالج، لا کلاس اور بائی لا تحریر میں داخل ہیں۔ اردو کی ایک اصطلاح "قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا" ایک انگریزی اصطلاح (to take the law into one's own hand) کا ترجمہ ہے۔ **لگیج** (luggage)

سفری اسباب کے واسطے عام لفظ ہے ۔ انگریزی کا یہ لفظ دراصل اسکانڈینیویائی "لگ" (lug) سے نکلا ہے ۔ اسکانڈینیویائی زبان میں "لگ" کھینچنے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے ۔[1] لنچ (lunch) دوپہر کے کھانے کے مفہوم میں ہے ۔ لفٹ (lift) وہ آلہ جس کے ذریعے کئی لوگوں یا بھاری وزن کو برقی قوت کے ذریعے نیچے سے اوپر یا اوپر سے نیچے بہت جلد لے جایا جا سکتا ہے ۔ اس قسم کے آلے کارخانوں، دواخانوں وغیرہ کی کئی منزلہ عمارتوں اور جہازوں وغیرہ میں استعمال کئے جاتے ہیں ۔ اس کا مرکب ایرلفٹ بھی اردو میں رائج ہے ۔ کسی کو "لفٹ دینا" (موٹر میں جگہ دینا) کی اصطلاح بات چیت میں چالو ہے ۔ ولکم (welcome) خوش آمدید کیلئے بات چیت میں مستعمل ہے ادب میں نہیں ۔ ہاربر (harbour) تنہا استعمال نہیں کیا جاتا ۔ البتہ اسم خاص کے ساتھ جیسے ڈائمنڈ ہاربر اور گولڈن ہاربر اردو میں رائج ہے ۔ ہٹ (hit) ضرب لگانے یا وار کرنے کو کہتے ہیں ۔ لیکن یہ صرف بات چیت میں مستعمل ہے البتہ ہاکی یا کرکٹ کی ہٹ تحریر میں داخل ہے ۔ ہوٹ (hoot) حقارت کے نعرے یا حقارتی کلمہ کے لئے بات چیت میں آتا ہے جیسے ہوٹ کرنا وغیرہ ۔ اس سے "ہوٹنگ" بھی بول چال میں رائج ۔

(الف) دو اسکانڈینیویائی الفاظ ایسے بھی ہیں جو انگریزی کے توسط

---

[1] اسک ۳۰۴ ۔

سے اردو میں داخل ہوئے ہیں اور خود اسکانڈینیویائی میں لاطینی سے آئے ہیں۔

بُش (bush) اسکانڈینیویائی لفظ ہے اور تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات مثلاً بُش شرٹ اور بُش کوٹ وغیرہ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں۔ لفظ "بُش" میکانیات کی اصطلاح کے طور پر تنہا بھی استعمال میں آتا ہے۔ لوہے یا فولاد کا وہ چھلا جو دھرے یا کسی سوراخ میں لگا رہتا ہے بُش کہلاتا ہے۔ لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ ولندیزی ہے اسکانڈینیویائی نہیں۔

کیتلی (kettle) چائے دان کے لئے مستعمل ہے لیکن اس لفظ کے اسکانڈینیویائی ماخذ سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ یہ لفظ آئس لینڈی[1] میں (ketill) ولندیزی میں (ketel) اور جرمن میں (kessel) کے روپ میں موجود ہے۔ یہ لاطینی لفظ کیٹی لس (catillus) سے نکلا ہے جسکے معنی چھوٹے سے پیالے کے ہیں۔ درمیانی زمانہ کی انگریزی میں یہ لفظ کیٹل (ketel) کی شکل میں اسکانڈینیویائی سے آیا ہے۔ اردو میں "کیٹل" بگڑ کر "کیتلی" ہوگیا ہے اور "چار کی کیتلی" سے اردو بولنے والے بخوبی واقف ہیں۔

(ب) دو ایسے اسکانڈینیویائی الفاظ بھی انگریزی کے ذریعہ اردو میں داخل ہوئے ہیں جو خود اسکانڈینیویائی میں لاطینی سے آئے

---

[1] اسکٹ ۲۷۷

ہیں اور لاطینی میں یونانی سے یہ حسب ذیل ہیں۔

بیکر (beaker) ایک کوپ نما کانچ یا چینی کا برتن جو کیمیا کے تجربہ خانے میں سیال چیزوں کو رکھنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یونانی اور لاطینی زبانوں میں یہ لفظ شراب کے پیالہ کے معنی دیتا ہے۔ پروفیسر اسکیٹ[1] کا خیال ہے کہ بیکر کسی مشرقی زبان سے ماخوذ ہے لیکن وہ اس کا ماخذ بتانے سے قاصر ہیں۔ اردو میں یہ غالباً انیسویں صدی کے نصف آخر میں انگریزی سے آیا ہے۔

ریس (race) گھوڑدوڑ کے لئے اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ گھوڑدوڑ کے علاوہ نسل اور جڑ کے لئے بھی رائج ہے۔ لیکن ان معنوں میں یہ اردو میں رائج نہیں ہوسکا۔ اس کا ایک مرکب ریس کورس تحریر میں اور دوسرے مرکبات مثلاً ریس میٹنگ، ریس ہارس صرف بول چال میں مستعمل ہیں۔ ریس کا مشتق ریسنگ اور ریس کی جمع ریسیس بھی بات چیت میں رائج ہیں۔

(ج) ایک دوسرا اسکانڈینیویائی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے لیکن یہ خود اسکانڈینیویائی میں جرمن سے آیا ہے۔ یہ **نکل** (nickel) ہے۔ یہ ایک خاص قسم کی سفید دھات ہے۔ نکل دراصل سویڈش زبان کا لفظ ہے۔ سویڈن کے ایک[1] ماہر معدنیات نے

---

[1] اسک ۴۳　[2] اسک ۳۴۸

۱۷۵۴ء میں اس سفید دھات کو "نکل" سے موسوم کیا۔ اردو میں یہ لفظ بہ تشدید رائج ہے۔ اور اس کے مرکبات نکل پالش، نکل سلور، نکل پلیٹنگ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

فہرست الفاظ

ولندیزی الفاظ

اسٹرائیپ	برانڈی	ٹیٹو	گولف
اسکیپر	بُش	ڈرل	گیس
اسکیٹ	بلف	ڈرم	لٹمس
اسکیچ	پلگ	ڈَگ	لک
اسٹاپ	ٹائے	ڈِک	لینڈاسکیپ
اکائنز	ٹرک	فرلو	واگن
	ٹریگر	کروزر	

جرمن الفاظ

اسپرے	بریک	پروٹین	پیاک
اوم	بسمتھ	پول	پیاکٹ

ٹب ڈرل فارن ہائیٹ مسمریزم
ٹول زنک لابی مگ
ڈچ سوئچ لینڈو ہُرّا

کلٹی الفاظ

ٹوڈی ڈاؤن فلالین کراکری
وسکی

اطالوی الفاظ

آپیرا پیانو فاشسٹ لاوا
انفلوئنزا راکٹ فِرسکو ملیریا
بالکنی سائز گنڈولہ میانی فسٹو
بیالٹ سوڈا گیالونامیٹر وائلن
پورٹیکو سولو لاٹری

ہسپانوی الفاظ

آرمیڈا اسپیڈ بروکیڈ پیون

ٹماٹا	سگار	فرم	گیبرڈین
چاکلیٹ	سنکونا	کارک	گوریلا
ڈسپاچ	شیری	کوکن	لانچ

اسکانڈینویائی الفاظ

اسکاوٹ	ٹاس	فٹ	گن
اسکپ	ٹائٹ	فلاٹ	گیر
اسکور	ٹرام	فلاگ	لا
اکسل	ٹرسٹ	فلیک	لفٹ
بال	ٹفن	فیلو	لگیج
بانڈ	ٹیک	کال	لیج
بائی لا	جرسی	کٹ	لیک
بوتھ	جمپ	کلپ	نکل
بیاگ	جمپر	کک	ویلکم
بیکر	ڈیری	کیتلی	ہاربر
....	ریس	کیک	ہیٹ
سیٹ	فاسٹ	گسٹ	ہوُٹ

تاریخی پس منظر

تمام یورپی زبانوں میں جس زبان نے اردو پر عمیق، بسیط اور دیرپا اثرات مرتب کئے ہیں ان میں انگریزی سب سے زیادہ قابل ذکر ہے۔ ہماری زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں انگریزی الفاظ داخل نہیں ہوئے ہوں۔ اردو نے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں الفاظ براہ راست انگریزی زبان سے لئے ہیں۔ ان میں سے بیشتر الفاظ کچھ صوتی، صوری اور معنوی تبدیلیوں کے ساتھ اردو میں رائج ہو چکے ہیں لیکن سینکڑوں انگریزی الفاظ ایسے بھی ہیں جو بغیر کسی تبدیلی کے اردو زبان کا جز بن گئے ہیں۔ مفرد انگریزی الفاظ کے علاوہ مرکب الفاظ، محاورے، مقولے، ترکیبیں، استعارے اور کنائے خفیف سے تغیر و تبدل کے ساتھ اردو میں اپنائے گئے

ہیں۔ انگریزی زبان کے اس بیش بہا اور مختلف النوع لسانی سرمایہ کی تحقیق سے پہلے ان حالات کا تجزیہ ضروری ہے جن کے باعث ہماری زبان کے خزانہ میں یہ گراں قدر اضافے ہوئے۔

ہند میں انگریزوں کی تجارتی جدوجہد کی ابتدا

یورپ کی ان تمام اقوام میں جنھوں نے ہندوستان سے تجارت کا آغاز کیا انگریز ہی سب سے زیادہ کامیاب رہے۔ ان کی کامیابی کی بڑی وجہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی وہ معاشی جدوجہد ہے جو سترھویں صدی کے آغاز میں ہند میں شروع ہوئی۔ لیکن اس جدوجہد کی ابتدا عام و خاص کے خانگی سرمایے اور ذاتی مساعی پر تھی۔ برخلاف انگریزوں کے دوسری اقوام نے ابتدا ہی سے اپنی حکومتوں کی راست یا بالواسطہ نگرانی میں ہندوستان سے تجارت کا آغاز کیا۔ حکومتوں کے بدلنے یا بگڑنے سے ہندوستان میں ان کے تجارتی مفادات بھی بری طرح متاثر ہوتے رہے۔ پرتگیزیوں نے ہندوستان سے تجارت کے کوئی خانگی تجارتی کمپنی نہیں بنائی۔ ہندوستان کی ساری تجارت پرتگالی بادشاہ اور حکومت کے تحت رہی۔ ولندیزی ایسٹ انڈیا کمپنی حکومت ہالینڈ کے ایک ادارہ کے طور پر ہندوستان میں سیاسی، فوجی

اور تجارتی کاروبار انجام دیتی رہی۔ فرانسیسیوں نے وزرائے سلطنت کی راست سرپرستی میں مشرق سے تجارت کے لیئے اپنی کمپنیاں قایم کیں۔ لیکن تمام یورپی اقوام میں انگریزوں نے ہی سب سے پہلے سنہ ۱۶۰۰ء میں ہندوستان سے تجارت کرنے کے لئے ایسٹ انڈیا کمپنی بنائی جس میں نہ صرف امرا بلکہ پبلک کا بھی سرمایہ لگایا گیا۔ انگریزوں نے ابتدا ہی سے اپنی تجارت کو حکومت کی امداد اور مداخلت سے بے نیاز رکھا۔ یہ پالیسی ہند میں ان کی تجارت اور سیاست کو فروغ دینے میں بڑی حد تک ممد و معاون ہوئی۔

انگریز سیاح یوں تو سنہ ۱۴۹۶ء سے انگلستان کے شمال مغرب سے ہندوستان پہنچنے کی کوششوں کا آغاز ہوتا ہے لیکن جو انگریز سب سے پہلے ہند پہنچنے میں کامیاب ہوا وہ تھامس اسٹیون (Thomas Stephens.) تھا۔ اسٹیون سنہ ۱۵۷۹ء میں ہندوستان پہنچا۔ ہندوستان کی سیاحت سے متعلق اس نے جو خطوط لکھے تھے ان سے انگلستان کے تجارتی حلقوں میں بڑی دلچسپی پیدا ہوئی۔ چنانچہ سنہ ۱۵۸۳ء میں تین تاجر رالف فچ (Ralph Fitch.) جیمس نیوبری (James. Newbarry) اور لیڈس (Leedes.) خشکی کے

راستے ہندوستان پہنچے۔ ان میں سے نیوبری نے گوا میں سکونت اختیار کی۔ لیدس شہنشاہ اکبر کے دربار میں ملازم ہوگیا اور بنگال، سیام، لنکا اور جزائر شرق الہند کے دوسرے مقامات کا سفر کرتا ہوا ۱۵۹۱ء میں انگلستان واپس ہوا۔ سولھویں صدی عیسوی میں پرتگالی ہندوستان کی تجارت پر چھائے ہوئے تھے۔ مگر جب ہسپانوی بحری بیڑہ کو ۱۵۸۸ء میں انگریزوں نے شکست فاش دی تو نہ صرف اہل اسپین بلکہ اہل پرتگال کی بحری قوت کو بھی زبردست دھکا پہنچا کیوں کہ ۱۵۸۰ء سے ۱۶۴۰ء تک اسپین اور پرتگال ایک ہی سلطنت میں ضم ہو چکے تھے۔ ۱۵۹۶ء میں جب ولندیزی سیاح کارنیلیس ہوٹمان راس امید سے ہوتا ہوا ہندوستان کے مشرقی ساحل پر لنگر انداز ہوا تو انگریزوں میں بھی ہند سے تجارت کرنے کا شوق ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ولندیزی مشرق کے گرم مسالوں کی تجارت پر چھا گئے۔ انہوں نے ۱۵۹۹ء میں جب مسالوں کی قیمتیں یورپ میں کثیر منافع کی خاطر دوگنی کردیں تو انگریزوں نے راست مشرق سے تجارت کی ٹھان لی۔

پہلی تجارتی کمپنی کا قیام | چنانچہ ۳۱ ڈسمبر ۱۶۰۰ء میں ایک کمپنی بنام "دی گورنر اینڈ کمپنی آف مرچنٹس آف لندن ٹریڈنگ ٹو دی ایسٹ انڈیز (The Governer and Co. of Merchants of London trading. to the East Indies.) قایم کی گئی۔ ابتدا میں اس کے سرمایہ کی مقدار (۷۰) ہزار پونڈ اور حصہ داروں کی تعداد (۱۲۵) تھی۔

۱۶۳۵ء میں دی اساڈا مرچنٹس (Assada Merchants) کے نام سے انگلستان میں ایک اور تجارتی کمپنی قایم ہوئی۔ لیکن ۱۶۵۰ء میں یہ کمپنی مذکورہ بالا کمپنی میں ضم ہو گئی۔ ۱۶۵۴ء میں آلیور کرامول کے عہد حکومت میں ایک دوسری کمپنی موسومہ "کمپنی آف مرچنٹ اڈوینچررس" (Company of Merchant Advcuturers.) قایم ہوئی۔ لیکن ۱۶۵۶ء میں یہ بھی پہلی کمپنی میں مل گئی۔ ۱۶۹۸ء میں ایک تیسری کمپنی جنرل سوسائٹی ٹریڈنگ ٹو دی ایسٹ انڈیز (General Soeicty trading to the East Indies.) ایک کثیر سرمایہ سے وجود میں آئی۔ ۱۷۰۹ء میں لارڈ گوڈالفن (Lord Godolphin.) کی ثالثی کی رو سے پہلی اور آخری کمپنیاں ایک دوسرے سے مل کر "دی یونائیٹڈ کمپنی آف مرچنٹس

آف انگلینڈ ٹریڈنگ ٹو دی ایسٹ انڈیز ((the United Company of Merchants of England trading to the East indies.) کی شکل میں نمودار ہوئیں۔

ایسٹ انڈیا کمپنی

دراصل یہی وہ کمپنی ہے (جو عام طور پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے موسوم ہے) جو سنہ ۱۸۵۷ء تک ہندوستان پر تجارت کی آڑ میں ڈہائی سو برس سے زیادہ عرصہ تک حکومت کرتی رہی۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کی فتوحات

سنہ ۱۶۰۰ء سے ۱۶۱۲ء تک کمپنی کے انگریز تاجروں نے بارہ مرتبہ ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک سے انفرادی حیثیت میں تجارت کی۔ سنہ ۱۶۱۲ء کے بعد مشترکہ سرمایہ کے اصول پر ایسٹ انڈیا کمپنی اور ہندوستان کے درمیان تجارت ہونے لگی۔ کپتان ہاکنس (Capt. Hawkins) سنہ ۱۶۱۱ء تک ایسٹ انڈیا کمپنی کے نمایندہ کے طور پر آگرہ میں رہا اور یہ شاہ انگلستان (جیمس اوّل) کی شہنشاہ جہانگیر کے دربار میں نمایندگی کرتا تھا۔ سنہ ۱۶۱۵ء میں سر ٹامس رو (Sir Thomas Ros) نے جہانگیر کے دربار میں سفارت کے فرائض انجام دئے۔ اس اثنا میں انگریزوں کو پرتگیزوں اور

ولندیزیوں سے کئی بحری لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ ۱۶۲۰ء تک انگریز مسولی پٹم سورت، عدن، سیام، گوگرا، احمد آباد، خلیج کا بے (Cambay)، پٹنہ اور آگرہ میں اپنی تجارتی ایجنسیاں یا کمپنیاں قایم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

جزائر شرق الہند میں ولندیزیوں کی بڑھتی ہوئی عداوت سے تنگ آکر ۱۶۲۳ء میں انگریزوں نے تجارت کے سلسلہ میں اپنی پوری توجہ ہندوستان کے ساحلی مقامات پر مرکوز کر دی۔ ۱۶۳۲ء میں انہوں نے گولکنڈہ کے بادشاہ عبداللہ قطب شاہ کے حکم سے مسولی پٹم میں دوسری مرتبہ اپنی فیاکٹری قایم کی۔ اور ادہر شمال میں ۱۶۳۴ء میں شہنشاہ شاہ جہاں سے فرمان حاصل کیا اور بنگال میں تجارت کی اجازت حاصل کرلی۔ ۱۶۳۹ء میں فرانس ڈے نے کمپنی کی جانب سے ہندوستان کے مشرقی ساحل سے تجارت کے لئے مدراس پٹم یا مدراس کو منتخب کیا۔ (۱۴) سال کے بعد مدراس کو اتنی اہمیت حاصل ہوگئی کہ اسے پریزیڈنسی کا درجہ دیا گیا۔ ۱۶۶۱ء میں جب چارلس دوم اور کیتھرائین آف برگانزا کی شادی ہوئی تو بندرگاہ بمبئی اس پرتگالی شہزادی کے جہیز میں آیا۔ شاہ انگلستان نے بمبئی کو برائے نام دس پونڈ سالانہ کے معاوضہ میں ۱۶۶۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو پٹہ پر دیدیا۔ چند سال کی مدت میں بمبئی نے اتنی ترقی کرلی کہ

سنہ ۱۶۸۷ء میں بجائے سورت کے اسے مغربی ہند کی تجارت کا مستقر قرار دیا گیا۔ سنہ ۱۶۸۱ء میں انتظامی سہولت کی خاطر بنگال کو مدراس سے الگ کر دیا گیا اور بنگال کے لئے ایک علٰحدہ گورنر مقرر کیا گیا جسکے تحت قاسم بازار، پٹنہ، بالاسور، مالدہ اور ڈھاکہ کی تجارتی کمپنیاں تھیں سنہ ۱۶۸۶ء میں کلکتہ کو انگریزوں نے آباد کیا۔ جب انگریزوں کو اس قدر شاندار کامیابیاں ہونے لگیں تو ان کے مسلک میں بھی فرق آنے لگا۔ چنانچہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان میں اپنی پالیسی میں بنیادی تبدیلی کر لی۔ اب وہ محض کارخانے قایم کرنے، تجارتی کوٹھیاں بنانے یا ساحلی مقاماتپر قلعہ بند ہو کر تجارت کرنے پر قانع نہیں رہی بلکہ اس نے ہندوستان کے مقبوضہ علاقوں پر حکومت کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ سنہ ۱۶۸۹ء سے علاوہ تجارت کے حکومت کرنے کی پالیسی عملی طور پر اختیار کی گئی۔ اورنگ زیب کے آخری زمانے میں مغل سلطنت سے ان کی پرخاش ہو گئی تھی۔ چونکہ ہوگلی میں انہوں نے بغیر اجازت قلعہ بنا لیا تھا شہنشاہ اورنگ زیب نے ان کی تمام رعایتیں منسوخ کر دیں۔ لیکن ان کے بادشاہ جیمز دوم نے معافی چاہی تو پھر ان کو اجازت دیدی گئی۔ سنہ ۱۷۰۷ء میں شہنشاہ اورنگ زیب کا انتقال ہو گیا تو ہندوستان میں چاروں طرف طوائف الملوکی پھیل گئی،

اور مرہٹوں کی ایک نئی طاقت کھڑی ہوگئی تو انگریزوں نے موقع کو غنیمت جانا اور ہندوستان پر حکومت کے منصوبوں کو اور آگے بڑھا دیا۔

سترھویں صدی کے آخری حصہ میں ولندیزیوں نے پرتگیزی قوت کو ہندوستان کے ساحلی مقامات پر تباہ و برباد کر دیا۔ انگریزوں نے ولندیزی طاقت کو جو ساحل مالابار اور ساحل کارامنڈل پر غیر معمولی اہمیت حاصل کر چکی تھی، خلیج بنگال اور بحیرہ عرب میں دفن کر دیا۔ فرانسیسیوں نے جب جنوبی ہند میں سر اٹھایا تو ایسٹ انڈیا کمپنی نے (سنہ ۱۸۶۱ء) میں ان کا خاتمہ کر دیا۔

اٹھارویں صدی عیسوی میں کئی یورپی کمپنیاں مثلاً جرمن کمپنی یا آسٹنڈ کمپنی (سنہ ۱۷۲۲ء)، سویڈش کمپنی (سنہ ۱۷۳۱ء)، ہسپانوی کمپنی (سنہ ۱۷۳۳ء) پروشین کمپنی (سنہ ۱۷۵۰ء)، ہندوستان سے تجارت کے لئے قایم ہوئیں لیکن یہ سب ناکام رہیں اور ان کے مقابلے میں صرف انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی ہی سرسبز ہو سکی۔

کلیو (۱۷۵۸ء تا ۱۷۶۰ء)

اٹھارویں صدی کے نصف آخر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان میں جو شاندار کامیابیاں حاصل ہوئیں اور جو وسیع علاقے قبضہ میں آئے

ان کی ابتدا کلیو کی فوجی کمان سے ہوتی ہے۔ کلیو نے پہلے ۱۷۵۱ء میں محاصرہ ارکاٹ میں فرانسیسیوں اور چندہ صاحب کو شکست دی۔ جون ۱۷۵۷ء میں سراج الدولہ حاکم بنگال کا پلاسی کی جنگ میں خاتمہ کردیا اور اس سے فایدہ اٹھا کر ہندوستان کے مشرق میں انگریزی حکومت کی بنیاد رکھدی۔ ۱۷۵۸ء میں کلیو کو بنگال کے تجارتی اداروں اور مقبوضہ علاقوں کا گورنر بنایا گیا۔ یہ اس کی پہلی گورنری ہے جو تین سال تک (۱۷۵۸ء تا ۱۷۶۰ء) رہی۔ اس کی اتنی طاقت ہوگئی تھی کہ ۱۷۶۴ء میں بکسر کے مقام پر شہزادہ عالی گہر یعنے شاہ عالم ثانی اور شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کی فوجوں کو پٹنہ اور بہار میں شکست دی جس میں میر قاسم بھی شریک تھا۔ جنوب میں اس کی فرستادہ فوجوں نے کرنل فورڈ کے (Col. Forde) کی کمان میں فرانسیسیوں کو شکست دے کر مسولی پٹم پر قبضہ کرلیا۔ اس کامیابی سے حیدرآباد پر بھی اثر پڑا۔ نواب صلابت جنگ والی حیدرآباد نے انگریزوں سے مئی ۱۷۵۹ء میں ایک معاہدہ کرلیا جس کی رو سے فرانسیسیوں کی بجائے انگریز حیدرآباد اور شمالی سرکار میں بہتر موقف میں ہوگئے۔ اسی سال مدراس کے آگے جب فرانسیسیوں سے ان بن ہوگئی تو فرانسیسی بھاری نقصان کے ساتھ محاصرہ اٹھانے پر مجبور ہوگئے۔ چنسورہ پر ولندیزیوں کو

بھاری شکست ہوئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی ہر طرف سے محفوظ ہو گئی۔

کلیو کا دوسرا عہد گورنری ۱۷۶۵ء سے ۱۷۶۷ء تک ہے۔ اس عہد میں کمپنی کو اور بھی فروغ ہوا۔ ہندوستان کے مشرق میں کمپنی کی معاشی بنیادیں مضبوط ہو گئیں۔ ۱۷۶۵ء میں شاہ عالم ثانی کے حکم سے مشرق میں بنگال، بہار، اڑیسہ اور جنوب میں شمالی سرکار کا دیوانی یا مالیاتی نظام کمپنی کے سپرد کیا گیا اور سیول نظام حکومت متعلقہ نوابوں کے تحت۔ کمپنی کی معاشی بنیادیں مستحکم کرنے کے بعد کلیو نے خود اسکی اندرونی اصلاح پر توجہ کی۔ کمپنی کے بہت سے عہدہ دار خانگی تجارت میں مصروف تھے۔ کلیو نے ان کی خانگی تجارت مسدود کر دی۔ اس نے فوجی اور سیول عہدہ داروں کی تنخواہ میں معتدبہ اضافہ کیا تاکہ وہ رشوت ستانی اور تحفہ تحایف کی علت سے باز رہیں۔ اس کے بعد ۱۷۶۷ء میں کلیو ہمیشہ کے لئے ہندوستان سے رخصت ہو گیا جبکہ انگریزی مقبوضاتی حکومت کا ڈھانچہ تیار ہو چکا تھا۔ اس کے بعد وارن ہیسٹنگز کے ۱۷۷۲ء میں بحیثیت گورنر بنگال آنے تک پانچ سال کے عرصہ میں ہندوستان میں کوئی اہم تبدیلیاں نہیں ہوئیں۔

ہیسٹنگز: (۱۷۷۲ء تا ۱۷۸۵ء) کلیو کے بعد جس شخص نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے اثر، اقتدار اور مقبوضات میں اضافہ کیا وہ وارن ہیسٹنگز تھا۔

ہیسٹنگز ۱۷۷۲ء سے ۱۷۷۴ء تک بنگال کا گورنر رہا۔ اکتوبر ۱۷۷۳ء میں لارڈ نارتھ کے عہد وزارت میں برطانوی پارلیمان نے قانون تنظیمی (Regulating Act) پاس کیا۔ اس کی رو سے گورنر جنرل کا عہدہ تراشا گیا تاکہ اس کی بدولت کمپنی کے وسیع تجارتی کاروبار اور مقبوضاتی معاملات کو ایک مرکز کے تحت لایا جائے۔ ۱۷۷۴ء میں وارن ہیسٹنگز کو کمپنی کی جانب سے تمام ہندوستان کا اعلیٰ ترین عہدہ دار یعنی گورنر جنرل بنایا گیا۔ ۱۷۸۵ء تک وارن ہیسٹنگز نے اپنے فرائض ایک چار رکنی کمیٹی کے مشورہ سے گو اس کو اراکین کونسل سے کبھی کبھی سخت مقابلہ کرنا پڑتا تھا نہایت تدبر اور فراست سے انجام دیئے۔ اگر کلیو نے ہندوستان میں برطانوی مقبوضاتی حکومت کی بنیاد رکھی تو ہیسٹنگز نے اس بنیاد پر ایک وسیع اور شاندار عمارت تعمیر کی۔ ہیسٹنگز نے سب سے پہلے کلیو کے دو عملی "دیوانی" نظام کو ختم کیا اور تمام مقبوضہ علاقوں میں دیوانی، فوجداری اور عدالتی اختیارات خود سنبھال لئے۔ اس نے

بنگال کے کم سن نواب کے الونس میں کمی کر دی۔ شاہ عالم کے سالانہ نذرانہ کو موقوف کر دیا۔ جیت سنگھ اور بیگمات اودھ کو لوٹ کر کمپنی بہادر کو مالیاتی اعتبار سے نہایت مستحکم کر دیا۔

انگریز اور مرہٹہ قوتیں پانی پت کی ۱۷۶۱ء کی شکست کے باوجود مرہٹہ طاقت پھر ابھر رہی تھی۔ بنگال کی حفاظت کے لیے ہیسٹنگز نے مشرق میں نواب وزیر اودھ سے معاہدہ کر لیا۔ اس نے نہ صرف الہ آباد اور کورا کا علاقہ ایک کثیر رقم کے معاوضہ میں فرمانروا اودھ کے حوالہ کیا بلکہ اودھ کے شمال مغرب میں شوریدہ سر روہیلہ سرداروں کی بھی سرکوبی کی۔ ابتدا میں ہیسٹنگز کی یہ پالیسی تھی کہ ان دیسی مسلمان ریاستوں کو تقویت پہنچائی جائے جو کمپنی کے مقبوضہ علاقوں اور مرہٹوں کے درمیان بفر (buffer) کا کام دیں۔ نواب اودھ کی مدد اسی پالیسی کے تحت کی گئی تھی۔ لیکن مسلمان حکمران اتنے کمزور ہو چکے تھے کہ ان میں اب کامیاب مدافعت یا جارحانہ اقدام کی سکت باقی نہ تھی۔ جب دہلی پر مرہٹے چھا گئے اور انہوں نے شاہ عالم کو انگریزوں کے خلاف اپنے ساتھ کر لیا تو ہیسٹنگز نے جان لیا کہ کمپنی کے بقا کے لئے مرہٹوں سے ٹکر ناگزیر ہے۔

اس وقت مرہٹوں کی قیادت کے لیے رگھوناتھ راؤ اور نانا فرنویس (Nana Phadnavis) میں زور آزمائی ہو رہی تھی۔ انگریزوں نے سالسیٹی (Salsette) اور بسین (Bassein) کے معاوضہ کے وعدہ میں رگھوناتھ راؤ سے معاہدہ کر لیا۔ ادھر چھوٹی چھوٹی مرہٹہ قوتوں نے نانا فرنویس کا ساتھ دیا۔ انگریزوں اور مرہٹوں کے درمیان ۱۷۷۸ء سے ۱۷۸۱ء تک لڑائیاں ہوتی رہیں جو تاریخ میں پہلی مرہٹہ جنگ کے نام سے مشہور ہے۔ ہیسٹنگز نے بڑی ترکیب سے بعض راجاؤں کو ترغیب و تحریص کے ذریعہ نانا فرنویس سے الگ کر لیا۔ جب اس کے دو مشہور فوجی کمانڈروں جنرل گوڈارڈ (Goddard) نے گجرات پر اور کپتان پوپھام (Popham) نے گوالیار پر قبضہ کر لیا تو مرہٹوں نے ۱۷۸۳ء میں ہیسٹنگز سے دب کر صلح کر لی۔ اس صلح نامے کے ذریعے سالسٹے، الیفنٹہ (Elephanta) اور بعض چھوٹے جزیرے انگریزوں کے تحت آ گئے۔ صلح سالسیٹی کی وجہ سے انگریزوں کو نہ صرف مرہٹہ قوتوں (Maratha Confederacy) سے بیس سال کے لیے امن حاصل ہوا بلکہ ان کی فوجی قوت شمالی اور وسطی ہند میں بھی تسلیم کر لی گئی۔

حیدر علی والئی میسور

ہیسٹینگز شمالی اور وسطی ہند میں مرہٹہ طاقتوں سے الجھا ہوا تھا کہ جنوبی ہند میں حیدر علی والی میسور کرناٹک میں کمپنی کے مقبوضہ علاقوں کو فتح کرتا ہوا اور دیسی ریاستوں کو روندتا ہوا شہر مدراس کی دیواروں تک پہنچ گیا ہیسٹینگز نے سرایری کوٹ (Sir Eyre Coote) اور کرنل پیرس (Col. Pearse) کی کمان میں خشکی اور سمندر کی راہ سے دو فوجیں مدراس پریزیڈنسی کی مدد کے لئے روانہ کیں۔ حیدر علی کی موت سے پہلی جنگ میسور ختم ہوئی۔ چند اور لڑائیوں کے بعد ۱۷۸۴ء میں انگریزوں اور ٹیپو سلطان میں ایک معاہدہ دوستی طے پایا جس کے ذریعہ دونوں نے مفتوحہ ملکوں کو ایک دوسرے کے حوالہ کر دیا۔ ہیسٹینگز نے نہ صرف بنگال اور بمبئی بلکہ مدراس پریزیڈنسی کی بھی بڑی مدد کی اور اس کے حیطۂ اقتدار کو کافی وسیع کر دیا۔ اس طرح اس نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کاروبار میں ہر لحاظ سے ترقی اور وسعت کے مواقع پیدا کر دیئے اور انگریزی شہنشاہی حکومت کی جڑیں ہندوستان میں مضبوط کر کے ۱۷۸۵ء میں انگلستان واپس ہو گیا۔

کمپنی کا پورے ہندوستان پر قبضہ

ہیسٹنگز کے ۱۷۸۵ء میں جانے کے بعد سے (۱۸۵۶ء) تک بعض مشہور گورنر جنرل مثلاً کارنوالس (۱۷۸۶ء۔ ۱۷۹۳ء)۔ ولزلی (۱۷۹۸ء۔ ۱۸۰۵ء)۔ مارکوئیس آف ہیسٹنگز (۱۸۱۴ء۔ ۱۸۲۳ء)۔ ہارڈنگ (۱۸۴۴ء۔ ۱۸۴۸ء) ڈلہوزی (۱۸۴۸ء۔ ۱۸۵۶ء) ہندوستان آئے جنہوں نے کمپنی بہادر کی حکومت نہ صرف تمام ہندوستان پر پھیلا دی بلکہ ہند کے اطراف واکناف کے چند اہم آزاد و نیم آزاد علاقوں پر بھی اپنا اقتدار جما دیا۔

ہند کی پہلی جنگ آزادی

یہ انگریزی اقتدار کا پہلا دور تھا جس میں کمپنی اور کمپنی کے عہدہ دار حکومت کرتے رہے۔ گو اس میں بعض مرتبہ کئی ارکان پارلیمنٹ بھی مداخلت کرتے رہے لیکن انیسویں صدی کے وسط میں حالات نے پلٹا کھایا۔ ۱۸۵۷ء میں ایک سیاسی تلاطم برپا ہو گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف طبقے انگریزی حکومت سے ناراض ہو گئے اور ناراضی بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ بالآخر گورنر جنرل کیننگ اول (۱۸۵۶ء۔ ۱۸۶۲ء) کے زمانے میں ہندوستان کی جنگ آزادی کا آغاز ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کو اور اس کا خوں فشاں انجام اپریل ۱۸۵۹ء میں ہوا۔ اس کو انگریز غدر کہتے ہیں لیکن یہ دراصل جنگ آزادی تھی جس میں

ہندوستانیوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکالنے کی کوشش کی تھیں مگر یہ کوشش ناکام ہوئی۔ انگریزوں نے اس شورش کو بیرحمی سے دبا دیا۔ لیکن اس کا سیاسی اور دستوری نتیجہ یہ ہوا کہ کمپنی کی حکومت ختم کر دیگئی اور ہندوستان راست حکومت انگلستان کے تحت آگیا۔ چنانچہ اگسٹ ۱۸۵۸ء میں برطانوی پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے تحت ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈھائی سو سالہ اقتدار (۱۶۰۰ تا ۱۸۵۸ء) کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا اور ملکہ وکٹوریہ ہندوستان کی قیصرہ ہوگئیں۔ پارلیمنٹ کے حکم سے سکریٹری آف اسٹیٹ ہند کو (جو برطانوی کابینہ کا رکن بھی تھا) کمپنی بہادر کا سارا اقتدار منتقل کر دیا گیا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کا خاتمہ سکریٹری آف اسٹیٹ ہند برطانوی حکومت کے نامزد کردہ پندرہ اراکین کی کونسل کی مدد سے اور وائسرئے کے توسط سے ہندوستان پر حکومت کرنے لگا۔ یہ ہندوستان کا دوسرا دور ہے جس کو زیر تاج برطانیہ کہا جاتا ہے۔

۱۸۵۸ء کے نئے ایکٹ کے تحت لارڈ کیننگ ہندوستان کے پہلے وائسرائے مقرر کئے گئے۔ ۱۸۵۸ء سے ۱۴ جنوری ۱۹۴۷ء کی آدھی رات تک جب کہ ہندوستان آزاد ہوگیا (۱۶) وائسرائے گذرے ہیں۔

ہند اور انگلستان کے ۳۴۷ سالہ معاشی و سیاسی تعلقات

۱۶۰۰ سے ۱۸۵۸ء تک کم و بیش ۲۵۸ سال ایسٹ انڈیا کمپنی کے توسط سے ہندوستان انگلستان سے وابستہ رہا اور اس کے بعد زیر تاج برطانیہ ۸۹ برس (۱۸۵۸ تا ۱۹۴۷) اس کے تعلقات رہے۔ ظاہر ہے کہ اس وسیع مدت میں برطانوی حکومت اور برطانوی عوام سے ہندوستان کے ہمہ گیر تعلقات پیدا ہو گئے یعنی ۱۶۰۰ سے ۱۹۴۷ء تک اہل انگلستان اور اہل ہند کسی نہ کسی حیثیت سے ایک دوسرے سے قریب تر رہے ہیں۔ اور یہ ۳۴۷ سالہ رابطہ کم موثر نہیں رہا۔ ہماری تہذیب۔ تمدن۔ طرز فکر۔ معاشرت۔ معیشت۔ سیاست اور زبان و ادب پر مغرب کی اس جلیل القدر قوم کے اثرات کا پڑنا ضروری تھا۔ چنانچہ زندگی کے ہر شعبہ میں اس زبان کے سیکڑوں الفاظ پائے جاتے ہیں۔

انگریزی زبان کے جو اثرات اردو زبان پر پڑے ہیں ان کی تلاش، چھان بین اور تحقیق اس کتاب کا اہم ترین حصہ ہے۔ اس لئے اس ضروری تاریخی پس منظر میں ان لسانی۔ تشکیلی۔ صوتی اور حرفی تبدیلیوں پر تفصیل کے ساتھ بحث کی جائے گی جو اردو میں اس اہم یورپی زبان کی بدولت واقع ہوئے ہیں۔

انگریزی الفاظ

اردو میں خاص انگریزی زبان کے بہت سے الفاظ زندگی کے تقریباً ہر شعبہ میں آ گئے ہیں۔ ذیل میں ان سے بحث کی گئی ہے۔

ایکڑ (acre) اردو میں زمین کے پیمانے کے طور پر مستعمل ہے۔ ایک ایکڑ زمین ۴۸۴۰ مربع گز کے مساوی ہے۔ قدیم انگریزی (اینگلو سیکسن) میں یہ لفظ چراگاہ کے معنی میں مستعمل تھا۔ بعد میں زمین کے پیمانے کے مفہوم میں استعمال کیا جانے لگا۔

آئیس (ice) برف کے لئے بات چیت میں چالو ہے۔ اس کے مرکبات آئیس کریم آئیس فروٹ آئیس بکس تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں **انکم** (income) آمدنی کے مفہوم میں انگریزی پڑھے لکھے لوگ کبھی کبھی استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے

مرکبات انکم ٹیکس، انکم ٹیکس آفس، انکم ٹیکس افسر نہ صرف بول چال میں بلکہ بعض وقت تحریر میں بھی رائج ہیں۔

یہ لفظ انگریزی کے "ان" اور "کم" سے مرکب ہے۔ اننگ (inning) کرکٹ کی اصطلاح میں کھیلنے کی باری کے مفہوم میں مروج ہے یہ اردو میں اننگ رہ گیا۔ اسپیر (spare) کے معنی فالتو یا زاید کے ہیں۔ یہ انگریزی لفظ اردو بات چیت میں بھی نہیں آتا۔ البتہ اس کا مرکب اسپیر پارٹ میکانکی اصطلاح کے طور پر بول چال میں رائج ہے، تحریر میں نہیں آتا۔ اسپارک (spark) شرارے یا چنگاری کے لئے اردو میں شاذ ہے۔ لیکن اس کے مرکبات اسپارکنگ پلگ اور الکٹرک اسپارک رائج ہیں۔ اسپیڈ (speed) رفتار یا چال کے لئے بات چیت میں ہے۔ اس کا مرکب اسپیڈو میٹر جس سے موٹر کی رفتار اور طے شدہ مسافت معلوم کیجاتی ہے اردو تحریر اور تقریر دونوں میں مروج ہے۔ اسپن (spin) ٹینس اور کرکٹ میں گیند پھینکنے کے ایک انداز کے لئے رائج ہے۔ اس سے اسپن بولر۔ اسپن سروس۔ اسپن بال۔ اسپنر۔ بال اسپن کرنا یا بال کو اسپن دینا وغیرہ۔ اسپنڈل (spindle) چرخی کے تکلے کے لئے بات چیت میں ہے۔ اسٹاف (staff)

عمل کے لئے عام لفظ ہے۔ فوجی اصطلاح میں اس کے مرکبات۔ رجمنٹل اسٹاف۔ جنرل اسٹاف۔ اسٹاف کالج۔ اسٹاف افسر۔ اسٹاف سارجنٹ وغیرہ مستعمل ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹاف کلب اور پرسنل اسٹاف بھی عام ہیں۔ **اسٹال** (stall) انگریزی میں ابتداءً جانوروں کو (کھڑا) رکھنے کی جگہ کے مفہوم میں استعمال ہوتا تھا۔ بعد ازاں سامان رکھنے کی جگہ اور پھر چھوٹی "دوکان" کے معنی میں استعمال ہوا۔ اردو میں یہ لفظ آخری مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب بک اسٹال بھی ہماری زبان میں رائج ہے۔ **اسٹام یا اسٹامپ** (stamp) اردو میں عام لفظ ہے جو ڈاک کے اسٹامپ، مہور یا دستاویز لکھنے کے خاص کاغذ کے لئے مستعمل ہے۔ یہ اردو افعال کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جیسے اسٹام لگانا۔ اسٹام چسپاں کرنا۔ اسٹام فروخت کرنا وغیرہ۔ اس کے گنگا جمنی مرکبات "اسٹام فروش" اور "اسٹام فروشی" بھی اردو میں رائج ہیں۔ اس کے انگریزی مرکبات اسٹامپ ایکٹ اور اسٹامپ آفس بھی اردو میں آتے ہیں۔ "محصول اسٹامپ" (وہ محصول جو بعض قانونی دستاویزات پر لگایا جاتا ہے) کی اصطلاح بھی اردو میں مستعمل ہے۔ "اسٹامپ" انگریزی میں زمین پر زور سے پاؤں مارنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس مفہوم میں رائج نہ ہو سکا۔ اس لفظ کا

ایک گنوار اردو روپ "اشٹام" ہے۔ میر نے اپنے ایک شعر میں اشٹام کا لفظ اس طرح باندھا ہے۔

دستخط مہریں نوٹ اور اشٹام۔۔۔ جعلسازی کے کرتے ہیں سب کام

اسٹینڈ (stand) ٹھیراؤ، قیام یا جگہ کا مفہوم رکھتا ہے۔ یہ لفظ عام طور پر رائج ہے اور دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی استعمال میں آتا ہے جیسے بس اسٹانڈ۔ بینڈ اسٹانڈ۔ ٹوپی کا اسٹانڈ وغیرہ۔ اسٹار (star) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکبات میں رائج ہے جیسے فلم اسٹار۔ فلمی اسٹار۔ اسٹار آف انڈیا (وہ خطاب جو ۱۸۶۱ء میں ہندوستان کی حکومت کے انگلستان کے تحت آنے کی یادگار میں تجویز ہوا تھا) وغیرہ۔ اسٹارٹ (start) انفرادی حیثیت سے غیر مستعمل ہے۔ لیکن دوسرے الفاظ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے موٹر اسٹارٹ کرنا۔ اسٹارٹ کا مشتق "اسٹارٹر" سلف اسٹارٹر میں آتا ہے۔ اسٹیم (steam) بھاپ یا بخار کے معنی میں عام نہیں ہے۔ اس کے مرکبات اسٹیم انجن۔ اسٹیم گیس۔ اسٹیم بوٹ۔ اسٹیم باتھ۔ اسٹیم بائیلر اسٹیم بکس وغیرہ اصطلاحی حیثیت سے اردو میں رائج ہیں۔ اسٹیم کا مشتق اسٹیمر دخانی کشتی کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے۔ چنانچہ اکبر نے اسٹیمر کو اس طرح باندھا ہے۔

گم ہیں میری نظر سے وہ ساحل دل آویز
ناکامیوں کی موجیں بہنے لگیں بہت تیز
اسٹیمر اپنی ہم کو دیتے نہیں یہ انگریز
کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

اسٹیل (steel) فولاد کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے۔ اس کا مرکب اسٹیل پن (وہ قلم جس میں زبان اور ہولڈر اسٹیل کے ہوتے ہیں) تحریر میں بھی مروج ہے لمیٹیڈ کمپنیوں کے ناموں اور اصطلاحوں میں بھی یہ لفظ آتا ہے۔ جیسے اسٹیل لمیٹیڈس وغیرہ۔

اسٹیپ (step) قدم کے معنی میں فوج اور انگریزی ناچ میں بول چال میں چالو ہے۔ اس کا مشتق اسٹپنی (stepney) کوتل پہیئے کے لئے اردو میں رائج ہے جو موٹر کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔

اسٹوارڈ (steward) بڑے گھرانے کے داروغہ یا منتظم کے مفہوم میں انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کی بول چال میں آتا ہے۔ **اسٹک** (stick) بات چیت میں شاذ ہے مگر اس کا مرکب لپ اسٹک۔ شیونگ اسٹک تحریر اور تقریر میں

رائج ہے۔ اسٹاک (stock) تجارتی اصطلاح میں سامان کے ذخیرہ اور کسی کمپنی کے مشترکہ سرمایہ کے لئے آتا ہے۔ اس کے مرکبات اسٹاک ایکسچینج۔ اسٹاک بروکر۔ اسٹاک بک۔ اسٹاک کمپنی۔ اسٹاک مارکیٹ اردو میں رائج ہیں۔ اس انگریزی لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح اسٹاک اینڈ شیرز مارکیٹ بھی مروج ہے۔ اس کا فاعل اسٹاکسٹ بھی مستعمل ہے۔ اسٹول (stool) تپائی کے معنی میں اردو میں آتا ہے۔ اسٹروک (stroke) کسی کھیل میں وار یا ضرب یا ہاتھ مارنے کے مفہوم میں بول چال میں چالو ہے۔ تیرنے کی اصطلاح "برسٹ اسٹروک" اور مشین کی اصطلاح میں بھی یہ لفظ آتا ہے۔ اردو کی اصطلاح "ایک جنبش قلم یا قلم کی ایک حرکت" انگریزی اصطلاح (a. s. of the pen) کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے۔ اوٹ (oat) جو کی قسم کے ایک خاص اناج کے نام کے لئے۔ اولڈ (old) بات چیت میں کم آتا ہے مگر اس کے مرکبات اور اصطلاحیں جیسے اولڈ بائے۔ اولڈ بائیز ڈنر۔ اولڈ بائیز اسوسیشن وغیرہ مستعمل ہیں۔ ارل (earl) انگلستان کے امراء کا قدیم ترین خطاب جو مارکوئیس اور وائکونٹ کے درمیانی درجہ کا ہوتا ہے۔ جیسے ارل آف گاڈون

وغیرہ۔ اردو میں ارل سے "ارلیہ"[1] ارل کی ریاست یا درجہ کو ظاہر کرنے بنالیا گیا ہے۔ ارل کو اکبر نے اپنے ایک شعر میں اس طرح باندھا ہے۔

کہتی ہے زراہ کبر مجھ سے وہ گرل   کیا تجھ سے ملوں کہیں کا تو ڈیوک نہ ارل

ایسٹر (easter) عیسائیوں کا تہوار جو ہر سال ۲۴ر مارچ یا اس کے بعد کے پہلے اتوار کو منایا جاتا ہے۔ یہ لفظ اردو تحریر میں رایج ہے۔ "ایسٹر کی تعطیلات" سے طالب علم اچھی طرح واقف ہیں۔ **انگلش** (English) اردو میں عام ہے یہ لفظ انگلستان کی زبان اور قوم دونوں کیلئے مروج ہے۔ پنشن خوار سپاہی کے لئے "انگلشیا"[2] کی ترکیب بھی رایج ہے۔ سرسید احمد خان نے انگلش گورنمنٹ اور انگلش ایجوکیشن کو کئی مرتبہ اپنے مضامین (آخری مضامین سرسید) میں استعمال کیا ہے۔ اوور (over) انگریزی سابقہ ہے جو اوپر یا آرپار اور کرکٹ کے کھیل میں ختم کے معنوں میں ہے۔ یہ سابقہ کے طور پر دوسرے الفاظ کے پہلے آتا ہے۔ جیسے اوورسیر (overseer) جو انگریزی کی طرح اردو میں بھی

---

(۱) ج ۱، ۱۷۔ (۲) ج ۶ ۳۰۔

محکمہ تعمیرات کے داروغہ یا نگران کار کے مفہوم میں رایج ہے۔ اس لفظ سے بنے ہوئے بعض دوسرے مرکبات اور اصطلاحیں بھی اردو بول چال میں رایج ہیں مثلاً اوور بڈ (تاش کی اصطلاح)۔ اوور ہیڈ (ٹینس اور مشین کی اصطلاح)۔ اوور کوٹ۔ اوور ٹیک (کسی سے پیچھے سے جا ملنا)۔ اوور ٹایم (دفتری)۔ اوور بونڈری (بونڈری سے زیادہ یعنی ۶ رن بنانا)۔ اوور ہال (ٹھیک یا درست کرنا)۔ اوور رول کرنا۔ کرکٹ میں بولر کے لگاتار چھ گیند پھینکنے کو بھی اوور کہتے ہیں۔ اکبر نے ان میں سے ایک مرکب اوور کوٹ کو یوں باندھا ہے۔

مقصود جو اصلی ہے وہ دل کی درستی۔ یا ہائیٹ دا اوور کوٹ ہو یا جبہ و دستار

اوٹ (out) اوور کی طرح اوٹ (out) بھی انگریزی سابقہ ہے جو "بغیر یا باہر" کے معنی میں انگریزی میں مستعمل ہے۔ یہ بعض الفاظ کے آگے آکر مرکب الفاظ بناتا ہے۔ ان میں سے بعض اردو بات چیت میں رایج ہیں۔ جیسے اوٹ پیشنٹ (ہسپتال)۔ اوٹ بڈ (تاش وہراج)۔ اوٹ پوسٹ (فوجی)۔ آوٹ فٹ۔ آوٹ ہوز۔ آوٹ ڈور وغیرہ۔ کھیلوں میں "اوٹ" مختلف افعال کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے "اوٹ ہونا"۔ اوٹ گیا۔ اوٹ ہوا۔ اوٹ ہو گیا۔ اوٹ کرنا۔ اوٹ کیا اوٹ کر دیا وغیرہ۔ اسپرانٹو (esperanto) مصنوعی طور پر بنائی

ہوئی بین قومی زبان کا نام ہے۔ ایک پولستانی ڈاکٹر زمن ہاف (Zamonhof) نے ۱۸۸۷ء میں اسے ایجاد کیا تھا۔ اسپرنگ (spring) پیچ، کمانی کے معنوں میں زیادہ اور چھلانگ کے معنوں میں شاذ ہے۔ اس کے مرکبات۔ اسپرنگ بورڈ اور اسپرنگ کوچ بھی رائج ہیں۔ اسپیچ (speech) تقریر کے معنی میں عام ہے۔ اس کی جمع "اسپیچوں" بھی استعمال ہوئی ہے۔ چکبست کا شعر ملاحظہ ہو

پھونک ڈالے تیری اسپیچوں کے بنڈل ہم نے
اب کے ہولی میں جلائے نہیں چیلے بنکٹ

(صبح وطن ص ۲۱۰)

اسپیکر (speaker) اردو میں مقرر یا پالیمنٹ کے خطیب کے لئے رائج ہے۔ اسٹابری (strawberry) ایک پھل کے نام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ انگلس (English) انگلش کے ش کی س میں تبدیلی سے بنا ہے۔ یہ لفظ پنشن کے معنی دیتا ہے۔ انگلش کا مشتق انگلسیا اور انگلش کا مشتق انگلشیا ہے۔ یہ دونوں پنشن خوار سپاہی کے معنوں میں مستعمل ہیں(۱)۔ ایٹ ہوم (at home) عصرانہ کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ اس مرکب لفظ کے دونوں جز

---

(۱) ج ۶۔ ۳۰۶۔

ایٹ اور ہوم خالص انگریزی ہیں۔ آل (all-) انگریزی زبان کا سابقہ ہے جو "کل" یا "تمام" کے معنوں میں دوسرے الفاظ کے ساتھ مستعمل ہے جیسے آل انڈیا کانفرنس۔ آل انڈیا کانگریس وغیرہ۔

انڈر (under) انگریزی زبان کا لفظ اور سابقہ دونوں ہے۔ لیکن اردو میں سابقہ کے مفہوم "تحت" کے لئے دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے انڈر سکریٹری۔ انڈر گریجویٹ۔ انڈر ریٹ انڈر گراونڈ وغیرہ۔ سابقہ کے مفہوم میں یہ لفظ بعض دوسری یوروپی زبانوں میں حسب ذیل اشکال میں پایا جاتا ہے۔

ولندیزی	اونڈر	(ander)
آئیس لینڈی	انڈر	(undir)
ڈنمارکسی	انڈر	(under)
سویڈنی	انڈر	(under)
جرمن	انٹر	(unter)

اکبر الہ آبادی نے انڈر کو بطور ایک منفرد لفظ کے اور "تحت" کے مفہوم میں یوں استعمال کیا ہے۔[1]

بابو کہتے ہیں وہ نہ جائے گا — میرے انڈر میں کام دیتا ہے

اسٹریچر (stretcher) بیمار کی ڈولی کے مفہوم میں مروج ہے

[1] اساک ۵۸۴۔

اف (if) تنہا بات چیت میں بھی نہیں آتا۔ لیکن اکبر نے بیسویں صدی کے آغاز میں "بٹ" کے ساتھ "اف" بھی استعمال کیا ہے لیکن یہ دونوں اردو تحریر اور تقریر میں غیر مروج ہیں۔

اجل آئی اکبر گیا وقت بحث ۔ اب اف کیجئے اور نہ بٹ کیجئے

انٹر (hunter) ہنٹر سے بگڑ کر بنا ہے اور کوڑے کے معنے میں مستعمل ہے۔ ایک اردو فلم کا نام "ہنٹر والی" رکھا گیا تھا۔ اسٹریلائز (sterilize) جراثیم سے پاک کرنیکے معنوں میں اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ اسٹرلنگ (sterling) انگریزی سکہ کے معنی میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات پونڈ اسٹرلنگ اور امسٹرلنگ ڈالر بھی مروج ہیں۔ اسٹو (stove) ایک خاص قسم کے چولہے کے معنی میں عام لفظ ہے۔ اسٹرائک (strike) ہڑتال کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کا ایک مشتق "اسٹرائکر" فنگر بلیرڈ کی اصطلاح کے طور پر عام ہے کیفی اعظمی نے لفظ اسٹرائک کا استعمال ایک شعر میں اس طرح کیا ہے۔

سلام ان اسٹرائک کرنے والے کامگاروں کو
ھیپنے نہیں دیتے جو اب سرمایہ داروں کو

ا؎ پیشہ ۵-۵

اسٹنٹ (stunt) عیاری، کمال یا کرتب بازی کے مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ خاص کر فلمی ادب میں اس کا چلن زیادہ ہے۔ **اپ ہولسٹری** (upholstery) کمرے۔ سوفوں۔ کرسیوں موٹروں وغیرہ کے ساز و سامان مثلاً فرش۔ گدیاں۔ کمانیاں اور غلاف کے کام کے مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ **ایر بک** (yeer-book) کے دونوں جز "ایر" اور "بک" انگریزی ہیں۔ سالنامہ کے معنی میں یہ بول چال میں بھی شاذ ہے۔ **اسٹک** (stick) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکب کی شکل میں نہ صرف بات چیت بلکہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ جیسے ہاکی اسٹک وغیرہ۔

بیبی (baby) بچہ کے لئے بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب بیبی واٹر تحریر میں اور روز واٹر بات چیت میں آتا ہے۔ **بارلی** (barley) جَو کے لئے بول چال میں چالو ہے۔ بیبی واٹر کی طرح بارلی واٹر بھی تحریر میں مروج ہے۔ **بیاٹ** (bat) گیند کھیلنے کا بلّا جیسے کرکٹ کا بیاٹ۔ اس کا مرکب بیاٹسمن تحریر میں بھی آتا ہے۔ **بیاچ** (batch) جتھے یا گروہ کے معنی دیتا ہے۔ قدیم انگریزی میں یہ لفظ روٹیوں کی اس مقدار کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو وقت واحد میں گھان میں پکائی جائے۔ درمیانی انگریزی میں یہ لفظ روٹیوں کی

مقدار کے لئے استعمال ہونے لگا۔ موجودہ انگریزی میں یہ جماعت یا گروہ کے لئے آتا ہے۔ اردو زبان میں یہ لفظ اسی معنی میں رائج ہے۔ **باتھ** (bath) غسل کے لئے بات چیت میں رائج ہے۔ لیکن اس کے مرکبات باتھ روم۔ ٹرکش باتھ (سوپ) شاور باتھ۔ اسٹیم باتھ وغیرہ تحریر میں بھی آتے ہیں۔ یہ لفظ قدیم انگریزی میں گرم مقام کے لئے مستعمل تھا۔ لیکن جدید انگریزی اور اردو میں اس لفظ کا یہ قدیم مفہوم بدل گیا۔ **بیم** (beam) انگریزی میں روشنی کی شعاع اور (۲) لکڑی یا فولاد کی ناٹ کے لئے مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف آخرالذکر معنی میں رائج ہے جیسے "لوہے یا فولاد کی بیم۔ **بڈ** (bed) بچھونا یا بستر کے معنی میں بات چیت میں آتا ہے۔ اس کا مشتق بڈنگ بھی بول چال میں چالو ہے۔ قدیم اور درمیانی زمانہ کی انگریزی میں یہ لفظ اسی روپ میں پایا جاتا ہے۔ اس کا ایک مرکب بڈروم اکبر کے ایک شعر میں آیا ہے۔

رہ گیا دل ہی میں شوق سایہ الطاف خاص
مجھکو آنے کی اجازت دی نہیں بڈ روم میں

بل (bell) گھنٹی کے مفہوم میں بات چیت میں مروج ہے۔ اس کے مرکبات الارم بل اور کال بل تحریر میں بھی آتے ہیں۔ **بینچ**

(bench) اردو میں عام لفظ ہے۔ بنچ اور بار کی قانونی اصطلاح بھی اردو میں رائج ہے۔ "بنچ" اور "بینک" کا ماخذ ایک ہی ہے لیکن معنوں میں فرق ہے۔ بیری (berry) چھوٹے چھوٹے گوندلی کے سے پھل۔ یہ اور اس کے مرکبات مثلاً راس بیری۔ اسٹرا بیری۔ بلاک بیری وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ برتھ (berth) جہاز یا ریل میں سونے کی نشست کے لئے اردو میں مروج ہے جیسے برتھ محفوظ کرنا یا کرانا۔ بسٹ (best) تحریر یا تقریر میں مستعمل نہیں ہے۔ لیکن بعض کمپنیوں کے نام کے ساتھ اردو میں آتا ہے۔ جیسے بسٹ اینڈ کو لمیٹیڈ۔ بڈ (bid) ہراج میں بولی لگانے، نیلام اور گنجفے میں ابتدائی بولی کے مفہوم میں رائج ہے۔ بلاک (black) سیاہ یا کالے کے لئے اردو بول چال میں آتا ہے۔ قدیم انگریزی میں اس کا روپ (blac) اور درمیانی انگریزی میں (blak) ہے اس کے بعض مرکبات بات چیت میں رائج ہیں جیسے بلو بلاک (سیاہی)۔ بلاک بال (کلب کے انتخاب میں کالے گولے کے ذریعے کسی کے خلاف رائے دینا)۔ بلاک بورڈ (مدرسوں کا سیاہ تختہ جس پر چاک سے لکھا جاتا ہے)۔ بلاک بک یا بلاک لسٹ (مشتبہ لوگوں کا رجسٹر)۔ بلاک مارکیٹ (چور بازار)۔ بلاک مارکٹنگ وغیرہ۔ اردو

کی بعض اصطلاحیں مثلاً سیاہ قمیصہ (b. shirt) کالی کوٹھری
یا کال کوٹھر (b. hole) افشائے راز کی دھمکی دیکر روپے
وصول کرنا (black mail) عمل تاریکی (b. out)
انگریزی اصطلاحوں کے ترجمے ہیں - بلاڈر (bladder) اردو
میں مسانہ کے معنی میں بات چیت میں اور چھوٹے بیلون کے مفہوم میں
تحریر میں بھی آتا ہے جیسے فٹ بال کا بلاڈر - بلیڈ (blade)
اردو میں اس پتی کے لئے تحریر اور تقریر میں رائج ہے جس سے خط
بناتے ہیں - اس کا مرکب ریزر بلیڈ بھی عام ہے - بلیڈ کا لفظ پتی کے
مفہوم میں نہ صرف قدیم انگریزی بلکہ سویڈنی، ڈنمارکی، ولندیزی
اور جرمن میں بھی پایا جاتا ہے - بورڈ (board) اردو میں دو
معنوں میں مستعمل ہے - یہ ایک تو لکڑی کے تختے یا میز کے لئے اور دوسرے
کمیٹی یا مجلس کے لئے آتا ہے - جیسے بورڈ آف ریوینیو، بورڈ آف اسٹڈیز،
بورڈ آف ٹریڈ، بورڈ آف کنٹرول وغیرہ - انگریزی میں ابتدا میں یہ لفظ
جہاز کے ایک رخ یا جانب کے لئے استعمال کیا جاتا تھا - لیکن اردو اس
مفہوم سے ناآشنا ہے - اردو میں اس لفظ کی کئی اصطلاحیں اور مرکبات

---

(۱) اسک ا ہ

مستعمل ہیں، مثلاً بورڈر ۔ بورڈنگ ۔ بورڈنگ ہاوس ۔ بورڈنگ اسکول ۔
بورڈنگ فیس ۔ بورڈنگ اینڈ لاجنگ ۔ بلاک بورڈ وغیرہ ۔ بوٹ
(boat) ناؤ یا کشتی کے لئے اردو میں بات چیت میں رائج ہے ۔
اس کے مرکبات آگ بوٹ ۔ اسٹیم بوٹ اور بوٹ کلب تحریر میں
آتے ہیں ۔ بولٹ (bolt) بلی ۔ کھٹکا ۔ چٹخنی یا پیچ کے معنوں
میں مروج ہے ۔ اردو میں اس لفظ کا تلفظ عام طور پر بہ حرکت
"ل" بولٹ ہوتا ہے ۔ لیکن معنی میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا ۔
اس کے مرکبات نٹ بولٹ اور ٹا ور بولٹ بھی اردو میں رائج ہیں ۔
بک (book) کتاب کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے ۔ مگر
اس کے بہت سے مرکبات تحریر میں مستعمل ہیں جیسے بک پوسٹ ۔
بک کیس ۔ بک کیپنگ ۔ بک اسٹال ۔ بکنگ کلرک ۔ بکنگ آفس وغیرہ ۔ یہ
لفظ "محفوظ" کرنے کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے جیسے ریل، سینما یا تھیٹر
میں [1] جگہ بک کرانا ۔ بائے (boy) لڑکا ۔ ملازم ۔ نوکر یا ہوٹل کے ملازم
کے لئے اردو بول چال میں رائج ہے ۔ اس کا مرکب بائے اسکاوٹ تحریر
میں بھی مروج ہے ۔ بائیکاٹ (boycott) اردو میں عام لفظ
ہے ۔ یہ لفظ ایک اسم خاص کپتان بائیکاٹ (Capt. Boycott

---

(۱) اسک ۵۸

سے منسوب ہے آئرلینڈ کی جدوجہد آزادی کے زمانے میں جب مقامی لوگوں نے ۱۸۸۰ء میں انگریز کپتان بائیکاٹ کے خلاف سیول نافرمانی کی تحریک چلائی تو اس تحریک کا نام ہی کپتان موصوف کے نام کی رعایت سے "بائیکاٹ" ہوگیا۔ اردو میں یہ لفظ بیسویں صدی کی ابتداء سے سیاسی مفہوم میں رائج ہوگیا۔ **براس** (brass) بول چال میں چالو نہیں ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب "براسو" یا "براسو پالش" جس سے پیتلی سامان صاف کیا جاتا ہے اردو میں رائج ہے۔ **برجس** (brijis) اردو میں عام لفظ ہے۔ اور انگریزی **بریچیس** (breeches) سے بگڑ کر بنا ہے۔ انیسویں صدی کے آخر تک اس کے پہننے کا رواج بہت تھا۔ **بکٹ** (bucket) بالٹی یا باٹلی کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ **بمپر** (bumper) اردو میں موٹر کے سامنے اور پیچھے لوہے یا فولاد یا کسی دوسرے چمکدار دھات کی سلاخ جیسے ابھرے ہوئے حصے کے لئے مستعمل ہے۔ انگریزی میں یہی لفظ شراب کے بھرے ہوئے گلاس۔ دھکا یا ٹکر دینے والے کے لئے بھی آتا ہے۔ لیکن اردو میں اس کے معنی میں تبدیلی ہوئی ہے۔ یہ لفظ بمپ سے مشتق ہے۔ "بمپ" حقیقت میں اس آواز کو ظاہر کرتا ہے جو دو چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے۔ **بنڈل** (bundle) پلندا۔ لوٹلی یا گٹھری کیلئے استعمال

کیا جاتا ہے۔ گنوار اردو محاورے میں "بنڈل مارنا یا بنڈل پھینکنا گپ مارنے یا گپ ہانکنے کے مفہوم میں رائج ہے۔ برسٹ (burst) کسی ٹیوب یا ٹائیر یا دونوں کی آواز سے یکدم پھٹ پڑنے کے مفہوم میں اردو میں مستعمل ہے۔ باڈی (body) جسم کے معنی میں بات چیت میں اور عورتوں کے لباس کے مفہوم میں تحریر میں رائج ہے۔ موٹر کے ڈھانچے کے لئے بھی عموماً استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مرکب باڈی گارڈ تحریر اور تقریر دونوں میں مروج ہے۔ برٹش (British) انگریزی کی طرح اردو میں بھی صفت کے طور پر مستعمل ہے۔ اس لفظ کے کئی مرکبات برٹش انڈیا۔ برٹش راج۔ برٹش سلطنت اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ اکبر نے "برٹش سلطنت" کا استعمال ایک شعر میں کیا ہے۔

یہ برٹش سلطنت کے ہیں عواطف۔ کہ مذہب کی نہیں ہے وہ مخالف

باکسنگ (boxing) عام ہے۔ اس کے مرکبات بھی رائج ہیں جیسے باکسنگ میچ، باکسنگ ٹورنمنٹ وغیرہ۔ برج (bridge) کھیل کی اصطلاح میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات جیسے کنٹراکٹ برج۔ آکشن برج وغیرہ بھی مروج ہیں۔ بریچ (breech) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب بریچ لوڈر ایک قسم کی بندوق کے لئے رائج ہے۔ اس مرکب لفظ کے اجزا "بریچ" اور "لوڈر" دونوں انگریزی

سے ماخوذ ہیں۔ بریچ لوڈنگ گن کی اصطلاح بھی اردو میں رائج ہے۔
اس کی جمع یعنی برجیس (breeches) سے برجس بن گیا ہے جو عام ہے۔
بل ڈاگ (bull dog) کتے کی ایک قسم کے لئے اردو میں مستعمل
ہے۔ اس مرکب کے دونوں جز انگریزی زبان کے ہیں۔ بور (bore)
بات چیت میں بھی نہیں آتا۔ لیکن ایک خاص قسم کی بندوق مثلاً ڈول
بور گن یا بارہ بور کی بندوق ہیں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ موٹر کے پسٹن کے
گھر کیلئے بھی اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ بیر (beer) جو کی شراب کے
مفہوم میں یہ لفظ اردو میں عام ہے۔ بیرا (bearer) انگریزی زبان کے
بیرر سے بگڑ کر بنا ہے اور ملازم۔ خدمتگار یا ہوٹل کے نوکر کیلئے استعمال کیا جاتا ہے بیرنگ
(bearing) صفحۂ خطوط پر مستعمل ہے۔ وہ خطوط جن پر مقررہ قیمت کے ٹکٹ چسپاں نہیں
ہوتے انہیں زیادہ محصول دیکر لینا پڑتا ہے۔ ایسے تمام خطوط یا لفافو
کے لئے "بیرنگ" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو مترادف انگریزی
لفظ (bearing) کا ہندوستانی تلفظ ہے۔ اس کے ایک اور
مفہوم میں جو مشین کی اصطلاح ہے اس لفظ کے لئے دارالترجمہ جامعہ
عثمانیہ نے "سہارا" کا لفظ تجویز کیا لیکن رواج نہ پا سکا۔ لفظ بیرنگ

زبان زد خاص و عام ہے اور ادب میں بھی استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ شعور نے اسٹامپ نہ لگے ہوئے خط کے مضمون میں اس لفظ کو باندھا ہے۔

زر محصول کے دینے میں جو دکھتا ہے دریغ

بھیج دے ڈاک میں بیرنگ ہی دلبر نامہ

بیاک (back) پیٹھ یا پچھلے حصہ کے لئے بات چیت میں شاذ ہے لیکن بعض کھیلوں مثلاً فٹ بال۔ ہاکی۔ والی بال بیسکٹ بال وغیرہ میں ایسے کھلاڑی کے لئے مستعمل ہے جو گول کے آگے کھیلتا ہے۔ اس کے مرکبات ہاف بیاک فل بیاک بھی رائج ہیں۔ **بیک گیمن** (beackgamon) بات چیت میں آتا ہے۔ یہ چوسر کی قسم کا ایک کھیل ہے جو مہروں سے کھیلا جاتا ہے۔ **بیکری** (bakery) کیک پیسٹری بنانے کے مقام کیلئے اردو میں عام ہے۔ **برانڈ** (brand) کسی خاص تجارتی نشان کے لئے صرف بات چیت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ **بریڈ** (bread) خاص خمیری روٹی یا نان پاؤ کے لئے صرف انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کی زبان پر ہے۔ **برڈ** (bird) تقریر میں رائج ہے اور نہ تحریر میں گو اکبر الہ آبادی نے اسے استعمال کیا ہے۔ مثلاً۔

زمزمہ اوج فلک پر ہے یہی ہر برڈ کا۔ ہے یہی مفہوم روئے ارض پر ہر ورڈ کا

پیاڈ (pad) گدّے کی نرم تہہ کے معنی میں انگریزی میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ عام طور پر لکھنے کے کاغذات کے مجموعے کیلئے مروج ہے۔ اس کا ایک مرکب رائٹنگ پیاڈ زبانوں پر ہے تحریر میں نہیں۔ اس انگریزی لفظ کا فعلی اسم " پیاڈنگ " جو باریک کپڑے یا روئی کی چادر کی تہہ کے مفہوم میں (بالعموم سلوائی گھروں یا درزیوں کے محاورے میں) اردو میں رائج ہے۔ **پیاڈل یا پیڈل** (paddle) عام ہے میکانیات کی اصطلاح میں ایک آلہ ہے جس کے ذریعہ گاڑیاں چلائی جاتی ہیں جیسے سیکل کے پیڈل وغیرہ۔ **پان** (pan) ایک برتن ہے جسمیں چیزیں گرم کی جاتی ہیں۔ یہ لفظ اردو میں صرف بات چیت میں مروج ہے۔ البتہ اس کی ایک اصطلاح " پان اسلامی تحریک " تحریر میں رائج ہے۔ لیکن اس اصطلاح میں " پان " بہ حیثیت ایک یونانی سابقہ اور بہ معنی " سب یا کل " استعمال کیا گیا ہے۔ **پارک** (park) اردو میں سبزہ زار۔ چمن۔ رمنہ۔ ہریالی کے لئے یا موٹروں کے کھڑے کرنے کے میدان کے لئے مستعمل ہے۔ یہ بعض ناموں میں بھی آتا ہے جیسے ہائیڈ پارک (لندن کا مشہور پارک) پارک لین۔ پارک سرکس وغیرہ

---

(۱) skeat, p. 368 لے

کبھی کبھی یہ اردو افعال کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے موٹر پارک کرنا وغیرہ۔ اس کا فعل "پارکنگ" بھی مروج ہے۔ درمیانی انگریزی میں یہ لفظ (parc) کے روپ میں اور قدیم انگریزی میں (pearruc) کی شکل میں ملتا ہے۔ پنک (pink) بات چیت میں پیازی یا گلابی رنگ کے لئے مستعمل ہے۔ پلے (play) بات چیت میں بھی استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس کا مرکب یعنی پلے گراونڈ نہ صرف بات چیت میں بلکہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ اس کا مشتق "پلیر" کھلاڑی کے معنی میں بول چال میں چالو ہے۔ پلیر ایک خاص قسم کے سگریٹ کے نام کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے پلیرس نیوی کٹ۔ اسے اختصاراً "پلیرس" بھی کہتے ہیں۔ اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح "پلے بیک سنگر" آج کل عام ہوگئی ہے۔ پلاٹ (plot) قطعہ زمین کے معنی میں انگریزی سے ماخوذ ہے۔ قدیم انگریزی میں بھی یہ لفظ اسی روپ میں ہے۔ البتہ درمیانی انگریزی میں اس کے ہجوں میں کچھ فرق پیدا ہو گیا اور شکل (plotte) ہوگئی۔ لیکن جدید انگریزی میں یہ لفظ قدیم انگریزی پر عود کر آیا ہے۔ سازش یا ناٹک کے خاکے کے مفہوم میں اس لفظ کا ماخذ فرانسیسی ہے انگریزی نہیں۔ پانڈ (pond) بول چال میں بھی نہیں آتا۔ مگر بعض ناموں میں جیسے پانڈز کریم وغیرہ میں تحریر میں بھی آتا ہے۔

پاٹ (pot) برتن کے مفہوم میں بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ البتہ بلیرڈس کی اصطلاح میں یہ لفظ اردو میں مستعمل ہے۔ چنانچہ بلیرڈ کے میز پر سرخ گولے کو سفید گولے کی مدد سے کسی ایک پاکٹ میں ڈالنے کے کھیل کو پاٹ کہتے ہیں اور کھلاڑی کو اس پر تین نمبر ملتے ہیں۔ **پڈنگ** (pudding) کھانوں میں انڈے کے ایک میٹھے کے مفہوم میں یہ انگریزی لفظ اردو میں عام ہے۔ **پاتھ** (path) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب فٹ پاتھ بول چال اور ادب میں مروج ہے۔ اردو زبان کے ایک فلم کا نام ہی "فٹ پاتھ" رکھا گیا تھا۔ ابراہیم جلیس کے افسانوں کے ایک مجموعے کا نام بھی "فٹ پاتھ کی شہزادی" ہے۔ **پلیر** (player) کھلاڑی اور اوزار کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کی اصطلاح فٹ بالی پلیر بات چیت میں رائج ہے۔ **پنس** (pence) انگریزی سکہ۔ شلنگ کے بارھویں حصے کے نام کے طور پر مستعمل ہے۔ **چونگی۔ ٹاؤن ڈیوٹی** (town duty) کا بگڑا ہوا اردو لفظ ہے جس کے معنی اس محصول کے ہیں جو شہر کے اندر لاکر بیچے جانے والے سامان یا چیزوں پر مقامی اخراجات کے واسطے لیا جاتا ہے۔ **پول** (pool) تاش کی ایک اصطلاح ہے جو کھیلنے والوں کی بازی یا شرط کی رقموں اور جرمانوں کی مجموعی مقدار

لہ۔ ف ۱۔ ۳۸۵۔ آخری خطوط غالب

کے لئے استعمال کیجاتی ہے۔ تجارتی اصطلاح میں نفع کی وہ مشترک رقم جو کئی دوکانداروں میں تقسیم کی جائے "پول" کہلاتی ہے۔ لیکن ان معنوں میں یہ لفظ صرف بات چیت میں رائج ہے تحریر میں نہیں۔ **پوک** (poke) تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ اس کا مشتق "پوکر" تاش کے کھیل کی ایک اصطلاح کے طور پر تقریر اور تحریر میں رائج ہے۔ **تھینک** (thank) بات چیت میں شکریہ کے مفہوم میں رائج ہے۔ **تھراٹل** (throttle) میکانیات کی اصطلاح میں وہ آلہ ہے جس سے کاربوریٹر میں پٹرول اور ہوا کافی مقدار میں جلد پہنچائے جاتے ہیں۔ **تام لوٹ** (tumbler) انگریزی لفظ کی صوری اور معنوی تبدیلی کی یہ ایک دلچسپ مثال ہے۔ انگریزی میں ٹمبلر چپٹے پیندے کے گلاس کو کہتے ہیں۔ لیکن اردو کا تام لوٹ یا تام لیٹ (۱) بغیر ٹونٹی کے ٹین کے لوٹے (۲) ٹین کے گلاس (۳) ٹین کے ڈونگے یا آبخورہ (۴) ٹین کے برتن کے لئے مستعمل ہے۔ اس طرح انگریزی ٹمبلر کی شکل اور صورت میں نہ صرف تشکیلی تبدیلی ہوئی ہے بلکہ معنیاتی (semantic) بھی۔ **ترپال** (tarpaulin

---

۱؎ ف ا۔ ۱۴۴

رال چڑھا ہوا ٹاٹ کے معنی میں اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔
یہ اردو میں انگریزی لفظ کے صوتی بگاڑ کی ایک مثال ہے۔ تھرڈ
(third) گنتی میں تیسرے کے لئے بات چیت میں آتا ہے۔ لیکن
دوسرے الفاظ کے ساتھ تقریر اور تحریر دونوں میں رائج ہے جیسے تھرڈ
کلاس وغیرہ۔ تھری ناٹ تھری (three not three) کی اصطلاح
ایک خاص قسم کی بندوق کے لئے اردو میں مروج ہے۔

ٹیچر (teacher) استاد کے لئے اردو میں رائج ہے۔ اس
کے مرکبات سائینس ٹیچر۔ انگلش ٹیچر بھی اردو بولنے والوں کی زبان سے
سنائی دیتے ہیں۔ ٹایم (timo) وقت کے مفہوم میں بات چیت
میں چالو ہے۔ اس کا گنوار روپ "ٹیم" ہے۔ اس کے مرکب ٹایم ٹیبل۔
ٹایم پیس۔ ٹایم کیپر بول چال میں آتے ہیں۔ ٹین اور ٹن (tin)
یہ انگریزی لفظ حرف علت ائی (i) کی درازی سے اردو میں ٹین
ہوگیا۔ اس روپ میں یہ لفظ ایک دھات (رانگ یا رانگا) کے
مفہوم میں رائج ہے جو پانی سے ۷،۳ گنا بھاری ہے۔ اردو میں یہ
انگریزی لفظ جب کسی چھوٹے سے ڈبے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے تو اس
کا روپ "ٹن" ہو جاتا ہے جیسے سگریٹ کا ٹن۔ اس کا مرکب ٹن کٹر
بھی رائج ہے۔ ٹوکن (token) علامت یا نشانی کے معنوں

میں اردو میں مروج ہے۔ جب بنک میں چیک دیا جاتا ہے تو رسید کے طور پر بلّا وغیرہ دیا جاتا ہے۔ ٹوکن پیش کرنے پر رقم بنک سے ملتی ہے۔ ٹریڈ (trade) بات چیت میں شاذ ہے۔ لیکن اس کے مرکبات ٹریڈ مارک۔ ٹریڈنگ کمپنی اور ٹریڈ کمشنر تحریر اور تقریر میں مستعمل ہیں۔ اردو میں "ایوانِ تجارت" کی اصطلاح انگریزی اصطلاح (board of t.) کا ترجمہ ہے۔ ٹرے (tray) بات چیت میں اس کشتی کے لئے رائج ہے جس میں چائے کی پیالیاں وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔ ٹرف (turf) زمین کا ایسا قطعہ جس پر گھاس اُگی ہوئی ہو۔ یہ لفظ اردو میں بالعموم کرکٹ کے کھیل کے (ہریالی والے) میدان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹار (tar) سیاہ رنگ کا ایک گاڑھا لیکن سیال مادہ جو پتھر کے کوئلے سے نکلتا ہے۔ لکڑی کو دیمک سے بچانے اور سڑکوں کو محفوظ اور مضبوط کرنے کے لئے اسے لگایا جاتا ہے۔ مرکبات میں اس انگریزی لفظ کے ٹ کی آواز بسا اوقات "ت" سے بدل جاتی ہے جیسے تارکول اور کولتار میں۔ ٹول (toll) انگریزی میں محصول چنگی کے معنی میں مستعمل ہے۔ اردو میں یہ محصول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مرکبات میں بھی مروج ہے۔ جیسے ٹول ٹیکس وغیرہ۔ قدیم انگریزی میں اس کا ردیف

ٹولن (toln) اور یونانی میں ٹیلونیاں (telonian)
ہے۔ اس لئے قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا ماخذ قدیم انگریزی
ہے یا یونانی۔ ٹائی (tie) عام لفظ ہے۔ ٹائی اردو افعال باندھنا۔
لگانا۔ ڈالنا۔ پڑنا وغیرہ کے ساتھ آتا ہے۔ گلے میں جو ٹائی باندھی جاتی
ہے اس کے علاوہ یہ لفظ کھیل کی اصطلاح کے طور پر بھی اردو بات
چیت میں آتا ہے۔ جب کسی کھیل میں دو حریف ٹیمیں مقابلہ میں
برابر رہتی ہیں تو "ٹائی پڑنا" کہتے ہیں۔ ٹائی کی طرح اس کا مرکب
نکٹائی بھی اردو میں عام ہے ظفر نے اس کو ایک شعر میں استعمال
کیا ہے۔

شرک کے پچکے ہوئے گالوں کا پوڈر ہو گیا
کفر کی اکڑی ہوئی گردن کی نکٹائی بنا

ٹک (tick) ایک صوتی تقلیدی لفظ ہے جو گھڑی
کی آواز کو ظاہر کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ نشان زد کرنے کے مفہوم میں
بھی رائج ہے۔ ٹیم (team) کھلاڑیوں کی جماعت کے مفہوم
میں مروج ہے جیسے فٹ بال۔ ہاکی یا کرکٹ ٹیم وغیرہ۔ ٹپ
(tip) انگریزی کی طرح اردو میں کئی معنوں میں مستعمل
ہے۔ مثلاً (۱) سرے یا نوک پر کوئی چھوٹی چیز لگانا جیسے بلیرڈ کے کیو کی ٹپ۔

(۲) گھوڑ دوڑ میں گھوڑوں کے جیتنے کے بارے میں اشارہ اور (۳) صراف میں بڑھنے والے شیرز کے متعلق خفیہ اطلاع دینا (۴) وہ بخشش یا انعام جو قلی - چپراسی یا بیرے وغیرہ کو دیا جائے - ٹول (tool) آلہ یا اوزار کے مفہوم میں بول چال میں اور اس کا مرکب ٹول بکس تحریر میں آتا ہے - ٹاکیز (talkies) بولنے والے فلم کے معنی ہیں بجالت جمع اردو میں عام ہے - دوسرے الفاظ کے ساتھ ترکیب پاکر یہ عموماً سینما گھر کے معنی دیتا ہے جیسے پیالیس ٹاکیز - سلکٹ ٹاکیز - لائیٹ ہاوس ٹاکیز وغیرہ - مذکورہ بالا لفظ کا واحد "ٹاکی" (talkie) بھی اردو میں استعمال ہوا ہے - "چمنستان" میں ظفر علی خاں کا یہ شعر ملاحظہ ہو -

اس کو یا چرخے سے یا چکی سے یا چولہے سے کام
اس کو یا ٹاکی کے یا ہاکی کے گن گانے کی فکر

ٹیپ ٹاپ (tip top) ایک صوت تقلیدی لفظ ہے جو قوس میں دئے ہوئے انگریزی مرکب کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے - اس مرکب لفظ کے جزو اول میں "i" کی آواز "ے" میں اور جزو دوم میں "o" کی آواز "i" میں تبدیل ہو گئی ہے - اردو میں یہ لفظ اعلیٰ درجے کے لباس میں ملبوس ہونے یا خوش وضع یا خوشنما ساز و سامان سے آراستگی کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے - منشی درگا سہائے

سرورؔ نے اس کا استعمال مذکورہ بالا مفہوم میں اس طرح کیا ہے۔

یہ نمود ظاہری ہے چار دن کی ٹیپ ٹاپ

ہیں طلسم نقش حیرت اس کی رنگ آمیزیاں

جام (jam) مربّے کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ میٹھے کے علاوہ کسی چیز کے بھینچ جانے یا پھنس جانے کے لیے بھی مستعمل ہے۔ ان معنوں میں کسی نٹ یا بولٹ کے " جام ہونے " کی اصطلاح اردو بول چال میں مروج ہے۔ اس کا ایک مرکب " جام نٹ " بھی میکانیات میں رائج ہے۔ اس لفظ سے بنی ہوی ایک دوسری اصطلاح " ٹرانک جام ہونا " بھی بول چال میں ہے۔

چاپ (chop) انگریزی زبان میں کاٹنے، قلم کرنے یا ضرب لگانے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ " چاپ " انگریزی ماخذ کے ایک لفظ چیاپ (chap) سے بعد میں تشکیل پایا ہے۔ اردو میں یہ لفظ ٹینس کی ایک خاص اصطلاح کے طور پر بات چیت میں رائج ہے۔ جب گیند کو اس طرح ضرب لگائی جائے کہ وہ زمین سے زیادہ نہ اٹھے تو اسے ٹینس کی اصطلاح میں " چاپ کرنا " کہتے ہیں۔ کھانے کی چیزوں میں اس کا ایک مرکب مٹن چاپ اردو

میں رائج ہے۔ چارکول (charcoal) لکڑی کے کوئلہ کے معنی
میں رائج ہے۔ مثلاً چارکول کمپنی۔ چیپ (cheap) ارزاں
یا سستے کے معنی میں بات چیت میں مروج ہے جیسے چیپ اسٹورز۔
۱۹۴۷ء کے بعد سے ہندوستان میں غلہ کی قلت کے دوران میں
سستے غلے کی سرکاری دوکانوں کے لئے چیپ گرین شاپ بھی رائج
ہوئی۔ چکن (chicken) بات چیت میں مرغ یا چوزے کے
لئے آتا ہے جیسے چکن پلاؤ۔ چکن سوپ۔ چکن کری وغیرہ۔ چٹ
(chit) پرزہ۔ چھٹی یا مختصر نوٹ کے مفہوم میں بول چال میں
رائج ہے۔ اس کا مرکب چٹ فنڈ تحریر میں بھی مروج ہے۔ چوک
(choke) میکانیات کی اصطلاح میں ایک آلہ ہے جسے
کھینچکر انجن میں ہوا کی بجائے پٹرول زیادہ کیا جاتا ہے تاکہ موٹر
جلد اسٹارٹ ہو جائے۔ چپ (chip) آلو کی قاشوں
یا چکتیوں کے مفہوم میں آتا ہے اور عام طور پر اس کی جمع چپس
رائج ہے۔

ڈارلنگ (darling) پیارا۔ عزیز یا معشوق کے مفہوم
میں اردو قصوں۔ افسانوں۔ ڈراموں اور ناولوں اور بات چیت
میں رائج ہے۔ ڈے (day) دن کے معنی میں بول چال

میں چالو نہیں ہے۔ لیکن اس کے مرکبات کرسمس ڈے کالج ڈے
وغیرہ تحریر میں آتے ہیں۔ قدیم انگریزی میں یہ لفظ گرم اور روشن
وقت کے معنوں میں مستعمل تھا اور اس وجہ سے "دن" جس میں
آفتاب کی گرم شعاعیں زمین تک پہنچتی ہیں) کے لئے استعمال کیا جانے
لگا۔ ڈیر (dear) محبوب یا عزیز دوست کے لئے تحریر اور تقریر میں
مروج ہے۔ ڈائیو (dive) غوطہ لگانے کے مفہوم میں بول چال
میں چالو ہے۔ ڈاج (dodge) کھیلوں کی ایک عام اصطلاح ہے
جو اردو میں بچاؤ یا داؤ پیچ کے مفہوم میں بات چیت میں استعمال کی
جاتی ہے۔ انگریزی زبان میں یہ لفظ سولہویں صدی عیسوی سے مستعمل
ہے۔ ابتدا میں لڑکھڑاتی چال کے لئے رائج ہوا لیکن بعد میں اس کے معنی
میں تبدیلی ہوئی۔ بیسویں صدی عیسوی کے ربع آخر سے اردو میں یہ لفظ
ایک امریکی موٹر کار کے لئے بھی مستعمل ہے۔ ڈرنک (drink)
بات چیت میں "پینے" کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات، مثلاً کولڈ
ڈرنک۔ ہاٹ ڈرنک بول چال میں چالو ہیں۔ ڈرائی (dry) بات
چیت میں بھی چالو نہیں ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب ڈرائی کلیننگ تحریر
میں اور دوسرا ڈرائی فروٹ بات چیت میں مستعمل ہے۔ ڈک (duck)
ایک پرندہ کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے۔ خصوصاً شکاریوں کی زبان

پر یہ لفظ عام ہے۔ اس کا مرکب ڈک شوٹنگ بھی آتا ہے۔ اردو میں "ڈک" دبیز کپڑے کیلئے بھی رائج ہے۔ مگر اس مفہوم میں اس کا ماخذ ایک ولندیزی لفظ ہے انگریزی نہیں۔ ڈمپ (dump) انبار۔ ڈھیر یا گودام کے مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ یہ عام طور پر اردو افعال کے ساتھ بول چال میں آتا ہے۔ جیسے سامان ڈمپ کرنا وغیرہ ڈسٹ (dust) بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب "ڈسٹر" جھاڑن یا صافی کے مفہوم میں بول چال میں عام ہے۔ ڈرائیور (driver) موٹر چلانے والے کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ اس کے مرکبات (۱) بس ڈرائیور (۲) انجن ڈرائیور (۳) ٹیکسی ڈرائیور بھی رائج ہیں۔ آخرالذکر نام کی ایک فلم بھی بنائی گئی ہے۔ ڈرائینگ (drawing) بھی عام لفظ ہے۔ اس کے مرکبات ڈرائینگ روم۔ ڈرائینگ ہال۔ ڈرائینگ بورڈ ڈرائینگ ماسٹر بھی عام ہیں۔ ڈرافٹس مین (draftsman) نقشہ یا مسودہ مرتب کرنے والے کے لئے بول چال میں آتا ہے۔ ڈربی (derby) انگلستان کی سالانہ گھوڑ دوڑ جس کی ابتداء کا سہرا ارل آف ڈربی (derby) کے سر ہے۔ یہ لفظ زبان زد خاص و عام ہے۔ ڈیزی (daisy) ایک قسم کے پھول کے نام کیلئے مستعمل ہے۔ ڈمی (dummy) تاش کی اصطلاح میں وہ شخص ہے جس کے پتے کھلاڑیوں کے سامنے کھول

دئے جاتے ہیں اور اس کا ساتھی ان پتوں کی مدد سے کھیلتا ہے۔ ڈمبل (dumble) ورزش کے ایک خاص آلہ کے معنی میں اردو تقریر اور تحریر دونوں میں رائج ہے۔ ڈارک (dark) بات چیت میں شاذ ہے لیکن سائنس اور فوٹوگرافی کی اصطلاح کے طور پر تحریر اور تقریر میں "روم" کے ساتھ ملکر آتا ہے۔ جیسے ڈارک روم۔ ڈیاش (dash) اور اس کا مشتق ڈاشنگ فٹ بال اور ہاکی کے کھیلوں کی اصطلاحوں کے طور پر رائج ہیں۔ خط یا عبارت کے نیچے یا محاذی لکیر کھینچنے کے مفہوم میں بھی یہ مروج ہے۔ لیکن ان دونوں معنوں میں یہ زیادہ تر بات چیت کی حد تک محدود ہے۔ اس کا ایک مرکب ڈیاش بورڈ (موٹر میں ڈرائیور کے سامنے لکڑی کا تختہ) تقریر اور تحریر دونوں میں آتا ہے۔ اس ترکیب کے دونوں جز ڈیاش اور بورڈ انگریزی سے ماخوذ ہیں۔ ڈائی (dye) رنگ کا مترادف ہے مگر صرف بات چیت میں چالو ہے۔ ڈرینج (drainage) گندے پانی کے اخراج کے نظام کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ ڈیل (deal) تاش کی اصطلاح میں پتے بانٹنے کے لئے اصطلاح کے طور پر بولا جاتا ہے۔ ڈراپ (drop) تنہا بول چال میں شاذ ہے۔ البتہ مرکب کی شکل میں اردو تحریر اور تقریر میں رائج ہے جیسے ڈراپ سین۔ لیمن ڈراپ وغیرہ۔

عوام میں ڈراپ سین کے لئے کبھی کبھی ڈراپ ہی بولا جاتا ہے۔ اول الذکر لفظ ڈرامہ کے آخری سین اور آخر الذکر لیمن کے قرص کیلئے مستعمل ہے۔

ریڈ (raid) انگریزی میں دھاوے یا حملے کے لئے مستعمل ہے۔ اردو میں اس لفظ کا اسم فاعل یعنی ریڈر اور اس کی جمع ریڈرس بھی رائج ہے۔ ریڈرس کے مرکبات مثلاً ریڈرس کلب ریڈرس ٹیم بھی مروج ہیں۔ لفظ ریڈ ایک خاص اصطلاح "اے۔ آر۔ پی (air raid precaution) میں مخفف کے طور پر مستعمل ہوئی۔ یہ اصطلاح ہماری زبان میں دوسری جنگ عظیم کے بعد سے رائج ہو گئی ہے۔ اردو کی اصطلاح "ہوائی حملہ سے بچاؤ" مذکورہ بالا انگریزی اصطلاح کا ترجمہ ہے۔ رسٹ (wrist) انگریزی میں کلائی یا پہنچے کے لئے رائج ہے۔ اردو میں تنہا غیر مستعمل ہے لیکن اس کے دو مرکب رسٹ پن (مشین کی ایک کل) اور رسٹ واچ اردو میں رائج ہیں۔ رین (rain) بات چیت میں نہیں ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب رین کوٹ نہ صرف تقریر بلکہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ ریاش (rash) تنہا بول چال میں نہیں ہے مگر اس کے مرکبات ریاش ڈرایور۔ ریاش آدمی بات چیت میں رائج ہیں۔ ریڈی (ready) رین اور ریاش کی طرح ریڈی بھی بات چیت میں غیر مستعمل ہے۔ لیکن بعض اصطلاحوں

میں رائج ہے جیسے ریڈی میڈ کلاتھ شاپ اور ایور ریڈی وغیرہ ۔
رڈ (red) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب رڈ کراس
(صلیب احمر) اور ایک اصطلاح رڈ کراس سوسائٹی (انجمن صلیب
احمر) تحریر میں بھی آتے ہیں۔ ریسٹ (rest) تنہا غیر مستعمل
ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب ریسٹ ہاؤس ڈاک بنگلہ کے معنی میں
رائج ہے۔ اسی تلفظ اور ہجا کا لفظ بلیرڈ کے کھیل میں استعمال کیا جاتا
ہے۔ بلیرڈ میں " رسٹ " اس چلیپا نما (X) لانبی لکڑی کو کہتے ہیں
جس پر کیو (que) رکھکر دور کے گولوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اس مفہوم
میں یہ لفظ غالباً فرانسیسی سے ماخوذ ہے کیونکہ انگریزوں نے بلیرڈ
کے کھیل اور اس کے لوازمات فرانسیسیوں سے لئے ہیں رائیٹ
(right) ٹھیک۔ درست۔ جائز۔ مناسب کے مفہوم میں
بات چیت میں رائج ہے۔ اس کے بعض مرکبات اور اصطلاحیں
مثلاً کاپی رائٹ۔ رائٹ لفٹ۔ رائٹ ٹرن۔ رائٹ وھیل۔ رائٹ
ہاف بیاک۔ رائٹ ابوٹ ٹرن۔ رائٹ آرم سلوٹ۔ رائٹ آنریبل
وغیرہ بول چال میں چالو ہیں۔ رنگ (ring) یہ لفظ
انگریزی کی طرح اردو بول چال میں دو معنے دیتا ہے (۱) چھلا۔ حلقہ
دائرہ۔ انگوٹھی (۲) گھنٹا یا گھنٹی بجانا۔ روڈ (road) سڑک کے

معنی میں بول چال اور ناموں کے ساتھ تحریر میں بھی چالو ہے۔ اس کا مرکب روڈ رولر بھی بات چیت میں آتا ہے۔ روم (room) کمرہ کے مفہوم میں زبان پر ہے۔ مگر اسکے مرکبات، جیسے ویٹنگ روم، ڈرائنگ روم ڈارک روم وغیرہ تحریر میں بھی رائج ہیں۔ رف (rough) سخت یا کھردرا کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات رف کاپی۔ رف نوٹ بک تحریر میں بھی آتے ہیں۔ رم (rum) ایک قسم کی شراب کے معنی میں اردو میں عام لفظ ہے۔ رن (run) کرکٹ کے کھیل میں دوڑ کے لئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب " رن آؤٹ " کرکٹ کی ایک اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ اس کا مشتق رنر ہے جو تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا مرکب " رنر اپ " اس کھلاڑی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو کسی کھیل کے فائنل میں ناکام ہو جائے۔ رش (rush) گنجفہ کے ایک کھیل رمی کی ایک خاص اصطلاح ہے جو عام ہے۔ اس کے علاوہ یہ مجمع، بھیڑ وغیرہ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ راجس (Rogers) انگریزی اسم خاص (انگلستان میں لوہے کے ایک کارخانے دار کا نام) سے بگڑ کر بنا ہے اور اردو میں اس کارخانے کے بنے ہوئے چاقو کے لئے مستعمل ہے۔ حالی نے اس لفظ کو اپنے ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

کارخانہ کا یہ راجس کے کبھی چاقو نہ لیں
اس کا ہو بیچارہ ہندی بیچنے والا اگر

رین (rain) بول چال میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا مرکب رین کوٹ تقریر اور تحریر دونوں میں مروج ہے۔ ریپر (wrapper) مختلف چیزوں کو لپیٹنے کے کاغذ کے لئے زیادہ تر بول چال میں آتا ہے۔ آجکل کتاب کی جلد پر چڑھائے ہوئے اور چھپے ہوئے کاغذ کے لئے عام طور پر مستعمل ہے۔ روم (room) اکیلا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات ڈرائنگ روم۔ ویٹنگ روم۔ بال روم۔ کلوک روم وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔

سیل (sale) بکری یا فروخت کے معنی میں بات چیت میں چالو ہے۔ اس کے گنگا جمنی مرکبات دیوالی سیل۔ رمضان سیل تحریر میں بھی آتے ہیں۔ سی (sea) سمندر کے معنی میں تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس لفظ سے بنے ہوئے کئی انگریزی مرکبات کے ترجمے اردو میں رائج ہیں۔ ان میں سے اکثر سمندری جانوروں سے متعلق ہیں مثلاً سمندری کتا (s. dog)۔ دریائی عقاب (s. eagle) پیل ماہی (s. elephant)۔ دریائی گھوڑا (s. horse) بحری شیر (s. lion)۔ سمندری سانپ (s. serpent)

ان کے علاوہ اس لفظ سے بنے ہوئے بعض دوسرے مرکبات بھی اردو میں رائج ہیں جیسے خط بحر (s. line)- بحری نشان (s. mark)- بحری میل یا سمندری میل (s. mile)- بحری طیارہ (s. plane)- بحری مخلوق (s. born) وغیرہ جو انگریزی مرکبات کے ترجمے معلوم ہوتے ہیں- اس لفظ کی بدولت ہماری زبان میں بحری نوعیت کے کئی محاورں اور اصطلاحوں کا اضافہ ہوا ہے جو انگریزی محاوروں اور اصطلاحوں پر مبنی ہیں مثلاً سمندر کی گہرائی ناپنے کا آلہ (s. gauge)- بحری اجازت نامہ ملکہ (s. pass)- مشاہرہ بحری (s. pay)- بحری سامان (s. borne goods)- ملکہ بحر (mistress of the s)- بحری مقام (s. side)- دریائی مریض یا بحری مریض (sea sick)- سمندری بیماری (sea sickness)- سمندر میں (جہاز) سفر کرنے کے لائق (sea worthy)- سمندر میں سفر کرنے کی قابلیت (sea worthiness)- سمندر میں پہاڑ جیسی موجیں اٹھنا (ss. mountains high)- جب سمندر اپنے مردے اگل ڈالے (when the sea gives up its dead) وغیرہ- سِک (sick) انفرادی حیثیت سے اردو میں سوائے فوجی لوگوں کی زبان کے غیر مستعمل ہے

البتہ اس کے مرکبات بول چال میں رایج ہیں جیسے سک کال (مریضوں کے بلانے کا بگل)۔ سک لسٹ (بیماروں کی فہرست جو جہاز یا فوج میں ہوتی ہے)، سک روم (مریض کا کمرہ)۔ سک لیو (رخصت بیماری)، وغیرہ۔ صاحب[1] نور اللغات کے مطابق اس لفظ کا ایک مرکب سک مان یا سکمان بھی ہے جو بطور صفت کے روگی کے معنی میں اردو میں مستعمل ہے۔ اور بقول مولف فرہنگ آصفیہ[2] سکمان بگڑ کر "سکوان" ہو گیا ہے۔ ایک شاعر نے سیکمان" ضعیف کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

نحیف زار ہوں ایسا میں ناتوانی سے
اٹھا لیا کوئی تنکا تو سیکمان ہوا
(شاد)

سلور (silver) چاندی کے معنی میں اردو میں رایج ہے۔ اس کے مرکبات مثلاً جرمن سلور۔ نکل سلور۔ سلور پالش۔ سلور پلیٹ۔ سلور پرنٹ وغیرہ اردو زبان میں مستعمل ہیں۔ اردو کی مروجہ اصطلاحیں نقروی معیار (s. standard) ہر تاریک بادل میں چاندی کی چمک ہوتی ہے یا ہر مصیبت میں تسکین کا پہلو ہوتا ہے انگریزی اصطلاحوں

---

[1] ن ۳-۳۴۵ [2] ف ۳-۴-۸

کا ترجمہ ہیں سسٹر (sister) اردو میں نن یا راہبہ یا ہسپتال کی بڑی نرس کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ ساری (sorry) افسوس کے مفہوم میں صرف بات چیت میں رائج ہے۔ سوپ (soap) اردو میں عام لفظ ہے۔ اس کی مختلف ترکیبیں مثلاً بار سوپ۔ سن لائٹ سوپ۔ حمام سوپ۔ لکس سوپ وغیرہ رائج ہیں۔

سک مان (sick man) بیمار یا روگی کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس مرکب کے دونوں جز یعنی "سک" اور "مان" انگریزی کے الفاظ ہیں۔ یہ ترکیب "سکوان" کے روپ میں بھی مستعمل ہے جو سکمان کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔[1] سوئٹر (sweater) سوتی یا اونی موٹی بنیان کے لئے عام ہے۔ انگریزی تعلیم یافتہ لوگ سوئیٹر بھی بولتے ہیں۔ سلیپر (slipper) ایک خاص قسم کی بے ایڑی کی جوتی کے مفہوم میں عام طور پر مستعمل ہے۔ اس کا بگڑا ہوا روپ "سلیپٹ"[2] بھی رائج ہے۔ سلف (self) میکانیات کی اصطلاح میں اس پرزہ کو کہتے ہیں جس کے دبانے سے موٹر کا انجن کام کرنے لگتا ہے۔ اس مفہوم میں یہ لفظ اردو میں تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہے۔ اس کا مرکب سلف

---

[1] ف ۳-۴-۸۴ ص ۳ج۔ ۴۸۲

اسٹارٹر بھی آتا ہے۔ "سلف" انگریزی سابقہ کے طور پر خود یا ذات یا تنہا کے معنوں میں دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے سلف گورنمنٹ، لوکل سلف گورنمنٹ وغیرہ۔ ظفر نے "سلف گورنمنٹ" کو اپنے ایک شعر میں باندھا ہے۔

اچھی ہے سلف گورنمنٹ کی خواہش لیکن

ہونے پائے متزلزل نہ وفاداری ہند

سنگر (singer) انگریزی میں گانے والے کو کہتے ہیں۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف سنگر کارخانے کی بنی ہوئی سینے کی مشین کے لئے رائج ہے۔ سلپ (slip) چٹھی یا کاغذ کے پرزہ کے لئے بات چیت میں آتا ہے تحریر میں نہیں۔ لیکن کرکٹ کی ایک اصطلاح کے طور پر یہ دونوں میں مستعمل ہے۔ سائیڈ (side) بول چال میں آتا ہے۔ اس کے بعض مرکبات مثلاً سائیڈ کار (موٹر سیکل کی بغلی سیٹ)، سائیڈ شو (ضمنی کھیل تماشہ)، سائیڈ لائیٹ (روشنی جو ایک بازو سے آتی ہے)، سائیڈ ڈش (کوئی پر تکلف کھانے جو عام کھانوں کے علاوہ ہو)۔ سائیڈ ریل (سینما میں اصل کھیل سے پہلے جو ذیلی ریل بتائی جاتی ہے) تقریر کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہیں۔ آخر الذکر مرکب یعنی سائیڈ ریل کے دونوں جز خالص انگریزی ہیں۔ سائیڈ کا مشتق "سائڈنگ" ریل کی بغلی پٹری کے

مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ سیلس (sales) تنہا استعمال میں نہیں ہے۔ البتہ مرکبات کے ساتھ مروج ہے جیسے سیلمن۔ دیوالی سیل۔ عید سیل۔ ہول سیل۔ سلیس ٹیکس وغیرہ۔

شیک (shake) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب شیک ہینڈ انیسویں صدی سے اور دوسرا مرکب "ملک شیک" بیسویں صدی کے وسط سے دودھ کے ایک خاص طرح کے مرکب کیلئے بول چال میں مروج ہے۔ شیم (shame) ندائی کلمہ افسوس یا شرم کے معنی میں مستعمل ہے۔ تقریر کے دوران میں یا ختم کے بعد ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے لئے بعض وقت شیم! شیم! کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ شیپ (shape) صورت یا صورت گری۔ وضع قطع۔ تراش خراش کے مفہوم میں بات چیت میں آتا ہے۔ شیئرز (shares) یہ لفظ عام طور پر کسی لمیٹیڈ کمپنی کے حصوں کیلئے اردو میں بہ صیغہ جمع استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مرکب "ڈیفرڈ شیئرز" ان شیرز کیلئے مستعمل ہے، جن پر مقررہ تاریخ تک کوئی منافع نہ دیا جائے یا اگر منافع دیا جائے تو کم شرح سے۔ شیو (shave) حجامت۔ اصلاح۔ خط یا موتراشی کیلئے بات چیت میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات شیونگ اسٹک۔ شیونگ سٹ اور

شیونگ برش بھی مروج ہیں۔ شیڈ (shed) سائبان یا چھپر کے معنی میں اردو میں رایج ہے۔ اس کا مرکب ٹین شیڈ بھی مروج ہے۔ شلف (shelf) الماری کے مفہوم میں صرف انگریزی داں طبقہ کی زبان پر ہے۔ شیلڈ (shield) اردو زبان میں اس ڈھال یا سپر کے لئے رایج ہے جو کسی کھلاڑی، ادارہ یا ٹیم کو کسی مقابلہ میاچ یا ٹورنمنٹ میں کامیابی پر دیجائے۔ شلنگ (shilling) پونڈ کے بیسویں حصے (بارہ پنس مساوی ہوتے ہیں ایک شلنگ کے) کیلئے اس سکے کے نام کی حیثیت سے اردو میں مروج ہے۔ شرٹ (shirt) قمیص کے معنی میں عام ہے۔ اس کا مشتق شرٹنگ اور مرکب بش شرٹ دونوں اردو میں رایج ہیں۔ بلاک شرٹ اور رڈ شرٹ زبان پر ہیں تحریر میں نہیں۔ شاک (shock) بات چیت میں چالو ہے۔ اس کے مرکبات الکٹرک شاک اور شاک ابزاربر ترتیب وار برقی اور میکانیات کی اصطلاحو کی حیثیت سے اردو میں رایج ہیں۔ شوز (shoes) اکثر جمع کی شکل میں خاص قسم کے جوتے کے لئے اردو میں رایج ہے۔ اس کے مرکبات شومارکٹ۔ پمپ شوز۔ شولیشڈ۔ باٹا شو۔ ساہبر شوز۔ شوزمرچنٹ۔ شوہارن (بوٹ چڑھانے کا آلہ) بھی تحریر اور تقریر میں مستعمل ہیں —

شوٹ (shoot) اردو میں دو معنوں میں مستعمل ہے ایک تو گولی مارنا یا بندوق چلانا اور دوسرے فٹ بال یا ہاکی وغیرہ میں بال کو زور سے مارنا۔ یہ اردو افعال کے ساتھ زیادہ تر مستعمل ہے جیسے شوٹ کرنا۔ شوٹ لگانا۔ شوٹ مارنا وغیرہ۔ شوٹنگ کا استعمال شکار اور فلم کے سلسلہ میں ہوتا ہے۔ **شاپ** (shop) اردو میں دکان کے لئے عام لفظ ہے۔ اس کا مشتق شاپنگ بھی استعمال میں آتا ہے۔ اور اس کا مرکب شاپنگ سنٹر بھی رایج ہے۔ **شاٹ** (shot) انگریزی میں شوٹ (shoot) کا ماضی اور ماضی معطوفہ ہے۔ اردو میں یہ لفظ فوجی اصطلاح میں نشانہ کے لئے بول چال میں آتا ہے۔ البتہ اس کے مرکبات اسناپ شاٹ (بے خبری میں فوٹو لینا)، شاٹ گن (وہ بندوق جس میں چھرے ڈالے جاتے ہیں) اور گریپ (شاٹ چھرّوں کی بندوق کا فیر) رایج ہیں **شولڈر** (shoulder) کندھے کے معنی میں بات چیت میں اور درزیوں کی اصطلاح میں مروج ہے۔ **شو** (show) کھیل (۱)، تماشا اور (۲)، نمود و نمائش یا ٹھاٹ باٹ کے معنوں میں اردو میں استعمال ہو رہا ہے۔ اس کے مرکبات شوکیس۔ شوروم۔ شو بائے (ایسا شخص جو دوسروں کے اشارے پر ناچے) تحریر اور تقریر میں بھی مستعمل ہیں اور آخرالذکر مفہوم کو ادا کرتے ہیں۔ اس لفظ کے دوسرے

مرکبات مثلاً میٹنی شو۔ میجک شو۔ مارننگ شو۔ فرسٹ شو۔ سکنڈ شو اول الذکر مفہوم کو ظاہر کرتے ہیں۔ شاور (shower) غسل خانے کے فوارہ کیلئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب شاور باتھ بھی رائج ہے۔ شٹل (shuttle) تنہا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس کے مرکبات شٹل سروِیس۔ شٹل ٹرین اور شٹل کاک اردو میں مستعمل ہیں۔ شنٹنگ (shunting) ریل کے انجن کی گاڑیوں یا ڈبوں کو اکٹھا کرنے کیلئے ایک پٹڑی سے دوسری پٹڑی پر جانے کے معنوں میں اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ شل (shell) فوجی اصطلاح میں ایک خاص قسم کے توپ کے گولے کیلئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب شل باری بھی اردو میں رائج ہے۔ شٹر (shutter) کواڑ یا تختہ یا ڈھکنے کے مفہوم میں رائج ہے۔

فیر (fair) تنہا مستعمل نہیں۔ لیکن اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح فیر پرائس شاپ (f. price shop) دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اردو میں جاری ہو گئی ہے۔ یہ اصطلاح غلہ اور دیگر سامان کی ان دکانوں کیلئے مستعمل ہے جہاں قیمتیں واجبی اور جن پر سرکار کی نگرانی ہو۔ فاسٹ (fast) مضبوط یا پائیدار اور روزہ کے معنوں میں قدیم انگریزی میں ملتا ہے۔ انفرادی حیثیت سے یہ لفظ مذکورہ

معنوں میں اردو میں رائج نہیں ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب "فاسٹ کلر" اس مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ فاسٹ "تیز" کے معنی بھی دیتا ہے۔ لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ اسکانڈینویائی ہے انگریزی نہیں۔

فیلڈ (field) کھیل کے میدان کے مفہوم میں یہ لفظ اردو میں عام ہے۔ اس لفظ کے مشتق فیلڈر اور فیلڈنگ کرکٹ کے کھیل کی اصطلاح کی حیثیت سے اردو میں رائج ہیں۔ اس کے مرکبات فیلڈ مارشل۔ فیلڈ آرٹیلری۔ فیلڈ الونس۔ فیلڈ ہسپتال۔ فیلڈ ڈریسنگ۔ فیلڈ افسر۔ فیلڈ کلاس فوجی اصطلاحوں کے طور پر مروج ہیں۔ قدیم اور درمیانی انگریزی میں یہ لفظ فلڈ (feld) کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ جرمن میں بھی یہ لفظ اسی شکل (فلڈ) میں ملتا ہے۔ البتہ ڈنمارک کی زبان میں **فلٹ** (felt) ہے اور ولندیزی میں وار (veld)۔

فنگر (finger) تنہا غیر مستعمل ہے۔ اس کا مرکب فنگر بلیرڈ ایک کھیل کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ اس کے دوسرے مرکبات مثلاً فنگر باول یا گلاس، فنگر چپ وغیرہ بات چیت میں آتے ہیں۔ **فرسٹ** (first) اردو میں پہلے یا اول کیلئے رائج ہے۔ اس کے بعض مرکبات بھی ہماری زبان میں رائج ہیں جیسے فرسٹ کلاس فرسٹ ایڈ۔ فرسٹ گریڈ وغیرہ۔ اردو میں یہ "فسٹ" ملفوظ ہے۔

فش (fish) تنہا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس کا ایک مرکب "فش پلیٹ" لوہے یا لکڑی کے اس ٹکڑے کیلئے مستعمل ہے جو کسی شہتیر یا ریلوے لائن وغیرہ کے جوڑوں اور گھٹیوں کو مضبوط کرنے لگایا جاتا ہے۔ مچھلی کے مفہوم میں یہ لفظ بول چال میں ہے تحریر میں نہیں۔ **فلاش** (feash) **انفرادی حیثیت سے** غیر مستعمل ہے۔ مگر اس کا مرکب "فلاش لائیٹ" چکا چوند کرنے والی تیز روشنی کیلئے اردو میں رائج ہے۔ رات کے وقت جو تیز روشنی ڈالکر فوٹو لیتے ہیں اسے بھی فلاش لائیٹ کہتے ہیں۔ فلاش لائیٹ شکار میں بھی استعمال کی جاتی ہے تاکہ شکاری تاریکی میں شکار کو اچھی طرح دیکھ سکے اور جانور اس کی تیزی سے وقتی طور پر اندھا ہو جائے۔

فلور (floor) فرش زمین کے مفہوم میں بات چیت میں آتا ہے اس کے مرکبات گرونڈ فلور۔ فرسٹ فلور وغیرہ بھی رائج ہیں۔ **فلوک** (fluke) کھیل کی ایک اور اصطلاح ہے۔ کسی کھیل میں (خاص طور پر بلیرڈ میں) حسن اتفاق سے کوئی فعل اس طرح سرزد ہو جو کھلاڑی کے مفید مطلب ہو تو اسے فلوک کہتے ہیں۔ **فلش** (flush) اردو میں دو معنوں میں مستعمل ہے ایک تو گنجفے کے ایک خاص کھیل کے معنی میں اور دوسرے بیت الخلو

کو پانی سے صاف کرنیکے خاص نظام کے معنی میں۔ اس کا مرکب فلش سسٹم اردو تحریر اور تقریر میں آتا ہے۔ فورمن (foreman) یہ اردو میں مزدوروں کے داروغہ کیلئے مستعمل ہے جو دوسرے مزدوروں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ مرکب لفظ اجزائے ترکیبی "فور" اور "من" سے تشکیل پایا ہے۔ اس میں "فور" بہ حیثیت سابقہ کے ہے جس کے معنی انگریزی میں "پیش یا آگے" کے ہیں۔
فول (foul) کھیل کے قواعد کی خلاف ورزی کے مفہوم میں اردو بول چال میں رائج ہے۔ لیکن اس سے بنا ہوا ایک محاورہ "اول فول بکنا" ادبی زبان میں بھی آتا ہے جس کے معنی بیہودہ بکواس یا لغویات کے ہیں۔ یہ دلچسپ مرکب دو انگریزی الفاظ اول (owl) اور فول (fool) سے تشکیل پایا ہے۔ "ایل فیل" غالباً اسی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ شوق نے اس مرکب لفظ کو یوں باندھا ہے

پہلے غصہ تھا طور تھے بے طور
بکتے تھے اول فول اور ہی اور

فریم (frame) تصویر کے چوکھٹے کے مفہوم میں اردو میں عام

ہے۔ اس کا ایک مرکب گلاس فریم بھی رائج ہے۔ "فریم ورک" ٹینس کی ایک اصطلاح کے طور پر بات چیت میں چالو ہے۔ لفظ فریم کو منیر نے ایک شعر میں اس طرح استعمال کیا ہے۔

بن گیا فیروزہ گول آئینہ رخ کا فریم
گورے ماتھے پر نمایاں سبز چیرا ہو گیا

فری (free) آزاد یا خود مختار کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ اس کے بعض مرکبات ہماری زبان میں مستعمل ہیں جیسے فری پاس۔ فری شپ۔ فری اسکالر۔ فری اسکول۔ فری وھیل (میکانیات)۔ فری اسٹائل۔ فری یا فری مشین (ایک راز دارانہ انجمن جس کے مراسم خفیہ طور پر ادا کئے جاتے ہیں)۔ فری سینٹری وغیرہ۔ یہ مرکب اردو میں "فراشن" کے روپ میں بھی پایا جاتا ہے جیسے فراشن فرقہ طبقہ یا جماعت۔ فری لسٹ۔ فری کوارٹر۔ فری پورٹ بات چیت میں آتے ہیں۔ فرنڈ (friend) بات چیت میں دوست کے لئے رائج ہے۔ یہی حال "فرنڈشپ" کا ہے۔ یہ لفظ انجمنوں اور اداروں کے ناموں کے ساتھ آتا ہے جیسے فرنڈس

اینڈ کو۔ فرنڈس آف انڈیا سوسائٹی وغیرہ۔ فل (full) پورا یا بھرپور کے مفہوم میں اردو میں بول چال میں چالو ہے۔ اس کے مرکبات فل بوٹ۔ فل بیاک۔ فل ڈریس ریہرسل، تحریر میں مستعمل ہیں۔ اردو کی اصطلاح "قد آدم تصویر یا مجسمہ" انگریزی اصطلاح (f. length portrait or statue) کا ترجمہ ہے۔ فائر یا فیر (fire) بندوق سر کرنے یا داغنے کے مفہوم میں رائج ہے۔ جیسے بندوق سے کسی پر فیر کرنا یا بندوق کا فائر ہونا وغیرہ۔ نظیر کے ایک شعر میں "فیر" کا لفظ اس طرح بندھا ہے۔

دوزخ میں فیر کرتے ہیں پیشہ کے زور سے
جنت کی سیر کرتے ہیں پیسے کے زور سے

ظفر کے یہاں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

مشرق و مغرب کے احساں ہیں جارے سینہ پر
اس کے یہاں کے کچھ کے اسکی بندوقوں کے فیر

"فیر" آگ یا شعلہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے لیکن یہ صرف بات چیت کی حد تک محدود ہے۔ البتہ اس کے بعض مرکبات مثلاً فائر بریگیڈ۔ فائر انجن۔ فائر اسٹون ڈائٹس۔ فائر الارم۔ فائر مین وغیرہ اردو میں مروج ہیں۔ فیر کا مشتق فیرنگ بھی عام ہے۔ اردو کے

بعض شعرا نے فیر حملہ کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ مثلاً نظیر کا شعر ہے۔

جو بارے ان پہ خرابی کی فیر ہوتی ہے

اور ان میں آنکے جن جن کی خیر ہوتی ہے

فٹ یا فوٹ (foot) انگریزی میں (۱) پیر اور (۲) ناپ کیلئے مستعمل ہے اول الذکر مفہوم میں یہ لفظ اردو میں تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکبات کی شکل میں رائج ہے جیسے فٹبال۔ فٹ بورڈ (وہ تختہ جو موٹر بس یا ریل پر قدم رکھکر چڑھنے کیلئے لگایا جاتا ہے) فوٹ لائیٹ (اسٹیج کے سامنے کی ڈھکی ہوئی روشنی) فٹ پاتھ۔ فٹ نوٹ۔ فٹ رول (ایک فٹ لانبی پٹری) مربع فٹ۔ مکعب فٹ وغیرہ۔ فٹ (بارہ انچ) ناپ کے معنی میں زبان زد خاص و عام ہے۔ انگریزی میں فٹ کی جمع فیٹ ہے۔ لیکن اردو میں فٹ اور فیٹ ہے ـــ اردو میں فٹ اور فیٹ عام طور پر واحد اور جمع کی تخصیص کے بغیر استعمال کئے جاتے ہیں۔ **فرلانگ** (turlong) بھی لمبائی ناپنے کا ایک پیمانہ ہے جو میل کے آٹھویں حصہ کے برابر ہے۔ **فارورڈ** (forward) تنہا استعمال میں نہیں آتا البتہ مرکبات کی شکل میں دو خاص موقعوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک تو کھیل کی اصطلاح کے طور پر جیسے سنٹر فارورڈ۔ فارورڈ لائین وغیرہ دوسرے سیاسی اصطلاح میں جیسے فارورڈ بلاک وغیرہ۔

فلٹ (felt) نمدے کی ٹوپی کے معنی

میں رائج ہے جیسے فلٹ ہیاٹ وغیرہ۔ فلم (film) عام لفظ ہے

اس کے مرکبات فلم کمپنی۔ فلم اسٹار۔ فلم اسٹوڈیو۔ فلم ڈائرکٹر۔ فلم پروڈیوسر

وغیرہ بھی زبان زد خاص و عام ہیں۔

کیان (can) رقیق چیزیں رکھنے دھات کا بنا ہوا برتن جسے پکڑنے کو اوپر

ایک دستہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ فوجی ایک مقام سے دوسرے مقام کو سفر کرتے

وقت عام طور "کیان" سے چا پیتے ہیں۔ کلے (clay) چکنی مٹی کے معنی

میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب "کلے پائپ" تحریر میں بھی

آتا ہے۔ لمیٹڈ کمپنیوں کے ناموں میں یہ لفظ پایا جاتا ہے، جیسے "اج کلے

ورکس لمیٹیڈ حیدرآباد دکن"۔ کلچ (clutch) اردو تحریر اور تقریر میں

اس آلہ کیلئے مستعمل ہے جس کے ذریعے موٹر کے گیر تبدیل کئے جاتے ہیں۔ یہ

میکانیات کی ایک اصطلاح ہے۔ کول (coal) پتھر کے کوئلے کے

مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ اردو میں کوئلہ لکڑی اور پتھر دونوں

قسم کے کوئلے کیلئے مروج ہے۔ اس لفظ کا ایک دوسرا روپ "کولہ" ہے۔

کول کے بعض مرکبات اردو تحریر میں رائج ہیں مثلاً کول گیس۔ کولتار (عظیم بیگ

چغتائی کی ناول کا نام بھی ہے) کولتار۔ انگریزی مرکب کولتار (c. tar)

کے اجزائے ترکیبی "کول" اور "تار" کے آپس میں مقام کی تبدیلی سے اردو

میں ایک نیا مرکب "تارکول[۱]" بن گیا ہے جو کسی یورپی زبان میں موجود نہیں ہے۔ درمیانی اور قدیم انگریزی میں یہ لفظ[۲] (col) کے روپ میں۔ ولندیزی میں (kod) کی شکل میں۔ آئس لینڈی اور سویڈنی میں (kol) کی صورت میں، اور ڈنمارکی میں (kul) کی طرح موجود ہے۔ کاٹ (cot) کا مشتق کاٹیج جھونپڑی کے معنی میں بات چیت میں چالو ہے کراک (crack) تڑک یا شگاف کے معنی میں بول چال میں آتا ہے۔ کرین (crane) میکانیات کی اصطلاح میں بھاری وزن اٹھانے کے آلہ کیلئے مستعمل ہے۔ کرین انگریزی میں ابتداً ایک جانور کیلئے استعمال ہوا جسے اردو میں "سارس" کہتے ہیں اور جس کی لمبی گردن آگے کی طرف نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ چونکہ وزن اٹھانے کا مذکورہ بالا آلہ بھی سارس نما ہوتا ہے اس لئے اس مناسبت کیوجہ سے اس کا نام خود انگریزی میں کرین پڑ گیا اور اس مفہوم میں یہ لفظ ہماری زبان میں بھی رائج ہوا۔ (key) کنجی چابی یا چاوی کے معنی میں صرف بات چیت میں چالو ہے۔ کنگ (king) بادشاہ کے معنی میں بات چیت میں مستعمل ہے کبھی اسکا مرکب کنگ کانگ قد آور جسم کے پہلوان کے مفہوم میں اردو تحریر اور تقریر میں رائج ہے۔ دوسرے مرکبات

---

[۱] حتی ۱۹۷ ۱۵۲ اسک ۹۶

ہیں کنگس سرکل اور کنگس پولیس ڈل قابل ذکر ہیں۔ کس (kiss)
اردو میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ یہ ادب میں عام نہ ہو سکا
گو اکبر نے اپنے کئی اشعار میں اس لفظ کا استعمال کیا ہے جیسے۔

ممکن نہیں اے مس تر انوٹس نہ لیا جائے
گال ایسے پریزاد ہوں اور کس نہ لیا جائے

پیار اور بوسہ کے علاوہ یہ لفظ بلیرڈ کے کھیل میں ایک خاص
اصطلاح کے طور پر اردو میں مستعمل ہے۔ جب دو سفید بال یا ایک سفید
اور سرخ بال میز پر حرکت کی حالت میں ٹکراتے ہیں تو اسے کس (kiss)
کہتے ہیں۔ کارن (corn) اناج کے معنی میں بول چال میں بھی
غیر مستعمل ہے۔ مگر اس کا مرکب کارن فلور بات چیت میں آتا ہے۔
کاٹیج (cottage) اردو میں تنہا نہیں آتا البتہ دوسرے الفاظ
کے ساتھ یا عمارت کے نام کے جز کے طور پر مستعمل ہے جیسے کاٹیج انڈسٹری۔
محبوب کاٹیج وغیرہ۔ کنٹر (canter) گھوڑے کی پویہ چال کے
معنی میں رائج ہے۔ انگریزی زبان میں یہ لفظ اس وقت سے مروج ہوا
جب سے کہ زائرین کنٹربری کی زیارت گاہ کو گھوڑوں پر تیزی
(canterbury gallop) سے جاتے تھے۔ کنٹر اردو میں شراب کے پیالے
کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے کنٹر لگانا یا کنٹر اڑانا وغیرہ۔ اقبال:

ایک شعر ہے۔

ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے
واں کنٹر سب بلوری ہیں یاں ایک پرانا مٹکا ہے

گیٹ (gate) پھاٹک یا دروازہ کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ ایک خاص اصطلاح میں بھی مستعمل ہے جیسے گیٹ وے آف انڈیا۔ گرل (girl) لڑکی کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے۔ اس کا ایک مرکب گرل گائیڈ نہ صرف بول چال بلکہ تحریر میں بھی مروج ہے۔ گلاس (glass) اردو میں کانچ یا دھات یا مٹی کے پانی پینے کے برتن کیلئے آتا ہے۔ جیسے ظفر علی خاں کے اس شعر میں۔

ساقی ابھی بجھی نہیں میرے جگر کی پیاس
لا بادۂ حجاز کے چند اور بھی گلاس

(چمنستان ص ۱۰)

سرور کے ہاں اس لفظ کا استعمال ملاحظہ ہو۔

بجائے مئے دیا پانی کا ایک گلاس مجھے
سمجھ لیا میرے ساقی نے بدحواس مجھے

(خمکدہ سرور۔ ص ۴)

یہ لفظ بعض محاروں میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے گلاس چڑھانا۔ گلاس لنڈھانا (شراب کثرت سے پینا) وغیرہ۔ گول (goal) قدیم انگریزی میں دوڑ جیتنے کے آخری مقام کو کہتے ہیں۔ جدید انگریزی میں یہ عام طور پر (۱) مقصود اور (۲) کھیل کے میدان پر دو کھمبوں کے درمیانی فاصلہ کو کہتے ہیں جس میں سے بال کے گذرنے پر ہار جیت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ آخر الذکر مفہوم میں مروج ہے۔ اس کا مرکب گول کیپر بھی رائج ہے۔ گولڈ (gold) سونا یا طلا، کے معنی میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کا ایک مرکب "گولڈ فش" چینی کی سرخ مچھلی کیلئے بول چال میں چالو ہے۔ اس لفظ کے بعض دوسرے مرکبات مثلاً رولڈ گولڈ۔ گولڈ فیلڈ (جیسے کولار گولڈ فیلڈ) تحریریں میں آتے ہیں۔ اس کا مشتق گولڈن بات چیت میں اور گولڈن کا مرکب گولڈن جوبلی زبان اور ادب میں پایا جاتا ہے۔ گڈ (good) بات چیت میں شاذ ہے۔ اس کا مرکب گڈ بائی (g. bye) "خدا حافظ" کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے۔ اس کے بعض دوسرے مرکب مثلاً "گڈ ول" تجارتی شہرت (کسی کارخانے یا کمپنی کا نام اختیار کرنا اور اس کی تجارتی ساکھ سے فائدہ اٹھانے کا حق) کے مفہوم میں اور گڈ فرائی

ڈے (وہ جمعہ جو ایسٹر سے پہلے آتا ہے عیسائیوں کا ایک تہوار ہے)
تحریر میں آتے ہیں۔ جمع کی صورت میں لفظ (گڈس) سامان تجارت
اسباب یا جائداد منقولہ کیلئے آتا ہے۔ اس مفہوم میں یہ لفظ اردو
میں تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ مگر اس کے مرکبات گڈس ٹرین۔ گڈس
شیڈ۔ ریلوے گڈس اور ریلوے گڈس شیڈ اردو میں رائج ہیں۔ گرے
(grey) خاکستری رنگ کے مفہوم میں بات چیت میں آتا
ہے۔ یہ لفظ کوٹ۔ پتلون اور شرٹ کے ساتھ کئی مرکبات بناتا ہے۔
جو بول چال میں چالو ہیں۔ گرین (green) بات چیت میں
بھی شاذ ہے۔ البتہ ناموں میں لکھی ہوئی صورت میں آتا ہے جیسے
گرین ہوٹل۔ گرین چائے۔ اس کا ایک دوسرا مرکب "گرین روم" تھیٹر
کے ایکٹروں کے خاص کمرہ کے مفہوم میں زبان اور ادب میں رائج ہے۔
گراونڈ (ground) کھیل کے میدان کے مفہوم میں بات چیت
میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات گراونڈ گلاس اندھے شیشے کے لئے اور
گراونڈ فلور نیچے کی منزل کے لئے بول چال میں چالو ہیں۔ البتہ پلے گراونڈ
تحریر میں آتا ہے۔ گٹ (gut) مچھلی کی آنت کے مفہوم میں
تحریر اور تقریر میں رائج ہے۔ جیسے ریاکٹ کی گٹ وغیرہ۔ گلڈانگ[1]
دراصل بلڈاگ کا مسخ شدہ روپ ہے اور بل ڈاگ (bull dog)

کتے کی ایک خاص نوع کا نام ہے۔ گیانگ (gang) مزدوروں کی ٹولی کیلئے مستعمل ہے۔[۳۵] گٹکلے کا چک (dog chuck) قوس میں دیئے ہوئے انگریزی مرکب سے بگڑ کر بنا ہے۔ انگریزی ترکیب کے دونوں جز ڈاگ اور چاک انگریزی زبان کے ہیں۔ اردو میں مذکورہ بالا مرکب میکانیات کی ایک اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ گیم (game) کھیل کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ اس کا مرکب گیم بال اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کہ ٹینس۔ پنگ پانگ یا والی بال وغیرہ میں ایک پائینٹ جیتنے سے گیم ہو جاتا ہے۔ گینگ وے (gangway) جہاز سے کنارے پر آنے جانے کا راستہ یا پل۔ گلیز (glaze) انگریزی میں صیقل یا پالش کرنے یا کسی چمکدار چیز کو ملمع چڑھانے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ تنہا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اردو مصادر یا افعال کے ساتھ یہ لفظ مذکورہ بالا معنوں میں رائج ہے جیسے گلیزنا یا گلیز دینا یا گلیز کرنا وغیرہ۔ اس کا مرکب گلیز کڈ بھی بات چیت میں رائج ہے۔ گلٹ (gilt) طمع کے مفہوم میں بول چال اور ادب دونوں میں آتا ہے۔ مثلاً اکبر کا شعر ہے۔

۳۵۔ ج ۴۔ ۲۸۲۔ ف ۵۲ ۔ ۹۸۹

بہت شوق انگریز بننے کا ہے
تو چہرے پہ اپنے گلٹ کیجئے

لیڈی (lady) خاتون کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ جیسے حسب ذیل شعر میں۔

آپ کی ڈاڑھی سے جو عقدہ نہ ہو سکتا ہو حل
کھول دیتی ہے کسی لیڈی کی زلف عنبرین
(ظفر)

اس کا مرکب لیڈی ڈاکٹر بھی ہماری زبان میں رائج ہے۔ لینڈ (land) بات چیت میں دوسرے الفاظ کے ساتھ آتا ہے جیسے گرین لینڈ ہوٹل۔ اس کے بعض مرکبات بول چال میں چالو ہیں جیسے لینڈ لیڈی لینڈ لارڈ وغیرہ۔ اردو کی ایک جدید اصطلاح "زمیندارہ بنک" (وہ بنک جو زمین کی ضمانت پر رقم بطور قرض دے) انگریزی اصطلاح "لینڈ بنک" کا ترجمہ ہے۔ یہ لفظ نہ صرف درمیانی[1] اور قدیم انگریزی ہیں بلکہ ولندیز۔ آئیس لینڈ سویڈن۔ ڈنمارک اور جرمن زبانوں میں بھی اسی روپ (لینڈ) میں پایا جاتا ہے۔ لیو (leave) رخصت کے معنی میں بات چیت میں

---

[1] اسکیٹ ۲۸۳

رائج ہے۔اس کے مرکبات سک لیو اور فرینچ لیو (بغیر اجازت یا اطلاع کے رخصت پر چلا جانا) بول چال میں چالو ہیں۔لائف (life) زندگی۔حیات یا جان کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے۔مگر اس کے بعض مرکبات اردو تحریر میں بھی آتے ہیں جیسے لائف انشورنس (سوسائٹی) لائف بوٹ۔لائف بلٹ۔لائف بائے (صابن) وغیرہ۔

لائیٹ (light) روشنی۔نور یا برقی روشنی کے معنوں میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔اس لفظ سے بنے ہوئے کئی مرکب الفاظ اور اصطلاحیں اردو میں رائج ہیں جیسے الکٹرک لائیٹ۔لائیٹ ہاوس۔لائیٹ ہاوس ٹیکز۔ لائیٹر۔سگریٹ لائیٹر۔لائیٹ ڈیوٹی۔لائیٹ شپ۔لائیٹ ویٹ۔ لائیٹ ویٹ چامپین وغیرہ۔ان کے علاوہ اس لفظ سے بنی ہوئی بعض اصطلاحیں اور محاورے اردو میں ایسے رائج ہو گئے ہیں جن کا ماخذ انگریزی ہے۔مثلاً روشنی ڈالنا (throw l. upon) یا چیزوں کو اچھے روپ میں دکھانا (place things in a good l.) یا ان واقعات کی روشنی میں (in the l. of these facts) وغیرہ انگریزی اصطلاحوں کے ترجمے ہیں۔لوفر (loafer) آوارہ یا لفنگے کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے یہ لفظ انگریزی لوف (loaf) سے مشتق ہے جس کے ایک معنی نان یا ڈبل روٹی کے ہیں۔لانگ (long) تنہا غیر مستعمل ہے۔اس کے مرکبات لانگ ہینڈ کرکٹ میں وکٹ کے قریب گدا کھانے والی گیند) اور

لانگ سوٹ (تماش)، بات چیت میں چالو ہیں۔ بعض دوسرے مرکبات مثلاً لانگ جمپ لانگ پارلیمنٹ اور لانگ کلاتھ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں۔۔ لانگ کلاتھ سے بگڑ کر ایک دلچسپ لفظ "لنکلاٹ" بن گیا ہے جو اردو میں مروج ہے۔ لوز (loose) بات چیت میں بھی رائج نہیں ہے۔ مگر اس کا ایک دیسی مرکب لوز فٹ (l. fit) بات چیت میں مستعمل ہے۔ یہ درزیوں کی اصطلاح میں کپڑے کا ایسا ناپ ہے جو لوز (ڈھیلا) ہے نہ فٹ (تنگ) بلکہ اوسط قسم کا۔ لارڈ (lord) انگریزی خطاب ہے جو اردو میں ایسے خطاب یافتہ انگریزوں کے لئے مستعمل ہے۔ مرکب کی صورت میں یہ لفظ اصطلاح یا نام کے جز یا عہدہ کے لئے رائج ہے جیسے لارڈ شپ۔ لارڈ بشپ (مذہبی)۔ لارڈ لفٹنٹ (آئرلینڈ کا وائسرائے)، لارڈ میور (بلدیہ لندن یا ڈبلن کا صدر)، لارڈ رکٹر (اسکاٹ لینڈ کی جامعہ کا صدر)۔ لارڈ پریوی سیل (وہ لارڈ جس کے سپرد مہر کو چک ہو)۔ لارڈز (لندن کا مشہور کرکٹ میدان) وغیرہ۔ یہ لفظ اردو میں بگڑ کر "لاٹ" ہو گیا ہے۔ چنانچہ لاٹ صاحب۔ لاٹ صاحب اور لاٹ پادری ہماری زبان اور ادب میں رائج ہیں لاٹ صاحب طنزاً بھی مستعمل ہے جیسے آپ لاٹ صاحب ہیں۔ لیپ (leap) چھلانگ کے معنی میں رائج ہے۔ اکبر کا شعر ملاحظہ ہو۔

رکھتے تھے جو بزرگ قدم پھونک پھونک کر
خوگر ہوئے ہیں لیپ کے اسکپ کے جمپ کے

لیٹ (late) تنہا اردو میں رائج نہیں ہے۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ بات چیت میں مستعمل ہے جیسے ٹرین لیٹ ہے۔

لیڈر (leader) قائد۔ رہنما یا سرگروہ کے مفہوم میں رائج ہے۔ انیسویں صدی کے وسط سے یہ لفظ اردو کے اکثر انشا پردازوں اور شاعروں کے کلام میں آنے لگا جیسے اکبر کا شعر ہے۔

قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ

ظفر نے بھی اس لفظ کو باندھا ہے۔

جو ڈر گیا ہو قید سے اور تازیانہ سے
لیڈر ہماری قوم کو ایسا نہ چاہئے

جوش ملیح آبادی کے یہاں بھی یہ لفظ ملتا ہے جیسے

جناب لیڈر کے وعظ و لکچر کو یوں تو بالکل درست پایا
مگر نگاہ مآل بین نے عمل جو دیکھا تو سست پایا

اس مقبول عام انگریزی لفظ کے آخر میں یائے معروف کے اضافہ سے اردو نے ایک نیا لفظ "لیڈری" بنایا ہے جو یورپی زبانوں میں نہیں

پایا جاتا۔ کیفی اعظمی نے آخر شب میں لیڈر کی جمع "لیڈروں" بھی استعمال کی ہے۔

لیڈروں کو کوستی ہیں ہاتھ اٹھا کر عورتیں
منتیں منتی ہیں ترویج جفا کے واسطے

لاک (lock) منفرد غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب "لاک اپ" رائج ہے جس کے دونوں جز انگریزی زبان کے ہیں۔ **لاوڈ** (loud) بھی تنہا غیر مستعمل ہے۔ مگر اس کا مرکب لاوڈ اسپیکر تحریر اور تقریر میں مروج ہے۔ اس ترکیب کے اجزا بھی انگریزی زبان سے ماخوذ ہیں۔ لاوڈ اسپیکر کے لئے "گنجارہ" بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن انگریزی لفظ زیادہ عام ہے۔

میڈن (madn) کرکٹ کے کھیل کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ ایسا اوور (over) جس میں کوئی دوڑ نہ بن سکے تو اسے میڈن اوور یا صرف میڈن کہتے ہیں۔ **میک** (make) اردو میں ساخت۔ بناوٹ یا سرشت کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے جیسے "یہ گاڑی امریکن میک کی ہے" یا "اس موٹر کا کونسا میک ہے"۔ اس کا ایک مرکب "میک اپ" تھیٹر کی اصطلاح میں ایکٹر کے روپ بھرنے یا چہرہ پر غازہ ملنے کے مفہوم میں تحریر میں

رائج ہے۔ یہ مرکب عام طور پر عورتوں کے چہروں کو خوبصورت
اور زیادہ جاذب نظر بنانے کی مساعی جمیلہ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔
میان (man) تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ بعض مرکبات میں
آتا ہے جیسے پوسٹمن کوچمن میں۔ **مارک** (mark) نشان یا
علامت کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے۔ اس کا مرکب
مارک لسٹ بول چال میں آتا ہے۔ اس کے دوسرے مرکبات مثلاً
ٹریڈ مارک اور مارکر تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں۔ "مارک"
جرمنی کے سکے کے نام کے طور پر بھی اردو میں آتا ہے۔ **میاچ**
(match) کھیل کے معنی میں اردو میں عام ہے جیسے فٹ بال
میچ۔ اس مفہوم میں اس کا ماخذ انگریزی ہے۔ یہ اردو میں کئی افعال
کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے جیتنا۔ مارنا۔ ہرا دینا۔ کھلانا وغیرہ۔ دیاسلائی
کے مفہوم میں اس کا ماخذ اصلی یونانی زبان ہے۔ اور یونانی۔ فرانسیسی
اور انگریزی سے ہوتا ہوا یہ لفظ "کاڑی" کے مفہوم میں اردو میں
پہنچا ہے۔ **ملک** (milk) دودھ کے معنی میں بات چیت میں
مستعمل ہے۔ اردو کی اصطلاح "گرے ہوئے دودھ پر آنسو بہانے
سے کیا فائدہ" انگریزی محاورے (no use crying over
spitmilk) کا ترجمہ ہے۔ **مارننگ** (morning) بول

چال میں بھی شاذ ہے۔ مگر اس کے مرکبات مارننگ کوٹ۔ مارننگ ڈریس۔ مارننگ سوٹ۔ مارننگ شو بات چیت میں رائج ہیں۔ ماٹو (motto) بات چیت میں بھی رائج نہیں۔ لیکن اس لفظ سے بنے ہوئے ایک انگریزی محاورے کا اردو ترجمہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہے" ہماری زبان میں اس طرح عام ہو گیا ہے کہ اس کے اصلی ماخذ (like: necessity is the mother of invention) کی طرف بہت کم لوگوں کا دھیان جاتا ہے۔ مڈ (mud) تنہا اردو میں رائج نہیں ہے۔ اس کا مرکب مڈگارڈ ہماری زبان میں عام ہے۔ مڈل (middle) درمیانی کے مفہوم میں مروج ہے جیسے مڈل اسکول۔ مڈل پاس۔ مڈل کلاس وغیرہ۔ مڈل پاس کے لئے تحقیراً "مڈلچی" بھی آتا ہے۔ مٹر (mutter) ایک قسم کی دانہ دار پھلی کے لئے رائج ہے۔ میٹنگ (meeting) جلسے کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ تحریر میں نہیں آتا۔ مائی (my) اکیلا نہیں آتا۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ خطابیہ انداز میں مستعمل ہے جیسے مائی ڈیر، مائی لارڈ وغیرہ۔

نائیٹ (knight) ایک انگریزی خطاب ہے جو کسی فوجی یا غیر فوجی شخص کو اس کی قومی خدمت کے صلہ میں بادشاہ یا حکومت

کی طرف سے دیا جائے یہ خطاب اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔ ناٹ (knot) اردو بات چیت میں گرہ یا گانٹھ کیلئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب اسکوٹ ناٹ تحریر میں بھی آتا ہے۔ انگریزی کی طرح اردو میں ناٹ بحری جہاز کی رفتار کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے "جہاز کی رفتار فی گھنٹہ ۵ ناٹ ہے"۔ نیل (nail) انگریزی میں ناخن اور کیل کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اردو میں یہ بات چیت میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات نیل پینٹ اور نیل برش بول چال میں آتے ہیں۔ اردو کا محاورہ "تابوت میں کیل ٹھونکنا" انگریزی محاورے (drive a n. into one's coffin) سے ماخوذ ہے۔ نٹ (net) جال کے معنی میں اردو میں مروج ہے۔ جیسے ٹینس کا نٹ وغیرہ۔ یہ انگریزی لفظ قدیم انگریزی۔ ولندیزی۔ آئس لینڈی اور ڈنمارک کی زبان میں مذکورہ بالا روپ اور مفہوم میں رائج ہے۔ نیوز (news) بات چیت میں اطلاع یا خبر کے معنوں میں رائج ہے۔ یہی حال "نیوز پیپر" کا ہے جو بول چال میں عام ہے۔ البتہ نیوز اڈیٹر۔ نیوز ایجنٹ۔ نیوز ایجنسی۔ نیوز پرنٹ نیوز بلیٹین۔ نیوز سروس۔ دکن نیوز (سروس) تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں۔ نائیٹ (night) بول چال میں چالو ہے۔ اس کے بعض مرکبات مثلاً نائٹ شو۔ نائیٹ کلب۔ نائیٹ ڈریس۔ نائیٹ

سوٹ۔ نائٹ گون وغیرہ بات چیت کی حد تک محدود ہیں۔ اردو کی اصطلاح "مدارس شبینہ" انگریزی اصطلاح (n. schools) کا ترجمہ ہے۔ نپل (nipple) بچوں کے دودھ کی بوتل کی چسنی کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ نو (no) عام طور پر انگریزی تعلیم یافتہ اردو داں لوگوں کی زبانوں پر ہے۔ اس کا مرکب "نو بال" ٹینس اور کرکٹ کے کھیلوں میں ایک خاص اصطلاح کے طور پر مروج ہے۔ اس کے ذریعے کسی بال کو خلاف قاعدہ قرار دیا جاتا ہے۔ نٹ (nut) ڈگری۔ ڈھبری یا ڈبری کے معنوں میں اردو میں عام لفظ ہے۔ یہ اکثر بولٹ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے نٹ بولٹ وغیرہ۔

ویسٹ (waist) انگریزی میں کمر کے معنی میں آتا ہے۔ یہ لفظ تنہا اردو میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس کا ایک مرکب "ویسٹ کوٹ" بگڑ کر اردو میں "واسکوٹ" ہو گیا ہے جو صدری کے مفہوم میں اردو زبان میں عام ہے۔ وارڈ (ward) اردو میں (۱) شہر کے حلقے (۲) اور جیل خانہ یا اسپتال کے کمرہ یا ہال کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات وارڈ کمشنر۔ وارڈ آفس۔ وارڈ آفیسر بھی رائج ہیں۔ اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح کورٹ آف وارڈز بھی اردو میں مروج ہے۔ وارڈ کا صوتیاتی جائزہ لیتے وقت یہ خیال آسکتا ہے

کہ وارڈن اس کا مشتق ہوگا۔ لیکن یہ لفظ فرانسیسی زبان کا ہے اور فرانسیسی میں ٹیوٹانی سے آیا ہے۔ وارڈ اور وارڈن کے ماخذ جدا جدا ہیں لیکن معنوں میں اختلاف نہیں۔ چنانچہ یہ دونوں لفظ "محافظ یا نگران" کے مفہوم میں بھی مستعمل ہیں۔ اردو بات چیت میں وارڈروب (wardrobe) کپڑے رکھنے کی الماری کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس لفظ کا ماخذ بھی وارڈن کی طرح انگریزی نہیں فرانسیسی ہے اور خود فرانسیسی میں یہ جرمن سے آیا ہے۔ واٹر (water) پانی کے معنی میں تنہا نہیں آتا۔ اس کے مرکبات روز واٹر اور واٹر ورکس زیادہ تر بات چیت میں رائج ہیں اور سوڈا واٹر تحریر میں بھی مروج ہے۔ اس لفظ کے بعض دوسرے مرکبات مثلاً واٹر پروف، واٹر کلر بات چیت کے علاوہ تحریر میں بھی مستعمل ہیں۔ ولتھ (wealth) بات چیت میں بھی غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب کامن ولتھ "دولت مشترکہ" کے مفہوم میں تحریر میں بھی رائج ہے۔ ولتھ کی طرح ول فیر (welfare) بھی نہ تو تحریر میں آتا ہے اور نہ بول چال میں۔ البتہ اس کا ایک مرکب ول فیر اسٹیٹ (یا ولفیر اسٹیٹ) آجکل اردو اخبارات میں نظر آرہا ہے۔

سلہ اسک ۶۰۰

ول (well) کا صرف ایک مرکب ٹیوب ول اردو میں نل کے کنوئیں کیلئے رائج ہے جس کا ذکر ٹیوب میں گذرچکا ہے۔ ویسٹ (west) مغرب کے معنی میں بات چیت میں آتا ہے۔ ناموں میں ویسٹ اینڈ (واچ کمپنی)، ویسٹ منسٹر (ایبی) وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔

وہسٹ (whist) گنجفے کا ایک کھیل جس میں ہر دفعہ ٹرمپ کا اعلان کیا جاتا ہے اس کا مرکب وہسٹ ڈرائیو (w. drive) بول چال میں کبھی کبھی آتا ہے۔ وائر (wire) تار کے مفہوم میں تنہا نہیں آتا۔ بعض کمپنیوں کے ناموں میں یہ لفظ آتا ہے جیسے وائر اینڈ اسٹیل پراڈکٹس لمیٹیڈ۔ اس کا ایک مرکب وائرلس بات چیت کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ اس کی ایک اصطلاح وائرلس آپریٹر بھی مستعمل ہے۔ ون (win) فتح یا جیتنے کے مفہوم میں بات چیت (گھوڑوں کی ریس میں ون اور پلیس دو مقامات ہیں جہاں سے ٹکٹ خریدے جاتے ہیں) میں کبھی کبھی آتا ہے یہی حال اس لفظ کے اسم فاعل ونر کا ہے۔ ووڈ (wood) تنہا بات چیت میں بھی رائج نہیں ہے البتہ اس کا ایک مرکب پلائی ووڈ (جیسے امریکن پلائی ووڈ) بول چال اور تحریر دونوں میں آتا ہے۔ وول (wool) اون کے معنی میں بات چیت میں آتا ہے۔ اس کا ایک مشتق وولن بھی

رائج ہے۔ ورک (work) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات اور اصطلاحیں اردو میں رائج ہیں جیسے ورک شاپ۔ انجینیرنگ ورک شاپ۔ واٹر ورکس۔ ہائیڈرو الکٹرک ورکس۔ ہوم ورک وغیرہ۔ واچر (watcher) اور اس کا مخرب واشر دونوں ایک ہی پرزہ کے لئے اردو میں مستعمل ہیں۔ واشنگ (washing) اکیلا مستعمل نہیں۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر مرکبات بناتا ہے۔ جیسے واشنگ کمپنی۔ واشنگ سوڈا وغیرہ۔ وہپ (whip) اردو میں ایک سیاسی اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ اس سے وہ شخص مراد ہے جو پارلیمنٹ میں اپنی پارٹی کے ممبروں میں نظم و ضبط قایم رکھتا ہے۔ ولڈ (weld) انگریزی میں لوہے اور فولاد وغیرہ کے ٹکڑوں یا حصوں کو گرم کر کے جوڑنے کے لئے آتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اردو افعال کے ساتھ رائج ہے۔ جیسے ولڈ کرنا۔ ولڈ ہونا۔ ولڈ کیا جانا وغیرہ۔ اس کا مشتق ولڈنگ تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہے۔ ولڈ حقیقت میں سویڈش زبان کا لفظ ہے۔ انگریزی کے توسط سے یہ سویڈش لفظ اردو میں بھی داخل ہوا۔

ہیر (hair) تنہا غیر مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات ہیر آئیل۔ ہیر ٹانک۔ ہیر پن۔ ہیر کٹنگ سیلون اردو میں رائج ہیں۔ ہاف (half)

انفرادی حیثیت سے غیر مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات ہاف ٹائیم۔ ہاف بال۔ ہاف بیاک وغیرہ اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ ہال (hall) بڑے کمرے یا بڑے دالان کے مفہوم میں اردو زبان اور ادب میں یہ لفظ عام ہے۔ اس کے مرکبات لکچر ہال۔ اڈریس ہال۔ ڈانس ہال اردو میں مروج ہیں۔ ہینڈ (hand) اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ مگر اس کے مرکبات اردو میں رائج ہیں مثلاً ہینڈ بیگ۔ ہینڈ بریک ہینڈ بال۔ ہینڈ بل وغیرہ۔ ہینڈی کیپ (handicap) کسی مقابلہ میں حصہ لینے والوں میں سے چند پر خاص شرائط یا قیود عاید کرنا۔ اس مفہوم میں یہ مرکب لفظ زبانوں پر ہے ادب میں نہیں۔ ہینڈل (handle) موٹھ۔ دستہ یا ہاتھ کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے جیسے سیکل یا کواڑ وغیرہ کے ہینڈل۔ ھارڈ (hard) استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس لفظ سے بنی ہوئی بعض اصطلاحیں ہارڈ لک اور ہارڈ لاین کسی ناکامی کے موقع پر بطور اظہار ہمدردی بات چیت میں استعمال کی جاتی ہیں۔ ہارڈ کا ایک مرکب ہارڈ ویر لوہے کے سامان کی دکانوں کے ناموں کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے ہارڈ ویر مرچنٹ۔ ہیاٹ (hat) انگریزی ٹوپی کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات ہیاٹ اسٹانڈ۔

ہیاٹ مرچنٹ بھی مستعمل ہیں۔ ہیڈ (head) تنہا غیر مستعمل ہے سوائے موٹر کی ایک اصطلاح کے۔ اس کے مرکبات ہیڈ فون ہیڈ ماسٹر۔ ہیڈ آفس۔ ہیڈ کلرک۔ ہیڈ کانسٹبل۔ ہیڈ ڈرافٹسمن۔ ہیڈ کوارٹر وغیرہ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں ہلتھ (health) انفرادی حیثیت میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات ہلتھ آفیسر۔ ہلتھ کیمپ وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ ہارٹ (heart) دل کے معنی میں بات چیت میں کبھی کبھی آتا ہے۔ مگر اس سے بنی ہوئی ایک اصطلاح "ہارٹ فیل ہونا" قلب کی حرکت بند ہو کر مر جانے کے مفہوم میں بات چیت میں عام ہے۔ ہیٹ (heat) اردو میں بات چیت میں رائج نہیں ہے۔ صرف اس کا ایک مشتق ہیٹر پانی گرم کرنے کے آلے کے معنی میں ہماری زبان میں مروج ہے۔ ہیٹ ویو بھی کبھی کبھی لو کی بجائے بات چیت میں آتا ہے۔ اردو میں سائنس کی بعض اصطلاحیں مثلاً حرارت نوعی (specific h.)۔ حرارت مخفی (latent h.)۔ وہ درجہ حرارت جب کوئی چیز گرمی سے سفید ہو جائے (white h.) انگریزی کی اصطلاحوں پر مبنی ہیں۔ ہیوی (heavy) کی صرف ایک اصطلاح "ہیوی ویٹ چیمپین" اردو میں رائج ہے۔ ہائی (high) اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ اس کے مرکبات ہائی اسکول

ہائی کورٹ اور ہائی جمپ اردو میں مستعمل ہیں۔ ہائی لینڈ (high land) انگریزی الفاظ "ہائی" اور "لینڈ" سے ترکیب پایا ہے۔ یہ انگریزی مرکب اردو میں ایسی زمین کے لئے بات چیت میں مستعمل ہے جو سطح مرتفع پر واقع ہو۔ اس کا اسم فاعل ہائی لینڈر انگریزی کی طرح اردو زبان میں بھی شمالی اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے کیلئے خاص طور پر مستعمل ہے۔ ہایر (hire) بات چیت میں بھی غیر مستعمل ہے۔ مگر اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح "ہایر پرچیز سسٹم" (h. purchase system) کاروباری حلقوں کی بات چیت میں رائج ہے۔ ہاکی (hockey) کھیل کے معنی میں اردو میں عام لفظ ہے۔ اس کے مرکب ہاکی اسٹک۔ ہاکی بال بھی مروج ہیں۔ ہولڈ (hold) اردو میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا مشتق ہولڈر (جیسے پن ہولڈر) اور مرکب ہولڈ آل یا ہولڈال (سامان باندھنے) اردو میں رائج ہیں۔ ہوم (home) تنہا رائج نہیں ہے۔ مگر اس کے مرکبات ہوم ورک۔ ہوم ڈپارٹمنٹ۔ ہوم سکریٹری۔ نرسنگ ہوم۔ ہوم آفس۔ ہوم رول (خصوصاً آئرستان کا) اردو میں مستعمل ہیں۔ ہوم کی طرح ہاوس یا ہاوز (house) بھی اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ اس کے مرکبات بورڈنگ ہاؤس۔ ہاؤس سرجن۔ بوٹ ہاؤس۔ گسٹ ہاوس۔ کافی ہاوس۔ انڈیا ہاؤس (لندن) وغیرہ

اردو زبان میں رائج ہیں۔ ہنی مون (honeymoon) ماہ عسل کے مفہوم میں نہ صرف بات چیت بلکہ تحریر میں بھی مروج ہے۔ ہوڈ (hood) سر کے لباس کے معنی میں نہیں لیکن اس معنی میں کہ وہ پٹی جو گون کے ساتھ پہنی جاتی ہے اور جس کے رنگ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہننے والے نے کون سی سند حاصل کی ہے مستعمل ہے۔ ہارن (horn) اردو میں عام ہے جیسے موٹر کا ہارن وغیرہ۔ یہ لفظ قدیم انگریزی۔ آئس لینڈی۔ ڈنمارکی۔ سویڈنی اور جرمن میں اسی روپ اور معنی میں ملتا ہے۔ اردو تلفظ میں "ر" متحرک رہتی ہے۔ ہوز (hose) اردو میں بات چیت میں بھی رائج نہیں ہے۔ لیکن اس کا مرکب "ہوز پائپ" جو موٹر کے انجن کو گرم ہونے سے بچاتا ہے تحریر اور تقریر میں مستعمل ہے۔ ہوپ (hope) انگریزی میں "امید" کے معنی دیتا ہے۔ اردو میں یہ رائج نہیں ہے۔ البتہ ایک اصطلاح راس امید جو انگریزی اصطلاح (Cape of Good Hope) کا ترجمہ ہے اردو میں مستعمل ہے۔ طبعیات کی اصطلاح میں "ہوپ کا آلہ (Hope's apparatus) کافی مشہور ہے۔ ہپ (hip) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ نعرۂ تحسین کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ جیسے ہپ ہپ

ہز بے وغیرہ - ہز (his) کبھی اکیلا نہیں آتا- بعض خطابی الفاظ کے آگے یہ بطور واحد غائب مذکر کے آتا ہے جیسے ہز ہائینس- ہز مجسٹی- ہز اگزالٹڈ ہائی نس وغیرہ- ہک (hook) کانٹے کے مفہوم میں عام ہے- علاوہ ازیں یہ لفظ کرکٹ اور گولف کے کھیلوں کی ایک اصطلاح کے طور پر بھی مستعمل ہے- ہیر (hear) تکرار کے ساتھ (ہیر ہیر!) خوشی میں یا بعض وقت طنزاً تالیاں بجا کر بولتے ہیں- ہارس (horse) انفرادی حیثیت سے استعمال میں نہیں آتا- البتہ اس کے مرکبات مثلاً ہارس پاور- ہارس شو میگنٹ وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں- ہب (hub) پہیے کے درمیانی حصہ کے لئے اردو میں رائج ہے جیسے سیکل کا ہب وغیرہ-

یارڈ (yard) گز اور احاطے کے معنوں میں انگریزی میں مستعمل ہے- لیکن اردو میں یہ لفظ صرف آخر الذکر مفہوم میں دوسرے الفاظ کے ساتھ مروج ہے- جیسے ریلوے یارڈ- یارڈ ماسٹر- اسکاٹ لینڈ یارڈ- ڈاک یارڈ وغیرہ- آخر الذکر لفظ میں جز اول "ڈاک" ولندیزی ہے اور جز آخر یعنی "یارڈ" انگریزی-

---

انگریزی الفاظ

(الف)	اسٹال
ایکسرے	اسٹامپ
آئیس	اسٹینڈرڈ
انکم	اسٹار
اٹنک	اسٹارٹ
اسپین	اسٹیپ
اسپارک	اسٹیل
اسپیڈ	اسٹپ
اسپن	اسٹوارڈ
اسپنڈل	اسٹک
اسٹاف	اسٹاک

اسٹروک
اوٹ
اولڈ
ارل
ایسٹر
انگلش
اوور
اوورسیر
آوٹ
اسپرانٹو
اسپرنگ
اسپیچ
اسپیکر
اسٹابری
ایٹ ہوم
آل
انڈر

اسٹرکچر
انٹر
اسٹریلائز
اسٹرلنگ
اسٹو
اسٹرانگ
اسٹنٹ
اپ ہولسٹری
ایربک
اسٹک

(ب)

بے بی
بارلی
بیاٹ
بیاج
باتھ
بیم
باڈ

بڈ
بل
بنیچ
بیری
برتھ
بسٹ
بلاک
بلاڈر
بلیڈر
بورڈ
بوٹ
بولٹ
بک
بائے
بائیکاٹ
براس
برجس

بریجیس
بکٹ
بمپر
بنڈل
برسٹ
باڈی
برٹش
باکسنگ
برج
بریچ لوڈر
برچیس
بل ڈاگ
بور
بیر
بیرا
بیرنگ
بیانک

بیاک گیمن
بیکری
برانڈ
بریڈ
برڈ

(پ)

پیاوڑ
پیڈل
پان
پارک
پنک
پلے
پلاٹ
پانڈ
پاٹ
پڈنگ
ڈائمہ

پنس
پول
پوک

(ت)

تھیانک
تھراٹل
تام لوٹ
ترپال
تھرڈ
تھری ناٹ تھری

(ٹ)

ٹیچر
ٹایم
ٹن اور ٹین
ٹوٹن
ٹریڈ

ٹرف
ٹار
ٹوِل
ٹوِل بکس
ٹائی
ٹک
ٹیم
ٹپ
ٹوِل
ٹاکی
(ٹیپ)ٹاپ

(ج)

جام

(چ)

چاپ
مٹن چاپ
چارکول
چیپ
چکن
چیٹ
چوک
چیپ

(ڈ)

ڈارلنگ
ڈے
ڈیر
ڈایو
ڈاج
ڈرنک
ڈرائی
ڈک
ڈمپ
ڈسٹ
ڈرایور

ڈرائیننگ
ڈرپی
ڈیزی
ڈمّی
ڈمبل
ڈارک
ڈیاش
ڈائی
ڈربینچ
ڈیل
ڈراپ

(ر)

ریڈ
رِسٹ
رین
ریاش
ریڈی
رڈ
ریسٹ (بلیرڈ کی اصطلاح)
رائٹ
رنگ
روڈ
روم
رف
رم
رن
رش
راجس
رین
ریپر

(س)

سیل
سی
سلور

سمٹر
ساری
سوپ
سک مان
سوٹر
سلیپر
سلف
سنگر
سلپ
سائڈ
سیلس

(ش)

شیک
شیم
شیپ
شیرز
شیو

شلف
شیلڈ
شلنگ
شوٹ
شاک
شوز
شوٹ
شاپ
شاٹ
اسناپ شاٹ
شولڈر
شو
شاور
شٹنگ
شل
شٹر

(ف)

فائدہ
فیر (پرائس شاپ)
فاسٹ
فیلڈ
فنگر
فرسٹ
فش
فلاشس
فلور
فلوک
فلشس
فورمن
فول
فریم
فری
فرنڈ
فل
فائر
فٹ یا فوٹ
فرلانگ
فارورڈ
فلٹ
فلم

(ک)

کیان
کلے
کلچ
کول
کاٹ
کراک
کرین
کنگ
کس
کارن

کاٹیج
کنٹر

(گ)

گیٹ
گرل
گلاس
گول
گولڈ
گڈ
گرے
گرین
گراونڈ
گٹ
گیانگ
گنگلے کا چک
گیم
گینگ (وے)

گلیز
گلٹ

(ل)

لیڈی
لینڈ
لیو
لائف
لائیٹ
لوفر
لوف
لانگ
لوز
لوزفٹ
لارڈ
لیپ
لیٹ
لیڈر

لاک
لاوڈ

(م)

میڈم
میک
میان
مارک
میاج
ملک
مارننگ
مادر
مڈ
مڈل
مٹر
میٹنگ
مائی

(ن)

نائٹ (خطاب)
ناٹ
نیل
نِٹ
نیوز
نائیٹ
نیل
نو
نٹ

(و)

ولیٹ
وارڈ
واٹر
ولتھ
ول
ویسٹ
وھسٹ
وھسٹ ڈرایو

واٹر
ون
ووڈ (پلائی ووڈ)
وول
ورک
واچر
واشنگ
وھپ
ولڈ

(ھ)

ہیر
ہاف
ہال
ہینڈ
ہینڈی کیپ
ہینڈل
ہارڈ

ہیاٹ
ہیڈ
ہلتھ
ہارٹ
ہیٹ
ہیوی
ہائی
ہائی لینڈ
ہایر
ہاکی
ہولڈ
ہوم
ہنی مون
ہوڈ
ہارن
ہوز
ہوز پائپ

ہپ (ہپ ہپ ہرے!)

ہز (مجسٹی)

ہک

ہیر (ہیر ہیر!)

ہاؤس

ہب

ہارس (پاور)

(ی)

یارڈ

ڈاک یارڈ

اسکاٹ لینڈ یارڈ

مرکبات اور مشتقات

لفظ اپنی سادہ ترین شکل میں "مادہ" کہلاتا ہے۔ جیسے آدم۔ باپ۔ نیک وغیرہ اسے لفظ غیر مشتق یا جامد بھی کہتے ہیں جامد لفظ سے مرکب الفاظ حسب ذیل طریقوں سے بنائے جاتے ہیں :-

(۱) ایک لفظ دوسرے لفظ کو لگانے سے جیسے ریل اور وے سے ریلوے۔ بلو اور بلاک سے بلوبلاک۔ فوٹ اور پاتھ سے فوٹ پاتھ۔ ورک اور شاپ سے ورکشاپ۔ اس طرح بنائے ہوئے الفاظ یعنی ریلوے۔ بلوبلاک۔ فوٹ پاتھ اور ورکشاپ کو مرکب لفاظ کہیں گے۔ اس قسم کے کئی مرکبات بغیر کسی تبدیلی کے انگریزی سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ مثلاً ساٹن پوسٹ۔ پوسٹ من۔ ایر ٹائیٹ۔ کٹ پیس۔ فائر پروف۔ اسٹیم بوٹ۔ انجن ڈرائیور لاک اپ۔ آٹو رکشا۔ جار کول۔ اسپورٹسمن۔ لیڈی ڈاکٹر۔ ٹیبل ٹینس۔ ہاوز بوٹ۔ بوٹ کلب۔ ہینڈ بیگ۔ پاور ہاوز۔

پائیلٹ کار۔ ٹریڈ مارک۔ نوبل پرائز۔ شارٹ ہینڈ۔ بش شرٹ۔ بش کوٹ۔ میٹنی شو۔ پیپ شو۔ فری پاس۔ فلاگ ڈے۔ فلٹ ہیاٹ۔ فلش سسٹم۔ فلم کمپنی۔ فنگر بلیرڈ۔ کرنسی نوٹ۔ کنٹراکٹ برج۔ گول کیپر۔ میٹر گیج۔ گرل گائیڈ۔ تار کول۔ کیک پیسٹری۔ گروپ فوٹو۔ گن میٹل۔ گورنمنٹ ہاؤز۔ گورنر جنرل۔ رولڈ گولڈ۔ منی آرڈر۔ نرسنگ ہوم۔ مارشل لا۔ ایر میل۔ میک اپ۔ لانگ جمپ۔ ڈرائنگ روم۔ ڈراپ سین۔ اسٹاک اکسچینج۔ نوٹ بک۔ سوئچ بورڈ۔ صوفہ سٹ۔ سیزن ٹکٹ۔

(۲) کسی جامد یا غیر مشتق لفظ کے حروف میں تبدیلی سے جیسے اسٹرائک (strike) سے اسٹروک (stroke) یعنی حرف علت i کی o میں تبدیلی سے۔ اس طرح سے بنائے ہوئے الفاظ کو ابتدائی مشتق کہیں گے۔ لیکن اس قسم کے دخیل یورپی الفاظ اردو میں کم نظر آتے ہیں۔

(۳) کسی لفظ کے پہلے یا آخر میں حرف یا حروف کے جوڑنے سے لفظ کے پہلے اور بعد میں لگائے جانے والے حروف کو سابقہ اور لاحقہ سے بالترتیب موسوم کیا جاتا ہے۔ اس طرح بنائے ہوئے الفاظ کو ثانوی مشتق کہیں گے۔ اس قسم کے دخیل یورپی الفاظ اردو میں کثرت سے پائے جاتے ہیں مثلاً امپائر (ریفری) لمر اسپیکر۔ بے بی۔ کمپونڈر۔ پرووسٹ۔

مسمریزم۔ڈپٹی۔لیوی۔اٹرنی۔انجینیر۔سسٹم۔والنٹیر۔گورنر۔ڈاکٹر۔ ایکٹر۔کنٹراکٹر۔مرچنٹ۔ایڈوکیٹ۔لیکچ۔اکسلنسی۔مشینری۔ فیاکٹری۔کاٹیج۔کیپ سول۔ٹکٹ۔بیالٹ۔رائل۔کرنٹ۔ ڈبل۔پبلک۔وارڈن۔نیشنل۔ڈائرکٹر۔ڈائرکٹری۔ ڈکٹیٹر۔ٹیلیگرام۔ری پبلک۔سیویلین۔ریجنٹ۔کیتھولک۔ لاکٹ۔ینیجر۔نمونیہ۔یوروپین۔بورڈنگ۔مکسچر۔ٹیوٹر۔ ٹیچر۔پروفیسر۔

جس طرح کئی یورپی زبانوں کے الفاظ اردو میں آ چکے ہیں اسی طرح سابقے اور لاحقے لگے ہوئے کئی مرکب الفاظ اور ثانوی مشتقات ہماری زبان میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ سابقے اور لاحقے کئی زبانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ سابقوں اور لاحقوں کے ماخذوں کے لحاظ سے حسب ذیل الفاظ کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

(**الف**) انگریزی (یا ٹیوٹانی) سابقوں سے بنے ہوئے الفاظ جو اردو میں رائج ہیں۔

ان (in-) سے انکم

بائی (by-) سے بائی الکشن۔ بائی لا

فور (fore-) سے فورمن

اوٹ (out-) سے اوٹ ہاوز

اوور (over-) سے اوورکوٹ

(ب) انگریزی (یا ٹیوٹانی) لاحقوں سے بنے ہوئے الفاظ جو اردو میں رائج ہیں۔

شپ (-ship) سے فیلوشپ
ایر (-eer) سے آکشنر
ایٹ (-et) سے پاکیٹ
کن (-kin) سے نیپکن
لنگ (-ling) سے ڈارلنگ

(ج) لاطینی اور فرانسیسی سابقوں سے بنے ہوئے الفاظ جو اردو میں رائج ہیں۔

بس (bis-) سے بسکٹ ۔ بسکوٹ
اپ (ap-) سے اپیل
سر (cir-) سے سرکٹ
کون (coun-) سے کونسل
کم (com-) سے کمانڈ ۔ کامرس
وائس (vice) سے وائسرائے ۔ وائیکونٹ
کول (Col-) سے کالج
سب (sub-) سے سب کمیٹی
پرو (pro-) سے پراجکٹ ۔ پروگرام

(د) لاطینی اور فرانسیسی لاحقوں سے بنے ہوئے الفاظ جو اردو میں رائج ہیں۔

این (-ain) سے کیپٹن - کپتان
ایری (-ary) سے سکریٹری
وائی (-y) سے جیوری
او-ر (-or) سے مانیٹر
اوری (-ory) سے پرائیمری
اینٹ (-ant) سے پریزیڈنٹ
ایج (-age) سے بریکیج
ینسی (-ency) سے ریجینسی
ری (-ry) سے جویلری - اسٹیشنری
بیکری - انفنٹری
ایٹ (-ette) سے سگریٹ
ایل (-el) سے پارسل
لی (-le) سے سرکل
ایش (-ish) سے پالیش

(ھ) یونانی سابقوں سے بنے ہوئے الفاظ جو اردو میں رائج ہیں۔

ایمفی (amphi-) سے ایمفی تھیٹر

انا (ana-) سے اناٹمی
آرکی (archi-) سے آرکیٹکٹ
آرچ (arch-) سے آرچ بشپ
آٹو (auto-) سے آٹوگراف
مانو (mono-) سے مانوگراف
پیرا (para-) سے پیراگراف
ٹیلی (tele-) سے ٹیلی گراف - ٹیلیفون

(و) یونانی لاحقوں سے بنے ہوئے الفاظ جو اردو میں رائج ہیں۔

اک (-ic) سے میجک - کامک
اکس (-ics) سے پالیٹیکس
ٹ (-t) سے ایجنٹ
ٹری (-tre) سے سنٹر - تھیٹر
اکل (-ical) سے پولیٹیکل
ازم (-ism) سے فاشزم - نازی ازم

اوپر دیئے ہوئے مرکبات جو اردو میں بجنسہ رائج ہو چکے ہیں ان کے اجزائے ترکیبی سابقے اور لاحقے یورپی زبانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اردو یورپی مرکبات اور مشتقات کی درآمد پر بالکلیہ قانع نہیں ہے۔ اس نے خود اپنے سرمایہ

بھی کئی مرکبات بنائے ہیں۔ یورپی الفاظ کے ساتھ فارسی کے دم چھلّے لگا کر بھی ہماری زبان نے اپنی لفظیات کی متاع میں وسعت پیدا کی ہے۔ بعض یورپی مرکبات اور مشتقات اردو زبان میں آکر اپنی شکل وصورت وہیئت اس قدر بدل چکے ہیں کہ ان کے اصلی ماخذوں کی نشاندہی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے۔ مذکورہ بالا نوعیتوں کے مرکبات کا اب جائزہ لیا جائے گا

(الف) بعض داخل شدہ اسماء کے ساتھ اردو اسماء لگا کر مرکب الفاظ بنائے گئے ہیں۔ ان مرکب اسماء میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں :-

اردلی بازار۔ بارگ ماسٹر۔ بمبار طیارہ ۔ کلب گھر۔ کمپنی باغ ۔کمپنی راج ۔لاین دوڑی۔ مسی بابا (شاگرد پیشہ) مڈل کامیاب ۔ میٹرک فیل ۔ گاندھی کیاپ ۔ کوچ بخش۔ گدام افسر۔ لاٹ صاحب ۔ وردی میجر ۔میل گاڑی۔

(ب) بعض داخل شدہ یورپی الفاظ کے بعد اردو افعال لگا کر مرکبات بنا لئے گئے ہیں۔ اس قسم کے مرکبات میں حسب ذیل لائق ذکر ہیں۔

بلانکٹ ڈالنا۔ کاپی اُٹھنا۔ کاگ اُڑانا۔ فیوز اُڑنا۔ کمیشن بٹھانا ۔ گزٹ ہونا۔ لاین ملانا۔ نمبر دینا۔ نوٹ کرنا۔

نوٹس دینا۔ اسٹیج کرنا۔ اسٹرائک کرنا۔ اسپرے کرنا۔ لیبل لگانا۔ ماڈل بنانا۔

(ج) بعض داخل شدہ یورپی الفاظ کے بعد صفت لگا کر مرکب الفاظ بنائے گئے ہیں۔ اس قسم کے مرکبات میں سے چند یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آٹو دل بہار۔ اسکولی بہو۔ کچی بارک۔ پکی بارک۔ اگن بوٹ۔ پیٹینٹ بدمعاش۔ سیکمان۔ کمرکوٹ۔ کرانی خانہ۔ کرانی اردو۔ بمبری آدمی۔

(د) داخل شدہ یورپی الفاظ کے بعد فارسی الفاظ یا فارسی لاحقے لگا کر مرکبات بنانے کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

رونڈ گشتی۔ ڈگری دار۔ ڈگری داریہ۔ ڈرامہ نویس۔ ڈرامہ نگار۔ رولدار۔ کوچوان۔ کوچبان۔ ناول نگار۔ ناول نویس۔

(ھ) یورپی زبانوں کے مرکبات جو شکل وصورت میں نمایاں تبدیلیوں کے بعد اردو میں رائج ہو گئے ہیں ان کی چند مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

ایل فیل۔ ولوتیں۔ بلم ٹیر۔ انجر پنجر۔ گڈامی۔ کنستر۔ لنکلاٹ۔ واسکوٹ۔ ترپال۔ بپتسما۔ قرنطین۔ کاندرا۔ قرابین۔ فلالین۔ اجیٹن وغیرہ۔

دوغلے الفاظ ایسے مرکبات جن کے اجزائے ترکیبی دو مختلف زبانوں کے ہوں دوغلے الفاظ (Hybrids) کہلاتے ہیں۔ اردو میں یورپی زبانوں سے لئے ہوئے کئی دوغلے الفاظ مستعمل ہیں۔ مثلاً اورکوٹ میں اور انگریزی سے لیا گیا ہے تو کوٹ جرمن زبان سے۔ کپ بورڈ میں کپ لاطینی زبان کا لفظ ہے تو بورڈ انگریزی کا۔ ڈسچارج میں ڈس لاطینی سے آیا ہے تو چارج کلٹی سے۔ ملیریا لاطینی اور ایطالوی اجزائے ترکیبی سے وجود میں آیا ہے۔ اس قسم کے دوغلے مرکبات میں الاٹ۔ بائیسکل۔ کرسمس۔ اتائل۔ اوورہال۔ اوورٹیک۔ سوپرفائن۔ سرچارج وغیرہ شامل ہیں جو تحریر اور تقریر دونوں میں مروج ہیں۔

جوڑے دار الفاظ بعض الفاظ شکل وصورت اور معنی کے اعتبار سے بظاہر ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن لسانیاتی اعتبار سے ہم مشتق ہیں یہ جوڑے دار (Doublets) الفاظ کہلاتے ہیں۔ ان جوڑے دار لفظوں کا ماخذ ایک ہی زبان ہے۔ لیکن امتداد زمانہ کے باعث یہ ایک دوسرے سے بچھڑ کر مختلف معنی اور مختلف اشکال اختیار کر لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر کیمرہ اور چیمبر کو لیجئے۔ ان دونوں الفاظ کا ماخذ لاطینی زبان ہے۔ لاطینی

میں کیمرہ کمرا یا روم کے لئے رائج ہے۔ چونکہ تاریک کمرے میں فوٹو لیا جاتا ہے اس لئے آلہ کا نام ہی کیمرہ پڑ گیا۔ اردو میں یہ کمرا ہو گیا۔ لفظ چیمبر اردو میں قانونی اصطلاح کے طور پر مروج ہے۔ چنانچہ وہ کمرا جہاں عدالت کا حاکم بیٹھتا ہے چیمبر کہلاتا ہے۔ اس طرح کیمرہ اور چیمبر دونوں مختلف المعنی لیکن متحد الاشتقاق لفظ ہیں۔ اس طرح کے بعض جوڑے دار یورپی الفاظ اردو میں پائے جاتے ہیں۔ ان جوڑے دار لفظوں میں سے چند یہاں دیئے جاتے ہیں :-

آرمی اور آرمیڈا۔ بیانڈ اور بانڈ۔ بنچ اور بینک کارڈ اور چارٹ۔ کیس اور کیاش۔ کموڈور اور کمانڈر۔ ڈپو اور ڈپازٹ۔ ڈش اور ڈیسک۔ فلاگ اور فلیک۔ فنکس اور اسپنج۔ جن اور انجن۔ گارڈ اور وارڈ۔ ہسپتال اور ہوٹل۔ انچ اور اونس۔ مسٹر اور ماسٹر وغیرہ۔

اوپر دیئے ہوئے مرکبات کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اردو زبان نے نہ صرف منفرد یورپی الفاظ لئے ہیں بلکہ بہت سے مرکبات اور مشتقات بھی حاصل کئے ہیں۔ بعض دخیل یورپی الفاظ کے ساتھ خود اپنی زبان اور بعض اوقات فارسی کے اجزائے ترکیبی لگا کر نئے نئے مرکبات بنا لئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض یورپی مرکبات اور مشتقات کو

دلچسپ انداز میں اپنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان اُمور سے اردو کی فراخدلی اور وسعت نظر پر روشنی پڑتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان یورپی مرکبات کی وجہ سے وہ کسی قدر بوجھل ہو گئی ہے۔ لیکن ایک زمانے کے بعد ایسے مرکبات جو اس کے مزاج کے ساتھ میل نہیں کھاتے خود بخود غائب ہو جائیں گے۔ ہمیں اس کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ ان بدیسی مرکبات اور مشتقات کی وجہ سے وہ ان حالات اور کیفیات کو بھی ظاہر کر سکتی ہے جو پہلے اس کی دسترس سے باہر تھے۔

دخیل یورپی الفاظ کی تشکیلیات، صوتیات اور معنیات

یورپی الفاظ کی تشکیلیات

تشکیلیات لسانیات کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اس خاص شعبہ میں الفاظ کی بناوٹ سے بحث کی جاتی ہے۔ لیکن یہ تشکیلیات کی جامع تعریف نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں نہ صرف الفاظ کی بناوٹ سے بلکہ ان اصولوں سے بھی بحث کی جاتی ہے جن کے تحت "مادّون" سے قواعد کی صورتیں تشکیل پاتی ہیں۔ لسانیات کے اس شعبہ میں الفاظ کی گردان بھی شامل ہے۔ وسیع ترین معنوں میں تشکیلیات کے علم میں زبان کی ساخت کے اصول اور اس کا صرفی اور نحوی[1] مطالعہ بھی داخل ہے۔

اردو میں مستعمل یورپی الفاظ کی تشکیلیات کے مطالعہ کے سلسلہ میں دو امور نمایاں ہوتے ہیں۔

(1) Elements of the Science of Language PP. 15, 107.

(۱) یہ کہ دخیل الفاظ کی ایک کثیر تعداد بغیر کسی صرفیاتی. معنیاتی. صوتی یا تشکیلی تبدیلی (morphological change) کے اردو میں داخل ہوئی ہے۔

(۲) یہ کہ یورپی الفاظ جو کسی تبدیلی کے بعد یا بگڑ کر رائج ہوئے ہیں وہ بھی عام طور پر اردو زبان کے قواعد صرف و نحو کے پابند ہیں نہ کہ اپنی اپنی زبانوں کی گرامر کے جہاں سے وہ آئے ہیں سوائے چند شاذ مستثنیات کے جن کا ذکر نیچے کیا گیا ہے۔

ان امور کے مدنظر اردو میں مستعمل یورپی الفاظ کے تشکیلیاتی جائزے کا میدان نہایت محدود ہو گیا ہے. تاہم دخیل الفاظ کی قواعدی تشکیلیوں میں واحد اور جمع، تذکیر و تانیث، تصغیر، صفت ذاتی، صفت نسبتی وغیرہ کا اردو گرامر کی روشنی میں جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

یہ ایک عام اصول ہے کہ زبانیں اجنبی لفظوں کو اخذ کرنے سے روکی نہیں جا سکتیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ اجنبی زبان کے لفظوں کے ساتھ قواعد بھی مستعار لے لی جائے۔ یہ صورت کچھ مخصوص کہاوتوں، مرکبات وغیرہ کی صورت میں تو ہو سکتی ہے لیکن بول چال اور تحریر میں نہیں۔ چنانچہ ایسے دخیل الفاظ کی تعداد جو اردو میں اپنی زبانو کے قواعد کی پابندی کرتے ہیں بہت کم ہے۔ اس خصوص میں مجھے صرف چند

لفظ مثلاً مرچنٹس (merchants) بیاجز (badges)
آکسائیڈس (Oxides) بائی لاز (bye laws) بینکس
(banks) اور تھینکس مل سکتے ہیں۔ ان میں سے کچھ صورتیں ادب
میں بھی آگئی ہیں۔

انگریزی زبان میں عام طور پر واحد کے بعد "ایس" (S) کے
اضافے سے جمع بنائی جاتی ہے (جس کی صورت کبھی کبھی صوتی ہم آہنگی کی
ضرورت سے "ز" بھی ہو جاتی ہے) جیسے بک (book) سے
بکس (books) شاپ سے شاپس (shops) وغیرہ۔ انگریزی
زبان کے قاعدے کے مطابق اکبر الہ آبادی نے بینک کے لفظ کو انگریزی
علامت جمع کے ساتھ بینکس اور تھینک کو تھینکس استعمال کیا ہے۔
چنانچہ ذیل کا شعر اس سلسلہ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

کوٹھی میں جمع ہے نہ ڈپازٹ ہے بینکس میں ، قلاش کر دیا مجھے دو چار تھینکس نے

اس قسم کی کچھ اور مثالیں اردو نثر میں بھی ملتی ہیں۔ جیسے "پروونسز"
(provinces) اور "فنکشنز" (functions) کا استعمال
سائل دہلوی کی اس عبارت میں

"وہاں ان بڑے بڑے لوگوں کے مدعو ہوتے رہے جو ہندوستان
میں مختلف پروونسز میں حکام بالا رہے۔ اکثر شاہی فنکشنز میں

شریک ہوتے رہے[1]۔

لیکن اس قسم کی تشکیل عام طور پر اچھی نظر سے نہیں دیکھی جاتی کیونکہ یہ انگریزی قواعد کی کورانہ تقلید ہے۔ اس لئے بنکس کے مقابلہ میں "بینکوں" زیادہ رائج ہے۔ آخر الذکر صورت اول الذکر کے مقابلے میں اردو میں کسی حد تک نبھ جاتی ہے۔ لیکن تھینکس اور بنکس کی جمع کی شکلیں اکبر کے بعد چل نہ سکیں۔

مذکورہ بالا مثالوں کے برخلاف بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں دخیل الفاظ کی جمع اردو قواعد کے بموجب بنائی گئی ہے۔

اردو میں جب واحد کے آخر "ا" یا "ھ" (جس کا تلفظ بھی "و" جیسا ہوتا ہے) نہیں ہوتے تو مذکر کی صورت میں جمع میں بھی وہی صورت باقی رہتی ہے جیسے "میں نے ایک گھر خریدا"۔ "میں نے دس گھر خریدے"۔ اس اصول کا اطلاق اردو میں مستعمل یورپی لفظوں پر بھی ہوتا ہے چنانچہ "میں نے ایک بکس خریدا"۔ "میں نے چار بکس خریدے"۔ لیکن جب اسم واحد کے آخر میں "ا" ہو تو اس کی جمع اردو قاعدے کے مطابق حروف کو "ے" سے بدل کر بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ۔

لڑکا (واحد) لڑکے (جمع)

---

[1] کیفیہ از برجموہن دتاتریہ کیفی ص ۲۰۳

گھوڑا (واحد) گھوڑے (جمع)

کے مطابق

سوڈا (واحد) سوڈے (جمع)

ڈراما (واحد) ڈرامے (جمع)

لیکن اسم مونث کی صورت میں جب آخری حرف "ی" ہو تو فاعلی حالت میں جمع "ان" کے بڑھانے سے بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ۔

لڑکی (واحد) لڑکیاں (جمع)

کی طرح

بیٹری (واحد) بیٹریاں (جمع)

چمنی (واحد) چمنیاں (جمع)

سلام مچھلی شہری نے لیڈی کی جمع لیڈیاں بنائی ہے۔ جیسے۔

بہت ہی دل فریب ہیں نظارے مال روڈ کے
یہ پیلی پیلی دیویاں یہ اجلی اجلی لیڈیاں (وسعتیں صـ۱۰۲)

اسی طرح علی حیدر طباطبائی اور ساغر نظامی نے وردی کی جمع وردیاں بنائی ہے۔

موذن نے اذاں مغرب کی دی صبح شب فرقت
بجائیں نوبتی نے وردیاں الٹی گجر الٹا (صحت تغزل صـ۱۵)

وہ پیٹیاں وہ وردیاں وہ پرچم جنگی
الجھی ہوئی ہر شاخ سے آواز فرنگی (ارنگ محل ص۱۳۸)

یہ صورتیں فاعلی حالت کی ہیں۔ غیر فاعلی حالت (Oblique case) یعنی فاعلی حالت کے علاوہ باقی دوسری حالتوں اضافی ظرفی وغیرہ میں سب طرح کے اسمار کی جمع واحد کے آخر میں "وں" بڑہانے سے بنائی جاتی ہے جیسے راجا سے راجاؤں، امیر سے امیروں غریب سے غریبوں، بیوپاری سے بیوپاریوں وغیرہ۔ ٹھیک اسی طرح دخیل الفاظ کے بعد میں بھی "وں" بڑہانے سے اردو میں ان کی جمع بنالی گئی ہے۔ مثلاً —

اسپیچ سے اسپیچوں جیسے چکبست (صبح وطن) کے اس شعر میں۔

پھونک ڈالے تیری اسپیچوں کے بنڈل ہم نے
اب کے ہولی میں جلائے نہیں چیلے ہنکٹ

ایروپلین سے ایروپلینوں جیسے ظفر علی خاں ظفر کے اس شعر میں۔

ہیں تیرے بیڑے ہمارے آگے اے اٹلی جناب
ہم تیرے ایروپلینوں کو سمجھتے ہیں پتنگ (بہارستان ظفر)

بارک سے بارکوں۔

دیکھے دریا کی موجوں کو دیکھے بارکوں میں فوجوں کو (بہارستان ظفر)

بم سے بموں ۔

چند افسردہ نسیں چند تڑپتی آنکھیں
برق کی خونی شعاعیں کہ بموں کے ٹکڑے (وسعتیں۔ سلام)

ہال سے ہالوں ۔ پارک سے پارکوں ۔ لائین سے لائینوں جیسے ظفر کے ایک ہی شعر میں ۔

ہالوں والے پارکوں والے ؎ لائینوں والے بارکوں والے (بہارستان ص۶۱۱)

پلٹن سے پلٹنوں جیسے ظفر کے "چمنستان" میں ۔

ہیں ان تیغ جوہر دار کے آفاق میں چرچے
ہے قایم ان سے ہیبت پلٹنوں کی اور رسالونکی

ٹینک سے ٹینکوں اور لیڈر سے لیڈروں جیسے کیفی اعظمی کی "آخر شب" میں ۔

ٹینکوں گولوں جہازوں بادبانوں کو سلام
جن میں بم ڈھالے گئے ان بادبانوں کو سلام (ص۸۴)
لیڈروں کو کوستی ہیں ہاتھ اٹھا کر عورتیں
منتیں منتی ہیں ترویج جفا کے واسطے (ص۵۷)

رومان سے رومانوں جیسے اسرار الحق مجاز کے "آہنگ" میں ۔

یہ شہر طرب رومانوں کا یہ خلد بریں ارمانوں کی
فطرت نے سکھائی ہے ہم کو افتاد یہاں پرواز یہاں

ہوٹل سے ہوٹلوں جیسے اکبر کے اس شعر میں۔

ہوئے اسقدر مہذب کبھی گھر کا منھ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے اسپتال جا کر

مذکورہ بالا مثالوں کے علاوہ حسب ذیل الفاظ کی اردو قاعدے کے مطابق جمع کی صورتیں کافی دستیاب ہوتی ہیں۔

واحد	جمع
آرٹیکل	آرٹیکلوں
اسٹال	اسٹالوں
اسپتال	اسپتالوں
بیرسٹر	بیرسٹروں
پاکٹ	پاکٹوں
ٹامی	ٹامیوں
جنرل	جنرلوں
ڈاکٹر	ڈاکٹروں
کار	کاروں

کالم کالموں

جب مونث الفاظ میں "ا" یا "ہ" آخر میں نہ ہو تو ان کی جمع "یں" (ی ں) کے اضافے سے بنائی جاتی ہے جیسے کتاب سے کتابیں۔ بیگم سے بیگمیں وغیرہ۔ اسی طرح بعض دخیل مونث اسما کے آخر میں یں (ی ں) کے بڑھانے سے جمع بناتے ہیں جیسے بوتل سے بوتلیں۔ چنانچہ امیر مینائی نے "بوتلیں" اس شعر میں استعمال کی ہے۔

جو میں نے آنکھوں سے پونچھے آنسو ابل پڑے اور اشک خونیں
لہو کی دو بوتلیں بھری تھیں لگا جو ہاتھ آ رہیں ڈھلک کے (صنمخانۂ عشق ۱۳۴۴ھ ص ۹۳)

لیکن انشاء اللہ خاں انشاء نے بوتل کی جمع "وں" سے بنائی ہے جیسے اس شعر میں۔

زلف کو میں نے اسکی سونگھا خال یہ بولے ہونٹوں کے
دیکھتے کیا ہیں آپ ادھر کو یہاں بوتلوں میں تیل نہیں (کلیات انشاء ۱۸۹۹ء ص ۱۰۴)

مس سے مسیں جیسے ظفر علی خان ظفر کے اس شعر میں۔

ہم نوا ہیں آپ کی تبلیغ دیں میں وہ مسیں
پھول کے مانند کھل کر بھی جو کلیاں ہی رہیں

(بہارستان ۱۹۳۷ء ص ۷)

لیکن اکبر الہ آبادی نے مس کی جمع "مسوں" بنائی ہے۔

بتوں کے پہلے بندے تھے مسوں کے اب ہوے خادم
ہمیں ہر عہد میں مشکل ہوا ہے با خدا ہونا

میر نے میز کی جمع میزیں استعمال کی ہے جیسے حسب ذیل شعر میں۔

کرسیاں میزیں نہ کچھیں آئینے چسپاں ہو جائیں
جھاڑ فانوس کنول رونق ایوان ہو جائیں

مذکر اور مونث

اردو میں مذکر اسم واحد کے آخر میں "نی" کے اضافے سے مونث بناتے ہیں جیسے شیر سے شیرنی، مور سے مورنی، مزدور سے مزدورنی وغیرہ۔ دخیل الفاظ کی تانیث میں بھی عموماً یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ جیسے

مذکر	مونث
ڈاکٹر	ڈاکٹرنی
انگریز	انگریزنی

مذکر اسم واحد کے آخر میں یائے معروف (ی) بڑھانے سے مونث بناتے ہیں جیسے برہمن سے برہمنی، کبوتر سے کبوتری، تیتر سے تیتری وغیرہ۔ بعض دخیل الفاظ کی تانیث بھی اسی طرح کی جاتی ہے۔ جیسے۔

مذکر	مونث
کرشٹان	کرشٹانی
کرسٹان	کرسٹانی
ماسٹر	ماسٹرنی[1]

اسم مذکر واحد کے آخری حرف کو "ن" سے بدل دینے سے مونث بناتے ہیں مثلاً۔ جوگی سے جوگن، فرنگی سے فرنگن وغیرہ۔ لیکن بعض وقت ایسے لفظ کے آخری حرف کے بعد "ن" بڑھانے سے مونث بناتے ہیں مثلاً ناگ سے ناگن۔ اس قاعدے کے بموجب بعض دخیل یورپی الفاظ کی تانیث کی گئی ہے مثلاً۔

مذکر	مونث	
انگریز	انگریزن	(فیالن ص۱۶۴)
گارد	گاردن	(پہرہ دینے والی)

اردو میں ہندی کی طرح "یا" لگا کر اسم سے ایک نیا اسم بنایا جاتا ہے جس کا مفہوم اسم فاعل کا بھی ہوتا ہے۔ جیسے

پستول سے پستولیا[2]

رنگروٹ سے رنگروٹیا[3]

---

[1] بعض وقت "نی" کے اضافہ سے بھی مونث بناتے ہیں۔ [2] ن ۲-۶-۷۔ [3] ن ۳-۶-۲۰۔

یہی علامت (یا) محض اسم کے معنی کو ظاہر کرنے کے علاوہ صفت کے مفہوم کو بھی واضح کرتی ہے۔ جیسے

انگلس سے انگلسیا[1]

یا

انگلش سے انگلشیا[2]

اسم کیفیت اسم کی علامت "یت" اسم خاص یا اسم عام کے بعد بڑھا کر اسم کیفیت بنالیا جاتا ہے۔ اکثر اسماء میں جہاں انگریزی میں "ازم" (ism) ہے اردو میں اس کو "یت" سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

(الف) اسم خاص

ہٹلر سے ہٹلریت

مارکس سے مارکسیت

(ب) اسم عام

نازی سے نازیت

فسطائی سے فسطائیت

نازیت اور فسطائیت کے متبادل روپ ناتسیت اور فاشیت

---

(۱) و (۲) ج - ۳۰۶

بھی مروج ہیں۔

اسما کی تصغیر الفاظ میں کچھ تبدیلی اور تغیر یا بعض وقت حروف کے اضافے سے اسما کی تصغیر بنائی جاتی ہے۔ اردو میں تصغیر (۱) محبت کے اظہار کے لئے آتی ہے جیسے بھائی سے بھیا۔ بہن سے بہنیا (۲) کبھی یہ چھوٹائی کے لئے مستعمل ہے جیسے شیشہ سے شیشی یا ششیا اور کبھی (۳) حقارت کے لئے رائج ہے جیسے مرد سے مردوا، جورو سے جوروا وغیرہ۔ اردو میں دخیل الفاظ کا جہاں تک تعلق ہے ہمیں صرف آخری دو صورتوں کی مثالیں ملی ہیں یعنی چھوٹائی اور تحقیر کے لئے۔ یہ تبدیلیاں یا تو لفظ میں کچھ تغیر کے ذریعے یا لفظ کی کچھ علامتیں بڑھا کر کی جاتی ہیں۔ جیسے چھوٹائی کیلئے گلاس سے گلیسیا۔

دخیل الفاظ سے بنے ہوئے اسمائے تصغیر اردو میں عام طور پر حقارت ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً کرانی جو انگریزی لفظ کرسچین سے بگڑ کر بنا ہے اس کا اسم تصغیر "کرنٹا" اردو میں مروج ہے۔ اور کرنٹا حقارت کے طور پر دوغلے قسم کے عیسائی کیلئے مستعمل ہے۔ اسی طرح انگریزی زبان کے لفظ مڈل سے اردو میں "چی" کے اضافے سے مڈلچی بنالیا گیا ہے جو مذاقاً اور تحقیراً مڈل کامیاب شخص کے لئے رائج ہے۔ اسی طرح

قرابین سے اسم تصغیر قرابینچی بنا لیا گیا۔

صفت نسبتی صفت اسم کی کیفیت یا کمیت ظاہر کرتی ہے۔ اور الفاظ صفت اسم کی حالت کو محدود کر دیتے ہیں۔ صفت کی کئی قسمیں ہیں مثلاً نسبتی، ذاتی، عددی، مقداری، ضمیری۔

جب کسی اسم سے لگاؤ یا نسبت ظاہر کرنا ہوتا ہے تو اسم واحد کے آخر میں "ی" بڑھا کر ایک نیا اسم بنایا جاتا ہے جیسے پنجابی، بنگالی، پیازی، آبی وغیرہ۔ اس قاعدے کے مطابق بعض یورپی الفاظ سے بھی اردو میں صفات نسبتی بنا لئے گئے ہیں مثلاً اسکول سے اسکولی۔

اپنی اسکولی بہو پر ناز ہے ان کو بہت
کمپ میں ناچے کسی دن ان کی پوتی تو سہی (اکبر)

کلرک سے کلرکی۔

چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ
کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا (اکبر)

اسکیم سے اسکیمی۔

اللہ ہی ہے ان لڑکیوں کا فرفری بنیں جو ہیں بھی میں

ہے کورس بھی ان کا اکیمی اور پاس شدہ استانی بھی (اکبر)

بیرسٹر سے بیرسٹری۔

شرف ہے جبّۂ بیرسٹری سے جن کو یہاں
مقدموں ہی کی وہ دیکھتے ہیں راہ فقط

اقبال نے ممبر کی صفت نسبتی "ممبری" استعمال کی ہے۔

آتا ہے اب وہ دور کہ اولاد کے عوض
کونسل کی ممبری کے لئے ووٹ چاہیگی

اردو میں مستعمل یورپی الفاظ سے بنائے ہوئے صفات نسبتی کی چند اور مثالیں حسب ذیل ہیں۔

اسم واحد	صفت نسبتی
پیرافن	پیرافنی
پیراشوٹ	پیراشوٹی
ڈالر	ڈالری
سائنس	سائنسی
فاسفورس	فاسفورسی
ملیریا	ملیریائی
میکانک	میکانکی

رومان رومانی۔ رومانوی

صفت ذاتی

صفت ذاتی میں کسی شخص یا چیز کی اندرونی یا بیرونی حالت یا کیفیت معلوم ہوتی ہے جیسے سیاہ، ہلکا، ٹھوس وغیرہ۔ بعض وقت صفت ذاتی اسما یا افعال سے بھی بنائی جاتی ہے مثلاً ڈھال سے ڈھلوان، کھیل سے کھلاڑی، لڑنے سے لڑاک وغیرہ۔ اسی طرح ایک لفظ "نمبر" جو لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں آیا ہے اس کی صفت ذاتی "نمبری" بن گئی ہے۔ اصطلاح یا محاورے میں لفظ نمبری تعداد کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ اسم کی اندرونی یا بیرونی حالت، صفت یا خصوصیت ظاہر کرتا ہے جیسے وہ نمبری بدمعاش ہے یا وہ نمبری چور ہے یا نمبری آدمی ہے وغیرہ۔ یہ لفظ تعداد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مفہوم میں اس کا تعلق صفت عددی سے ہے۔

یورپی الفاظ کی ارتقائی صوتیات

اس باب میں اردو میں دخیل یورپی الفاظ میں جو صوتی تبدیلیاں عموماً عمل میں آتی ہیں ان کے تجزیے کی کوشش کی گئی ہے۔ الفاظ جب ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں، تو ان میں سے اکثر لفظ شکل، صورت یا معنی کی کسی تبدیلی کے بغیر رائج ہو جاتے ہیں۔ ایسے لفظوں کو فوراً پہچانا جا سکتا ہے۔ بعض الفاظ ہیئت، صوت یا ترکیب کی معمولی تبدیلیوں کے بعد دوسری زبان میں جذب ہوتے ہیں۔ لیکن چند الفاظ کی صوتیات اور تشکیلیات میں ایسی بنیادی تبدیلیاں ہو جاتی ہیں کہ ان کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔ اس طرح کے لفظوں کی بعض مثالیں والنٹیر[1] (volunteer) سے بلم ٹیر۔ ساپرس اینڈ مانیرس (sapper and miners) سے سفر مینا۔[2] فنل[3] (funnel) سے فنفر۔ اسپانیل (spaniel) سے پلنیر۔[4] گو ڈیم یو یا گاڈ ڈیم یو

---

(۱) ج ۴ - ۷۷۹ (۲) ج ۳ - ۳۷۰ (۳) ن ۳ - ۹۳۱ (۴) ن ۲۸۳

(god damn you ، go damn you) سے گڈامی[1]۔ بل ڈاگ (bull dog) سے گلڈانگ[2]۔ کوارٹر (quarter) سے کوتل[3] وغیرہ ہیں۔

صوتی تبدیلیوں کا پس منظر اردو زبان اور ادب میں جیسا کہ پچھلی تفصیلات سے ظاہر ہے ہزاروں یورپی الفاظ، مرکبات، محاورے اور اصطلاحیں داخل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بعض الفاظ میں صوتی تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔ ان صوتی تبدیلیوں کا دو طرح سے تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ (۱) ایک تو نفسیاتی حیثیت سے اور (۲) دوسرا طبعی اعتبار سے۔

نفسیاتی تجزیہ کسی غیر زبان کے الفاظ اپنی زبان میں استعمال کرنے والے شخص کے دل اور دماغ نفسیاتی اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ جب کوئی شخص اپنی مادری زبان میں لکھتا یا بات چیت کرتا ہے تو عادتاً لفظ جلد جلد اور آسانی سے اس کی زبان پر آتے ہیں اور ان کو ادا کرنے میں اس کے دل اور دماغ پر بہت کم بار پڑتا ہے۔ اس کے برخلاف جب وہ کسی غیر زبان میں بات چیت کرتا ہے یا غیر زبان کے الفاظ اپنی زبان

(۱) ج ۴ - ۲۵۳ اور ف ۴ - ۲۴ (۲) ج ۴ - ۲۸۲ (۳) ج ۴ - ۱۶۴

میں استعمال کرتا ہے تو اس کے دل اور دماغ پر کچھ نہ کچھ بار پڑتا ہے۔ اسے سوچنا اور سمجھنا بھی پڑتا ہے۔ ان نفسیاتی اثرات کی وجہ سے غیر زبانوں کے دخیل الفاظ کی آوازوں، تلفظ اور ترکیب میں بعض اوقات تبدیلیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کو قواعد کے چوکھٹے میں بٹھانا مشکل ہے کیونکہ الفاظ استعمال کرتے وقت ایک شخص کا دل و دماغ اور حسیات دوسرے شخص کے دل و دماغ اور حسیات سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ لہذا زبان کے ارتقاء پر اس کے بولنے والوں کے نفسیاتی اثرات کو تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کو متعین کرنا یا ان کے لئے ضابطہ بنانا مشکل ہے۔

بعض اوقات اپنی زبان کے الفاظ کے وزن، تلفظ یا نہج پر غیر زبانوں کے الفاظ کو ڈھال لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لسانیات میں اس صوتی تبدیلی کو مماثلت (analogy) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اپنی زبان کے ہم آواز لفظوں کی ساخت کے قیاس پر بعض وقت غیر زبانوں کے الفاظ کو بولتے اور بنا لیتے ہیں۔ مثلاً ٹرپن ٹائین (turpentine) سے ترپن تیل۔ ترپن یا تارپین وہ روغنی رال ہے جو ایک قسم کے صنوبری درخت سے نکلتی ہے۔ اس انگریزی لفظ کے جز اول یعنی (turpen)

سے "ترپن" بننا قابل قیاس ہے۔ لیکن جزدوم ٹائین (tine -) سے "تیل" بظاہر ناقابل قیاس ہے۔ لیکن ایسے موقعوں پر مماثلت کا لسانیاتی اصول عمل پیرا ہوتا ہے۔ ارنڈی تیل، میٹھا تیل وغیرہ میں تیل کی مناسبت اور مماثلت سے "ترپن تیل" بن گیا۔ مماثلت کا یہ اصول الفاظ کی ترکیب و تشکیل یا دخیل الفاظ کو اپنانے کے موقعے پر غیر محسوس طریقہ سے کام کرتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے زبان کی ترقی اور وسعت میں مدد ملتی ہے۔

طبعی تجزیہ الفاظ کے نفسیاتی جائزہ کے مقابلہ میں طبعی نقطہ نظر سے ان کا جائزہ زیادہ عملی ہے۔ الفاظ کے طبعی مطالعہ میں زیادہ تر آوازوں سے بحث کی جاتی ہے۔ الفاظ کی اصوات کے علم کو ارتقائی صوتیات (Phonology) اور آواز کی تبدیلی کو صوتی تبدیلی (.Phonetic change) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ صوتی تبدیلی بالکلیہ ہمارے منھ اور حلق کے سانس لینے کے نظام پر منحصر ہے اور چونکہ یہ سارا انتظام فطرت کے طبعی نظام کے تحت ہے اس لئے مختلف صوتی تبدیلیوں کا مطالعہ نہایت سائنٹفک طریقہ پر کیا جاسکتا ہے۔

معیاری تلفظ ہر زبان میں خفیف سی تبدیلیاں ہوتی رہتی

ہیں۔ ایسی زبانیں جن میں قواعد کی سخت پابندیوں کی وجہ سے ٹھہراؤ پیدا ہو جاتا ہے چند صدیوں کے بعد "مردہ" ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سنسکرت، یونانی اور لاطینی کا یہی حشر ہوا۔ اردو ایک زندہ زبان ہے اور اردو بولنے والوں کے دوسری زبانوں کے بولنے والوں سے تمدنی، تجارتی سیاسی، مذہبی اور لسانی تعلقات کی وجہ سے اس میں صوتی اور تشکیلی تبدیلیوں کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ پھر اس وسیع ملک میں ایک ہی دور میں یہ زبان مختلف طریقوں سے بولی گئی اور بولی جاتی ہے۔ اس کی بیسیوں بولیاں بھی موجود ہیں۔ ایک ہی مقام کے دو مختلف خاندان کے لوگ ایک قسم کی زبان استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ ایک ہی خاندان کے افراد کی زبانوں میں بھی خفیف سا اختلاف ہو سکتا ہے۔ ہر شخص کے الفاظ کا ذخیرہ، ادائے مطلب کا طریقہ، تلفظ، لب و لہجہ بھی دوسرے شخص سے مختلف ہوتا ہے۔ لیکن ان تمام اختلافات کے باوجود اردو دنیا کے عوام کی ایک کثیر تعداد میں لسانی اعتبار سے ایک قسم کی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اس ہم آہنگی یا یکسانیت کو اوسط معیاری تلفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اوسط معیاری تلفظ کو دوام حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے اقدار میں تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً انگریزی اور اردو زبانوں کے تلفظ کے اعتبار سے انیسویں صدی میں جو معیار

تھا وہ بیسویں صدی میں باقی نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ اپنی زبان کے تلفظ کے معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن باوجود ان کی کوشش کے بات چیت کے موقعوں پر معیاری تلفظ سے خفیف سے اختلافات ان کی زبان میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ ابتدائی اور معمولی اختلافات برسوں کے بعد بڑی بڑی لسانیاتی تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح معیاری زبان یا معیاری تلفظ سے ہر قسم کا گریز زبان کی صوتیات پر بعد میں اثر انداز ہوتا ہے۔

صوتی تغیرات کی وجوہات صوتی تبدیلیوں کی تہہ میں نقالی کا فطری جذبہ بھی کار فرما ہے۔ یہ جذبہ تین طریقوں سے صوتی تبدیلیوں میں ممد و معاون ہوتا ہے۔

(۱) جب اوسط تعلیم یافتہ لوگ کسی مذہبی پیشوا، اعلیٰ سیاست دان محبوب لیڈر، قومی شاعر یا کسی آتش نوا مقرر کو اپنے الفاظ کے جادو سے سامعین کو مسحور کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو وہ بھی لفظوں کے تلفظ اور لب و لہجہ میں اس کی نقالی کرتے ہیں۔ چونکہ بولنے والے اور سننے والے میں نفسیاتی اعتبار سے تین اختلاف ہوتا ہے اس لئے ان کے الفاظ کی صوتیات میں بھی اختلافات ناگزیر ہیں۔

(۲) وہ لوگ جو اپنے تلفظ کو عوام کے تلفظ سے یا اوسط معیاری تلفظ سے نمایاں کرنا چاہتے ہیں الفاظ کو ایک خاص طرح سے بولنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مہم میں وہ معیاری تلفظ کو چھوڑ کر الفاظ کے خالص ترین (purist) تلفظ کی طرف بھی عود کرتے ہیں۔ ان انفرادی مساعی کی وجہ سے بھی صوتی تبدیلیاں وجود میں آتی ہیں۔ بعض لوگ ان اہل زبان یا اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے تلفظ کو خالص اور صحیح سمجھ کر اس کی نقالی کرتے ہیں تو بالآخر ان کا تلفظ نہ تو خالص رہتا ہے اور نہ غیر خالص بلکہ ایک مختلف صوتی خصوصیت اختیار کر لیتا ہے۔ (۳) صوتی تبدیلیاں زیادہ تر غیر زبان کے الفاظ کو اپنی زبان میں استعمال کرتے وقت عوام کی بے پروائی، اصلی تلفظ سے ناواقفیت اور سہل انگاری سے بھی ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اردو میں صوتی تبدیلیوں کی ذمہ داری (یورپی الفاظ کا جہاں تک تعلق ہے) ایک حد تک معیاری تلفظ سے گریز، نقالی کے فطری جذبہ اور تشکیلی یا صوتی مشابہت اور مماثلت کی غیر شعوری خواہش پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن چند بنیادی اصول بھی صوتی تبدیلیوں کے ذمہ دار ہیں۔ بعض زبانوں میں کرختگی

اور بعض میں نرمی، شیرینی یا ملائمت پائی جاتی ہے۔ جب دوسری زبانوں کے الفاظ مذکورہ بالا اقسام کی زبانوں میں آتے ہیں تو عام طور پر ہر زبان کے مزاج کے مطابق غیر زبانوں کے دخیل الفاظ کی آوازوں میں بھی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ اہم عنصر جو صوتی تبدیلیوں کے پس منظر میں جلوہ گر ہے وہ الفاظ کے تلفظ میں آسانی یا سہولت پیدا کرنے کا انسانی جذبہ ہے۔ جب ہم بدیسی زبانوں کے الفاظ اپنی زبان میں استعمال کرتے ہیں تو انہیں آسان بنانے کی خاطر عام طور پر کسی حرف، کسی آواز یا رکن (syllable) کو گرا دیتے ہیں تاکہ تلفظ میں سہولت پیدا ہو جائے اور کسی قسم کا بار یا گرانی محسوس نہ ہو۔ چنانچہ بہت سے یورپی الفاظ اس بنیادی صوتی اصول کی وجہ سے اردو میں مختصر ہو گئے ہیں۔ اس طرح کی صوتی تبدیلیوں کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

ہنٹر	(hunter)	سے	انٹر
اڈجوٹنٹ	(adjutant)	سے	اجیٹن
کیمبرک	(cambric)	سے	کمرک
کورٹ	(court)	سے	کوت
سکریٹری	(secretary)	سے	سکتر

لانگ کلاتھ (long cloth) سے لنکلاٹ

پینٹلون (pantaloon) سے پتلون

بیرر (bearer) سے بہیرا

ٹرمپ (trump) سے ترم

ٹارپالن (tarpaulin) سے ترپال

کمانڈ (command) سے کمان

کابینٹ (cabinet) سے کابینہ

ان یورپی الفاظ کے صوتی مطالعہ سے یہ واضح ہے کہ ان میں سے ہر ایک لفظ میں کوئی نہ کوئی اصلی آواز اردو میں آنے کے بعد گر گئی ہے۔

ان مختصر شدہ الفاظ کے علاوہ بغیر کسی تبدیلی کے آئے ہوئے مترادف الفاظ کی جوڑیاں (doublet) بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ مثلاً سکتر کے علاوہ سکریٹری۔ کوت کے ساتھ کورٹ۔ کمان کے ساتھ کمانڈ اور کابینہ کے علاوہ کیبینٹ بھی رائج ہیں۔ اس باب میں یورپی الفاظ کی بگڑی ہوئی شکلوں سے بحث کی گئی ہے۔ لیکن بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جن میں صوتی اضافے ہوئے ہیں جیسے کیمپ (camp) سے کیمپو تنباکو (tobacco)

سے تمباکو اور بپٹزم (baptism) سے بپتسما وغیرہ۔

ایسے یورپی لفظوں کے صوتی مطالعے کی زیادہ گنجائش نہیں جو اپنے اصلی روپ میں اردو میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اس لئے آگے صفحات میں صرف ایسے لفظوں کی صوتی تبدیلیوں سے بحث کی گئی ہے جن میں کسی نہ کسی طرح کی تبدیلی عمل میں آئی ہے۔

یورپی زبانوں سے لئے ہوئے الفاظ پر غور کرتے وقت ہمیں چند صوتی تبدیلیاں علانیہ نظر آتی ہیں۔ مثلاً انگریزی الفاظ سکول (school)۔ سٹیشن (station)۔ سٹاف (staff)۔ سٹامپ (stamp) وغیرہ اردو میں "ا" کے اضافے سے بولے جاتے ہیں جب کہ ابتدائی یس (s) کی آواز کے بعد حرف صحیح موجود ہو۔ صوتی تبدیلی کا یہ رجحان اردو میں نہ صرف یورپی الفاظ کی حد تک عام ہے بلکہ بعض ہند آریائی زبانوں کے لفظوں میں بھی نظر آتا ہے۔ اس لئے اسے ایک اہم صوتی قانون کی حیثیت سے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ چند صوتی تبدیلیاں محض "رجحان" کا درجہ رکھتی ہیں۔ مثلاً انگریزی "و" (v) کی اردو "ب" میں تبدیلی۔ اس رجحان کے تحت انگریزی زبان کے الفاظ (rivet, velveteen اور volunteer)

اردو میں بالترتیب "ربٹ" "بلبل ٹین" اور "بلم ٹیر" میں بدل گئے ہیں۔ اسی طرح انگریزی الفاظ کے "ن" (n) کی آواز اردو میں عموماً "ل" میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے لالٹین (lantern) اور لمبر (number) میں۔ دخیل الفاظ میں صوتی تبدیلیوں کے یہ رجحانات بہت ممکن ہے کہ مستقبل میں قانون یا ضابطہ کی اہمیت حاصل کرلیں۔ اب اردو میں یورپی الفاظ کے تعلق سے مختلف نوعیتوں کی صوتی تبدیلیوں کا جائزہ لیا جائیگا۔

(۱) ابتدائی حذف (Aphesis or Aphaeresis)

کسی لفظ کے ابتدائی حرف یا اس کی ابتدائی آواز کے گرنے سے وہ مختصر ہو جاتا ہے۔ اختصار کے اس فعل کو ابتدائی حذف (aphesis) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال ذیل کے الفاظ ہیں۔

(ہ) ہنٹر (hunter) سے انٹر (anṭer)

(ہ) ہاسپٹل (hospital) سے اسپتال (aspatāl)

(آ) آرٹی چوک (artichoke) سے ہاتھی چک (hatichuq)

(یس) اسپانیل (spaniel) سے پنیر (paner)

(۲) درمیانی حذف (Syncope)

جب کسی لفظ کا درمیانی حرف علت یا حرف صحیح گر جاتا ہے تو اسے درمیانی حذف (syncope) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس طرح لفظ کی درمیانی آواز کی کمی سے اردو میں اس کا تلفظ زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

(ا) (catalogue) سے کیٹلاگ (catlāg)

(ب) (cambric) سے کمرک (camrak)

(ڈ) (adjutant) سے اجیٹن (agitan)

(گ) (long cloth) سے لنکلاٹ (lanklaṭ)

(ل) (calendar) سے کاندرا (candra)

(م) (lantern) سے لالٹین (laltaen)

(پ) (subpoena) سے سفینہ (safina)

(ن) (pantaloon) سے پتلون (patloon)

(او) (Chocolate) سے چاکلیٹ (chaclaṭe)

(ٹ) (draftsman) سے ڈرافس مین (drafsman)

(ٹ) (cutlets) سے کٹلس (cutles)

(۳) اسقاط آخر (Apocope)

اسقاط آخر میں ابتدائی حذف (aphesis) کے برخلاف لفظ کے آخری حرف کی آواز گر جاتی ہے۔ مثلاً۔

(الف) (alfonso) سے آفوس (āfos)
(ب) (bomb) سے بم (bam)
(ڈ) (command) سے کمان (kamān)
(ٹ) (adjutant) سے اجیٹن (agetan)
(ٹ) (toast) سے توس (tōs)
(گ) (sheeting) سے ساٹن (satan)
(ن) (lantern) سے لنتر (lantar)
(ن) (tarpaulin) سے ترپال (terpaul)
(ی) (secretary) سے سکتر (sakattar)

(۴) رکنی تسہیل (Haplology)

یہ وہ تبدیلی ہے جس میں پورا ایک رکن (syllable)

گر جاتا ہے۔ آواز کی یہ کمی لفظ کی ابتدا، درمیان یا آخر میں سے کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً۔

(ڈ۔ اے) (ابتدا) (decanter) سے کنٹر (canter)

(ل۔ اے) (درمیانی) (calendar) سے کانڈرا (candra)

(س۔ او) (آخری) (alfonso) سے الفن (alfan)

(۵) ابتدائی اضافہ (Prothesis)

لفظ میں بعض وقت سہولت ادا کی خاطر کسی حرف علت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس صوتی تبدیلی کو " ابتدائی اضافہ " (Prothesis) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض یورپی الفاظ کے ابتدائی حرف صحیح (s) کی آواز واضح نہیں ہوتی۔ اس لئے اردو میں ایسے لفظ کا تلفظ کرتے وقت اس کے آگے سہولت کی خاطر " الف " یا " اِ " کا اضافہ کیا جاتا ہے جبکہ اس کے بعد ایک دوسرا حرف صحیح موجود ہو۔

الف کا ابتدائی اضافہ

(stable) سے اصطبل (astabl)

(stamp) سے اسٹام (isṭam)

(strawberry) سے اسٹابری (esṭawberry)

(sponge) سے اسفنج (isfanj)

(stationary) سے اسٹیشنری (isṭationary)

(station) سے اسٹیشن (isṭation)

(staff) سے اسٹاف (isṭaff)

(stall) سے اسٹال (isṭall)

(spirit) سے اسپرٹ (ispiriṭ)

(style) سے اسٹائل (isṭyle)

(skip) سے اسکپ (iskip)

(squadron) سے اسکواڈرن (isquaḍron)

(stretcher) سے اسٹریچر (isṭreicher)

(snooker) سے اسنوکر (isnooker)

(stadium) سے اسٹیڈیم (isṭaḍium)

(snap shot) سے اسناپ شاٹ (isnap shoṭ)

(studio) سے اسٹوڈیو (isṭudio)

(sterling) سے اسٹرلنگ (isṭerling)

(۶) اندراج (Epenthesis)

بعض الفاظ میں کسی حرف یا آواز کے اضافے سے ان کے تلفظ میں سہولت پیدا کی جاتی ہے۔ یہ صوتی تبدیلی اندراج (Epenthesis) کہلاتی ہے۔ یورپی لفظوں کی اردو میں اس طرح کی تبدیلی ذیل کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

(ل) (baptism) سے بپتسما[1] (baptismā)

(ی) (trump) سے ترم (turam)

(او) (camp) سے کمپو[2] (Kampo)

(م) (tobacco) سے تمباکو (tambako)

(ما) (tomato) سے ٹماٹر (ṭamaṭar)

(۷) تقلیب (Metathesis)

جب کسی لفظ یا لفظ کے کسی رکن کے حروف میں معکوس تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو اسے تقلیب (Metathesis) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اردو میں آئے ہوئے یورپی لفظوں میں سے ذیل

---

[1] ن ۵۱۲ [2] ت ۳-۵۶۰

کے لفظوں میں اس طرح کی تبدیلی ہو گئی ہے ۔

(ن ی ل) (flannel) سے فلالین (flalen)

(ن ر) (general) سے جرنل (gernal)

اس سے پہلے ایسے الفاظ کا جائزہ لیا گیا تھا جو اکثر اوقات آوازیں کھو کر اردو میں داخل ہوئے ہیں ۔ اب ایسے لفظوں پر روشنی ڈالی جائیگی جن کے حروف صحیح یا حروف علت میں ہماری زبان میں داخل ہونے کے بعد تبدیلی ہو گئی ہے ۔ پہلے ان الفاظ کا جائزہ لیا جائے گا جن میں حروف صحیح کی تبدیلی ہوئی ہے ۔

(الف) حروف صحیح کی تبدیلیاں

(س) (c) کی تبدیلی "ق" (q) میں

(۱) ابتدائی (ک) (c) ے[1] ق (q)

(counsel) ے قونسل (qounsel)

(carabine) ے قرابین (qarabinc)

(colic) ے قولنج (qolic)

---

[1] علامت (ے) "ملفوظ" ہوتا ہے یا "بدلتا" ہے کے مفہوم میں مستعمل ہے ۔

(canvas) سے قرمچ (qermech)

(۲) ابتدائی (ڈ) (ḍ) کی تبدیلی د (d) میں

(drawer) سے دراز (draz)

(dress) سے دریس (dres)

(drill) سے دلیل (dalael)

(ا) درمیانی (godown) سے گڈّام (goḍḍām)

گودام (goodām)

(ب) آخری (guard) سے گارد (garad)

(۳) آخری (ڈ) (ḍ) کی تبدیلی ٹ (ṭ) میں

(parade) سے پریٹ (paraṭe)

(lord) سے لاٹ (lāṭ)

(۴) (ل) (l) کی تبدیلی ر (r) میں

(ا) درمیانی (colonel) سے کرنل (karnel)

(ب) آخری (funnel) سے فنر (funner)

اس کے برعکس بعض وقت انگریزی (ر) "r" کی آواز اردو

کے ل میں بدل گئی ہے جیسے کوارٹر (quarter) سے کوتل ہیں۔

(۵) (ن) (n) کی تبدیلی ل (l) میں

(ا) ابتدائی (number) سے لمبر (lumber)

(ب) درمیانی (lantern) سے لالٹین (lalṭeen)

(۶) (ش) (sh) کی تبدیلی س (s) میں

(ا) ابتدائی (sheeting) سے ساٹن (sāṭan)

(ب) آخری (english) سے انگلس (englis)

بعض صورتوں میں س بھی ش میں بدل جاتی ہے جیسے انگریزی لفظ فری میسن (freem ason) سے اردو میں فرامیشن (feramishan)

(۷) (ک) (c) یا (k) کی تبدیلی گ (g) میں

(الف) درمیانی (recruit) سے رنگروٹ (rangrōt)

(ب) آخری (cork) سے کاگ (kog)

(۸) (الف) ابتدائی (ṭ) (ٹ) کی تبدیلی (ت) (t) میں

(torpedo)	سے	تارپیڈو	(tarpedo)
(tarcoal)	سے	تارکول	(tarcoal)
(tumbler)	سے	تام لوٹ	(tamlōt)
(towel)	سے	توال	(towāl)
(trail)	سے	تریل	(trail)
(troop)	سے	ترپ	(trop)
(trump)	سے	ترم	(trom)

(ب) درمیانی (ṭ) (ٹ) کی تبدیلی (ت) (t) میں

(kettle)	سے	کیتلی	(kaetli)
(lantern)	سے	لنتر	(lanter)
(litmus)	سے	لتمس	(litmus)
(secretary)	سے	سکتّر	(sekattar)
(stable)	سے	اصطبل	(astable)
(turbine)	سے	تربان	(turban)

(cartridge) سے کارتوس (cartōs)

(artichoke) سے ہاتھی چک (hathichuk)

(battery) سے باتری (batery)

(baptism) سے بپتسما (baptismā)

(coaltar) سے کولتار (coaltar)

(plaster) سے پلستر (plastar)

(sentry) سے سنتری (santry)

(canister) سے کنستر (kanaster)

(captain) سے کپتان (kaptān)

(centimeter) سنتی میتر (centimeter)

(ج) آخری (ṭ)، (ٹ)، کی تبدیلی (ت)، (t) میں

(court) سے کوت (kot)

(senate) سے سنات[۱] (sanat)

(۹) (و) (v) کی تبدیلی (ب)، (b) میں

(الف) ابتدائی

(velveteen) سے بلبل ٹین (bulbulṭeen)

---

[۱] یہ لفظ فارسی سے بھی آیا ہے۔

(volunteer) سے بلّم ٹیر (bulumṭeer)

(veranda) سے برانڈا (barandā)

(ب) درمیانی

(rivet) سے ربٹ (ribeṭ)

مذکورہ بالا حروف صحیح کی تبدیلیوں کے علاوہ د (d) بدلتا ہے ت (t) میں جیسے (salad) سے سلات (salat)۔ چ (ch) بدلتا ہے ج (j) میں جیسے (breeches) سے برجس۔ چ (ch) بدلتا ہے ش (ch) میں جیسے (her) سے واشر۔ ز (z) بدلتا ہے چ (ch) میں جیسے (gauze) سے گاچ۔ گ (g) بدلتا ہے ک (K) میں جیسے (logarithm) سے لوکاریّم۔ ب (b) بدلتا ہے گ (g) جیسے (bulldog) سے بلڈانگ۔ ک (k) بدلتا ہے ق (q) میں جیسے (quarantin) سے قرنطین۔ س (s) بدلتا ہے ج (g) میں جیسے (linse) سے لنجی۔ ف (f) بدلتا ہے۔

---

(۱) بگڑے ہوے الفاظ کے ساتھ ساتھ مترادف اور غیر بگڑے ہوے الفاظ بھی رائج ہیں جیسے کالنس اور کارنس سلاد اور سلات۔ بلم ٹیر اور والنٹیر۔ سینٹ اور سنات وغیرہ۔

پ (P) میں جیسے (tiffin) سے ٹپن۔ (T) بدلتا ہے
پ (P) میں جیسے (parol) سے پلول۔ (r) بدلتا ہے
ڑ (r) میں جیسے (butcher) سے بوچڑ۔

(ب) حروف علت کی تبدیلیاں

یورپی زبانوں کے حروف علت اور خاص طور پر (a) کے تلفظ میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ حرف علت (a) انگریزی زبان میں کئی طرح سے بولا جاتا ہے۔ اس کی آواز کبھی "ae" کی ہو جاتی ہے جیسے (cat) میں۔ کبھی "ā" کی ہو جاتی ہے جیسے (father) میں۔ کبھی "ə" کی ہو جاتی ہے جیسے (subpoena) میں۔ کبھی "i" کی ہو جاتی ہے جیسے (senate) میں اور کبھی "ɔ" کی ہو جاتی ہے جیسے (squadron) میں۔ اردو میں یہ آواز صرف دو طرح سے ادا کی جاتی ہے۔ ایک تو مختصر جیسے اجنٹ اور کیپٹن میں اور دوسری طویل جیسے آفوس اور واگن میں۔ انگریزی (a) کی اردو الف (الف مقصورہ) اور آ (الف ممدودہ) میں صوتی تبدیلی سے کئی انگریزی الفاظ نئے روپ اختیار کر لیتے

ہیں ۔ ان کی صورتیں حسب ذیل ہو سکتی ہیں ۔

(۱) a (ae) کی تبدیلی (الف) مقصورہ میں

اردو لفظ		انگریزی لفظ
(اجنٹ)	سے	(agent)
(اجنٹی)	سے	(agency)
(اجیٹن)	سے	(adjutant)

(ب) درمیانی

(بپتسما)	سے	(baptism)
(بمبا)	سے	(bomboo)
(سلات)	سے	(salad)
(کپتان)	سے	(captain)
(کنٹونمنٹ)	سے	(cantonment)
(کنستر)	سے	(canister)
(نفتشہ)	سے	(naphtha)

(۲) a (ae) کی تبدیلی آ میں

(الف) ابتدائی (alfonso) سے (آفوس)

(ب) درمیانی

(stamp) سے (اسٹام)
(battery) سے (باتری - بیتری)
(barrack) سے (بارک)
(plastic) سے (پلاسٹک)
(Jam) سے (جام)
(dram) سے (ڈرام)
(snap) سے (اسناپ)
(flannel) سے (فلالین)
(cabinet) سے (کابینہ)
(lantern) سے (لالٹین)
(ration) سے (راشن)
(waggon) سے (واگن)

(۳) a (a) کی تبدیلی آ میں

(hospital) سے (اسپتال)
(penalty) سے (پنالٹی)

(۴) a (ə) کی تبدیلی آ میں

(الف) درمیانی

(logarithm)	سے	(لوگارتم)

(ب) آخری

(salad)	سے	(سلات)
(subpoena)	سے	(سفینہ)

(۵) a (ɔ) کی تبدیلی آ میں

(الف) ابتدائی

(watcher)	سے	(واچر)

(ب) درمیانی

(squadron)	سے	(اسکواڈرن)

(۶) a (i) کی تبدیلی آ میں

(senate)	سے	(سنات)

مذکورہ بالا تبدیلیوں کے علاوہ دو ملے ہوئے حروف

علت (diphthong) کی تبدیلیوں کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔

فٹن (phaeton) - ae (ei) سے الف۔ ترپال (tarpaulin) - a (a:) سے الف۔ کپتان (captain) - ai (i) سے آ ۔ واسکوٹ (waistcoat) - ai (ei) سے آ ۔

(ا) o (ɔ:) کی تبدیلی الف میں

a کی طرح انگریزی " o " کی آواز بھی کئی طرح سے بدلتی ہے۔ کبھی یہ " ɔ: " کی آواز دیتا ہے جیسے (saw) میں۔ کبھی " ɔ " کی آواز دیتا ہے جیسے "hot" میں اور کبھی " ou " کی آواز دیتا ہے جیسے " go " میں۔ حرف علت " o " کی آواز اردو میں کئی طرح سے پائی جاتی ہے۔ (۱) الف مقصورہ کی آواز جیسے اردلی (orderly) - بکس (box) - بم (bomb) میں۔ (۲) الف ممدودہ کی آواز جیسے آرڈر (order) چاپ (chop) اور بابن (bobbin) میں ـــ (۳) و کی آواز جیسے ہیرو اور کنٹونمنٹ میں۔ اس حرف علت

کی ان صوتی تبدیلیوں کی وجہ سے حسب ذیل یورپی الفاظ اردو میں اپنا روپ بدل چکے ہیں۔

(الف) ابتدائی

(orderly) سے (اردلی)

(ب) درمیانی

(hospital) سے (اسپتال)

(report) سے (رپٹ)

(o) سے الف (ے) جیسے رپٹ

(۲) o (o:) کی تبدیلی آ میں

(الف) ابتدائی

(torpedo) سے (تارپیڈو)

(lord) سے (لاٹ)

(ب) درمیانی

(record) سے (ریکارڈ)

(۳) o (o) کی تبدیلی آ میں

(الف) ابتدائی (order) سے (آرڈر)

(ب) درمیانی

(bobbin) سے (بابن)

(chop) سے (چاپ)

(Rogers) سے (راجس)

(stock) سے (اسٹاک)

(hostel) سے (ہاسٹل)

(۴) o (ɔ) کی تبدیلی الف میں

(الف) ابتدائی (officer) سے (افسر)

(ب) درمیانی (bomb) سے (بم)

(box) سے (بکس)

(۵) ابتدائی o (ə) کی تبدیلی الف میں

(الف) (tomato) سے (ٹماٹا)

(ب) o (ou) کی تبدیلی (ے) میں

درمیانی (artichoke) سے (ہاتھی چک)

(ج) o (ou) کی تبدیلی آ میں

آخری (merino) سے (مرینا)

(tomato) سے (ٹماٹا)

حرف علت "o" کی مذکورہ بالا تبدیلیوں کے علاوہ۔

(الف) قولنج (colic)۔ o (ɔ) سے و (ب) کنٹونمنٹ (cantonment)۔ (u:) سے و ۔ (ج) رپوٹ (report)۔ o (ɔ:) سے و (د) بمبا (bamboo)۔ o (u:) سے آ۔ (ڈ) واگن (waggon)

o (ə) سے الف۔

(الف) درمیانی u (ə:) کی تبدیلی (ے) میں (turbine) سے (تربان)

(ب) درمیانی u (ə:) کی تبدیلی (ِ) میں (turpentine) سے (ترپن ٹائل)

(ج) درمیانی u (u) کی تبدیلی (ِ) میں (adjutant) سے (اجیٹن)

(د) درمیانی u (u) کی تبدیلی (و) میں (butcher) سے (بوچڑ)

(ڈ) درمیانی u (u:) کی تبدیلی (ِ) میں (bugle) سے (بگل)

(e) ə کی تبدیلی (ے) میں

(slipper) ے (سلیپر)

(counsel) ے (قونسل)

درمیانی i کی تبدیلی الف یا آ میں

(canister) i (i) ے الف کنستر

(turbine) i (i:) ے آ تربان

i (ai) ے آ تربان

حروف علت کی مذکورہ بالا تبدیلیوں کے علاوہ حسب ذیل صوتی تبدیلیاں بھی قابل ذکر ہیں ۔

فرامشن (freem ason) e - (i:) ے آ —

واسکوٹ (waistcoat) ai - (ei) ے آ —

بسکوٹ (biscuit) ui - (i) ے و ۔

(ر) کی صوت کا اسقاط

صوتیات میں ر (r) کو نیم حرف علت تسلیم کیا جاتا ہے ۔ انگریزی الفاظ میں بسا اوقات درمیانی ر کی آواز جبکہ اس کے آگے کوئی حرف علت ہو صاف طور پر بولی

نہیں جاتی۔ ان الفاظ کے تلفظ کے وقت زبان ر پر سے گزر جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی آواز واضح طور پر سنائی نہیں دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ انگریزی معیاری تلفظ میں ر کی آواز بہت سے الفاظ میں محذوف ہے۔ انگریزی میں بات چیت کرتے وقت حسب ذیل انگریزی الفاظ میں ر کی آواز سنائی نہیں دیتی حالانکہ بحیثیت ایک حرف کے یہ ہر لفظ میں موجود ہے۔

انگریزی	اردو	انگریزی	اردو
(order)	(آڈر)	(quarter)	(کوٹر)
(report)	(رپوٹ)	(court)	(کوٹ)
(lantern)	(لالٹین)	(cornice)	(کانس)
(lord)	(لاٹ)		

مذکورہ بالا دخیل الفاظ کے صوتی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی کی طرح اردو میں بھی "ر" کی آواز گر گئی ہے[لہ] اور ر کی آواز گرنے سے یہ الفاظ اپنا روپ کسی قدر بدل کر اردو میں مستعمل ہیں۔ ر کے محذوف ہونے کے پس منظر میں

لہ خاص کر درمیانی "ر" کی آواز۔

تاریخی اور صوتی عنصر کارفرما ہے۔ قدیم زمانہ میں اہل ہند راست انگریزوں کی زبان سے الفاظ سن کر انھیں بولتے تھے یا بولنے کی کوشش کرتے تھے۔ چونکہ اوپر دئے ہوئے یورپی الفاظ میں ر کی آواز ساقط ہے اس لئے اردو بول چال میں بھی ان الفاظ کی "ر" گر گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ الفاظ تحریر میں بھی آتے ہیں لیکن بات چیت میں زیادہ مستعمل ہیں۔ لکھتے وقت ہم عام طور پر آڈر کی بجائے آرڈر۔ رپوٹ کی بجائے رپورٹ۔ لالٹین کے علاوہ لنٹر۔ لاٹ کی بجائے لارڈ۔ کوٹر کی بجائے کوارٹر (جیسے ہیڈ کوارٹر میں) کوٹ کی بجائے کورٹ اور کانس کی بجائے کارنس استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح ر کی آواز جو پہلے انگریزوں کی زبان سے صحیح انگریزی تلفظ سن کر ہماری زبان سے غائب ہو گئی تھی پھر سے آگئی۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعد میں انگریزی پڑھے لکھے لوگوں نے خود انگریزی لفظ میں ر (r) کو موجود پا کر تحریر میں حزم و احتیاط سے یہ آواز محفوظ کر دی۔

یہی حال انگریزی لفظ (waistcoat) کی

ٹ کا ہوا۔ معیاری انگریزی تلفظ میں t کی آواز غائب ہے۔ اس لیئے اردو تحریر اور تقریر دونوں میں یہ لفظ بغیر ٹ کے "واسکوٹ" کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ اردو کا واسکوٹ انگریزی لفظ سے دراصل بگڑ کر نہیں بنا ہے بلکہ صوتی اعتبار سے اردو میں انگریزی لفظ کے صحیح تلفظ کا مظہر ہے۔ بعض دوسرے دخیل الفاظ مثلاً بم (bomb) اور لیمپ میں بھی یہی اصول کام کر رہا ہے۔ انگریزی لفظ (bomb) کے صحیح تلفظ میں آخری ب گر جاتی ہے اور حرف علت o "(۱)" کی آواز دیتا ہے۔ اس طرح اس لفظ کا صحیح انگریزی تلفظ بمب کے مقابلہ میں "بم" سے قریب تر ہے۔ اور چونکہ انگریزی لفظ میں (بوقت تحریر) آخر میں ب موجود ہے اس لئے اردو میں "بمب" بھی رائج ہو گیا ہے۔ انگریزی لفظ (lamp) کو اردو میں لامپ یا لمپ ہونا چاہیے تھا کیونکہ انگریزی " a " کی آواز اردو میں عام طور پر الف مقصورہ یا آ ممدودہ میں بدلتی ہے۔ چنانچہ اکبر الہ آبادی نے "لمپ" حسب ذیل شعر میں استعمال کیا ہے۔

نور کی موجیں لمپ سے جاری ۔۔۔ تیزی تھی ہر جمپ سے جاری

---

(۱) جیسے (hot) میں۔

لیکن چونکہ اس کا معیاری تلفظ (laemp)[1] ہے اس لئے اردو میں لیمپ رائج ہو گیا۔ اس طرح سنتے سنائے ہوئے اور لکھنے پڑھنے میں آنے والے بدیسی لفظوں کے استعمال سے ہماری لفظیات میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں یورپی الفاظ کے صوتی مطالعہ اور ان کے تلفظ کی تحقیق سے اردو میں دخیل الفاظ کی ماہیت، ساخت اور نوعیت کا بھی پتہ چلتا ہے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کن صوتی تبدیلیوں کے تحت بدیسی الفاظ ہماری زبان میں داخل ہوئے ہیں۔

---

[1] (ae) جیسے (cat) میں۔

یورپی الفاظ کی معنیات

ہر لفظ معنی دار ہوتا ہے۔ بعض الفاظ ایسے بھی ہیں، جو بذات خود کوئی معنی نہیں رکھتے لیکن دوسرے الفاظ کے ساتھ ملکر جملہ کا مفہوم متعین کر دیتے ہیں۔ یعنی معنی اور مطلب کا اظہار الفاظ کی اہم ترین خصوصیت ہے۔ بعض الفاظ امتداد زمانہ، نئے ماحول یا سیاسی، معاشی، سماجی، مذہبی، اخلاقی اور ذہنی تغیرات کے باعث نئے معنی پیدا کر لیتے ہیں۔ اور نئے مطالب پیدا کرنے کی وجہ سے مفقود ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ ان میں سے چند الفاظ علوم اور فنون کی ترقی کے باعث ایسے نئے نئے خیالات کے اظہار کا ذریعہ بن جاتے ہیں کہ جس کا اگلے زمانہ میں سان و گمان تک نہ تھا۔ جب کسی زندہ زبان کے متداول الفاظ جدید تصورات کی ترجمانی سے قاصر رہتے ہیں تو اجرائی کار کیلئے پرانے الفاظ گھڑ لئے جاتے ہیں۔ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ الفاظ جو کسی زمانہ میں کئی معنوں میں مستعمل

تھے وہ بعد میں اپنے قدیم معنوں کو یکے بعد دیگرے ترک کرتے جاتے ہیں۔ اور بالآخر صرف ایک ہی معنی کی حد تک محدود ہو جاتے ہیں ۔ الفاظ کے معنی اور مطالب میں اضافے یا کمی کا یہ سلسلہ غیر محدود ہے ۔ بعض الفاظ کے معنوں میں اضافے کے بعد کمی اور کمی کے بعد اضافے کا عمل بھی ہوتا رہتا ہے۔ الفاظ کے معنوں اور مطالب میں جو کمی اور بیشی اور متعدد قسم کی تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ لسانیات کا ایک خاص شعبہ ہے ۔ اسے علم معنیات (Semantics) سے موسوم کیا جاتا ہے اور یہ علم لسانیات کی جدید ترین شاخ ہے ۔

ہر زبان کے ابتدائی دور میں چونکہ الفاظ کا ذخیرہ محدود تھا اس لئے ہر لفظ کا مفہوم بھی متعین تھا۔ مثلاً ایک زمانہ میں اسٹیٹ (state)۔ پوزیشن (position)۔ آرٹیکل (article)۔ اکونٹ (account)۔ گورنمنٹ (government) وغیرہ کے معنی متعین تھے۔ لیکن بعد میں ان الفاظ کے معنوں میں اتنی موشگافیاں ہوئیں کہ اب ان میں مفہوم کی قدیم قطعیت باقی نہیں رہی۔ اردو میں ان دخیل الفاظ کے مطلب کو متعین کرنے کے لئے انھیں دوسرے

الفاظ کے ساتھ استعمال کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ جیسے اخبار کا آرٹیکل، بنک کا اکونٹ، سالار جنگ اسٹیٹ، گورنمنٹ کی نازک سیاسی پوزیشن وغیرہ۔

بعض دخیل الفاظ ایسے بھی ہیں جنھیں کئی طرح سے اور کئی معنوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے مثلاً گورنمنٹ (government) بائے (boy)۔ بار (bar) وغیرہ۔ گورنمنٹ کا لفظ عام ہے۔ لیکن ایک شخص انفرادی حیثیت سے اس لفظ کا جو مفہوم سمجھتا ہے وہ دوسرے کے مفہوم سے جدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اسے بدیسی حکومت کے مفہوم میں استعمال کرتا ہے جیسے برٹش گورنمنٹ اور دوسرا مزاحیہ طور پر اپنی بیوی کے لئے جیسے "ہوم گورنمنٹ" میں! سیاسیات کی زبان میں اس لفظ کے کئی مطالب ہو سکتے ہیں جیسا کہ حسب ذیل استعمال سے ظاہر ہے۔

لوکل سلف گورنمنٹ (انتظام)، گورنمنٹ پارٹی، گورنمنٹ پالیسی، گورنمنٹ (حکومت) اسکیم وغیرہ۔ لفظ بار (bar) شرابی کے تصور میں شراب، ساقی اور میخانے کا نقشہ کھینچ دیتا ہے۔ وکیل یا جج کے ذہن میں اس لفظ سے شراب خانہ کا نہیں بلکہ ملزم کے کٹھرے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ یہی حال لفظ بائے (boy)

کا ہے۔ بائے کے مرکبات مثلاً اسکول بائے، بائے اسکوٹ، لاین بائے، ہوٹل کا بائے وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ مختلف طرح سے استعمال میں آتا ہے۔ بعض الفاظ مثلاً سوسایٹی (society) رومانس (romance) سائینس (science)۔ آرٹس (arts)۔ پکچر (picture)۔ سینما (cinema) کمیونزم (communism)۔ سوشلزم (socialism)۔ نازیت (Nazim)۔ فسطائیت (Fascism) وغیرہ کے معنی، مطالب اور ان کے مفہوم کے تاریخی ارتقا پر کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ دو سادہ الفاظ، شیطان اور خدا کے معنی اور مطالب پر بدی اور نیکی کی بنیادوں پر ابتدائے آفرینش سے اب تک ہر قوم اور مذہب و ملت نے ہر زمانہ میں دل کھول کر طبع آزمائی کی ہے اور یہ سلسلہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ اس لئے علم معنیات کی دنیا بے حد وسیع اور بسیط ہے۔

جب الفاظ ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے تلفظ اور لہجہ کے علاوہ ان کے معنی میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔ انگریزوں کے تقریباً دو سو سالہ

دور حکومت اور ہندوستان کے طول و عرض میں انگریزی زبان ذریعہ تعلیم قرار پانے کے باعث یورپی زبانوں سے جو ہزاروں الفاظ اردو میں داخل ہوئے ہیں ان کے معنی میں بہت کم تبدیلی ہوئی ہے۔ لیکن انگریزوں اور ہندوستانیوں کے مزاج، رنگ و نسل و ملت کے اختلافات اور آب و ہوا اور ماحول کے فرق کی وجہ سے بعض دخیل الفاظ کے معنوں اور مطالب میں تبدیلیاں ناگزیر تھیں۔ ان تبدیلیوں کے متعلق قانون یا قاعدے وضع کرنا مشکل ہے کیونکہ معنیاتی تبدیلیوں کے موقع پر انسان کی نفسیات عمل پیرا ہوتی ہے۔ چونکہ ایک شخص کی نفسیاتی کیفیات دوسرے شخص کی نفسیاتی کیفیات سے مختلف ہو سکتی ہیں اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایک لفظ کے معنی میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں دوسرے ہم وضع یا ہم شکل یا مترادف لفظ کے معنی میں بھی اسی قسم کی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوں گی۔ اس لئے قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ الفاظ کے معنوں میں جس طرح کی تبدیلیاں ماضی اور حال میں ہوئی ہیں یا جس سمت میں ہوئی ہیں اسی سمت میں اسی طرح کی تبدیلیاں ان الفاظ میں (یا دوسرے

الفاظ میں مستقبل میں بھی ہوں گی۔ البتہ ان تبدیلیوں کے وقوع پذیر ہونے کے بعد ان کی تشریح اور تعبیر کی جا سکتی ہے۔ ان تبدیلیوں کا سائنٹفک طریقہ پر جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ اور اثرانداز ہونے والے عوامل اور عوارض کی تحقیقات بھی کی جا سکتی ہے۔

اردو میں دخیل الفاظ کے معنیاتی مطالعہ کے بعد چند نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ ان کی بنا پر دخیل الفاظ کی معنیات میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں انھیں تین گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) ایسے دخیل الفاظ جن کے معنوں میں عمومیت (generalisation of meaning) پیدا ہو گئی ہے۔ (۲) ایسے دخیل الفاظ جن کے معنوں میں تخصیص (specialization of meaning) پیدا ہو گئی ہے۔ (۳) ایسے دخیل الفاظ جن کے معنوں میں منتقلی (transference of meaning) عمل میں آئی ہے۔ ذیل میں ان تینوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱) معنوی عمومیت

جب کسی لفظ کے معنوں میں اضافہ ہوتا ہے یا وسعت پیدا ہو جاتی ہے یا ایک معنی سے کئی معنی نکلتے ہیں تو اسے "معنوی عمومیت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ معنی کی یہ تبدیلیاں عام طور پر

ایسے الفاظ میں مشاہدہ میں آتی ہیں جو ہمارے خاص سے بنتے ہیں مثلاً سانڈوچ (sandwich) اس لفظ کا مفہوم انگریزی میں اور انگریزی سے اردو میں اسی نام کے اٹھارویں صدی عیسوی کے اول (ارل آف سانڈوچ) سے آیا ہے جس نے چوبیس گھنٹے جوا کھیلنے میں گزار دیئے اور نہایت ہلکی پھلکی غذا پر اکتفا کیا۔ بائیکاٹ (boycott) اسی نام کے انگریز کپتان کے نام پر بنا ہے جس کا آئرلینڈ والوں نے مقاطعہ کیا تھا۔ اٹلس (atlas) نقشہ کے معنی میں اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ یہ یونانی صنمیات کے ایک دیوتا کا نام ہے جسے قدیم نقشوں میں دنیا کو سہارا دیتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ اٹلس دیوتا کے دنیا کو سر پر اٹھائے رکھنے کے باعث دنیا کے نقشہ کا نام ہی اٹلس پڑ گیا۔ شہر کیمبرے (Cambray) سے کمرک (باریک اور سفید سوتی کپڑا)۔ اٹلی کے شہر فلارنس سے فلارن (سکہ) اور فلارنس کے شمال مغرب میں ایک علاقہ پستوئیہ (pistoia) کے نام پر پستول بنا ہے۔ کالی کٹ جو ہندوستان کے جنوب میں ساحل مالا بار پر واقع ہے اس سے کالیکو (calico) بنا ہے۔ اور کالیکو ایک خاص قسم کے کپڑے

کے نام سے مشہور ہے۔ اسی طرح "جاپان" ایک قسم کی پالش کے لئے، جرسی (فرانس کا علاقہ) تنگ اونی بنیان کے لئے اور "باٹا" (چیکوسلاواکیہ کے جوتے کے کارخانہ کے مالک کا نام) بوٹ کے لئے رائج ہو گیا ہے۔ یہ ملک سے شے کی طرف رجوع ہونے کی مثالیں ہیں اور ان میں تصورات کی سنگت (association of ideas) کا اصول کام کر رہا ہے۔ جب کسی شخص کا خیال ذہن میں آتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس سے وابستہ یا مخصوص چیزوں کا بھی خیال آتا ہے۔ اس طرح وہ اسم خاص اسم عام میں بدل جاتا ہے جس سے زبان کی معنوی دنیا میں بڑی وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسم خاص سے اسم عام کی طرف رجوع ہونے کی مثالوں میں سوڈے کے لئے اسپنسر (Spencer) گاڑی کے لئے (جیسے بمبئی میں رائج ہے) وکٹوریہ اور ایک دوسری قسم کی گاڑی کے لئے انگلستان کے ایک رئیس کے نام سے بروہم (Brougham) مروج ہیں۔ ایسے الفاظ جن کے ابتدائی معنی اور مطالب میں کافی وسعت ہوتی ہے ان میں گیس، سین اور پکچر بھی شامل ہیں۔

اردو میں دخیل الفاظ کی معنوی عمومیت کی فعلیت کا اندازہ

حسب ذیل الفاظ کے مطالعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

راجس (Rogers) ایک اچھے قسم کے چاقو کے لئے عام طور پر اردو میں مستعمل ہے۔ اردو کا راجس انگریزی راجرس (Rogers) سے بنا ہے جو برطانیہ کے لوہے کے ایک کارخانہ دار کا نام ہے[1]۔

اردلی (orderly) انگریزی میں فوج کے اعلیٰ عہدہ داروں کے احکامات پہنچانے والے سپاہی کے لئے مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ اس چپراسی کے لئے بھی استعمال میں آتا ہے جو حکام کے اجلاس پر حکم پہنچانے یا وہاں سے حکم لے جانے کے لئے متعین ہو نیز یہ سواری یا جلوس کے ساتھ جانے والے سپاہی کے لئے بھی رائج ہے۔ اس لفظ کے ان معنوں میں مزید توسیع ہوئی ہے۔ یہ جلوس کا ساتھ دینے والے سپاہی کے علاوہ "مصاحبت یا معیت" کے لئے بھی بطور صفت کے مستعمل ہے جیسے سحر کے حسب ذیل شعر میں۔

اڑتا ہے عاشقوں کا تری اردلی میں رنگ ، ہولی کا جیسے کھیلتے ہیں ہر گلی میں رنگ

اس لفظ کا مرکب اردلی بازار (اس بازار کے لئے مستعمل ہے جو شاہان دہلی کے ساتھ سفر میں رہتا تھا تاکہ سپاہیوں کو سودا سلف خریدنے میں دقت نہ ہو) اور اس سے بنا ہوا محاورہ

---

[1] ج ۳ . ۱۶۷ ، ۲۶۴ ن۔

اردلی اتارنا (کئی مردوں کا ایک ہی عورت کے ساتھ ہم صحبت ہونا) بھی مستعمل ہیں[1]۔ یہ ظاہر ہے کہ اردلی کے ان معنوں کا انگریزی آرڈرلی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لفظ انگلسیا انگلش (english) سے مشتق ہے اور اردو میں پنشن خوار سپاہی کے لیے مستعمل ہے[2]۔ تام بوٹ یا تام لیٹ (tumbler) انگریزی میں چپٹے پیندے کے گلاس کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ اردو میں یہ بغیر ٹونٹی کے لوٹے کیلئے بھی رائج ہے[3]۔ اس لفظ نے اتنی عمومیت حاصل کرلی ہے کہ ٹین کے کسی برتن، ٹین کے ڈونگے یا آبخورہ کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہے[4]۔

فائر (fire) انگریزی میں کئی معنوں میں رائج ہے۔ اردو میں یہ لفظ حملہ کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے اکبر الہ آبادی کے اس شعر میں۔

قوم پر ممبری کا فیر ہوا ؛ کل جو اپنا تھا آج غیر ہوا

کنٹر (decanter) انگریزی میں شیشے کی صراحی کیلئے رائج ہے۔ اردو میں یہ لفظ شراب رکھنے کی بوتل کے علاوہ عطر رکھنے کی ایک خاص وضع کی صراحی نما شیشی کے لئے بھی رائج ہے[5]۔

---

[1] ف ۱-۱۵۱ [2] ج ۳۰۶ [3] ج ۲-۱۸۱ [4] ف ۱-۴۲۱ [5] ج ۴-۱۵۱

(۲) معنوی تخصیص

اکثر دیکھا گیا ہے کہ الفاظ جو وسیع معنی کے حامل ہوتے ہیں بعد میں اسی معنی کے ایک حصہ یا جز کو ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ بعض الفاظ معنوی اعتبار سے اتنے ہمہ گیر ہوتے ہیں کہ ان کے کئی مطلب ہوتے ہیں۔ لیکن چند برسوں کے بعد ان کے معنی محدود ہو جاتے ہے۔ آخر کار وہ گھٹ گھٹا کر صرف ایک یا زیادہ سے زیادہ دو معنوں تک محدود ہو جاتے ہیں۔ معنوں کے سکڑاؤ کے اس فعل کو معنوی تخصیص سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس طرح زبان کا یہ عمل معنوی عمومیت کی ضد ہے۔ دوسری زبانوں سے کسی زبان میں الفاظ داخل ہوتے ہیں تو درآمد کی وجہ سے کئی مترادفات بن جاتے ہیں۔ جب دو الفاظ ایک ہی معنی کو ظاہر کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ ان میں سے کسی نہ کسی کی اہمیت یا افادیت کم ہو جاتی ہے ایسے الفاظ جو استعمال میں کم آتے ہیں چند برسوں کے بعد یا تو زبان سے غائب ہو جاتے ہیں یا قدیم کتابوں کی لفظیات کی زینت بن جاتے ہیں۔ لیکن بعض وقت معنوی تخصیص مترادف الفاظ کے لئے زندگی کا سامان فراہم کرتی ہے۔ یعنی ایک لفظ کسی

عام مفہوم کے لئے مختص ہو جاتا ہے تو دوسرا مترادف لفظ کسی مخصوص معنی یا مطلب کے لئے وقف ہو جاتا ہے۔ اس طرح معنوی تخصیص کی بدولت بہت سے الفاظ زندگی دوام حاصل کرتے ہیں۔ بعض الفاظ وقت واحد میں ایک سے زیادہ معنوں، مطالب یا خیالات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ابہام سے بچنے کی خاطر اس قسم کے الفاظ کے معنی بعد میں محدود اور متعین ہو جاتے ہیں ۔ یہ بھی ایک قسم کی معنوی تخصیص ہے۔ معنوی تخصیص کی فعلیت کا اندازہ حسب ذیل الفاظ سے کیا جا سکتا ہے۔

لاطینی زبان میں لکور (liquor) سادہ پانی کے لئے مستعمل ہے۔ فرانسیسی میں یہی لفظ ایک قسم کے خوشبودار مایع کے لئے استعمال میں آتا ہے تو انگریزی میں شراب کے مفہوم میں رائج ہے[1]۔ ایک زمانے میں اسکائی اسکریپر (sky scraper) تین مختلف معنوں میں یعنی جہاز، گھوڑے اور آدمی کیلئے استعمال ہوتا تھا لیکن اب نہایت بلند اور کئی منزلہ عمارتوں کے لئے مخصوص ہو گیا ہے[2]۔ پلے (play) ابتداً حرکت کے معنی

1 Greenough & Kittridge p. 248

2 Beruard Groom p 134

دیتا تھا۔ چونکہ کھیل میں حرکت ہوتی ہے۔ اس لئے گیمس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ میکانیات کی ایک اصطلاح کے طور پر "ڈگ" کے معنی میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ تاش کے کھیل میں (play of cards) جو لفظ "پلے" ہے وہ مخصوص معنی رکھتا ہے۔ اسٹیج پر کھیلے جانے والے ڈرامے کے لئے "پلے" کا لفظ کثرت سے استعمال میں آتا ہے۔ یہ مذکورہ بالا لفظ میں مزید معنوی تخصیص کا نتیجہ ہے۔ پنسل (pencil) ایک عام لفظ ہے۔ اس کا ماخذ لاطینی زبان ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ مصور کے برش کے معنی میں رائج ہے۔ فرانسیسی میں بھی یہ لفظ برش کے معنی میں مروج ہے لیکن یہ انگریزی میں نشان لگانے والے سیسے کے قلم کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔ اس معنی میں نہ صرف انگریزی بلکہ اردو میں بھی سیس پنسل کی اصطلاح عام ہوگئی۔ لیکن حقیقت میں سیس پنسل میں نہ سیس ہے نہ پنسل بلکہ ایک قسم کی لکڑی میں گرافائیٹ کا باریک ٹکڑا رکھا ہوا ہے۔ انجن (engine)، رجسٹر (register)، پمپ (pump)، چمنی (chimney)، مس (mess)، مشین (machine) جیسے الفاظ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک لفظ میں

معنوی تخصیص ہوگئی ہے۔ مثلاً مشین کے معنی موٹر ڈرائیور کے ہاں موٹر کے ہوں گے۔ پائلٹ کے خیال میں ہوائی جہاز کی مشنری کے ہوں گے۔ درزی کے پاس کپڑا سینے کی مشین کے ہونگے اور مطبع کے مالک کے ذہن میں چھاپنے کی مشین کے ہونگے۔ یہ سب مثالیں کسی لفظ کے عام معنی میں تخصیص کے فعل کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان سے واضح ہے کہ نہ صرف ایک لفظ کے عام معنی میں تخصیص کا عمل ہوتا ہے بلکہ ایک خاص مفہوم سے دوسرے مخصوص مفہوم کی طرف اشیا، افعال، وظایف یا خیالات کی مشابہت یا مماثلت کی وجہ سے انسانی ذہن خود بخود رجوع ہوتا ہے۔

اردو میں دخیل الفاظ کے معنویاتی مطالعہ میں تخصیص کی مذکورہ بالا کیفیات نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ چنانچہ اسٹیشنری (stationary) انگریزی زبان میں کئی معنوں میں رائج ہے جیسے مقیم، بے حرکت، مستقل، اقامتی، غیر متغیر، یکساں اور کاغذ، قلم و دوات وغیرہ۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف سامان تحریر کے لیے مختص ہے۔ الماری (almari) لاطینی زبان سے ماخوذ ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ ایک ایسے صندوق یا دراز

کے لئے مستعمل ہے جس میں غذا، کپڑے، روپے اور دوسرا سامان رکھا جائے۔ پرتگالی میں یہ لفظ کپڑے اور کھانے پینے کی چیزیں رکھنے کے مفہوم میں استعمال کیا جانے لگا۔ لیکن اردو میں یہ لفظ عام طور پر کپڑے یا کتابیں رکھنے کے لکڑی کے چوکھٹے کے لئے رائج ہے۔ اس لفظ میں بھی معنوی تخصیص کا عمل زبان در زبان کارفرما ہے۔ ٹینڈر (tender) انگریزی میں (۱) چھوٹی کشتی یا ہرکاری کشتی (۲)، ایندھن گاڑی (۳) کوئنچی میں چھوٹا سا خانہ جس میں پانی بھرا ہو (۴) نرم، ملائم، نازک۔ (۵) کمزور، نا استوار (۶) شفیق، محبت آمیز (۷) بہت محتاط (۸) ٹھیکے کا تخمینہ یا ٹھیکے کا تخمینہ بنانا، دینا یا پیش کرنا وغیرہ۔ اردو میں یہ لفظ صرف آخرالذکر مفہوم میں رائج ہے (counter) انگریزی زبان میں گھوڑے کے سینہ یا چھاتا یا جہاز کا وہ حصہ جو پانی سے ابھرا ہوا ہو، گھماؤ کا ہاتھ، بوٹ کی ایڑی، مقابل، مثنی، عوض کنکری، نقلی سکہ یا روپئے گننے کی میز یا تختہ کے لئے مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف روپئے گننے کے تختے کیلئے رائج ہے۔

معنوی تخصیص کے مذکورہ بالا فعل کو آفتاب کی ضوفشانی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح روشنی کی مختلف کرنیں اپنے

مبدا سے نکلکر فضائے بسیط میں پھیل جاتی ہیں! اسی طرح لفظ کا بنیادی مفہوم اپنے مرکز پر قایم رہتا ہے اور مرکز سے ذیلی معنی پھوٹ کر نکل آتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک معنی دوسرے معنی سے مختلف یا کسی قدر ملا جلا بھی ہوسکتا ہے۔ کسی لفظ کے مطالعہ کے بعد درمیانی معنوی کڑیوں کو جوڑتے ہوئے مرکزی مفہوم کی طرف عود کیا جاسکتا ہے۔ یہاں یہ تشبیہ ختم ہوجاتی ہے۔ آفتاب کی کرنوں میں ذیلی کرنوں کے لئے مبداء نور بننے کی صلاحیت نہیں ہوتی مگر معنویاتی دنیا میں ہر ذیلی مفہوم دوسرے ذیلی مطالب کا مرکز بن سکتا ہے۔ معنویاتی تخصیص کے اس وسعت پذیر سلسلہ کی بدولت زبان کی معنوی دنیا میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

معنوی عمومیت اور معنوی خصوصیت کی تفریق مشکل ہوجاتی ہے۔ کیونکہ بعض وقت ان کے ڈانڈے ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ ایک ہی لفظ میں معنی کے اضافہ اور کمی کا مشاہدہ "بیرنگ سے" ہوسکتا ہے جو انگریزی میں (۱) برتاؤ (۲) طرز عمل (۳) تعلق رشتہ (۴) پہلو (۵) سمت یا رستہ کی سیدھ (۶) مشین کے وہ حصے جو رگڑ کو برداشت کرتے ہیں . . . کے معنوں میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف آخری معنی میں مروج ہے اس

(bearing)

لحاظ سے اردو میں اس کے معنی میں تحدید واقع ہوتی ہے۔
لیکن یہ لفظ ہماری زبان میں اس خط کے لئے بھی استعمال
کیا جاتا ہے جس پر مقررہ قیمت کا ٹکٹ نہ لگانے یا کم ٹکٹ لگانے کے
باعث مرسل یا مرسل الیہ کو جرمانہ ادا کرنا پڑے۔ اس قسم کے خط کو "بیرنگ"
سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لفظ کے یہ معنی انگریزی میں نہیں پائے
جاتے۔ اس لحاظ سے اردو میں اس لفظ کے معنی میں اضافہ
ہوا ہے۔

(۳) منتقلی معنی

جب الفاظ کے معنوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے تو
اسے منتقلی معنی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض الفاظ اپنے
اصلی معنوں کے علاوہ ایک ذیلی معنی بھی پیدا کر لیتے ہیں۔ کسی
لفظ کا ذیلی مفہوم بعض وقت اتنی اہمیت حاصل کرتا ہے
کہ وہ اصلی مفہوم کی جگہ حاصل کر لیتا ہے[1]۔ جیسے لفظ ٹرائمف
(triumph) کی صورت میں۔ یہ لفظ لاطینی زبان میں

---

1 Elements of the science of language
by Taraporewala p. 70.

جشن، فتح یا فاتح سپہ سالار کے جلوس کے لئے مستعمل ہے۔ انگریزی میں فتح مندی یا نمایاں کامیابی کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن اردو میں اس کا مفہوم بالکل بدل گیا ہے۔ بجائے کامیابی یا کامرانی یا جشن فتح کے یہ لفظ اردو میں ایک کارخانے کی سیکل یا موٹر سیکل کے مفہوم میں رائج ہے۔ جیسے "ٹرائیمف موٹر سیکل"۔ انٹر (hunter) جو انگریزی ہنٹر سے بگڑ کر بنا ہے شکاری کی بجائے گھوڑے کو مارنے کے چابک کیلئے مستعمل ہے۔ لفظ گڈامی (go damn you) جو قوس میں دی ہوئی انگریزی اصطلاح سے بگڑ کر بنا ہے منتقلی معنی کی ایک دلچسپ مثال پیش کرتا ہے۔ مذکورہ بالا انگریزی اصطلاح "تم پر لعنت ہو" کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس اصطلاح سے جو لفظ اردو میں بنا ہے وہ بطور صفت کے لعنتی، پاجی، مردود، مشرک، کافر یا بیہودہ کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ حکیم علامی کے حسب ذیل شعر میں اس معنی کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔

طبابت اپنا پیشہ تخلص اپنا علامیؔ ⁽¹⁾، کوئی کہتا ہے پاگل اور کوئی کہتا ہے گڈامی

---

(۱) ج ۴ - ۲۵۳ -

گڈامی سے بنی ہوئی بعض اصطلاحیں معنوی اعتبار سے مذکورہ بالا انگریزی اصطلاح سے بالکل مختلف ہیں۔ مثلاً گڈامی بولی انگریزوں کی بولی کے لئے مستعمل ہے۔ گڈامی جوتا انگریزوں کے بوٹ کے لئے رائج ہے۔ اور گڈامیر لغو، پاگل یا بیہودہ کے لئے مروج ہے جیسے حسب ذیل جملوں میں۔

"بندہ نواز یہ لکھنو کی اردو نہیں۔ اسے پُرانے لوگ گڈامیر کہتے ہیں[1]"۔

مذکورہ بالا الفاظ کے لسانیاتی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپی زبانوں کے الفاظ نہ صرف بغیر کسی تبدیلی کے اپنی قدیم شکل و صورت اور معنی کے ساتھ اردو میں رائج ہو گئے ہیں بلکہ ان میں اہم اور بنیادی تبدیلیاں بھی واقع ہوئی ہیں۔ یہ تبدیلیاں جیساکہ بیان کیا گیا ہے تشکیلی، صوتی یا معنوی نوعیت کی ہیں۔

---

(۱) ج ۴ - ۲۵۳

فہرست مخففات

نشان سلسلہ	عبارت	مخففت
۱	فارسی	فا
۲	عربی	ع
۳	ہندی	ہ
۴	انگریزی	انگ
۵	سنسکرت	س
۶	یونانی	یو
۷	لاطینی	لا
۸	فرانیسی	فر
۹	جرمن	جر
۱۰	ایطالوی	ایط
۱۱	پرتگالی	پرت
۱۲	ولندیزی	ژ
۱۳	ہسپانوی	ہس

۱۴	اسکانڈنیویائی	اسکانڈ
۱۵	ٹیوٹانی	ٹیو
۱۶	کلٹی	کل
۱۷	دیکھو	دیک
۱۸	متفرق	مہ
۱۹	صفحہ	ص
۲۰	بدلتا ہے ۔ بنتا ہے ۔ ہو جاتا ہے	(←)
۲۱	بول چال میں ہے ادب میں نہیں	بو
۲۲	فرہنگ آصفیہ جلد اول ۔ دوم	ف ۱ ۔ ف ۲
	سوم ۔ چہارم	ف ۳ ۔ ف ۴
۲۳	نور اللغات جلد اول ۔ دوم	ن ۱ ۔ ن ۲
	سوم ۔ چہارم	ن ۳ ۔ ن ۴
۲۴	جامع اللغات جلد اول ۔ دوم	ج ۱ ۔ ج ۲
	سوم ۔ چہارم	ج ۳ ۔ ج ۴
۲۵	مجموعہ اصطلاحات ۔ مجلس وضع اصطلاحات جامعہ عثمانیہ	مج
۲۶	اصطلاحات پیشہ وران	پیشہ
۲۷	انگلش اردو ڈکشنری مرتبہ مولوی عبد الحق	حق

۲۸	انڈکس فتح المجاہدین مولفہ زین العابدین شوستری	فتح
۲۹	گلزار آصفیہ مولفہ غلام حسین خاں	گل
۳۰	اردو - جلد چہارم حصہ سیزدہم جنوری ۱۹۲۴ء	اردو
۳۱	مولانا ظفر علی خاں ظفر	ظفر
۳۲	Oxford English Dictionary	او-ای-ڈی
۳۳	Etymological Dictionary of the English Language. (Concise)	اسک
۳۴	Etymological Dictionary of the English Language.	اسک اکبر
۳۵	Indo-Iranian Phonology. L.H. Gray	گرے
۳۶	Urdu & English Dictionary: Shakespeare	شیک
۳۷	A New Hindustani-English Dictionary. Fallon	فن
۳۸	Influence of Portuguese Vocables in Asiatic Languages: Dalgado	ڈا

بر	The Making of English: Bradley	۳۹
بک	Words & their Ways in English	۴۰
	Speech: Greenough & Kittredge	
پیر	Words and Idioms: Pearsal Smith	۴۱
سر	History of Foreign Words in English: Serjeantson	۴۲
شپ	Dictionary of Word Origins: Joseph T. Shipley	۴۳
گ	A Short History of English Words: Bernard Groom	۴۴
ہج	Hobson - Jobson: Yule & Burnell	۴۵
تر	English-Hindi Dictionary. Translation Bureau, Osmania University	۴۶
لاروس	Larousse: Nouvean Petit	۴۷
(ا) یا (/)	Accent	۴۸
˘	Short	۴۹
—	Long	۵۰

رومن حروف تہجی

اردو	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو	انگریزی
		اے	ai	ث	s
ا	a	Consonants		ج	j
ا	i	ب	b	جھ	jh
ا	u	بھ	bh	چ	ch
آ	ā	پ	p	چھ	chh
او	o	پھ	ph	ح	h
او	ū	ت	t	خ	kh
او	au	تھ	th	د	d
اے	e	ٹ	ṭ	دھ	dh
				ڈ	ḍ
ای	ī	ٹھ	ṭh	ڈھ	ḍh

اردو	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو	انگریزی
ذ	z	ض	z	گ	g
ر	r	ط	t	گھ	gh
ڑ	ṛ	ظ	z	ل	l
ڑھ	ṛh	ع	a	م	m
ز	z	غ	ġ	ن	n
ژ	z	ف	f	ں	ṅ
س	s	ق	q	و	v
ش	sh	ک	k	ہ	h
ص	s	کھ	kh	ی	y

Key-Words For English Phonetic Symbols

VOWELS

i:	See	o	molest
i	it	u	put
e	get	u:	too
ae	cat	A	up
a:	father	ɘ:	bird
ɔ	hot	ɵ	china, cathedral
ɔ:	saw		

DIPHTHONGS

ei	day	iə	here
ou	go	ɛə	there
ai	fly	ɔə	four
au	how	uə	tour
ɔi	boy	eə	they're
oi	going	oə	Samoa
ui	ruin		